

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغَيِّرُ الْقَوْمَ اِلَّا بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

خدا اس قوم کی حالت نہیں برگزنتا ہے
بغیر اس کے کہ وہ اپنی حالت کے بدلنے کا

سَادَاتِ قُرَیْشٍ کا قومی مساجد اَو بانی ہوا

رسالہ

الفرس

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغَيِّرُ الْقَوْمَ اِلَّا بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

جو

بِقَوْلَانِ عَالِي نِشَانِ سُلْطَانِ اَعْلُوْمِ اَعْلَى حَقِّهِ تاجِ دَارِ وُكُنْ ،

اَدَامَ اللّٰهُ اَقْبَالَہُ وَاَجَلَاہُ

مَدَارِ مَحْمُودِ کَرَامَاتِ کِی لَیْ خَزِیْہِ جَانِہِ

اِیْذِیْہِ

مَحْمُودِ عَلٰی رُفُقِ صِدِّیْقِی

قیمت سالانہ تین روپے ، فی پرچہ ہر ماہ ایک اشاعت ہر ماہ کی ۱۴ مقام اشاعت انور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

القریش

۱۶ جنوری ۱۹۲۹ء جلد ۵ نمبر ۱

تہنیتِ نوروز

یارِ بَدِہِ قویش را جذباتِ اقریش نالِ مہا، نعمۂ دعواتِ اقریش
آبِ حیاتِ محفلِ بحینِ را سید ہد باشد حیاتِ خیرِ کراماتِ اقریش
ایں دل کہ پُر زباہِ سرخوشِ اندوخت دارد بخوشِ جلوہٗ اثراتِ اقریش
آں کس کہ دیکشتہٗ غفلتِ قویش را داند چہ قدر است کیفیاتِ اقریش
پروردہٗ بہارِ الہی مدام باد چہ نیم ز چشمِ دلِ گلِ حناتِ اقریش
رفتم کہ سالِ نور را ترانہٗ ہستم کہم آوردہ و نگاہِ چوں ضماتِ اقریش

افکارِ فرق و یکے شمرائی بر گرفتہ

تشنہٗ کورِ سبق

۱۹۲۹ء ۱۶ جنوری ۱۹۲۹ء
بر ہمِ قریشِ اقرندہٗ ہرکاتِ اقریش

سیاسیات سرکار عالی کے صد المہام

نواب جہدی یا جنگ بہاؤ

مولوی سید جہدی جن صاحب بلگرامی بیٹے نواب جہدی یا جنگ بہاؤ باغیہ سلاطین سے فرخندہ بنیاد حیدر آباد میں دولت آصفیہ کی وجہ جن خدمات انجام دے رہے ہیں، اراکین دولت میں اچھو خاص درجہ حاصل ہے، مبدفیان سے آپ کو حسن خلق کے ساتھ میں قابلیت کا بھی بہرہ وافر عطا ہوا ہے، آپ نے معتد سیاسیات کی حیثیت سے جس سرسبز رانگی کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے اس کا محاذ کرنے ہوئے جن شناس نامہ دار و کن عدا صدمہ لگنے نواب نظامت جنگ بہاؤ صد المہام محکمہ سیاسیات کی سبکدوشی پر آپ کو ان جانشین منتخب فرمایا ہے، یہ ایک لاثانی انتخاب ہی اندھم اس تقریر پر موصوف کی مدح میں ہدیہ

مبارک باد

پیش کرنے ہوئے بخلوں دل دعا کرتے ہیں، کہ خدائے برتر و کبر آپ کو دولت آصفیہ کی خدمات کی پیش از پیش توفیق عطا کرے اور شاہد باہر اور دیکھے، ہمیں نواب صاحب مدد و ح سے ذاتی تعارف کا فخر حاصل ہے، آپ خلق و علم کا تجسس میں، شرافت و مہمانت آپ کے بشر سے ظاہر ہوتی ہے، نہایت لطیف اور مکرر مزاج واقع ہوئے ہیں، خدائے عز و جل غلام اسلمہ اچھو دن و دنی رات چرگنی ترقی عطا کرے، آمین، امپریٹور

شذرات

خدا نے ذوالکمال الاکرام غلامہ وسجائے کے فضل و کرم سے "القریش" کی چودہویں جلد گذشتہ اشاعت کے ساتھ ختم ہوئی، آج پندرہویں کا آغاز ہوتا ہے، الحمد للہ علیہ السلام دعا ہے کہ یہ تعریف "القریش" اور اس کے معاونین کرام کیلئے خیر و برکت کا موجب ہو، آمین ثم آمین

رسالہ کی چودہ سالہ زندگی اور اس کی قومی خدمات پر تبصرہ تحصیل حاصل ہے، قوم کو اس کے کارنامے نمایاں کا اعتراف ہے اور اس اعتراف کا مختلف النوع طریق پر قوم کی طرف سے بار بار ثبوت دیا جا چکا ہے، غرض کرام اودہ درہ مندان قوم جو دم اجرا ہی سے اس کے یہی خزانہ کی سلک میں منسلک ہیں، خوب جلتے ہیں کہ گذشتہ ہم سال میں اسے کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور کن کن وقتوں اور ٹھیکیدوں کے باوجود کارپردہ زبان "القریش" نے اسے جاری رکھنے کی کوشش کی،

جنگ دہرب کے ناز میں جبکہ سالانہ طباعت کی صعوبتیں گرائی نے موتِ اشیوع جو ادھمکے گونا گوں پریشانیوں پیدا کر دی تھیں، مصافحتِ حاضر و کبیلے جبکہ وحشتِ اثر تیرگی کا تسلسلہ ہو چکا تھا، قریش ہی ممتاز و برگزیدہ قوم کے اس چہرے سے اگر گن نے حیرت انگیز جرات اور دلیری کے ساتھ برہنہ کی کوشش کی اور چند ہی خوالوں کے اصرار پر محض قومی فلاح و بہبود کی خاطر عدتِ معینہ کے لئے استقامتِ ماہرہ سے مغفرتِ داہرہ گیا، مگر افسوس کہ احباب کی بے پردہ امیاں سدِ راہ ہوئیں اور انتہائی مایوسی کے ساتھ اسے ترقی کی منزل سے پیچھے آنا پڑا،

آئندہ اشاعت سے پہرہ و حجبِ بد کا آغاز ہونے والا ہے، ماہرہ سے پندرہ روزہ کر دینے کی کھل بنادیاں ہو چکی ہیں اور نشانہ و سر تھائے ۱۱، فردی کو اس دور کا پہلا نمبر نشانہ ہو جائیگا، احباب کے اصرار کے باوجود، غیبت میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا، بھائی کے اخراجات کا مہینہ بہ مہینہ صاف صاف بتا رہے کہ موجودہ قیمت آپنا لے اخراجات کی متغیر نہ ہو گئی، لیکن ہم خدا کی سبب الاستیاء کے فضل و کرم سے مایوس نہیں ہیں، ہمیں احباب اور یہی خزانہ قوم کی عکاسیِ حقیقت قومی پر لوہا بہرہ ہے کہ وہ اپنے قومی بھگین کی ہر تکلیف کا احساس کرتے ہوئے سب سے ترقی و اشاعت کیلئے ہر محنت و کوشش سے کام لیں کہ ہماری حوصلہ افزائی کا موجب ہونگے اور یہاں وقت نہ آنے دینگے، اگر انفرنگی کے ساتھ ہیں تو نہ پڑے،

وہ دو خیرادوں کی بہر سائی کچھ مشکل نہیں، موجودہ معاونین اگر اس کے لئے تہنیتی توجہ میں تواضع میں کمی خدا و اشاعت، دو گنی ہو کر اغراجات میں سہولیت ہو سکتی ہے، جو احباب ہمیشہ خاموش رہنے کے خواہش میں اور چار ہی بیہم اپلوں کے باوجود جن کے کانوں پر جوں تک نہیں رہی وہ توجہ فرمائیں، قومی خدمت ہے اور تحفظ نسب ناموں کا سوال، ہیر آزمائی قومی مقاصد کیلئے اڑیں نقصان دہ ہے اور کارکنوں کی حوصلہ فرسائی کا موجب،

جن برادرانِ قریش نے پندرہ روزہ کی قیمت میں اضافہ کرنے کا مشورہ دیا ہے اور جنہوں نے نئے خیرادوں سے مدد فرمائی ہے، ہم ان کا دل سے شکر یہ ادا کرتے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں بزم قریش کے تحت ان خطوط کا خلاصہ کثرت رائے پر فیصلہ کر نیکی لئے شائع کر دیا جائیگا، اگر احباب کے خیال میں قیمت میں اضافہ کرنا ہی مناسب ہوگا تو جو تجویز ہوگا کر دیا جائیگا، لیکن ہماری خیال میں قیمت میں اضافہ کر نیکی نسبت اشاعت میں اضافہ کر نیکی تجویز بہت الٹ ہے اور یہی کوشش ہونی چاہیے،
و بانشاء الرحمن،

گزشتہ دنوں دو سال کے بعد آنکھوں کی عرصہ فرسہ ہو کر آئی اور ہم کئی دن سخت تکلیف میں مبتلا رہے، دفتری کاروبار بچھوڑا، مذکر ماٹرا، کوشش توجہ پتی کو کوئی انگلیں تھوڑا ۱۶ جنوری ہی سے درجہ جدید کا افتتاح ہو چکا لیکن یہ اپنے بس کی نیت نہیں اور وہی ہوتا ہے جو منظرِ خدا ہوتا ہے، علالت اور پیشان کن علالت میں ہم کسی انتظامی معاملہ پر توجہ نہ دی سکے اور یہ تاخیر و تعویق واقع ہوئی (مید ہے کہ احباب اس مجبوری کے لئے ہمیں معذور سمجھیں گے،

نقشہ مرہیت کے متعلق مختلف عزرائات کے تحت ہمارے پاس کئی مضمون جمع ہیں، جدید شروع کا سلسلہ ایک معمول اور بہرین سلسلہ بتا، اس لئے ہمیں اس کا تازہ توڑ ناگوار نہ ہوا اور اب جبکہ اس کے آئینہ سرور میں مرہیت کی حقیقت پر کافی سے زیادہ روشنی ڈالنے کے بعد مضامین کی اشاعت شروع ہوئی ہے تو دیگر مضامین کی اشاعت کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی، اور نیز یہ کہ سب پنجاب کے حاکم اعلیٰ بزرگ کلسنی گورنر پنجاب نے اپنے ہشت سدا زجہ اب میں انہیں صاف کہہ دیا ہے، کہ قوم کی تبدیلی یہ امر بہت مشکل ہے، اور اچھوتوں سے تشبیہ دیدی ہے تو کسی نے مضمون کی اشاعت کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہی، لہذا مضمون نگار صاحبان، عہدہ کریں، انہیں مبارک ہو کہ انکی ساری بڑی کامیابی،

انجمن قریشیان پنجاب

کا

- اجلاس ۱۳۱، دسمبر ۱۹۱۰ء کو زیر صدارت مولوی عبدالحی صاحب علوی منعقد ہوا جس میں ذیل کا تقریبی
 مجلہ داران انجمن سال ۱۹۱۰ء کے لئے اتفاق رائے کے ساتھ منظور کئے گئے،
- (۱) مولوی عبدالحی علوی ایم او، ایل، ایل، ایل، وکیل گوجرانوالہ پریذیڈنٹ
 (۲) مولانا محمد علی درویش صدیقی مدیر القریش امرتسر لائف ~ ~
 (۳) خاندان صاحب قاضی محمد عبداللہ صدیقی بی اے الیکٹرکھنٹ کھنٹر داس ~ ~
 (۴) پیر سید الدین خالدی، چنٹر، ~ ~ ~ ~ ~
 (۵) شیخ عبدالرشید صدیقی انڈین ایجنٹ، گجرات ~ ~
 (۶) قاضی نظیر حسین فاروقی، ریٹائرڈ مسٹری، گوجرانوالہ جنرل سکریٹری
 (۷) قاضی مظفر حسین فاروقی سٹیجیٹس ~ ~ جوائنٹ ~
 (۸) مولوی غلام غوث غلامی صدیقی چنٹر ~ ~ فنانشل ~
 (۹) ڈاکٹر حکیم سید عبداللہ شاہ زنجانی ~ ~ اگزامینر آف اکنومکس
- دسٹم
 جنرل سکریٹری انجمن ہذا
- گوجرانوالہ
 یکم جنوری ۱۹۱۰ء

تصحیح "جبکہ بشیر" تاہم حقیقت "کی آپہیں قطعاً علوہ القریش ماہ و مہر
 میں کتابت کی حسب ذیل غلطیاں ناظرین دست کر لیں،
 صفحہ ۲۰ اندازہ کی بجائے اندازہ اور نتیجہ ہو کی بجائے نتیجہ ہوا،
 صفحہ ۲۲ کانٹ نٹ مذہبی کی بجائے سند مذہبی
 صفحہ ۲۵ سامنی کی بجائے سامنی، صفحہ ۲۶ تین دیاں کی بجائے تین لکریاں
 صفحہ ۳۸ فرید الملک ~ ~ فرید الملک اور احمد قتال ~ ~ احمد قتال
 صفحہ ۳۹ اس کی محنت و عدم متعلق کی بجائے اس کی محنت و عدم محنت کے متعلق ہونا چاہیے،

سرمایہ کامیابی ستیدہ کرمیہ کی زندگی کا ایک لمحہ

وہ کیسا مبارک زمانہ تھا، جب عباسیوں کی شاندار اسلامی سلطنت ایشیا میں قائم تھی دینی و دنیاوی علوم کے دیباچہ سے تھے بڑے بڑے جلیل القدر امام، حدیث، فقہ، کلام، تاریخ اور ادب میں سینکڑوں قیمتی تصانیف کر رہے تھے اور یونان اور دیگر ممالک کا بہترین ادبی ذخیرہ ترجمے کے ذریعے سے عربی میں آیا جا رہا تھا، وہ زمانہ اسلام کے دنیوی عروج کا زمانہ تھا امد شاہ و گدا، امیر و غریب ایک حلقہ دین میں بیٹھ کر علوم و فنون کی تحصیل کر رہے تھے،

اسی زمانے کا ذکر ہے کہ ایک قبیلے نے اسلام قبول کیا وہ قبیلہ مدائن غلامی کہلاتا تھا، اسی خاندان کی ایک عورت کو یہ بھی سمجھا، جسے نہ قدرت نے حسن و جمال عطا فرمایا تھا اور نہ اسے دولت ہی عطا تھی، گویا ملک میں کوئی شے بھی جو دنیا والوں کی توجہ کو اس کی طرف مبذول کر سکے،

یہ عورت حیران پریشان معذی لکڑی کی گڑیسے دور دروہوب کرتی تھی اور چاہتی تھی کہ کسی گھر میں آنا گری کی خدمت میں آج جائے، مگر قسمت کی غریبی دیکھتے کہ ایسے ذلیل و حقیر کام کیسے بھی کوئی اس عورت کو قبول نہ کرتا تھا اور وہ غریب و بے یار و مددگار عورت جہاں تلاش معاش میں جاتی، مایوس ہو کر آتی، اس قسم کی پریشانی اور بے اطمینانی میں ایک دن اسے خیال آیا کہ تین چیزیں ہی دنیا میں دنیا دللو کی توجہ کو کبھی کبھی میں حسن و دولت اور علم، مجھے دو چیزیں تو نصیب نہیں ہوئیں لیکن تیسری شے تو اگر چاہوں تو بہت حاصل کر سکتی ہوں، یہ سوچتے ہی اس نے بخارا کی ایک مشہور درگاہ میں قرآن و حدیث کی تعلیم شروع کر دی، نتیجہ یہ ہوا کہ کرمیہ لڑائی سیدہ کریمہ بگٹی، بخارا کے بڑے بڑے مدرسہ ماند پڑھ گئے اور جلیل القدر عالم فاضل اس خاتون کی شاگردی پر فخر کرنے لگے،

وہی ناکارہ شخص مہنتی، وہی کم رو عورت، وہی غریب اور مفلوک الحال لڑائی جسے کوئی آنکری کی خدمت دینا ہی پسند نہ کرتا تھا، آخر علم و فضل کا مرکز بن گئی، یہاں تک کہ امیر بخارا نے درخواست کی کہ میں آپ کو اپنی تلمذ کا شیخ درس بنانا چاہتا ہوں، اس درخواست کا جواب سیدہ کرمیہ نے یہ دیا کہ میں اپنے علم کو بیچا نہیں چاہتی، نیچے کسی دولت اور مرتبہ کی ضرورت نہیں ہے، اور میں اس خدمت کو کرسی

پابندی اور اجرت کے بغیر انجام دہی، تاکہ دولتِ علم کو طعنہ نہ دے سکے،
اسلامِ علم کی معجزاتی دیکھ کر کبھی جاہل کریمہ دنیا کے پاؤں پڑتی تھی اور دنیا والے نفرت کے سچے
اس سے منہ موڑ لیتے تھے، جب وہ سیدہ کریمہ تنگی، علمِ فضل کا نفعت پہن لیا تو دنیا آ آ کرے سرِ مکیلی
ہے مگر وہ کس وجہ مانگتا، سفتنا سے مین آتی ہے،
ای دُختر بنِ اسلام، یہ پرانی باتیں ہیں جو زمانہ گزر گیا، اس کا ٹکڑا کیا، لیکن یہ بتاؤ کہ آج تم میر
کتنی میں جو اپنی جہالت پر سیدہ کریمہ کی طرح افسوس کریں اور دینِ دنیا کی بہتری کیلئے علم حاصل کرنے میں
سرگرم ہوں، سیدہ کریمہ یہی عورت تھی اور مسلمان عورت تھی تم یہی مسلمان عورتیں ہو تو یہ کیا بحث ہی کرتی
میں ایسا ذوقِ شوق اور مستقال نہیں؟ اسے اسلام کی مینڈا، اہل علم حاصل کرو، صحیح عقیدہ اور نیک
اعمال اختیار کرو، اپنے طرزِ معاشرت کی اصلاح کرو، اچھی بیٹی، اچھی بیوی اور اچھی ماں بننے کی کوشش
کرو، قوم کی آئندہ فلاح کو تسلیم اور تربیت کے زیور سے آراستہ کرو اور دیکھ لیا، میری و فخری کیا
شے ہے، بادشاہی تبار سے گروں کی لونڈی رہی اور سلطنتِ مہاراجیوں کے قدموں میں لگی دھندلی

تسلو دکن

اعلیٰ حقوق خیر و کون اور امِ صدقہ آباد و اجلا دہی سے حیدر آباد جانے کے چند ہی روز بعد بعد کریمہ شاہی
فلکے تشریف لگے، جہاں حضورِ الہی مقام نے کم و بیش تین بیٹے تیار کیا، وہی کی طرح یہاں ہی مخلوق پرورد
دار استقبال کیلئے موجود رہتی، حضرت، شہزادہ گنہگار، دوسرے گورنر بنگال، دوسرا امیر بنگال بنگال ہی
ملاقاتیں فرمائیں، گورنر کا نظارہ دیکھا، مختلف مقامات کی سیر فرمائی، دوشوخی و عزم دہش ہوئے، معلوم
ہوا ہے کہ وہی کی طرح فلکے میں بھی ماہِ پناہ ایک شاہی محل تعمیر کروا دیلے ہیں،

کیم جیب المرجب جہاں پناہ کی سالگرہ کا دن تھا، جو جب معمول ترک و اختتام شانہ کے ساتھ منایا گیا
فوج و پولیس کے مظاہر کے اور پریپرٹس عظمت کا ورد و صدور اور سائینہ افواج، ملکیتِ آصف جاہی نے فخر
میدان کی رونق و عظمت برپا کی، ہجومِ طاقت و انتہا بہت لیکن سکوت و خاموشی کا یہ عالم کہ کلب تک
کو جنبش نہ تھی، عیسائیوں سے تہذیب و تمدن کی بات لیں، علماء و اراکین اور وائس لائڈز دین دولت
نے یکے بعد دیگرے خیر و خیر پیش کرے، اراکین و رجعت کے گھدے سے چنے گئے، انوارِ فصاحت و جگ بہادری

تنبیت ساگرہ پیش کی جو جب زلی ہو

عودیں ساگرہ کیسی بندہ نیز ہو آج
نسیم صبح و طرب کیسی شگ نیز ہو آج
نوائے ساز کا کیا ذکر برہم شاہی میں
یہاں جو تائب نفس ہے وہ غمخیز ہو آج
نارنگہ جسے ہونا ہو وہ شباب چلے
دوہرے سہل اوہر سو دہر خوش آب چلے
جرجش عیش میں جو حکم آصف مجاہد
کرشب کو جام چلے دن کو آفتاب چلے

عباس ہے رفعت شوکت بیاں سی

اُترنے میں مصفا میں آسمان سی

ساگرہ کی تعریف سعید پلور و صفین میں فریہ بقریہ اور تعریف بقیہ اخبار خوشنودی و مبارکبادی کیلئے
مجھے کہے جاتے ہیں اور بزرگ کا ثناء کی شان میں فقائد و محامد پڑھتے جاتے ہیں اس سچے دکن کے جلیبیں
مولانا نامی کوہ سوار نظامی نے جو قصیدہ "جید پڑا وہ میں بفرزندانہ" موصول ہوا ہے، اُمید
اشاعت میں درج کیا جائیگا۔

کارپردازانِ افریقہ اور اس کے ناظرین و ناظرین کرام کی طرف سے ہم یہی جہان پناہ کی بارگاہ
قدسی اساس میں مبارکباد و سون کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ
آپنی درجہاں باطنی و اُتالی جواں نخت جواں دولت جواں سال

امحضریت فدا و مدد ملے کہ نے اپنے حاتمہ زجرہ جو سفا سے ایک لاکھ روپیہ کی گراں قدر رقم خیرات
کیلئے گورنرِ کمال کے حوالہ فرمائی ہے کہ وہ خیراتی امور میں اپنی عمر بھر سے اس کو صرف کریں۔

افغانستان سے ستیق رحمت انگریزوں موصول ہو رہی ہیں۔ صورت حالات و سبب ماذک موری ہوئی اور
مختلفہ مختلفہ تقریرات اور نامہ دیتے ہیں۔ اب معامد ہر ایک کے غازی عنایت احمد خان بھی
آج رخت چہرہ کرتا اور شریف، ایکے میں اور کابل کا مشہور ڈاکو جو سفر سرور قندار ہے، اس نے اپنی بادشاہی
کا اعلان کر دیا ہے، آزاد سرحد ہی قبائلی نے جو سقہ کے خلاف افغان جہاد کو دیکھتے اور اذکار شکر جوار ذکر
کی جانب مڑ رہے، کیا خوشحالاں و اوقات ہیں! خدا خیر کرے۔

اعتذار کئی مذکی طاعات اور چاند اور کریم کے آفتابی احمد میں صحت و اذیت ضائع ہو جانے
سے، جہت یہ اشاعت جو تمام طاعات پر کھائی پڑی، ترتیب بھی کچھ ایسی ہی
ہے، برادرانِ قریش اس فرود گذشتہ کیلئے معاف فرما لیں۔

مراست کی تاریخی حقیقت

منیر منسلک
قطر خون جگر سے کی تو اس عشق کی • سانس مہاں کر جو کچھ تھا سر رکھ دیا
(۱)

انجمن ترقی بنیان پنجاب (گو جرنوالہ) نے مصالحہ قومی کی بنا پر اپنے اجلاس منعقدہ ۵ اکتوبر ۱۹۲۸ء میں جو ریزولیشن منظور کئے۔ ان میں سے ریزولیشن ۱ کا مفاد یہ تھا کہ
(۱) مراسمی قومی حالت کے لحاظ سے ایک گری ہوئی جماعت ہے۔

(۲) زراعت پیشہ اقوام میں شمار ہو سکنے کی خاطر مراشی اندوں اپنے آپ کو قوم قریشی نہ سرب کرتے ہیں۔ بحالی کے تاریخی لحاظ سے ان کا یہ ادعا محض لغو ادب ہے۔

(۳) کاغذات سرکاری مثلاً کاغذات مال اور رجسٹرڈ پیدائش و اموات وغیرہ میں مراشی کی بجائے "قریشی" درج نہ کیا جائے۔ تاکہ وہ زراعت پیشہ اقوام کے حقوق و مراعات یا لفظ قریشی کے استعمال کے مستحق قرار نہ پاسکیں۔

انجمن کے اجلاس متذکرہ بالا کی قراردادوں کی نقول جناب ہزاریکسیلنسی گورنر صاحب بہادر پنجاب اور جمہور انتظامی افسران صوبہ پنجاب کی خدمت میں ارسال کی گئیں۔

(۲)

۲۹ نومبر ۱۹۲۸ء کو مراسیوں کا ایک وفد جناب ہزاریکسیلنسی سر جیو فری ڈیونٹ مورنسی صاحب گورنر پنجاب کے حضور میں حاضر ہوا۔ جس نے ذیل کے مطالبات پیش کئے۔

(۱) مراسیوں کو قریشی تسلیم کیا جائے۔ اور کاغذات سرکاری میں مراسی کی بجائے قریشی اندراج کیا جائے۔

(۲) سرکاری ملازمتوں میں مراسیوں کو کافی حصہ دیا جائے۔

(۳) مراسیوں کو ایک زراعت پیشہ قوم شمار کیا جائے اور تقسیم زمین کا حق عطا کیا جائے۔

(۴) تعلیمی آسانیاں، بہم پہنچائی جائیں اور مجلس وضع قوانین میں حق نمائندگی دیا جائے۔

(۳)

مراسیوں کے مطالبات مندرجہ بالا کا جواب ہزاریکسیلنسی نے بغیر غور کے الفاظ میں دیا

سٹہ، بکوالہ، رونا، زمیندار، مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء ۵۵ دیکھو روزانہ زمیندار، مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء۔

(۱) نام کی تبدیلی کے متعلق جہاں تک میرا خیال ہے۔ یہ امر بہت مشکل ہے (یعنے مرا سی قریشی نہیں کہلا سکتے)

(۲) میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ میں سے کتنے ایسے ہیں جنہوں نے باقاعدہ تعلیم حاصل کی ہو۔
(۳) زمین کی تقسیم کے متعلق افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ میں آپ کو اس کے متعلق کوئی اُمید نہیں دلا سکتا (یعنے مرا سی نزاعیت پیشہ قوم شمار نہیں کئے جاسکتے)۔

(۴) تعلیم کے متعلق میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ شوبہ تعلیمات نے اچھوت اقوام اور سب سے پیچھے رہنے والی جماعتوں کے متعلق تحقیقات کی ہے۔ میں نے ابھی تک اس کے نتائج نہیں دیکھے۔ اور نہ میں ابھی تک یہ کہہ سکتا ہوں کہ حکومت ان نتائج کو دیکھ کر کیا کارروائی کرے گی؟

(ب) میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قلیل اور اچھوت اقوام کی نمائندگی پر اچھی طرح غور کیا جائیگا۔ اس سے زیادہ میں ابھی اس معاملہ کی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ آخر میں آپ کی کوششوں کو ہمدردی رکھتے ہوئے وعدہ کرتا ہوں کہ جہاں تفاؤل میری مدد کی ضرورت ہوگی۔ میں دریغ نہیں کروں گا۔ یہاں گورنر صاحب کی تقریر ختم ہو گئی اور مراسیوں کا وفد باہر آ گیا۔

(۴)

ہو سکتا ہے کہ تقاضائے بشریت دائرہ مراست میں اس (کرشنک ناکامی کو اس پر پیرایہ پر محسوس کیا جاسکے کہ

قسمت کی خوبی دیکھنے بڑی کہاں کند دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا
اگر ایسا ہو تو ہمیں ایک حد تک فقط اسلئے اور صرف اس قدر ہمدردی ہو سکتی ہے کہ گئے تھے
تشریفات منوانے۔ اچھوت اقوام کا معنیہ حیران شاؤن آئے۔ بہر کیف اب بھی موقع ہے کہ مرہی
سمبھل جائیں اور

آئندہ دانکند کند ناداں لیک بعد از ہزار رسوائی
کا مصداق نہ بننے پائیں۔

(۵)

لفظ دوم میراثی کے درمیان کسی تفریق یا حد فاصل کے قائم کرنے کی کوشش کرنا ناخن کو گوشت سے جدا کرنے کے مترادف ہے۔ لفظ دوم مرا سی کسی حقارت کے لئے نہیں بولا جاتا بلکہ جو وہ اس کے باہمی تعلق کی بنا پر استعمال کیا جاتا ہے۔ میراث اگر چہ عربی زبان کا لفظ ہے لیکن اس کا

اطلاق ذمہ مراسی کے عربی النسل ہونے پر نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس کی کوئی تسلی بخش تائید کی مستند تاریخ سے پائی جاتی ہے۔ پس اگر مراسیت کے ادوائے قرشیت کے ہوائی تلوک کی بنیاد ایسے ہی قیاساً اور صدی روایات پر مبنی ہے۔ تو قصیدہ کا دوسرا رخ یہ ہے۔ "Punjab Castes"

361. Page 27. The minor professional group
Consists of Nais, Mirásis, jogis and
The like

ترجمہ۔ اوتنے پیشہ ور گروہ میں نلی۔ میراٹی۔ جوگی اور امثالہم شامل ہیں۔ . . . صفحہ ۲۷

524 Page 230

The Castes of the group may be
divided into Three Classes, The Nai, Bhat
and Mirási who are real Village Ser-
vants though of a very special cha-
racter.

(۲) ترجمہ۔ اس گروہ کی ذاتیں تین قسموں میں منقسم ہو سکتی ہیں۔ نائی۔ بھٹ اور میراٹی۔
جو دیہات کے حقیقی کس ہیں، اگرچہ ایک خاص قسم کے ہیں۔ صفحہ ۲۳

526. Page 231 - 232.

The Bhat or Bhat as he is often
called in the Punjab is, like the Mirási, a bard
and genealogist, or as some people call him pane-
gyrist. . . . But as he often lives too far off
to be summoned to ordinary weddings, a
Mirási or Dum is often retained in addition,
who takes the place of the Bhat on such occa-

(۳) ترجمہ ۲۳۱ و ۲۳۲ صفحہ ۲۳۱ و ۲۳۲ بھٹ جسے پنجاب میں اکثر بھٹ بھی کہتے ہیں میراٹی
کی طرح ایک ٹمک بند اور شجرہ خواں ہے بعض لوگ اسے قصیدہ خواں بھی کہتے ہیں

لیکن بھٹ چونکہ اکثر اس قدر دور رہتا ہے کہ بیاہ شادی کے موقعوں پر ملایا نہیں جاسکتا۔ اسلئے میرانی یا دھوم کو اکثر زائید طور پر رکھا جاتا ہے جو ایسے موقعوں پر بھٹ کا کام دیتا ہے۔
527. Page 234 - 235.

The Dhum and Mirāsi, Even jālo employ Mirāsi, though the hereditary genealogist of many of the jāt tribes is the Sānsi, and, as just stated, Rajputs often employ Mirāsi in addition to Bhat. But the Mirāsi is more than a genealogist; he is also a Musician and minstrel and most of the men who play the musical instruments of the Punjab are either Mirāsi, jogis or fagirs, "The Dhum does not make a good servant, nor a fiddle-bow a good weapon." The social position of the Mirāsi, as of all the minstrel Castes, is exceedingly low, but he attends at weddings and on similar occasions to recite genealogies.

... .. The Mirāsi is generally a hereditary servant-like the Bhat, and is notorious for his exactions, which he makes under the threat of lampooning the ancestors of him from whom he demands fees. I have included under the head of Mirāsi the following Schedule entries, Dhādi 37 in Ambala, 478 in Multan, and 77 in the Derajat, Kharial 371, and Sarmai, 3 in Jalandhar, Rababi, 109 in Lahore.

Besides these numbers, the above terms as well as Nagarchi, have all been included with Mirāsi...

The two largest tribes returned for Mirāsi seem

(۴) ترجمہ صفحہ ۲۳۵-۲۳۴ - دوم اور مراسی، جاٹ بھی مراسیوں سے خدمت پتو

ہیں۔ گو بعض جاٹ اقوام کا موردی شجرہ خواں سانسہ ہے۔ اور بیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ راجپوت

بھی عموماً بھاؤں کے علاوہ مراسیوں سے بھی کام لیتے ہیں۔ لیکن مراسی شجرہ خواں بھی ہے۔ مطر

بھی اور گویا بھی ہے۔ اور گفر لوگ جو پنجاب کے سارے موسیقی بجاتے ہیں۔ یا مراسی یا جوگی۔

یا فقیر دوم اچھا کہیں نہیں اور گنگا کوئی ہتھیار نہیں۔ (دہلی کی زبانیں مشہور ہے کہ "دوم

نہیلی۔ تنگ نہ ہتھیار) مراسی کی مسافری حالت تمام مفتی اقوام کی طرح بہت گری ہوئی ہے

لیکن مراسی بیاہ شادی اور بچہ قسم موافقات پر شجرہ خوانی کے لئے حاضر ہوتا ہے۔

مراسی عام طور پر بھاٹ کی طرح ایک موردی کہیں ہے۔ اور اپنے مطالبات کے تقاضے کی شدت

کے لئے بہت بڑا مشہور ہے جن سے وہ اپنے "گات" کا مطالبہ کرتا ہے۔ بصورت نادہندگی ان

کے آباؤ اجداد کی جو گوی اور مذمت کی دھمکی دیتا ہے۔

میں نے مراسی کے عنوان کے تحت میں مندرجہ ذیل اندراجات کئے ہیں۔ ڈیڑی ۳۷۱-۳۷۲

میں ۴۷۸-۴۷۹ ملتان میں۔ اور ۷۰۷-۷۰۸ جات میں۔ کھریا ۱۷۳-۱۷۴ اور سرائی۔ جالندہر میں۔ ریڈی ۱۹

لاہور میں۔ اس تعداد کے علاوہ مندرجہ بالا نام۔ نیز نقابہ بھی مراسی میں شامل کئے گئے ہیں۔ . . .

دو کثیر ترین قبیلے جنکا اندراج بطور مراسی کیا گیا ہے۔ چوہدر اور کیرٹا ہیں جن کی آبادی بالترتیب

۴۹۳ اور ۸۹۴ نفوس پر مشتمل ہے۔ 577. Page 277.

The Samsi. They have some Curious Connection with the Jat Tribes of the Central Punjab, to most of whom they are hereditary genealogists or bard.

ترجمہ صفحہ ۲۷۷-۲۷۸ سانسہ زبان کا وسطی پنجاب کی جاٹ۔ اقوام سے کچھ عجیب قسم کا تعلق

ہے جن کے موردی شجرہ خواں ہیں یا بھات۔

۱۷۷-۱۷۸ سانسہ زبان کا

۱۷۷-۱۷۸ سانسہ زبان کا

۱۷۷-۱۷۸ سانسہ زبان کا

to be the Chumhar with 13493, and the Khat-willi 4997 persons.

653. Page 333.

*The Duma, Called also Duma,
and even Dum in Chamba, is the Chubra of
the hills proper*

(۶) ترجمہ: ۶۵۳ صفحہ ۳۳۳ ڈومنا جسے ڈومرا بھی کہا جاتا ہے۔ اور جس میں اسے ڈوم بھی کہتے ہیں۔ پہاڑی علاقہ میں جو ہڑا ہوتا ہے۔

Page 334

*The Duma is often Called Dum in other
Parts of India, as in Chamba, and is
regarded by Hindus as the type of Uncleaness*

(۷) ترجمہ: ۳۳۴ صفحہ ۳۳۴ ڈومنا کو ہندوستان کے دیگر حصوں میں عموماً ڈوم کہا جاتا ہے جیسا کہ
جہ میں۔ اور ہندو اسے فلاظت محسوس کرتے ہیں (یعنی اچھوت اقوام میں داخل ہے)۔

(۶)

متذکرہ الصدقہ حقیقت کا بالفاظ دیگر پتہ چل رہا ہے کہ (۱) ناٹی۔ میراٹی اور جگی اونٹے پیشہ ور ہیں
(۲) ناٹی۔ بھاٹ۔ اور میراٹی دیہات کے حقیقی مکین ہیں (۳) میراٹی شجرہ خواں اور تنبیہ خواں ہے۔
(۴) شادی بیاہ کے موقعوں پر میراٹی بھاٹ کا کام دیتا ہے (۵) جٹوں کا موروثی شجرہ خواں اگرچہ
سانسی ہے لیکن میراٹی بھی جٹوں کا مکین ہے (۶) راجپوت میراٹی سے بھی مکین کا کام لیتے ہیں (۷)
میراٹی شجرہ خواں ہی نہیں بلکہ مغرب اور گویا بھی ہے (۸) پنجاب میں میراٹی۔ جگی اور فقیر ساراٹو
موسیقی کا استعمال کرتے ہیں۔ (۹) معاشرتی حالت کے لحاظ سے میراٹی بہت گرا ہوا ہے (یعنی
اچھوت سماج میں داخل ہے) (۱۰) میراٹی شادی بیاہ کے موقعوں پر شجرہ خواں کرتا ہے (۱۱) بھاٹ
کی طرح میراٹی ایک موروثی مکین ہے (۱۲) اپنے "لاک" کی تعویذ پر میراٹی جھوگونی اور مذمت کرتا آتا
ہے (۱۳) موسیت کے ضمن میں ڈاڈھی۔ کھربالا۔ سرناٹی۔ ربانی۔ نقارچی۔ پونڈر اور کلیٹ شامل ہیں۔

(۷)

اب امور قابل غور یہ ہیں کہ (۱) اگر کسی قسم کا کوئی سپیشل کیئر ٹر مرا سیدوں کے لئے ادا جائے تو
کی دیں جو سکتا ہو۔ تو پھر جی سپیشل کیئر ٹر ناٹیوں اور بھاٹوں کے لئے کیوں دلیل قرشیت نہیں
جو سکتا۔ جیکہ ناٹی اور بھاٹ اس سپیشل کیئر ٹر میں یکساں طور پر برابر کے حصہ دار ہیں (۲) ہندو

اتواہم کی شجرہ خوانی اگر مراسیوں کے لئے وجہ قریشیت ہو سکتی ہو۔ تو وہی شجرہ خوانی سانسہوں کے لئے کیوں دلیل قریشیت نہیں ہو سکتی۔ جبکہ سانسہ اور میراثی لحاظ پیشہ شجرہ خوانی ایک ہی پلیٹ نام پر پکھڑے کئے گئے ہیں (۳) کیا ڈاڈا جی۔ کھربالہ۔ سرسائی۔ ربابی اور نقارچی ہندی اہل نہیں؟ (۴) آیا چونبڑ اور کلیٹ قریش کی ذاتیں ہیں یا ہندی النسل دوم مراسیوں کی گوتیں؟

بجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

گوجرانوالہ
یکم جنوری ۱۹۲۲ء

قاضی نظیر حسین فاروقی۔ مستونی (ریٹائرڈ)

تنبیہ

مراسیوں کا اعتراض ہے کہ ہننے قریشیوں کو چیلنج دیا اور وہ بحث کے لئے حاضر نہ ہوئے۔ مراسیوں کو اپنی جاہلی اور بے بصیرتی سے معلوم ہوا۔ کہ قریشیوں نے ہر ملک اور ہر قوم کی تواریخ عربی۔ فارسی۔ انگریزی۔ ہندی۔ اردو۔ حتیٰ کہ ضلعوں کے جغرافیوں سے جو حکومت نے اقوام کی توثیق کے بعد ترقی کر کے مدارس کی تعلیم میں رکھے ہیں۔ اور کتب لغات سے مراسیوں کے نسب حسب۔ معاشرت۔ تمدن۔ توطن۔ اصلیت کے ہر پہلو پر وہ زخم لگائے جن کا انداز ممکن ہی نہیں۔ اب قریش بحث کی تمام حجت پوری کر چکے ہیں۔ اگر مراسی اپنے پاس سامان رکھتی ہیں تو جرات کر کے اپنی عربیت اور قریشیت ثابت کریں۔ مراسی اگر مشنت روایات اور غیر معقول کلمات سے کام نکالنا چاہیں تو قریشی ان کو لکھ بھیج کر نظر انداز کر دیں گے۔ نیز مراسیوں کے شاہزادے یہ بھی دریافت کرنا ضروری ہے کہ وہ کس عالی جاہ بادشاہ کے زادہ ہیں۔ کیونکہ مشہور تو یہ ہے کہ وہ بخشی نام مراسی سمرٹالیہ کے وید رشید ہیں اور ان کا نام ہرکت علی ہے۔ کیا یہ صحیح نہیں۔

شکریہ

سپاس خداوند کون و مکان
خداوند ماہ و خداوند ہجر
خداوند گنبد آسمان
خداوند پیل و خداوند سور
خداوند کام و امیدوار
خداوند چہ فرمان برد و ستدار

دریں وقت را مجبور روزگار
 بقوم قریش آمدہ سخت کار
 کو قوم ردیل جہاں لوریاں
 کند ہمہ سری باقریش ایں زماں
 گذر زین فزونی بچو بدیشاں
 بخند دہریں ہر ہر آسماں
 بخوانند در بحث مرد شریف
 کہ از رفعت القول گرد خفیف
 گو اراکند کے غیب و نبیل
 کہ مجلس کند باخیس و ذیل
 زغن را چہ نسبت اباجوہ باز
 کشد جرہ از صحبتش بے نیاز
 زغن سال مادہ بود سال نر
 عری رانشد ایں پسندیدہ تر
 بود در دایتاں بہر روز و شب
 کہ مخلوط دارند ایناں نسب
 چہ خوش گفت سعدی شیریں با
 بہین بزرگاں گزین زماں ،
 اگر ایچہ مشک را گندہ گفت
 تو مجموع شوگو پر گندہ گفت
 نہ مہفوات اینجا در آمد بکار
 بود اثر خاقانیت زار و خوار
 کسے کش قدم در تواریخ پیش
 نظر از تہ دل در ہست خویش
 روایات صدوی نیز زد بچیز
 زباں آوری کمتر ست از پیشیز
 نہ پیکار تیر و تنگ ست ایں
 بتاریخ و آثار جنگ ست ایں
 ہتی خانہ شاں بود زین سلاح
 ازاں نیست مہلوریاں رافلاح
 بسو گند گفتن کہ ز مرغ بیت
 چہ حاجت محک خود بگو کہ بیت
 گمان شرافت بخود می برند
 ہیں زعم اندر ہوا می پرند
 چو تار سنج شاں را فدا کنند
 زد و کوبی چہ حاصل چو گردن زند
 شدہ بہ سپر بے سپر لوریاں
 ازین جنگ بہودہ شاں شدہ لوریاں
 براعدا قریش آمدہ بچہ ترشش
 بیابخش شاں کردہ مانہ فرش
 پیچہ دفع شاں شاہ والا گہر
 شہ ابن غنہ ابن غنہ نامور
 دول ہوسہ زن ہر دوال رکاب
 در شہ بر ہنرمند گشتہ مآب
 مجسم زبیر و معصوم زواد
 کہ رستہ اتہال پیشش دھام
 کہوتر ز شہباز بگرفتہ زاد
 نظر تیغ ز ہر اب اورا غلام

لے زخرف القول کلام باطنی ظاہر است ۔ سکہ مہفوات سخاں بہودہ ۔

سکت قرش نام خانہ درباری کہ بر سجدہ خانہ ایں غالب سمیت ۔

بہر کار خیر ست او بھوجاں
 عطا کردہ زانعام خود بہرہ
 بدیں جو مسعود ہست فرود
 بود شکر اذ فرض برامہ
 کر بست پس ہر بان جلی
 بر آورد از سخی خود القوش
 مضامیں کہ بودند در سینہ با
 کشادہ شد از تنیش این زمان
 اگر ای رسالہ نگشتہ عیاں
 بود شکر رفتی چو واجب بیا
 خردمند قاضی نظیر حسین
 ز تاریخ نو و کہن با غم
 پناں داد مضمون ز تاریخ داد
 ز فرس ذرہ بندی و انگش ہوش
 کنوں گشت اصیبت لوریاں
 سلاحے بند شال کہ آئند پیش
 بر این بہت عایش آنسریں
 غلامی سخن ختم کن برد عسا
 وحید زمان ست عثمان خاں
 بتمینش زد ہر کسے انورہ
 قریش از چینیں جو خوشنود بود
 کہ او چوں شبان ست و ماچل ہم
 بریں کار رونق محمد علی
 بنکر شد ز لطف حمد القوش
 ازاں سینہ با مثل گنجینہ با
 کہ بودند زیں پیشتر در نہاں
 ہمہ راز نامانہ اند نہاں
 نگہدار دست ایزد کبہ یا
 شریف النسب خاں از یثربین
 نہادہ ازین علم تاجے بس
 کہ شک را زولہا بیکسہ ہنسا
 ہمایہدیں لوریاں راچہ گوش
 بعالم عیاں چوں بشب رشاں
 بر حملہ اش جملہ گشت دریش
 یوشکر او درد اہل زمین
 بدرگاہ جان آنسریں کہو

الہی بود تازمین و زمین

برونفتی بود تائم این انجن

بندہ غلام غوث غلامی پشتر

از گویا نوالہ
 ۲۵ نومبر ۱۹۳۸ء

لے بھنے افساز مشہور۔

لے شین بھنے عیب۔

خطابِ مسلم

(انجذاب آغا حسرت کا شیری)

اے سلاں تو کہیں اس خواب سے بیدار تھا راہِ ملت میں سرِ ہاپیکر آتا رہتا
صاحبِ احساس تھا، غمگین تھا، خود دار تھا ہاتھ میں تلوار تھی، آواز بیکار تھا
تو نے کعبہ کو بنایا، مکتبہ کو کوثر کر

بھلیاں بن کر گرا غاشاک غیر اللہ پر
تو جہاں میں عذلیپ زمرہ پر داز رہتا گلشنِ ایجاد کے ہر گل کا نقشہ از رہتا
تجربہ دہی آسمان پر دازیوں پر ناز رہتا تیری ہستی میں علوِ عباد کا انداز رہتا
موت لائی تھی پیامِ زندگی تیری لئے
زمرہ معراج تھی امتِ ادنیٰ تیری لئے

آج تیرے گلستاں کی ہے ہوا بگڑی ہوئی تیرے پیروں سے ہی خوشبو بونا بگڑی ہوئی
عذلیپانِ جہنم کی ہے فوا بگڑی ہوئی! اہلِ گلشن میں ہے ہر سوجھ بوجھ بگڑی ہوئی
تیرا گلشن ہے مگر تیرے لئے ویران ہے
بروشنِ زیرِ نگین سبزہ بیگانہ ہے

شر پہ آمادہ ہوئے اہلِ جہاں تیری لئے مضطرب ہیں آسمان پر بھلیاں تیری لئے
تنگ ہے اب عرصہ کون دمکال تیری لئے جو رہا ہے انقلابِ آسمان تیرے لئے

قلبِ حبیب کا سچہ کو پاس کیوں ہونا نہیں
ذلتِ اسلام کا احساس کیوں ہونا نہیں
تیری غیرت کیا ہوئی تیری حجت کیا ہوئی تنگت کو کیا ہوا وہ شان و شوکت کیا ہوئی
آج تیری سرِ فوشتا شجاعت کیا ہوئی کیا ہوئی وہ جذبہ ایمان کی قوت کیا ہوئی

اہلِ ایمان را چہ حال افتاد مرداں را چہ شد

کس بنیاداں روئے آرد سوا ماں را چہ شد

واقعات و حوادث

مغربیت پرستی کے نتائج | تہذیب جدید اور مغربیت پرستی کی ہوا آخر طوفانِ غیرتِ انہی بن کے رہی، فیشن کی بوتلمونیاں تو ناگونِ حوادث کی شکل میں نمودار ہوئیں اور فرشِ زمین کو امن و چین سے خالی کرنے کا موجب بن کے رہیں، ملک میں اصلاحات کو خلافِ شریعت قرار دیتے ہوئے۔ رعایائے ملکی اگر مصطفیٰ کمال پاشا کے احکام کے خلاف جہاد پر اتر آئی ہے۔ اور ان کے قتل کے منصوبے کا نفعہ جا رہے ہیں۔ تو افغانستان میں بھی مشورہ محشر پہلے پچھلے دنوں جو روحِ فرسافنا و تفرع میں آئے اخبارینِ حضرات سے پوشیدہ نہیں

واقعات کی اعلیٰ کیفیتِ انقلاب کی گذشتہ اشاعت میں نذر ناظرین ہو چکی تھی۔ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرتِ غازی تاجدارِ افغانستان نے غمخوار و فساد کو مٹانے کی خاطر سب ایک تدبیر سمجھ کر وہ ان تمام احکامات کو واپس لے لیں جن کی وجہ سے فساد کی آگ مشتعل ہوئی اور غوریزی ملکِ نوبت پہنچی، چنانچہ اخبارات کا بیان ہے کہ غازی موصوف کا ایک اعلان جاری ہے۔ ”امنِ افغان“ کا بل میں شائع ہوا ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ اصلاحات کا فسادِ سر دست ملتے کی کر دیا جائے گا۔ جو طالباتِ حصولِ تعلیم کے لئے ملکی بھیجی گئی ہیں۔ انھیں واپس بلا لیا جائے گا۔ مردوں کو غزنی لباس پہننے اور عورتوں کو پردہ اٹھانے کا جو حکم دیا گیا تھا وہ واپس لے لیا گیا ہے۔ مدارسِ بنات بند کر دیئے گئے ہیں، سپاہیوں پر سے یہ پابندی اٹھالی گئی ہے کہ وہ حکومت سے باقاعدہ اجازت حاصل کئے بغیر کسی پیر کے مرید نہ بنیں۔ جبری بھرتی کا حکم بھی منسوخ کر دیا گیا ہے، سرکاری اداروں میں حسبِ دستور سابق جبکہ کو تعطیل ہو کر سے کی پچاس علماء و خواتین کی ایک مجلس مرتب کی گئی ہے جو شریعت کے مطابق موجودہ قوانین کی ترمیم کرے گی اور مجلس و کلاء کے فیصلوں پر نظر ثانی کیا جائے گا اس اعلان پر قاضی القضاۃ، سردار محمد اکبر خان اور پیر صاحب شور بازار کے دستخط ہیں۔“

اگرچہ سرکاری طور پر اس اعلان کی تصدیق نہیں ہوئی لیکن قومنفل جنرل افغانستان قیام دہلی کا بیان ہے کہ مشرقی افغانستان کی بغاوت بالکل ختم ہو گئی ہے اور اسے افغانستان میں بالکل امن و امان ہے۔ رعایائے افغانستان اگر ان اصلاحات کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ تو تاجدار کی فرزانگی یہی تھی کہ وہ اسے ایک عارضی مدت کے لئے واپس لے لیتے۔ غازی مددِ روح نے اگر ایسا کیا ہے تو ان کی دانشوری اور مالِ اندیشی قابلِ صدِ ستائش ہے۔ رعایا کی خوشنودی راہی

کی فلاح و بہبود کا موجب ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :-

رعیت جو بیع است سلطان و رعیت

و رعیت اسے پسر با شاد بیع سخت

کاش فرمانروائے ترکی غازی مصطفیٰ کمال پاشا بھی دور اندیشی اور مصلحت و وقت سے کام لیکر ملک سے فتنہ و فساد کی آگ فرو کرنے کی کوشش کریں۔

سانحہ ہوشربا | ۱۸۰۰ء میں کوسٹہ سائڈز اسسٹنٹ پرٹنڈنٹ اور چیف سیکرٹری گنیش پولیس لاہور کا قتل جس دیدہ دلیری اور حیرت انگیز طریق پر کیا گیا، وہ انہیں شرمناک ہے۔ قاتل نے پانچ بجے شام میں اس وقت جبکہ مسٹر موصوف دفتر کے کاروبار سے فارغ ہو کر گھر جانے لگے انھیں گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ چن سیکھ مذکور نے قاتل کو پکڑنے کی مردانہ وجوہات کی تو اسے بھی شک و شبہ میں لوٹا دیا گیا۔ پولیس سرگرم تعقیب ہے۔ اہل ملازموں کا بھی تک سراغ نہیں ملا۔ نوجوان بہادریت بہا کے اراکین مجبور کو کئی اور شاخص مشہور میں گرفتار ہیں۔ متعدد خاندانیں ہوشیار ہو گئی۔ رہنمائی نہیں ہوئی۔ بہر حال ایک ہیجان اور اضطراب کی لہر پھیل گئی ہے۔ اور شرفاء خطہ میں پڑ گئے ہیں۔

قاتل نے مسٹر سائڈز کے قتل میں خدا معلوم کیا مصلحت اور کونسی کامیابی دیکھی، ملک و ملت کو ہنگامہ میں اس کا یہ فعل کسی تعریف و ستائش کا مستوجب نہیں ہو سکتا اس کی یہ بزدلانہ اور ابلہانہ حرکت بہر گوشت و قافہ لائق مذمت و لعن و لعنت ہے۔ یہ کوئی ملکی و قومی خدمت نہیں بلکہ ملکی مفاد پر یہ ایک کاری عزم ہے۔ اور رہنمایان ملک سے غداری و کاش وہ اس شرمناک فعل کا ارتکاب نہ کرنے سے قبل اس کے عواقب و نتائج پر غور کر لیتا۔ یہی تو ہیں وہ عاقبت نااندیش لگ جن کی ایک ایک حرکت قوم و ملک پر ہزار مہمیتیں نازل کر دیتی ہیں۔ اور برسوں کی کوششیں اکارت جاتی ہیں۔ سچ ہے پسر نوح بابر ان پست خاندان بولشس گم شد

جنگ کے آثار | تازہ ترین اخبارات منظر ہیں کہ سردار افغانستان پر خطرناک جنگ کے آثار پائے جاتے ہیں۔ یہ افواہیں دیر سے سنی جاتی ہیں۔ اور فوجی نقل و حرکت انھیں یقین کے مدجر تک بھی پہنچا دیتی ہیں۔

جنگ ایک مصیبت غلطی اور قیامت صغریٰ ہے کم نہیں، راعی و رعایا دونوں کی بے مہیابی ہی ایک لفظ میں مضمر ہے اور جب یہ عملی رنگ اختیار کر لیتا ہے تو مصائب و آلام کی گھٹا ٹپ آنڈھیاں چھاجاتی ہیں اور ہزاروں قسم کے نقصانات کا قتل پونے کے لئے مجبور ہونا پڑتا ہے۔

گذشتہ جنگ عظیم میں جو تلخ تجربہ ہو چکا ہے اس کی یاد ابھی دلوں سے محو نہیں ہوئی اور ہنوز تاثرات باقی ہیں۔ اب نئی جنگ کے لئے تیاریاں کی جا رہی ہیں، معلوم نہیں کہ اس کے عواقب نتائج کیا ہوں اور اونٹ کس کروٹ بیٹھے۔

پچھلی جنگ یورپ میں فریقین کے بونچھالی وجہی نقصانات ہوئے اس کے مختلف اندازے اور تخمینے کئے گئے۔ چنانچہ اکیسے برطانیہ کے فزائیر اینڈ ای جنگ سے پانچ لاکھ تک جو بارپڑا ہے۔ اس کا اندازہ ۹۵۹۰۰۰۰۰ پڑا یعنی تقریباً ایک کھرب اور پچاس ارب روپیہ کیا گیا ہے۔ اور لشکر برطانیہ کے مقتولین کی تعداد ۴۳۳۰۰۰۰ اور مجروحین کی تعداد ۲۶۲۲۹۳۳ تک پہنچی۔ ان اعداد سے وہ ملی وجہی نقصان فاجع ہے۔ جو جری جنگ میں جہازوں اور کشتیوں کے ڈوبنے سے اٹھانا پڑا ہے۔ یہ ملاکر ۲۲ ہزار انسانوں کی جانوں ۵۰۰۰۰۰۰ پڑا یعنی ایک ارب ساڑھے دس کروڑ روپیہ کی تعداد میں میز ان میں اور اضافہ کرنی پڑے گی۔ یہ اعداد ایک تخمینہ کے لحاظ سے تھے، دوسرے تخمینہ کے مطابق اعداد حسب ذیل ہوں گے:-

برطانیہ مقتولین ۸۰۷۴۷۱۱ مجروحین شدید ۶۱۷۷۴۰

خود برطانیہ کی وزارت نے جو اعداد سرکاری طور پر ۲۵ پانچ لاکھ کو پارلیمنٹ کے روبرو پیش کئے وہ حسب ذیل تھے:-

برطانیہ مستولین ۸۶۷۹۵۵ مجروحین شدید ۲۰۹۰۹۸۹

اس طرح کے اور بھی مختلف تخمینے مختلف مبصرین نے شائع کئے ہیں، لیکن برطانیہ کے محکمہ جنگ نے معلومات جنگ سے متعلق جو ضخیم کتاب شائع کی۔ شائد وہ سب سے زیادہ معتبر و مستند سمجھے جائے گی۔ اس میں رصیا لندن کا مشہور اخبار ڈیلی نیوز نے لکھا حسب ذیل اعداد درج ہیں:-

فرانس میں برطانوی اتلاف نفوس ۲۴۴۱۶۷۳

جرمنی ۱۱۶۸۰۳۹۶

یہ اعداد صرف محاذ فرانس سے متعلق تھے، لیکن اگر جنگ کے ہر میدان کو پیش نظر رکھا جائے تو مزید

حسب ذیل ہوگی:- برطانیہ مقتولین ۴۵۳۵۸۰ مجروحین ۳۲۳۹۳۱۱

اسی کتاب میں یہ اطلاع بھی درج ہے کہ آخر ستمبر ۱۹۴۷ء میں جب برطانوی فوج بڑے زور شور سے جرمن خط دفاع پر حملہ آور ہو رہی تھی تو اس وقت ہر ہفتہ اس کے توپ کے گولوں کا اوسط ۳۴۲۲۹۳۲۹۳ ٹنک ہینچا تھا۔ جن پر تقریباً ۱۰۰۰۰۰۰ پونڈ یعنی ۵۰ کروڑ روپیہ خرچ ہوتا تھا۔ اس زمانہ میں برطانیہ کے روزانہ مصارف جنگ کا اوسط ۴۴۴۰۰۰ پونڈ یعنی ایک کروڑ تین لاکھ ۶۰ ہزار روپیہ ہوتا تھا! ان اعداد سے ایک سرسری اندازہ اس امر کا ہو گیا ہو گا کہ موجودہ جنگ کے کیا منے ملک و قوم کے لئے ہوتے ہیں ان ہولناک نتائج کو پیش نظر رکھتے ہوئے تاجدارانِ اقبال ہم اگر جنگ سے دست کش رہ کر اتحاد و یکجہ کے تعلقات کو زیادہ مستحکم و استوار بنانے کی کوشش کریں تو راعی و رعایا دونوں کے لئے مفید نتائج اخذ ہو سکتے ہیں۔ کائنات دانی الٰہی -

نیرنگئے روزگار

افوجی پیشروں کا ایک - جھج جو کئی سو آدمیوں پر مشتمل ہے سردار انوپ سنگ پنشنر سالدار جتہ دار کی سرکردگی میں کئی روز سے لاہور میں بدیں غرض آیا ہوا ہے کہ افسرانِ اعلیٰ سے اپنی ان تکالیف کا اظہار کر کے امداد کی درخواست کریں جو انھیں پنشنر ہونے کے باوجود بھوک کی وجہ سے پیش آرہی ہیں۔ یہ جتہ سیلا رام روڑ پر ڈٹا ہوا ہے اور ان کا جتہ نا اور اس کا ایک معاون گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ جن پر زیر دفعہ ۱ ضابطہ فوجداری مقدمہ چلایا گیا ہے۔ پند شہادتوں کے بعد سردار انوپ سنگھ نے جو عجیب و غریب بیان دیا۔ اس کے چند فقرات قابلِ غور ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ "میں نے کوئی خلافت قانون کارروائی نہیں کی مجھے دھوکہ سے ہلا کر گرفتار کر لیا ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو میں ۴۴ گھنٹے کے اندر سالدار سے لگا لگایا۔ میں فوج میں نمایاں حیثیت رکھتا تھا۔ ۴۵ روپے لیتا تھا۔ میں نے ایک کمیٹی سپاہیوں کے حقوق پر غور کرنے کے لئے بنائی۔ میری پچاس ہزار روپیہ کی قابلیت کی قالین اور بہت سے سامان وہیں رہ گیا۔ گھر آکر میں نے برطانی کی وجہ معلوم کی تو کوئی معقول جواب نہ ملا۔ میں نے درخواست کی کہ میں تیار ہزار رنگ روٹ دینے کو تیار ہوں۔ میں وہاں اور پھر چلانے والا بننے کو تیار ہوں۔ مجھے رنگ و رنگ افسر نے ہلا کر دیا تھا کہ کیا تم پانچ سو روپیہ فوراً داخل کر سکتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ مگر اس پر کوئی جواب نہ ملا۔ اس کے بعد پنجاب کے ایک سو بیس ہندوستانی کپتانوں نے میری سفارش کی لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ پھر حکومت نے مجھے انسپکٹر پولیس کا عہدہ دیا۔ عینی خیل میں حیدر کیا گیا۔ میں دورہ پر گیا دالپہر مجھے ایک تاراج کا مطلب یہ تھا کہ تمہارا استغنیٰ منظور ہے اور تم فوراً چلے جاؤ۔ حالانکہ میں نے

کوئی مستطاف نہ دیا تھا۔ دو ماہ ہوئے میرا نام بد معاشوں کے رجسٹر نمبر دس میں درج کیا گیا۔ پھر سکاٹ صاحب سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور دو سب انسپکٹر بھیج کر بلایا۔ میرے والد کپتان شیر سنگھ نے مجھے بھیجا یا۔ مہر سکاٹ نے میرا نام نمبر دس میں درج ہونے کے متعلق محنت طلبی کی اور کہا کہ ہمارا نام بدنام ہو گا جو حق کے متعلق میں نے کئی بائیں صاحب ڈپٹی کمشنر کے مشورہ سے کہیں؟ سردار انوپ سنگھ کے اس بیان سے اس کی دلچسپ اور عجیب و غریب زندگی کا پتہ چلتا ہے۔ ایک امداد کا ہم گھنٹہ کے اندر نکالاجانا پچاس ہزار کی مالک اد کا ایک دن رات میں تلف ہو جانا گونا گون پریشانی کے بعد انسپکٹر پولیس ہونا اور خوب کبڑن چند ہی روز میں بلا مستطاف ہو کر گھر آ جانا اور پھر بد معاشوں کے رجسٹر نمبر دس میں پانچ پانچ انقلابات روزگار کی پیہم نیکیاں ہیں۔

رسالہ رانوپ سنگھ گویاں صفائی کی فہرست میں سہ اسٹنسی گورنر پنجاب مٹر ایف ڈبلیو کیو لاہور مٹر سکاٹ سینئر سپرنٹنڈنٹ لاہور مٹر پبل ڈپٹی کمشنر لاہور۔ سردار بہادر سنت سنگھ سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی۔ سردار صاحب تھانگہ ڈی۔ ایس۔ پی لاہور۔ انریبل وزیر ذراعت پنجاب اور مٹرنگ آری۔ مکرشی دہلی کے نام پیش کئے ہیں۔ مقدمہ ایک خاص نوعیت کا ہے۔ بعض وجوہات سے بہت دلچسپ بنا دیا ہے۔

ملکہ ایران کی اصلاحی بیداری | ملکہ ایران نے خدیجی حواسرات و زیورات کا پہننا ترک کر دیا ہے۔ سطور آپ دو تہند خاندانوں کی ان خواتین کے لئے ایک قتل بل تقلید مثال میں رہا چاہتی ہیں جو اپنے لباس اور اپنی تزئین و آرائش پر بہت زیادہ رہے۔ صرف کرتی ہیں۔ یہ گھسے میزانیہ کی ایک فضول مدیس۔ آپ نے اس امر پر اعلیٰ افسوس کیا۔ کہ غیر ملکی مال کی مراد بہت بڑھ گئی ہے جس سے قوم کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ایران لیگ بلین کی گزشتہ اشاعت میں ملکہ مظہر کی تقریر کے اقتباس شائع ہوئے تھے۔

آپ نے فرمایا تھا کہ یہ اصلاح اور فضول خرچی نہیں نسبتاً زیادہ امور کی طرف توجہ مبذول کرنے سے روکتی ہی نہیں بلکہ یہ بھی خطرہ ہے کہ اس طرح ملک کمزور ہو جائیگا۔ اور قومی افلاس میں اضافہ ہوگا۔ اپنی تزئین و آرائش کو ترک کر دینے ملک ہی کے لئے ہوئے سادہ کپڑے اور لباس پہننے میں کوئی نقصان نہ ہو گا۔ میں آپ پر واضح کر دینا چاہتی ہوں۔ اور اعلان کرتی ہوں۔ کہ شاہی خاندان کی خاتون نے اس سلسلہ میں سب سے پہلا قدم اٹھایا اور انہوں نے تمام غیر ملکی زیورات و جواہرات تک کر دینے کا عزم کر لیا ہے۔ تاکہ آپ کے سامنے تقلید کے لئے ایک مثال قائم ہو جائے (ٹائمز آف انڈیا)

افغانستان کی اصلاحات آخر انقلابِ عظیم کا موجب ہوئیں۔ شور و
انقلاب افغانستان افسانہ، المحضرت غازی امان اللہ خان کی تاج و تخت سے دست برداری

کا موجب ہو کے رہے۔ اخباری بیان ہے کہ غازی مدوح نے کابل کے بارغ عوی میں ایک تقریر کے دوران
 میں ان اصلاحات کو واپس لینے کا اعلان کر دیا جو فوراً کابل کی باغی قبائل کی اشارہ شرط
 کو بطیب خاطر قبول کر لیا جو سلامات کے خلاف وہ پیش کرتے تھے۔ اور خود اپنے بھائی سردار
 عنایت اللہ خان کے حق میں تاج و تخت سے دست بردار ہو گئے۔ اور ہوائی جہاز کے ذریعہ کابل سے قندھار
 تشریف لے گئے سردار عنایت اللہ خان کے بادشاہ افغانستان ہونے کا باقاعدہ اعلان کر دیا گیا۔ یہ ایک عظیم
 اور عظیم انقلاب ہے۔ خدا کرے یہ دور راعی و رعایا دونوں کے لئے خیر و برکت اور امن و اطمینان کا موجب ہے



جسٹس کے پائے تخت برلن میں ۲۲ دسمبر ۱۹۲۰ء کو ایک پولیس انسپکٹر نے اپنے
فرض شناس انسپکٹر فرانٹس کی تعین میں اپنے بیٹے کو چوری کے جرم میں گرفتار کیا، چھوڑی نکالنے
 لے جانے لگا، مگر اڑ کے نے باپ پر حملہ کر دیا۔ اور ہلکے کی کوشش کی باپ نے اپنے فرانٹس کا احترام کرتے
 ہوئے لازم نبھائی اپنے بیٹے پر ریو اور کافر کر دیا جس سے وہ سخت زخمی ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ لڑکے
 کے خاں ہونے کی کوئی امید نہیں رہے

دیانت کا امتناع بھی تھا تو انسپکٹر مذکور نے کیا فرض کے احترام میں باپ نے بیٹے کو قربان کر دیا۔ اتنے
 اس قسم کی مثال چراغ لیکر دھونڈنے پر بھی نہیں ملتی۔ انسپکٹر کی برأت قابلِ داد ہے۔ کاش فرض شناسی کا
 یہ جوہر ان لوگوں کو بھی عطا ہو جو عیب پوشی کے حامی ہیں۔ اور ناگزیر، گناہگاروں کو اپنے عزیزوں
 کی عیب پوشی کیلئے جرم قرار دیکر عدل و انصاف کا خون کر دیتے ہیں۔



”اخبار رشیدی سماچار دہلی“ پر اس توہین آمیز مضمون کی بنا پر جس کا تذکرہ دسمبر کے انگریز میں
 ”دشمنان اسلام کی شراکتیں“ کے عنوان سے کیا گیا ہے۔ حکومت نے مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ امید ہے
 کہ لازمِ عدت انگریز سزا پائے گا۔

افغانستان کے حالات و مہم بظاہر جاری ہیں، تشریف انگریزین عظیم موصول ہو رہی ہیں
 لہذا کسی صحیح نتیجہ پر پہنچنا بہت مشکل ہے۔ انقلاب کے اسباب بھی مختلف بیان کئے جاتے ہیں
 بعد از جو کہ ہوا ہے بہر نوع جگر پاس ہو، نہ اتنے شش کر سکتے

یاد رکھنے کی باتیں

- (۱) "القرآن" براہِ معجزی بیض کی تاریخ کو باضیاعاً عام پوسٹ کیا جاتا ہے، اپنا ۲۵ تاریخ تک اگر کسی پرائی کو وصول نہ ہو تو وہ دسکے بعد کی پہلی تاریخ تک دفتر سے مکمل طلب کریں، اس کے بعد پرچہ نہ ملنے کی شکایت بے معنی ہوگی،
- (۲) اگر کسی وجہ سے پتہ تبدیل ہو جائے تو فریدی ہے کہ جدید پتہ سے دفتر کو مطلع کر کے اپنے ایڈس کی صحت کریں، ورنہ عدم دہی کا دفتر ذمہ داندہم گا،
- (۳) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لکٹ آنا چاہیے، ورنہ جواب نہ دیا جائیگا،
- (۴) میرنگ خطوط وصول نہ کئے جائیں گے،
- (۵) ناقابل اشاعت معنون دلپس نہ کئے جائیں گے،
- (۶) ہر قسم کی خطا و کوتاہی میں سبب فریادی کا حوالہ دینا فریدی ہے،
- (۷) نمونہ ملاحظہ کرنے والے حضرات اگر اشتہار فریادی و عدم فریادی سے مطلع نہ کریں گے، تو دوسری اشاعت کا پرچہ انکی خدمت میں بعینہ دی جلی بھیجا جائیگا جس کا وصول کرنا ان کا اعتلاقی و قومی فرض ہوگا،
- (۸) قیمت سالانہ تین روپے بذریعہ منی آرڈر ادیتین روپے وہ آئے بذریعہ دی جلی مقدر ہے، طلبا بشرط تصدیق ہر کی رعایت لے سکتے ہیں، ایسی صورت میں نہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجا ہوگا،
- (۹) مضامین سائنس، خوشنما اور کاغذ کے یکپارہ کچھ پئے آئے ہیں،

نیا از مند - فیبر

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ لِقَوْمٍ إِغْفِرُ مَا سِوَاهُمْ
خدا اس قوم کی حالت نہیں ہرگز بدلتا ہے نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

ساداتِ قیام کا قومی اصلاحی و تریخی پروگرام

رسالہ
الفرس
اِنَّا نُسَبِّحُكَ بِغَيْثٍ فِي الْغَيْثِ وَاشْفِ

۹۰

بفرمان علی نشان سلاطین العلوم اعلم بحضرتا جبار و کن

اَدَامَ اللّٰهُ اَقْبَالَكَ وَاِجْلَالَكَ

مدائیں محروسہ سرکارِ عالی کے لئے خرید کیا جاتا ہے

ایڈیٹر
محمد علی روفی صدیقی

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ۲ تاریخ اشاعت ہر ماہ کی یکم اور ۱۰ مقام اشاعت امرتسر

قومی زندگی کی اہم ضرورتیں

قانون الہی ہے کہ دنیا میں کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی تا وقتیکہ اس کا ہر فرد قوم کی اصلاح و ترقی کے متعلق اپنی اہم ذمہ داریوں کو محسوس اور اس سے ہمہ براہ ہو نہ کہ کوشش نہ کرے۔ یوں تو مسلمانان ہند کی قومی ضرورتیں جتنی کھیل کی ذمہ داری علی قدر صحتیت ہم سب عائد ہوتی ہے۔ بیشا میں بنگال میں چند اصولی اور اہم ضرورتیں ایسی بھی ہیں جو بالائی تمام ضروریات پر حاوی ہیں۔ ہم اسے خیال میں ان اصولی ضرورتوں کی تحلیل مندرجہ ذیل عناصر کی جاسکتی ہے۔ ان عناصر کو بنیہت اصلاح ہمیشہ ملنا چاہیے تا کہ قومی طور پر پیش نظر رہنے میں ہماری فلاح و نجات اور اس سے روزگاری دے اعتنائی میں قوم کی برابری و ہلاکت ہے۔ اس لئے ہم تحلیل مقاصد اصلاح و ترقی کے لئے "القریش" کی سرانجامت میں ان کا درجہ کاغذ کو بچنے میں متاثر بار بار نظر کرنے سے ان کی اہمیت و ضرورت مسلمانوں کے دل نشین ہو جائے اور ان کے ذریعے سے وہ اپنے لئے مناسب اصلاحی نظام العمل تجویز کر سکیں۔ قومی مرکزوں میں اگر کسی وجہ سے فرتہ بندی ہے۔ تو ہو۔ قومی زندگی کی مندرجہ ذیل اصولی اور مشترک ضروریات کو فرتہ بندی کے جذبات کے تابع کرنا ضروری قوم کو فرتہ ہلاکت میں دھکیلنا ہے۔ لہذا اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

۴۔ صحت جسم

تندرستی ہزار نعمت ہے مریض اور کمزور قوم اس مکان کی مانند ہے جو بیت کی بنیاد پر تعمیر کیا جائے۔

۵۔ معیشت

پراگندہ مریضی پر گندہ دل تجارت، انداعات اور صنعت و حرفت قومی ترقی کے لئے ناگزیر ہیں۔

۶۔ نظر قومی

قومی ترقی کے لئے ایک باقاعدہ کام کرنا ہی سزاوارتہ انتظامی مشین کی سخت ضرورت ہے۔

۷۔ تحفظ حقوق

جتنک یہرونی حملوں سے کام لے رہا ہے کہ انتظام نہ ہو، اندرونی اصلاح و ترقی کی بہت کمیت ہے۔

۸۔ اشاعت اسلام

خود قوم کی تعداد میں اضافہ کرنا قوم کی تقویت و ترقی کی کوشش کا نہایت ضروری جزو ہے۔

۱۔ مذہب

اسلام ہماری قومیت کی روح اور ہماری سعادت و آبرو کا کھیل ہے۔ اس سے روزگاری دے اعتنائی موجب ضرورت ہلاکت ہو۔ اسلام کی صحیح تفسیر و تشریح کے اور بین و دنیا کا تقابلی کھیل کے لئے تو کیا حکیم کا سبق حاصل اور سوہ حسنیہ کی کرم کا پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

۲۔ اخلاق

جس قوم کا اخلاق اصول عدم یعنی نہیں پر بنا چڑھا، وہ غلطی کی طرف جھکتی اور وقت اور قوم کا معنہ ل استعمال نہیں جانتی وہ ہمیشہ زلیں و توارہتی اور جلد تباہ ہو جاتی ہے۔

۳۔ تعلیم

خود قوم کو ہر قوم کے کلمہ معلوم و فہم کی تعلیم دینا جس قوم ترقیات و کمال کا منبع و سرچشمہ ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

(۱) ہر قسم کی خط و کتابت میں نمبر فریادی کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

(۲) نمونہ ملاحظہ کرنے والے حضرات اگر منشاء فریادی و عدم خریداری سے مطلع نہ کریں گے، تو دوسری اشاعت کا پرچہ ان کی خدمت میں بھیج دینا چاہیے۔

جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی و قومی فرض ہوگا۔

(۳) قیمت سالانہ تین روپے بذریعہ منی آرڈر اور تین روپے دو آنہ بذریعہ دی بی مقرر ہے۔ طلباء بشرط تصدیق ۸ روپیہ رعایت لے سکتے ہیں۔

ایسی صورت میں زرچندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجنا ہوگا۔

(۴) مضامین صاف، خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف کھو

آئے چاہئیں!

(۱) "القریش" ہر انگریزی شیشہ کی گیم اور ۱۶ تاریخ کو با احتیاط تمام

پوسٹ کیا جاتا ہے، لہذا ۱۵ اور ۲۲ تاریخ تک اگر کسی بھائی کو موصول نہ ہو تو

وہ دوسری اشاعت سے پہلے پہلے دفتر سے کر طلب کریں۔ ورنہ بعد پھر چر

نہنے کی شکایت بے معنی ہوگی۔

(۲) اگر کسی وجہ سے پتہ تبدیل ہو جائے تو ضروری ہے کہ جدید پتہ سے دفتر

کو مطلع کر کے اپنے پتہ کی صحت کرائیں۔ ورنہ عدم وصول کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

(۳) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے ورنہ جواب

نہ دیا جائے گا۔

(۴) ہر برگ خط و وصول نہ کئے جائیں گے!

(۵) ناقابل اشاعت مضمون واپس نہ کئے جائیں گے!

نیاز مند مینجر

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغَيِّرُ الْقَوَاعِدَ حَتَّى يُغَيِّرَ مَا بَاهِمَ

سَادَاتِ قَلْبِشْ کا قوی اور تیار خنی پسندہ روزگار

دورِ جَدِید
ایمیر
ایڈیٹر
محمد علی رفیق صدیقی

قیمت

تین روپے

جلد ۱۹۶۹ء مطبوعہ رضی عنہ انبیا کرم علیہ السلام نمبر ۱

ایمیرش کا دورِ جَدِید

نوائے سروش

کل شب کہ جا رہا تھا میں دربارِ فکرمیں
اس سے کہا یہ میں نے کہ اے آسمان نورو
مجھ سے کہو کہ ہند میں بہتر لیشیاں
کیا وہ ہوائے یاس ہی سمجھ لو نہ جائیگا
کہنے لگا یسن کے کہ اے شاکرِ حزمیں
موقع ملاسدوش سے گفت و شنید کا
تیرے لبوں پر قص ہے قولِ سدید کا
درفق نے جو دیا ہے جملایا اسید کا
پہلو میں سے کہ جنگ ہی وعدہ وعید کا
دیتا ہوں تجھ کو پھول یہ باغِ نوید کا

پیغام ہے بہار کا باغِ قلیش کو ،
آغازِ افریش کے ”دورِ جَدِید“ کا
شاکر صدیقی

روزنامہ انیکرک پریس واقعہ اہل بازار امت سرمیں قریبی محل محمد علی رفیق صدیقی ایڈیٹر ایڈیٹر و پرنٹر کے اہتمام سے چھپایا گیا ہے

بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دُعَا

(از ملک محمد زینت صاحب رسوا رنجپوری معقیم بہی)

اَللّٰہی چھہ ترقی کا کوئی سَمان پیدا کر

اَللّٰہی ہم میں چھہ متدین کا ایمان پیدا کر بڑھے جوشِ انوخت جس سِوہ سَمان پیدا کر
ہمیں سرشار کر دے نشہ صہباؤ و ناس سے ہمارے قابِ جبین میں تازہ جان پیدا کر
شکارِ نفسِ ظلمت جھگڑا دے ساری دنیا کو کوئی ایسا مسلمانوں میں تو انساں پیدا کر
جس کا علم اٹھے ظفرِ انگو قدم چومے مسلمانوں میں دورِ اولین کی سَمان پیدا کر
زمانہ بھر گیا اہلِ ستم کے فتنہ و شر سے نئی دنیا، نیا عالم اُنے انسان پیدا کر
کریں بسکہ موحّد پیر و پیغمبرِ مرسل قلوبِ مضطرب میں کیفِ طمیس ان پیدا کر
مٹا دے نختِ اعدا، جہادِ عدل کا ڈنکا کوئی فاروقِ عظیم جری انساں پیدا کر

تری درگاہ میں ناچیزِ دسوا کی گذارش ہے

اَللّٰہی چھہ ترقی کا کوئی سَمان پیدا کر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الفرس

جہانگیر ۲، ۷ فروری ۱۹۲۹ء، جمعہ، بزمِ مبارک

انقلابِ افغانستان

زمین میں گل کھلتی ہے کیا کیا
دلت ہے رنگ آسوں کیسے کیسے

اپنی رغبت میں سب سے نرالا، سب سے اہم اور سب سے زیادہ عبرت انگیز، غازی
امان احمد خان، ایسے دہرا شجاع، محنت ور، مصلحت فہم اور دقیقہ رس تاجدار
کی تاج و تخت سے دست برداری اور ایک بدعنوان اور رہزن ستھرا زادہ کی تخت
نقشبئی اکچہر دیا انقلاب ہو کہ دنیا جو عیرت ہو،

دس سال قبل کا افغانستان، آج ترقی پذیر فتنہ ممالک کی نظروں سے گرا ہوا
گنہگار کی زندگی بسر کر رہا تھا، وہ دنیا کی ترقی اور عہد حاضر کی تہذیب سے نا آشنا
محض تھا، تسن و غارتگری کے ہنگامے، لوٹ مار و ہزنی کے چرچے برسوں
پریشان کن روایات لئے ہوئے تھے اور افغانستان خود بخود درندوں کا ایک
جنگل سمجھا جاتا تھا، مگر جب حالات میں تبدیلی ہوئے لنگی تو یکایک ہو گئی، ۱۹۱۹ء
میں امیر حبیب احمد غازی کی شہادت پر تاریخ افغانستان میں ایک نئے
باب کا افتتاح ہوا، ایسے نازک وقت میں جبکہ امیر شہید کے بیٹے سر دار
نصر احمد خان میں روایت شاہی پر نفرت جا چکے تھے غازی امان احمد خان
نے کجبال جو شہنشاہی دوزخ کی زمام حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور ملک کو ترقی و ترقی
کی گہری نیند سے جوقا دیا، مملکت کے تمام غصوں میں اصلاحات کے نفاذ اور

خیر گئے عالم پر رونق دینے اور کار نے حالات کا دوا کر کبھی قائم نہیں ہوئی
دیا، کامیابی ہوئی، لوگوں فیض اور فوٹوں انقلابات، سوچے، اقوام کا بننا
گچھا، حکومتوں کا عروج و زوال، سلطنتوں کی فتح و شکست، طبائع کا سکون و
ہیجان، حالات کی مسامتہ و نامساعدت ہی اس بات کی دلیل ہو کہ زمانہ کو ایک
پہلو قرار نہیں، وہ ہمیشہ دلت اور اپنے تاثرات اہل زمان کی عبرت و بصیرت کیلئے
چلتا رہتا ہے۔

نظامِ ارضی میں نفرت ہوتے رہے، تنظیم اور فتن میں سعد و غم سامتوں
کی تبدیلیاں ہوتی ہیں، گردشِ دور نے لاکھوں انقلابات برپا کئے، لیکن گزشتہ
چودہ سال کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ واقعات نے بسا اہم عالم کے پیشے میں کس
آئین میں اس قدر محنت سے کام لیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کیسا کوا ہو گئی،
انقلابات کا یہ تسلسل مسئلہ فتنہ کی جنگ عظیم کے زمانہ سے شروع ہوا اور اب
مکمل جلدی و مددی ہے، ترکی کا انقلاب، چین و جاپان کی تباہی، جرمن بونہ و دیگر
ممالک کا دوزخ کچھ ایسے روح فرسا آئینہ ہیں، کہ ان کی یاد دلوں سے جو نہیں ہو
کھتی، لیکن ان سب میں انقلابات افغانستان جو حال ہی وقوع پذیر ہوا ہے،

خدا کی نیرنگیاں ہیں کہ وہ اس وقت کابل کا ولی اور بادشاہ بنا بیٹھا ہے، اس نے غازی حبيب احمد کے نام سے اپنی بادشاہی کا اعلان کر کے اپنے نام کا سرکہ بھی جاری کر دیا ہے،

اعلمحضرت امیر امان اسرغاس غازی کا چچسپم شاہی فقر فقہاء پر اہلدار ہے، آپ وہاں ہوا خداوندی دولت خدا داد کے مشورہ سے جو مسند اور اس کے ہم مشربوں کی سرزنش کے لئے ایک ہزار شکر کے اجتماع اور انکی تنظیم میں معروف میں اور بیت ممکن ہے کہ تباہ و محسوس برائے جنت میں وہ حالات پر خاطر خواہ قابو پائیں، خدا کرے کہ ایسا بھی ہو آمین ثم آمین!

سفر کردہ کی وجہ سے کابل میں سخت فساد اور غمخیزی کا بازار گرم ہے، خواجہ امدادی کے اس دور میں اہل کابل خلل کچھ نہیں میں گہری ہے

اور ان اہل امن و امان کی یاد میں تڑپ رہی ہیں، یہ صورت حالات یقیناً نزدیک قائم نہیں رہ سکتی، غیرت خداوندی ان کا سلسلہ بہت جلد ختم کر دیگی، تاج تخت کے مالک امان اسرغاس غازی میں اور آخر انہی کے ہاتھ زمام حکومت کار فرما ہوگی، لیکن یہ واقعات ایسے نہیں کہ آئیں اور اہل جہاں مگر دنیا کو اس میں کچھ نظام حکومت کے ہندوڑہ رو بدولت طوفان بے تیزی جا کر دیا، سیکڑا گھرنے سے بنے نیاں اور بیادنا خاندان تباہ و برباد ہو گئے، اور ایسی مصیبت کا اعزاز لگا بہت مشکل ہے، کہ حالات کو دوبارہ لانچے لئے کن کن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے، اور حکومتیں کہ وہ افغانستان میں کی شجاعت و جسالت اور جس کے تاجدار کی حکمت و دانائی کا لوٹا، جانا تھا، اور وہ جو آج گزشتہ تقدیر سے شاہراہ ترقی سے محفل کر خانہ جنگی کی عین گہرائیوں میں گر گیا ہے کس وقت تک اپنی طاقت و قوت کے بحال کرنے میں کامیاب ہو،

کیا یہ واقعات اہل دنیا کی عبرت و بصیرت کا موجب نہیں اور وہ جو آپ کو دنیا کی تمام تر حقوں کا اجارہ دار سمجھتے ہیں، اس سے کچھ سبق نہ لیتے؟

فاحتہ بودا دیا اولی الاصلہ

دعا ہے کہ خدا سے بڑے و کبر افغانستان کی پریشانیوں کا دور ختم کر دی اور غازی امان اسرغاس کا حامی و مددگار ہو،

ایں حکم ازمن و از جہد جہاں آمین باد

~~~~~

(خط و کتابت میں خریداری نہ کرنا اور ضرور دینا چاہیے)

آئینی حکومت کے قیام سے رہا رہا کے دونوں کوسٹوں کی اور حکومت ملی سوارہ تمام جنات شہید کر دیے جو مخالفین کے دلوں میں سلگ رہے تھے، افغانستان کی غیر مسلم اہل دیوبند و اہل اہل کواہن چین کی زندگی بسر کرنے کے مواقع ہم پر ہونے تعلیم و تجارت، عدل و انصاف اور امن عامہ کیلئے جہاد کھٹے مقرر کئے، مسلمان اسلام کے تتبع میں رہا، مال کی شکایات کو پیش فرماتے کیلئے ہفتہ میں ایک دن مقرر کیا اور کئی قسم کی سہولتیں ہم پر نکالیں، اور جب انکو یقین ہو گیا کہ عدم موجودگی میں ہی نظام ملک دہی قائم رہ سکتا ہے، تو محض رہا کی ترقی و خوشحالی کیلئے سفر یورپ اختیار کیا، اسات ماہ ایک سفر کی تکلیف برداشت کیں، حالات کا موازنہ کیا اور دنیا کو افغانی اتحاد کے سطر و جہریت کا نال کر دیا،

اکتوبر گزشتہ میں آپ نے مرحمت فرمائے کابل ہو کر کوشاہراہ ترقی پر گامزن کرنے کیلئے، وہی دساک روزانہ اختیار کئے جو غازی مصطفیٰ کمال پاشا کی تیار میں شریک تریج پکچے ہیں، لیکن افغانستان ایسے ملک ہے جو صدیوں حکومت و تارکی کے صحنہ بکے میں گھرا ہوا ہے اور جسے پرانی بیکر چوڑا سوات کے مترادف ہے، کیا اس راستہ پر چلنے کیلئے تدبیرا ہو سکتی، اس کے ایک سیاسی مصلحتی تھی اور مصلحتی غازی صدر سے وقوع میں آئی، عربوں کا کہنے منہ ٹھنڈا اور جس میں قائم کر ان کے وقتا نویسیات کے مطابق، انتہائی قوی ذلیل تھی، واہری سندھافا اور یورپ میں اس میں ملبوس ہونا نہ شرفیت کے خلاف سمجھتے، کیونکہ تہذیب و تمدن کی انہیں ہر ایک نے تھی،

بعض ممالک اور فتویٰ بانوں کے اشارہ پر شہزادی اور بعض دیگر افغانی قبائل نے اجتماع ملک بنات بلند کر دیا، اس موقع پر دوسری مصلحتی یہ ہوئی کہ غازی مصروف نے بنات کے سبب دواں کو روکنے کیلئے موثر اور مفید کن طریق عمل و برکت اختیار کیا جس سے بنات کی آگ کابل کے دور و دربار تک پہنچ کر انقلاب کا پہاڑ بن گئی،

۱۲ جنوری کو حضرت نے واقعات کی تزکیت سے متاثر ہو کر اہل کے باغ عری میں اصلاحات کی دہلی کا اعلان کر دینے کا جو موجب بنات میں کوئی کمی نہ تھی تو مصلحتاً منان فرمایا، اپنے بھائی امیر عنایت اسرغاس کو سرنگ کر خود مستدار روانہ ہو گئے، لیکن تین ہی روز میں افغانستان کی قسمت نے ایک اور پٹا کھینچا، جبکہ ہندو ہزار باغیوں کے جرگے سے سفر کی قیادت میں کابل پر قابض و مشرف ہو کر امیر عنایت اسرغاس کی سعادت حکومت ختم کر دی،

جو سفر تاج افغانستان کا ایک ڈاکو اور شہر و رنر ہے اور یہ تقدیر



## ملکی بنات و تہیں

اربع صدی قبل کا زمانہ ان رومنوں کا زمانہ تھا، اس وقت کو  
جس کی مسند پر ہوا ہے زمانہ کا رنگ کس قدر بلی کر دیا ہے، اسے عیاں کر دیا  
ہو گا کہ عیاں پر ہر دورہ ایک نظم و نسق کا شکوہ ہے تو اس مطالبات کا رد  
تو اس وقتوں میں دنیا کی دنیا کی یہی صورت ہے کہ بدلتی بدلتی  
تھیج رہی ہے اور کوئی ملک اور سرزمین اس کی معرکہ ہی تو ایسا نہیں  
ہوگا جس میں ملک و سرزمین کے پرانے موجود نہ ہوں

اس وقت میں اس طرح کا زمانہ ہے تو اگرچہ بھی منظر سے غائب نہیں  
وہاں ہی اس دن نئی سازش کا نقش ہوتا ہے جو حکومت کو ترہ دیا کر دینے  
کے لیے کیا جاتی ہیں۔ حضرت میں سلطان عربوں کے خلاف کم و بیش سختی  
اسی ہے، ان کی بات نے سلطان کے خلاف کہیں کہیں بدلت کر رہی ہے اور  
تو وہاں بھی کیا ہے، اس قدر کہ یہی کہتا ہوں کہ راستے بند ہیں، اسی طرح  
میں یہ بھی بدلت کی ایک مشق ہوئی، فوج نے پولس کی بارگاہ پر قبضہ کر  
لیا، بازاروں میں سورجے لگائے گئے، رہن کی آمد و رفت بند ہو گئی، اگرچہ حالات  
پر قابو پایا گیا ہے لیکن اس طرح اب وہ بدلتی ہو رہی ہے، سرزمین تھکتی  
ہی اس قسم کی خبریں اس وقت ہو رہی ہیں، اس قدر کہ اسے

بناو تو اس کی کس قدر کہوں ہے؟ اور یہ صدی قبل کیوں نہ ہوتی؟ مگر یہ ایک  
اور تاجہ ابراہن کا قیام کو اس مسئلہ پر بند ہوئی ہے خود کئی خبری ضرورت ہے، اگر  
عداوتی و بغضت ستاری کو محض خاطر رکھا جائے تو ہماری خیال میں اب بھی  
ان گنگشوں کا بدلتی جس حد بآب ہو سکتی ہے، اور داعی و رعایا میں وہی  
خوشگوار تعلقات پیدا ہو سکتے ہیں جو زمانہ ماضی میں تھے، کیا کچھ وہاں سب  
حالات کو دوبارہ لائیکے کوئی عبادہ کار غرض کرکشی کو شش کریں گے؟

**دہلیاؤں کی گمراہیاں** | بعد ازاں کے رہنما گمراہی کا گمان رہا ہے  
کوہر و مستقیم پر لائے اور خواتین ملکہ کی  
تعلیم کرکشی جیسے بات بات پر بھڑانا، اختلاف رائے پر ذہانت پر اترنا، اور یہ  
دوسرے کی کہیں کہیں وہ دہلیز میں کہیں ہی سیدار رہنا کی جیتے ہیں، انم زرخشی  
وہشت کشی ان کے نزدیک سعادت و ارباب سے کم نہیں، جائز و ناجائز محلوں سے  
دل آزادی کرنا ان کا بہترین شغل ہے، وہ اپنا اوسیدہ ہارنے کے لئے طبع  
کی گلیں کھینے اور گڑ گڑا کر گلیوں کو گڑا کر دینے میں ہی ملوث رہتے ہیں،  
کھڑوں تازہ پڑنے کیلئے وہ بدلتی میدان میں ڈٹے نظر آئیں گے، لیکن تو  
معاذ اللہ، انہیں کوئی سہرا نہ ہوگا

شعبانہ روز کا مشاہدہ شاہد ہے کہ ہمارے رہنما (لیڈ) ذاتی کو کلاؤش  
اور اندرونی انجین و مٹاؤ کو توئی رنگ میں پیش کر کے دنیا کو وطن میں قدر مکر  
کر دیتے ہیں کہ ملک کے تمام مقاصد ان کی تو قویں میں کی نظر م جائے جس اند  
اہل ملک کو موقع ہی نہیں ملتا کہ وہ اپنے لئے کوئی صحیح طریق کار اور بہترین کار  
میں تجویز کر سکیں

ہندوستان برسوں سے تقاضا کرتی رہی ہے باور یہاں ہے، لیکن بدلتی سے  
اس منازل ترقی ملے کر کھینکے، انہیں رہنماؤں کی سابقہ جڑ ہے، جو قدم قدم  
پر جنبہ داری کی پر غار وادیاں، اہل کر کے راجہ والی راہ ترقی کو خط پر کار گر کرت  
کرتے کے لئے مجبور کر دیتے ہیں اور وہ پچھرا گئے ٹرینے نہیں جاتے

ہندوستان کی مشترکہ قومی باڈی کا گزشتہ برسوں کی دور و صوبہ کی  
بعد ہی مرکز پرکڑی ہے، اس قدر کہ راستہ کے جبال و تراکم کی تاب نہ داکر  
بہتیں حرکت پرکڑی، اختلاف کا نوسخہ کشتن منازل کو طے کرتے کھینے ذاتیات کے  
کیل کا نوسخہ میں ابھرتے ہوئے ادوار و ذاتی مخالفتوں کی تیغ دوم نے اس کے  
کھڑے کھڑے کر دیے ہیں

اس وقت یہ سیکرٹے اور غرض ہمیں اس مہم کے حل کر نہیں سکتے، ان کے  
صاحبان میں یہ رجحان آج کل کے وقت کی تقسیم ہے، اور ایک کی آواز خواہ اس  
صدافت ہی کیوں نہ ہو دوسرا سحر و بارے کیلئے کیوں نہ ہو، کیا رہنما ایک  
دعا و سالار ان قوم اپنی اوصاف سے معصوم ہوا کرتے تھے، اگر نہیں تو کیا  
ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب نہیں کہ رہنما خود گمراہ رہیں اور ان کے لیے صلاح  
کی امید نہیں کیا جاسکتی، کو خوشنیت گمراہ است کرا رہے ہیں کھڑے

کیا اہل وطن کا فرض نہیں ہے کہ وہ ان نام نہاد لیڈروں کی دستبرد سے  
ملک کو بچانے کی کوشش کریں

حکومت خود اختیاری اور آزاد ہی کا رد نہ دے اور بدلت کو صاف کرکشی  
جانب توجہ نہ دینا ان کہیں کہہ دینے کے مترادف ہے، کچھ وہاں میں اس مسئلہ  
پر غصے دل سے غور کرنا چاہیے

**امان اللہ خاں غازی** | شاہ زمانہ اسراخان غازی کو اغیار و انجا  
اور مہندو وینا | کی رائے وہاں کیوں ہے جو اب ان میں آیا

ہے، اس پر بشری کی کی وہی ہمدردی ان کے ساتھ ہے، جس کا بطن ثروت یہ ہے  
کہ شاہ مہندو کے کابل سے قندار تشریف لے جائے اور جو سقہ کے تحت کاہل پر  
نکھن ہوئے کی خبریں کو نام ہندوستان آتش زیر پاہ ہو گیا اور مسلمانوں



## رمضان المبارک

جاتی ہے تو سب معلوم ہوتے تھے ہے،

لکھتے علی الذین من قبلک کہ مزید توضیح کے لئے بہت روایات مہج

میں، جن سے انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا روزہ دار ہونا ظاہر ہوتا

ہے، مگر خوف طوالت ان کا ہم یہاں ذکر نہ کریں گے،

”علکمہ تتقون“ کے متعلق غار کیجیے، سنت میں اب انفعال کا خاصہ تھا

(نیسا) بتایا گیا ہے، ہذا الف کا معنی جو باب انفعال سے ہے، اتحاد تعوی

یعنی بجاؤ لیکن کئے ہوئے، پوری آیت کا مطلب یہ ہوا، کہ تم پر روزے فرض

کئے جاتے ہیں، جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے، تاکہ اس ذریعہ

سے تم اپنا بچاؤ کرو،

اس میں من قابل عزبات یہ ہے کہ ایک حرف قرآن کا یہ روزہ کو بچاؤ

کا ذریعہ بنا رہا ہے تو دوسری طرف حدیث نبوی روزے کو اعمال قرار دیتی ہے

میں سے معلوم ہوتا ہے کہ سطرہ ذیل اسی لعلکہ تتقون سے اخذ ہے، عین

کا مفاہرہ ہے، کہ عثمان بن ابی العاص راوی ہے کہ حضرت سرور کا کیا تھا

فرماتے ہیں کہ میرے لڑائی میں بچاؤ کے لئے تمہارے پاس دشمن ہوتی ہے اسی

طرح روزے عذاب سے بچاؤ کے لئے ذوال میں،

روزہ کی حقیقت سے متعلق ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ معتقدات اسلامیہ

کاب لباب یہ ہے کہ مذاہب کو شریک کہنے سے اپنے اور تمام حوارج سے دارا ہونا

ہے، اس لئے فرمادی تھا کہ خدا نے علی کی خوشنودی کے لئے رمضان المبارک

میں ایسی ہی عبادت کو محض کیا جاتا جو انہوں نے تخلیق و ابداع اللہ رب

العزت کی ان صفات کمال سے کسی قدر مناسبت دیکھ سکتی ہو یا ان کو

نہ ہو، رکعتی ہو، یہی وجہ ہے کہ روزہ میں نہ کہانے کی اجازت ہے نہ پینے کی، نہ

خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کی اور یہی طرح ایک خاص معین وقت کے نہ

اپنے معمول جمعی کے ساتھ ایک غیر معینی مناسبت کا شرف حاصل کرنا ہی اور کہا

میں وہ لذت ہے جسے روزہ دار کو کبھی محسوس نہیں کر سکتا،

لفظ ”وایضا“ بارہ لفظی تفسیریں ملتی ہیں،

ایک علمی نظر رکھنے والے انسان کے لئے یہ اور لغوی تعجب خیز ہے کہ روزہ

رکھنے سے تعویذ و عبادت حاصل ہوتی ہے، لیکن حقیقت شناس نظریں

## روزہ اور اس کی حقیقت

اسلام اور کی خصوصیت اس کے لئے طوائف امتیاز ہے کہ اس کی تمام

عبادات روحانی و جسمانی دونوں قسم کے فوائد کی سرمایہ دہی ہیں، بجز اسکا

عبادات میں سے اس وقت صرف روزہ کی صورتی و معنوی برکات کا مختصر

تذکرہ کیا جاتا ہے،

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کی ذہنیت کو اسلام نے ایک خاص

میعینہ و رمضان کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے، ظہر اسلام سے پہلے میں نذر

مذہب حق ظہور پذیر ہوتے رہے، ان میں بھی طریقیہ صوم جاری چلا آئی

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم { اسے ایمان والو! تم پر روزے

انصیاہر کما کتب علی الذین من { فرض کئے گئے ہیں جن طرح تم سے

قبلکم یصلکمہ تتقون ط { پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے،

تاکہ تم متقی درپزیر بنو، جو ہمارے

انسانی فطرت کا خاصہ ہے کہ وہ ہر اس بوجہ کا آسانی سے متحمل ہو جاتا

ہے، جو ہمیشہ اس کے بنائے حصن کی گردنوں پر چلا آتا ہو، مگر وہ ایسی ہی

نبوت اور ذمہ داریوں کا پابند ہونا پسند نہیں کرتا جو ابتداً فاسد و بے گناہ

اسی لئے قرآن حکیم نے ان کو اس فطری اقتضا کا لحاظ رکھتے ہوئے

فرمایا کہ عبادت سوم کا اصطلاحاً ہم سے کچھ زیادہ نہیں بلکہ تم سے تیز گردنے

والی امتوں پر یہی عبادت فرض کی گئی تھی، لہذا اس سے اعزاف کی کوئی

وجہ نہیں ہو سکتی

صاحب تفسیر غافل نے اس آیت کی ذیل میں لکھا ہے،

واللہ ان الصوم عبادۃ قدیمہ { روزہ ایک پرانی عبادت ہی ہے

ای نے ان میں الاول ما علی اللہ { کوئی امت ایسی نہیں جو پہلی چیز یہ

امۃ لہ فیض علیہم کما فرضا { فرض نہ کی ہو جیسا کہ تم پر فرض کیا ہو

علیکم و ذلک لان الصوم عبادۃ { اور اسباب یہی کہ روزہ دیکھ نہیں

شایدہ و انشی الشاق اذا تمہل { عبادت ہی، کیونکہ خیر ب عام ہو

صرف اسی لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ وہ اپنے پیار کے والے کی عبادت و اطاعت میں لگا جو بائیں اس امر میں متعجب کیلئے ہی واحد و زود صدمہ ہے، یہاں تو وہ اصل حکمت بیان کیلئے ہیں کہ لئے ناہ، بعض اوقات روزی فرض کئے گئے، لیکن حکما سے روزی اور بھی بہت سی جزوی حکمتیں بیان کی گئی ہیں مثلاً روزہ رکھنے سے فاسق شہوانی اور فاسق غصی انسان پر آجاتے ہیں جس کا اثر اخلاق پر بہت اچھا پڑتا ہے۔

چونکہ مہینہ ربیع الاول سب کی سہارا عادی ہو جاتا ہے اس لئے، اس میں صبر و ضبط کئے، جس طرح برپا ہو جاتے ہیں اور وہ نرول جو نرول پر غم و ثبات کا مظاہرہ کرتا ہے۔

ان دن جب تک روزی تکفیل میں مبتلا نہیں ہوتا اسے دوسروں کی عبادت کا احساس نہیں ہوتا، روزہ ایک رواستہ و خواص اور صاحب ثروت مسلمان میں یہ عبادت پیدا کر دیتا ہے کہ وہ اپنے غریب اور محتاج بیانیوں پر رحم کرے، اور ان کی تنگدستی اور مصیبت کے وقت مدد کرے،

روزہ مسکینوں اور غنیوں کا واحد ذریعہ جسمانی میں مستی و طوالت دہیہ پیدا ہو جاتی ہیں، روزہ ان سب کا قلع مع کر دیتا ہے جو کہ معتدل ہو کر قوت و صبر و صبر دہیہ ہے اور تمام قوم کے جسمانی و نفسی شہک کٹ لگتے ہیں، غرض روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ اس کے برابر کوئی دوسری عبادت نہیں

کھینچ میں اور کہیں داغ جانتا ہے، اگر روزہ کی ہو کہ میں اور سختی و قسب میں میں، غفران اور تقویٰ و عبادت کے بھی نذر عموماً ہونے والا ہے۔

تمام کئے عام فطری تسلیم کرتے ہیں کہ انسان غنائے غشی کے لئے کہا ہے، غش و غشاہت روحی کے لئے نفس کی طبیعت و مزیت ہے جسے کوئی نفوراً نہیں کیا جاسکتا، لیکن غشے غفلت کی ات ہے کہ اصلاح اسلام میں روزہ اس کی ضرورت سے رکھنے کا نام ہے، جسے کوئی غفلت نفسانی سے تمام دن کو روکا گیا ہو وہی نام ہے۔

یہاں تک پہنچ چکے ہیں، ہر مباحی حکم جس سے دیا گیا ہے، کہ جب انسان اپنے نفس کو ایسی چیزوں سے روک سکتا جسکی طرف اس کی مشیہ اور جہمی ہے، اور وہ اس کے لئے آقا ہے ہی بھی، تو یہ ثابت آسانی کے ساتھ، ان تمام چیزوں سے بچ جاسکتا، جو حرام ان مباح میں، اصطلاح شرع میں اصطلاح سے رکھنے ہی کو تقاضے سے قیہ کر لیا ہے، اور اس کا ذریعہ یہ ہے، انسان کی طبیعت کا مقصد ہی یہ ہے کہ مصیبت الہی پڑنے پر اس میں کوڑاؤں کر دے اور عبادت و بندگی کا حق اور روزہ سے خود غافل کون دکھائے، بے ایمانی کے یہ اس کے نفس کو عبادت و داغ الفاظ میں بیان کر دیتا ہے کہ دما خلقت انھن والا نفس الایعب و دن، ان دن انسان

## برکاتِ میضانِ مبارک

پہرہوں سے دل بہرہ دے اسے شمع شہبازی  
جب صبح ہوئی ہو لے کہا، ہو کہ ہو پانی  
روزوں سے غرض کیا ہے جلوں کی فراوانی  
اس فصل الہی پر نازاں ہے سلمانی  
کام آسکی محشر میں بے بس سوسامانی  
ہے دن کے ویٹھے میں اقطار کی مہمانی  
ہے اندولوں بردل میں جذبات کی طغیانی  
دن نور کا پتلا ہے تو شام ہے لاثانی

سید امجد حسین نقوی

پہرہوں میں فضیلت کے پھر تائیں ہیں نورانی  
خوش کرنے کو، مالک کے چہرہ بند ہی میں آواہ  
خالی ہو اگر باطن انوار ہویدا ہوں،  
کیے ہوں سہانے دن کیسی ہیں سبک دہی  
جب پائیں نہ ہو گا کچھ روزوں کے سوا بدیہ  
راتوں کو عبادت میں ہے کیفِ سحر شامل  
اسے حسن ازل تیری و زرات پرتش ہے  
ہے صبح پر گزرتی، راتیں بھی تنگتہ میں

## داستانِ پاپینہ

شکار میں معروف ہی، مغربی ہائیوے آٹا کی شکاریں اب وجہ کے شکاری ہیں ٹوٹ رہی ہیں، اٹا ٹرانز خوش آمدان کے نغمہ میں سہلک، جو کنارہ دوبارہ دوسرے روز روشن کا شہر چھو رہا ہے، ایک تین درستی پانی کا گہرا بہرہ سی جی مٹا ہوا اس کو دیکھ کر گنگے بڑا اور پوہا تو کوں ہے؟ اور کس نامہ ان سے تعلق، کبھی ایک غیر آباد مقامات پر ہی جہاں پہاڑ اور جنگلوں کے سوا کچھ نہیں، جو جس جہم لے سکتا ہے، شہزادہ اپنا فحشہ غم کر کے رکھتا ہے تو فیروز خانہ کے چہرہ پر ہل آچکا ہے، اور ایک چہرہ غصہ سے قہقہا ہوتا، اس نے شہزادہ کا سوال، استقامت، سے منکر دیا اور آگے بڑھی، باپ کی غلطی، شہزادہ کی حکمت کا بن سہا ہے کہ سر پر سوا ہوا، کچھ دیکھ کر وہ ہندو دھرت کا سبب لے لے، معلوم کرو اور پریلوپ کی نکاح کا بیٹا، وہ تو کوں جا کر اس عورت کے شب روانہ ہوئے، شہزادہ نے اپنا شکار بستی کیا اور نیمیں بیٹھ کر غامض بیٹھ گیا، اور ہی اتانگ، ابھی انہیں میں گرفتار کیا، کبھی نیہ سے باہر آتا بھی اندر، ایک، نامہ نے آکر کھنکھایا، عورت، فائدان بڑا کھنکھایا لڑکی مغیرہ بنت ازاد ہے وہ دو چوں کی مار، اسیں ابن سوئی کی بیوہ ہی، اس کے دشمن سے کوئی نہ نہ نہیں، صرف دو معصوم بچے ہیں، نکاح کا بیٹا، امر کے واسطے نبیاست سو کم نہ ہوتا، آپے سے باہر ہو گئی اور یہ الفاظ کہے، "اے دوں ہمارے جان بٹاہ کر چکا ہے، اب ماساں ہمارے موت کے روپے ہے، لیکن مجاں یاد رکھے، کہ ابھی شہزادگی اس ٹوٹی پھوٹی جہنم پڑی کی دلیز پر دونوں ہاتھوں سے مسل دہی۔"

(۳)

رات کا پردہ دنیا کے چہرہ سے اٹھا، اور صبح صادق آں تہا کہ کی بربادی کا فوہ کر قی ہوئی نمودار ہوئی، اور ہر نغمہ ہنس کے ایک مختصر سے مکان میں مغیرہ نے نماز فجر سے فراغت پا کر چہرے بچے کو گلے سے لگا کر پیاد کیا، کچھ کہنا چاہتی تھی کہ عباس شہزادہ کا بیٹا، ایک ذریعہ سے اس کے مکان پر پہنچا، شہزادہ عباس کا غصہ تیری جان اور مال خاک میں ملا دھکا، یہ مکان ضبط کیا جاتا ہے اور تہہ کو دہ گہنے کی اجازت ہے، یہ مکان خالی کر دے۔

مغیرہ یہ پیغام سکر دو واڑہ پر آئی اور قاصد سے کہا کہ عباس اس وقت کوئیں

گاہے گاہے بازوؤں میں دفتر اپنی ہوا  
آزاد ہوا، دشت کی گونج، گونج، گونج

## دیر تا مومن الرشیدین ایک فریادی تون

(از معنی غلام احمد شاہ مسعود، انگریزی)

دنیا میں ایک مصروفیت اور زندگی کے دیگر جگہ سے، جہاز میں، تو سدا  
عزت میں اپنی ترقی، پختہ رہا، اس دن کوئی نہ کہ صداقت نے کیا کیا چہرہ کھنکھایا  
اور تہہ کے چہرے، دنیا کی کس لالہ اور گونج کی توجہ تھی، کہ دنیا کی ہر  
طاقت، ابھی صداقت کے سامنے چھو، تو دولت میں کے نشہ، نے آج دماغ  
مست کر دیا، حکومت میں کے چہرے میں وقت، دنیا کی فحشہ کر دی، مٹا  
دیا، بیوہوں نے صداقت کے چہرے میں پاؤں سے منکر دی اور دنیا کو دکھا  
دیا، نہ سچ کو بچھڑا نہیں،

زندگی میں ہر آنکھوں پر کھینچے اور مٹے چہرہ کی صف میں بگ پانچ  
قابلیتیں، اور معتبر کہ ہستیاں جنہوں نے دنیا کی جہنمیت کو است اور طاقت  
کو عورت سمجھا اور صداقت کو تہہ سے نہ دیا، وقت نے انکسار نہ دیا، قدرت نے  
ان کی قدر کی اور انہوں نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا، کہ جب تک سپر کے ایک  
کے ایک ہی دور میں رہی گا، ذات جس کا ہر ذرہ جان کاوش ہوتا نہ ہوں میں ٹو  
ہی ہے، یہ واقعہ ہے کہ تھوڑی دیر پر بری کی اپنی پریشانی کے تحتہ پر ہندو  
قابل بالا، اس میں دھننی دولت اور پوشیدہ طاقت ہے جس نے مظلوم کو  
ظالم پر، محکوم کو حاکم پر اور کمزور کو طاقت پر ترجیح دی، دنیا میں قوت کا انداز  
نہ کر کے، مگر واقعات دکھا رہے ہیں کہ حکومت اس کے سامنے سچے مصلحت  
اس کے دربر دہو، اور طاقت اس کے مقابلہ میں لغو ہے،

(۲)

دولت عباسیہ کا وہ تاجدار مومن الرشید جس نے فیروزاں کے  
دول اور حاکم کی تائید کو دنیا کی دل سے فراموش کر دیا، سلطنت بغداد پر  
دور اور فروری، شہزادہ عباس مومن الرشید کا اثر کا طائفہ افضل کے قریب









# مراسلات

## فرزندانِ قریش تو خطبات

کہتے رہو جنوں کی حکایات و خطبات

بہرِ حجب ہمیں بہتہ ہمارے قلم ہوئے

پنجاب میں فقہِ مراسیت کے نوادہ ہوتے ہی فرزندانِ قریش اس کے استیصال پر جتوڑ ہوئے رسالہ "الفریق" نے برسوں کی فراموشی کو بیدار کیا، "انجمنِ قریشیانِ پنجاب" نے ملی جدید شریعہ کو دی اور قریشیانِ پنجاب کو ایک مسلک میں منسلک کرنے میں یوں کی قریش کا تار و پود بکیرٹے اور اپنے آباؤ اجداد کے ناموں کی حفاظت کرنے کیلئے عامۃً "الفریق" سے استعا کی کہ وہ ناکت و رفت کو محسوس کریں، "انجمنِ قریشیانِ پنجاب" کے عمر میں رسالہ "الفریق" کے معاون بن کر اسے مابود سے ہفتہ در ہفتہ جاری کریں، میں دوسری انوار کی ترقی کو دیکھ کر سوچا کرتا تھا کہ ہڈیاں وہ نہ بھی کبھی اٹکنا جب قریشی ہی اہل سنت کی خیمہ پور کر بیدار ہو گئے اور ان کی یہی تعلیم ہوگی، تو بھو بیابا جانا، کہ

مٹائے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

میں اپنی اندر کوئی خصوصیت نہیں رکھتا، میرے جیسے ناچیز سے کیا ممکن تھا جس طرح ایگزرسال کی مرادہ قوم میں غی، روح ہو چکے ہوتا، ہوا ہی اس کے کہ اور وہ دوچار، انھی سید ہی سطریں کہنے پر تھکتا تھا اور کچھ نہ کر سکتا تھا، میں نے فیصلہ کیا کہ

مجھ میں جو یہ قدرت ہے کہ روٹوں کو مہنہ دوں

کوشش نہ کروں کیوں یہ کہسو توں کو جگا دوں

چنانچہ عبدالعزیز عبداللہ شائع کر کے "الفریق" کا فریاد بنا انجمنِ قریشیانِ پنجاب کا مکن بکری خدمت کو اپنا نشان بنایا جس کے لئے مراسلوں نے کبھی جھپڑا دیا، حیثیت غری کا دعویٰ کیا، کبھی بچے پر مہذبانہ نظر کے کبھی گناہ دیکھاں میں اور اس پر ہی ناکامی ہوئی تو میرے ناموں پر حملہ

کیا، لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ حقیقت کو بناوٹ کے اسواؤں سے نہ جھپٹا سکے، اور ہر موقع پر سنہ کی کمانے دے، بارے خدا خدا کر کے میری آرزوی پوری ہوئی اور مراسلوں کا مزین قریش گورنر پنجاب کی ۱۹ نومبر کی تقریر سے نغمہ ہو گیا، اور وہ شکر کے رہے اور نہ گناہت کے، اور قریشی بھی بیدار ہو گئے، چنانچہ میں مسرت کے ساتھ پریس رپورٹوں کو رسالہ "الفریق" مابود سے بندہ روزہ کرنا گیا، اور اس نے فرزندانِ قریش کا ارمان ہے کہ وہ "الفریق" کی وسیع اشاعت کی سعی میں فراموش ہندوستان نہیں ہیں، قوم قریش کی گماندہ اور اہل سنت "الفریق" ہے جس کا نغمہ رکنا ہر جگہ کی کا قوی دوس ہے، میں مبادی میں قریش سے متبرکنا اور عامۃً "الفریق" سے عموماً درخواست کرتا ہوں کہ وہ انجمنِ قریشیانِ پنجاب کو جو لوگوں میں مثال ہوں، خود ممبر بنیں، دوسروں کو بننے پر آمادہ کریں، خود ایثار کریں، اور ایثار کی غرض کریں، تاہم کچھ گھر مقصد کے حصول سے شاکام ہو گئے،

ایثار کر جو پیر و دوسرے بنائے ہے

نارسس کی لبث کا یہی ایک راہی

نادوم قوم، محبوبِ عالم، الدھیانہ

## تحقیقات

مراسلوں نے ایک عقدہ کا محل کے عنوان کو چند سطور شائع کی ہیں جن کا لغز و لغز جن کو بنائے عیاں ہے اس لئے ہم کو فیصلہ متبرکنا پر ضروری نہیں سمجھتے، "استعرف دو امر قابلِ غلط ہیں، اولاً یہ کہ میان کیا گیا ہے کہ مرادی و عکاشہ کی اور اس سے اس خارج ہے کہ ہم کئی بار میانگ دل کہہ چکے ہیں کہ جو حصوں کسی معتبر تاریخ کی سند سے نہ ہوں اس کو لغز و لغز نظر انداز کر دینے کی باعث ہو کہ یہ امر مراسلوں کے ذہن نشین نہیں ہوتا، چاہتے کہ مرادی پہلے عکاشہ کا قریشی ہونا اور پھر انساب عکاشہ کے ساتھ ملنا نہ تاریخ ثابت کریں، یہ ہم تاریخ سے عکاشہ کا مفصل حال مراسلوں کے ذکر و تذکرہ دوم شہزادہ نام کی تعلیم پر شک، الفنا سبب کچھ لکھا گیا ہے، اگر کچھ حاصل نہ ہو کہ کس قسم کا نام ہے، سنو، علم ادب اور لغت سے ہی نہیں کس کا

۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰

# بزم تفسیر

وہمیر کا اقرضہ کو گرفت چسٹ سوا لیکن روز سندان قوم ہی خواہا  
 اقرضہ نے ان شذرات کے جواب میں بوجہ کو بندہ روزہ کرنے سے متعلق  
 تھے بہت جلد اپنی آراء کے اظہار سے جاری حوصلہ افزائی فرمائی ان شذرات  
 میں یہ لکھ دیا گیا تھا کہ بندہ رعیت ہی میں رسالہ ابھار کر بجائے بندہ روزہ  
 کو دیا جائے گا لیکن خاص دل برداروں نے اس کا اہاس کرنا اور آئین کے  
 متبادل میں دو گونہ اخراجات کرنا اپنا براہ راست قرار دیکر مستزہ دیا گوشت میں  
 کچھ نہ کچھ بچاڑا وہی ضرور دیکھیں گے گذشتہ اشاعت میں ہم نے وہ کہہ کیا تھا لیکن  
 غلط کام کا غصہ آئندہ درج کر دیا جائیگا لیکن انہوں نے کثرت گنجائش اس  
 دفعہ ہی اندراج غلام میں مانے تھے اس لئے مختصاً ایک ہی بات میں اظہار  
 مطلب کر دیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ بندہ روزہ کی محنت وارد ہوئی جائے  
 ہم اپنے محنت برداروں کی مشکوہ میں کہ وہ ہماری تکلیف کا احساس کر کو ہو  
 ہو تو ہر چہ جاری رعایت و امداد کے لئے تیار رہتے ہیں مگر عقلی و ہمارے  
 فائدہ کی بات ہے بلاشبہ بیت ہی تکلیف کے لئے امداد کا موجب ہے لیکن سر  
 دست اس پر ہم اس لئے مائل ہونے کے تیار نہیں کہ ماضین اقرضہ میں  
 بہت جانی ایسے ہی ہیں جو تین روپے یا بیشک (اور کرتے ہیں) انہیں تکلیف ہوگی  
 اور یہ تکلیف ہمیں گوارا نہیں اس لئے ہمہ جواب سے دستہ عاجی کہ اگر وہ ہماری  
 رعایت کرنا چاہتے ہیں اور ہماری خدمات کو ختم کرنے کے کچھ مفید سمجھیں تو توجہ  
 اشاعت کی کو مستشرق کریں اور دو دفعہ اذان کی امداد سے اقتسام مار چ نکم  
 اس کی قدر و اشاعت دو گونہ کریں اس طریق عمل سے یہ کسی تکلیف کے آپ  
 ہی بہت بڑی امداد کر سکتے ہیں اور آواز میں ہی ایک گونج پیدا ہو جاتی ہے خدا  
 فریق دے آمین

۲۔ محترم قاضی نعیم حسین صاحب فاروقی کا نام نامی ایک ہی توفیق و  
 غنا کا علاج نہیں آپ نے اقرضہ میں کی محنت پانچو پے سادہ نو دینے میں قدر  
 اور دبا ہے کہ اپنی محنت پانچ ہی روپے کے حساب سے سہی ہے اور لکھا ہے  
 "سادہ خانہ قریشی مری مولانا محمد علی صاحب مدنی مدد اقرضہ سلسلہ"  
 اور محکم دستہ امداد کو اللہ تعالیٰ کے بندہ روزہ ہو چکی صورت میں اگرچہ  
 سادہ خانہ کو اپنی مدد کے ساتھ قدر و قیمت میں نہیں یہ نقل انصاف

یہی پسند نہیں فرمایا لیکن ہمیشہ آپ کی محنت اور ایشاکا امتحان مبارکنا صورت میں  
 نہ ہوا چاہیے

چونکہ ضرورت اس بات کی مقتضی ہے کہ جو قدم ایک دفعہ اٹھایا جائے وہ بھی  
 ہٹنے چاہئے اس لئے تقطیع و سائرس تغیر اور اولیٰ میں اضافہ کے محال ہے  
 نہیں بلکہ قوم قریش کی موجودہ عیسوی ضروریات کی بنا پر اپنی عیاشی کو  
 اقرضہ بندہ روزہ کی سادہ قیمت پانچ روپے جو کر کرنا ہوا قیمت مذکورہ اسل  
 خدمت کرنا ہوں اور امداد

۳۔ مخدومی و دیگر محبوب عالم صاحب قریشی کے جذبات سے ناظرین کرام  
 نا آشنا نہیں آپ دل میں ایک درد اور ایک زہر رکھتے ہیں افتخار سب سے  
 متعلق تھے مگر ضرورت آپ نے حضور لکھے اور اقرضہ کیلئے سو ترجارہ میں  
 امداد کی اشاعت سے قومی ایمن کو فائدہ پہنچانے کی سعی کی آپ قوم کو  
 اتحاد و یکجہت کی سیلہ اور ترقی و ترقی کی شاہراہ پر دیکھنے کیلئے انہیں معذور  
 میں آپ نے بار آور سندان قوم سے آزاد قوم کو رفعت و عروج کی سلسلہ  
 میں منہمک کر لینی اپیل کی اجداس عام کے انعقاد پر زور دیا اس اشاعت میں  
 یہی "برادران قریشی" سے خطاب کے عنوان سے آپ کی ایک مراسلت شائع  
 ہوتی ہے اور وہ اس قابل ہے کہ احباب اس پر غماں فوج دیں اور اتفاق  
 رائے کے عملی ثبوت سے عند الغم مشکوہ ہوں

۴۔ جن احباب نے ترویج اشاعت میں مدد کیا ان کے اسامی گرامی  
 شکر یہ کہ ساتھ روح دہل میں اور اگر احباب سے دستہ فائدہ کہ وہ دو خود دیا  
 کی امداد سے ہمیں زمین منت کریں

- ۱۱۔ جناب قاضی ضیاء الدین صاحب بنو سلسل قریشی علیہ السلام صاحب شکر گار
- ۱۲۔ جناب مفتی جمال بن صاحب ~ پر علی احمد صاحب فیدی
- ۱۳۔ جناب قریشی عبدالقادر صاحب ~ خود
- ۱۴۔ جناب قریشی برکت علی صاحب بنو سلسل عبدالقادر صاحب شکر گار
- ۱۵۔ جناب شیخ غلام حسن صاحب شکر ~ قریشی عبدالرشید صاحب دگر
- ۱۶۔ جناب مولوی حسین علی صاحب ~ قریشی محمد علی صاحب
- ۱۷۔ جناب پیر سردار شاہ صاحب ~

بزم تفسیر کے قاضی نعیم حسین صاحب فاروقی کا نام نامی ایک ہی توفیق و غنا کا علاج نہیں آپ نے اقرضہ میں کی محنت پانچو پے سادہ نو دینے میں قدر اور دبا ہے کہ اپنی محنت پانچ ہی روپے کے حساب سے سہی ہے اور لکھا ہے "سادہ خانہ قریشی مری مولانا محمد علی صاحب مدنی مدد اقرضہ سلسلہ" اور محکم دستہ امداد کو اللہ تعالیٰ کے بندہ روزہ ہو چکی صورت میں اگرچہ سادہ خانہ کو اپنی مدد کے ساتھ قدر و قیمت میں نہیں یہ نقل انصاف

## اختصاراً

— خیریں آتی، وہی طوائف الدل کی کا عالم ہے، خدا فضل کرے،  
 — قصوں کے باشندوں نے انجمن عام میں ایک رزمیشن میں کیا ہے، کہ  
 انگریز خد کا روپیہ مرکزی خلافت کمیٹی غازی امان اسرناں کی تیار کر دے،  
 — اسمبلی نے ایک نیا قانون "تحفظ عامہ" لینے پہلے سینیٹیو مخالفت کے  
 باوجود پاس کر دیا ہے،  
 — ڈاکہ کے ذریعہ شہری اور پھنسی قبائل میں جنگ لگائی مشوروں کا ایک  
 مشیر شخص خان یا خاں اور پھنسیوں کا ایک آدمی ملاک ہو گئے،  
 — پٹیا میں اعلیٰ تیاروں کی کافی کٹے انٹی سورج ہندی بیکار ثابت ہو  
 رہی ہے، حکومت بڑا لے انکی کوئی پروا نہیں کی،  
 — روسی ڈاکٹر متھہ طور پر اس تجربے کا کامیاب ہو گئے ہیں کہ مرلے کے  
 بھی ایک آدمی کو کچھ عرصہ کٹے زندہ کہا جا سکتا ہے،  
 — راولپنڈی دھڑے میں اس سال ہندو برافری ہوئی کر تیس سال گزشتہ  
 میں انکی مشاں نہیں ملتی  
 — رومن شہنشاہ بائس کا جسمہ جو کہ کیڑوں پر واقع ہے کہا جاتا ہے کہ  
 اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے، جس سے اہل روم کے دلوں میں ہیبت پیدا ہو گئی ہے،  
 — چین و جاپان میں بعض ممالک کیوجہ سے کشیدگی پیدا ہو گئی ہے، جاپان  
 شانی چین کے صوبوں پر تسلط قائم کرنا کوشش کر رہا ہے،  
 — ایک سراسر لوطیا عورت جو اس وقت نگر ہندو سے گزرتی تھیں کہ  
 خوف ہے کہ وہ ہندو کو زبردستی مسلمان بناتی ہے اور اسے لے رہائیں کیا جاتا  
 کہ انکی رانی مالا باکس خطروں میں ڈال دی گئی،  
 — کلکتہ میں مختلف حوادث سے ۱۹۶۷ء ۱۳۵۶ ہجری میں ۱۸۲۰ زخمی ہوئے  
 تھے اور سترہ میں ۳۰۰ ہلاک اور ۲۲۵ زخمی ہوئے،  
 — حکومت نے اندام شناسی کیے پھر لاکھ روپے کی گول  
 قدر رسم پٹریں سوسائٹوں کو دینے کا اعلان کیا ہے،  
 — ہندو ماہر لال ہندو نے طلبہ کو آزادی وطن کی جدوجہد میں حصہ لینے  
 کی ترغیب دی ہے،  
 — یکن آروں کے کامین سیاسی اور تجارتی تعلقات میں ہو گئے ہیں

— اعلیٰ حضرت حضور نظام خداداد ملکہ و سلفہ میں بنایاں و غور کی سرزد  
 ہے ہیں، اور اس کے درمیان جہاد کا سائنہ فرمان آپ جید سرور ہوئے،  
 — جہاں بیاہ کے ایک فرمان عالی شان کمیٹی بنو اب ہدیہ یار جنگ باور  
 وزیر سیاسی بنائے گئے ہیں اور انکی جگہ نور پور جنگ باور ریشاڑہ غلطیات کا تقرر  
 میں آئے دلائل ہے،  
 — خیر ہے کہ فوج و افغان جنگ باور ہرم سکری باغی اور فوج سرور و فوج  
 جنگ باور پٹ مشر جنرل ریشاڑہ نے و لے ہیں،  
 — ڈاکٹر سونے اسمبلی میں یہ قرار دیا پیش کیا ہے کہ آئندہ کالجوں اور سکولوں  
 میں پڑھنے والے تمام طلبہ کیسے جن کی عمر ۱۷ سال سے ۲۰ سال تک ہو فوجی قواعد  
 اور مشق لٹنگ لگائی لازمی کر دیا ہے،  
 — لاجور کچھری کی دیواروں پہ ایک فنی اشتہار چسپاں کیا گیا ہے جس میں شہنہ  
 نے لکھا ہے کہ سر سار میں کاف میں ہیں، میں اپنے گرفتار کرنا لے کو ہمسار  
 نقد چہرہ شاہی انعام دینا،  
 — ایک سچ نے جنگی لکھی ہے کہ غازی امان اسرناں تین ماہ کے اندر اندر  
 کابینہ سخت نتائج پر فائز و منفرد ہو جائے گئے، وہ پھر سچ اور تمام باغیوں سے  
 فیاض زسلوک کر کے غفور و درگزر سے کام لیں گے، جمہوریت شورائیت سے اس کے  
 تعلقات اور بھی مستحکم ہو جائیں گے،  
 — ہندوستان میں ایک اور کمین کی آمد کی افواہ گرم ہو، جو لیبریشن کے نام  
 سے منسوب ہوگا،  
 — افسوس ہے کہ اخبار شرق "کراچی" کے قابل ایڈیٹر حکیم جہم چوہدری کا  
 اور صاحب الزامہ شخص تھے حرکت قلب بند ہو جائے کیوجہ سے فوت ہو گئے تھے انھوں نے  
 — بمبئی میں ہندو مسلمانوں میں سخت فساد ہو جانے کی وجہ سے ۴۵ ہلاک اور ساڑھے  
 چار سو زخمی ہو گئے، فوج نے گولی چلائی،  
 — انجمن حمایت اسلام کے آئندہ سالانہ اجلاس کے موقع پر ۲۹، ۳۰، ۳۱  
 ماہ رمضان کو گونا گونا گونہ کاروں اور مصروفیات کی فائن ہو گئی، انعامات تقیم ہو گئے،  
 — مسلم غیر مسلم خرافات شریک پر چکی ہیں،  
 — افغانستان کی خبروں پر اعتبار قائم ہو گیا ہے، کوئی قابل وثوق

جس کا نام انیسویں صدی کے انگریزوں نے رکھا تھا۔ ان کے ہاں ایک ایسا عہدہ تھا جس کا نام انیسویں صدی کے انگریزوں نے رکھا تھا۔ ان کے ہاں ایک ایسا عہدہ تھا جس کا نام انیسویں صدی کے انگریزوں نے رکھا تھا۔

# قصیدہ مدحیہ

درشانِ طلحہ، قدرتِ سکنہ شوکتِ فرید و جِ شمسِ حاتم دورانِ شاہِ محمد  
خدا اللہ ملکہ و دولتہ

|                                            |                                             |
|--------------------------------------------|---------------------------------------------|
| کوششِ معینِ صلیبی جو زمانے کی شبانہاں میں  | تجلیِ جلوہ افرازا جو سو باغ و بہار میں      |
| بہارِ معینِ دہرِ پتہ سے نمایاں ہے          | مصابہرتی ہے انڑائی بڑی جو گلستاں میں        |
| ادھر میں کی میتابی ادھر گل کی وہ عذابی     | عجب سے نظرِ دلکش پر باغ و دار میں           |
| سرت کے ہیں چرے معینِ راحت کا زمانہ جو      | یہاں ہی پتہ ہیں جہدِ پیرِ عثمانِ علیاں میں  |
| دکن میں علم و فن کی مقدس چراغِ ارزانی      | نظیر میں کی نہیں ملتی زانکے دبستان میں      |
| سرمد میں گلشنِ بوخانہ جو اسے بوسہ داد اپنا | مثالی ہیں کبھی کبھار نہ تھا گلستاں میں      |
| یہاں برفن کے کمال سرسبز کے باغِ فاضل ہیں   | کسار و میدان میں کھیتا جو پختہ گلستاں میں   |
| یہاں ہندوستانِ سہو میں نیرنگی بن کر        | عجب شیر جو نظرِ عثمانِ علیاں میں            |
| محنتِ جاسوسِ ملکین میں نہ ملے گی           | دعا ہے اب تھا پاک و شام و صبحا چنی          |
| نشاہِ انجیز جو کس طرح مطربِ عالم میں       | ہوئے جہاں اس اقبال پر سکھ کا لاف و زور      |
| سنا جو دھماکا ذکرہ ادیب کی مست بھی         | بداندیشوں کا دنیا میں چہرہ انداز کی گویا ہو |
| طرب کہیں جو کٹر تخیلِ قلبِ انساں میں       | ذما ہے ناسمی ناچیز کی مقبول اب یا ب         |
| گمراہی میں شاہِ دکن کا جہدِ کمال میں       | نہیں ہوئی کبھی آخر تیرے فضلِ احساں میں      |
| ریاست آبادِ فاطمہ جی پرورد دراز میں        |                                             |
| ہاں دعائیتِ شہزادگان میں نظرِ ارباب        |                                             |
| ترقی خیر خواہوں کو ملے رہاں درخشاں میں     |                                             |

## عجائبات

گاہی نوالی کلاک لٹن کے ایک جوہری کی دوکان میں ایک پرانے طرز کی کلاک جو  
جرحۂ اوس مقام کو لگا سونائی گئی تھی اور کئی تیار دی میں اس طرف ہر کوئی اس کا ہر پہلو  
اندھا کا بنا ہوا اور تعجب جو یہ کلاک ہر بندہ دھنکے دھنکے لگتی جاتی ہے اور کہتے کہ بعد ایک گنت  
کاتی ہے، برقی کرسی کی ایجاد  
ایک میں برقی کرسی کے ذریعہ سو لوگوں کا وزن لگایا جاتا ہے لیکن سے زیادہ کرسیا  
وہ برقی کو چت ہے جو لٹن میں ایک ماہر نے اپنے مطلب میں رکھی ہے اس کو چ میں بہت  
موتی خوشی ہی ہو سکتی ہیں جو حدیث اور علاج کے ذریعہ سو اپنا وزن کم کر لیں تاکہ کم ہی  
ہوں اس کو چ کی پشت اداؤں اور نشست پر برقی چٹ لگے ہوتے ہیں اور نرم چہرے  
میں لٹے ہوئے ہیں، امر پیش میں تاک کے ذریعہ سے برقی اور ہنسی ہے جب سوچ دکھا دیا  
جالتہ تو مریض کو خفیف جھٹکتے ہیں، جن کو جو سو وزن کم ہو جاتا ہے اور تمام نظم  
اصحاب دست ہو جاتا ہے، دھوی کیا جاتا ہے کہ اس کو چ پر ایک دفعہ بیٹھے سو مربع  
کا وزن پلس ۳ پونڈ کم ہو جاتا ہے  
ایک قسم کی ایک اور کرسی تیار ہوئی ہے جو فرمان کو بٹکا اور دے کو ذریعہ کر کے

## فرحیات

حاضر کو باقی نفس میں بیعت جو خلیفہ دارون الرشید عالی کے دراز میں تھا کئی قریب  
پر چند افراد کا اس سلطنت کی دوست کی خلیفہ دارون الرشید ہی شرف الہی المیزین  
نے ایک خور سال بچے کے چہرہ پر آثارِ لطافت و ذلت دیکھ کر اسے پوچھا کہ کسوں میں  
یہ مکان اچھا ہے یا ہمارا؟ (نکا بولا کہ جب تک اسیرِ الرضین میں ہوں جلد اور میں یہ مکان  
اچھا ہے لیکن جب اسیرِ الرضین شکو بخشوری کو شرفِ اعلیٰ کے قریب وہ مکان اس مکان  
سے اور ملک کے سرکار سے بہتر ہوگا خلیفہ دارون الرشید بچے کے کہ اسے نہایت  
خوش ہوئی اور اس کا منہ مریض سے بہر دیا یہ سو فیض میں بیعت کا راور زادہ تھا  
ایک فقیر نے کسی تخیل کے دور سے پردہ سک دی، اندر سے جواب آیا، تباہ  
ابتدا علی نہیں؟  
فقیر نے جواب دیا کہ "خاکرے تیرا ابتدا علی رہے؟"  
باب: اسید، دیکھو! تم نعمت کی بات ایک کان برسے کان نکال دیتے ہو،  
معید! تو باہا جان! اسدیاں سے ہمیں دوکان لے لی تو عطا کے ہیں  
ورنہ ایک ہی نہ ہوتا!

## القریش

## بابتیم پانچ سہ ماہ مطابق ۱۹۶۱ء رمضان ۱۳۴۲ھ

## ہولناک مستقبل

شورش فتن و آشوب حوادثِ زمیں نے حکومت افغانستان کا تختہ آئینہ و بے پناہ چٹ دیا۔ غازی امان اللہ خان ایسے فرزانہ و ہرودہ عزیز تاجدار کو کسی مصیحت کی بنا پر عثمان فرماں فرمائی سے دست کش ہونا پڑا۔ لکھنؤ کی ہیم تھریل نے روشنی کو تاریکی سے بدل کر دارالاسلام کو دارالافتن بنا دیا۔ کابل اب شوریہ و سرابزوں کا مسکن بنا ہوا ہے۔ ڈاکو گردی اور سقہ شاہی نے ان تمام برکات کا بکسر خانہ کر دیا ہے جن سے سلطان ابن سلطان امان اللہ خان کے عہدِ عدلت مہدیں رعایا متمتع ہو کر تی تھیں۔ افغانستان کا وہ ہارون اور شاندار پادشہ کابل آج سوئی بستی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ انقلاب دہر اور تعمیر عالم کی یجینی طاقتی تصویر اہل بصیرت کے لئے دس عبرت سے کم نہیں۔

افغانستان کی اس ہولناکی اور مصیبت کبریٰ نے دنیا کی تمام تر توجہ اپنی طرف معطوف کر لی ہے۔ مہربین ملک اور ماہرین سیاست ہی نہیں، اب تو عامہ الناس بھی دنیا جہان کو ایک علیحدہ خطہ میں محسوس کرنے لگے ہیں۔ اور افغانستان کے اس وجہ کو وہ بساطِ عالم کے چلنے کا پیش خیر خیال کرتے ہوئے مستقبل کا ہونکنا نظر دیکھ رہے ہیں۔

واقعات کی برقی رفتار تبدیل افغانستان کے مصائب و آلام میں زیرِ نعمت قرار پیدا کر دی ہے اور بظاہر کوئی صورت ایسی نظر نہیں آتی کہ حالات بلا کسی کشت و خون اور جدال و قتال کے از خود و براہ آجائیں، اجاری اطلاعات منظر ہیں کہ کابل کے تخت و تاج کے مالک غازی امان اللہ خان نے فدیہ بھاری کاندہا، تارخینو، بچہ سقہ اور اس کے چیلے چائنوں کی سرکوبی کے لئے انی عسکر بالکل تیار کر لی ہیں اور وہ جنرل نادر خان کی آمد پر عید الفطر کے بعد ہی کابل پر لینا کر دیں گے۔ لیکن حالات کا مطالعہ کرنے اور ذرا گہری نظر ڈالنے پر تجسس نکلا ہے ان مشکلات کی ذمہ داری بھی کر سکتی ہیں جو غازی موصوف کے لشکر جہاد کی کامیاب یورش میں قتل ہوئے والی ہیں۔

یہ حقیقت اب رازِ سرستہ نہیں ہے کہ افغانستان کا نظامِ مملکتی، دہم برہم ہونے لگی پہلے گزر گئے، طوائف المملکی نے تمام طاقتیں بیکار و منتشر کر دیں، تخت کابل ناہل غیر ذمہ داروں کے تصرف میں ہے اور اس کے لئے ہر طرح سے حریف کے منہ پانی آ رہا ہے۔

بچہ سقہ اور اس کے رفقاء دیکھائے خود کوئی حقیقت نہیں رکھتے وہ ڈاکوؤں کا ایک دستہ ہے جو بنی ہوا مخالف ہوئی اپنا سامنے کر دہ راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو گا۔ اور غازی امان اللہ خان کی فاتح فوج نہایت امن و اطمینان کے ساتھ تخت و تاج کابل پر قابض و متصرف ہو جائیگی، لیکن اگر ایسا نہ ہوا اور کسی نے ہوس ملک گیری پورا کر کے لئے عیارانہ چالوں سے بچہ سقہ کی کواکب

میں فدا کا آنا یقینی ہے اور عہد جنگ میں کسی شے کا زردہ نہ تھا۔ قہار محال ہے،  
آئندہ جنگ کی یہ ایک اشد ہی تصویر ہے اور خدا کا ارادہ اگر یہ حالت رہا ہو  
ہو جائے تو کیا یعنی فتنے کے بحرستان میں راہی دریا، موافق و مخالف اور دست و پیر  
میں کوئی تیز باقی رہ جائیگا؟ اگر نہیں، تو پھر اس اندر خ میں کوئی نہ ہو فدا؟ خدا غیر  
کرے اور ماسان جنگ کو مانت دے۔

**لائسیت کا دور** آؤ دنیا کی اور فتن پرستی کی ہوائے لوگوں کے دلوں سے  
بحریم مذہب کے نفوس چٹ گئے ہیں، اندازہ بھی روایات کو، قیاسیت پرستی کے اس  
سے عہدہ ہو رہا ہے، اور آدھ مزاجی کسی خاص مذہب یا فرقہ تک ہی محدود نہیں رہی،  
اب ترعیات جو کئی سو برس قبل غلطی تہذیب کی سرپرستی حاصل رہی اور جس کی مالی  
اعانت ایک کروڑ چالیس لاکھ ستر ہزار آٹھ سو سو لاکھ روپے سالانہ تک پہنچ جاتی تھی  
اس سے آٹھ سو لاکھ چالیس لاکھ ستر ہزار آٹھ سو سو لاکھ روپے سالانہ تک پہنچ جاتی تھی  
اس کے پس نے واقعات صحیح کی بنا پر عیسائی مذہب کی جو عانت پیش کی ہے وہ عسبائت کا  
تین بڑے ہو کر لائسیت کے آثارات سے عیسائیت بھی خطرناک نہیں ہو سکتی۔

معاصر مذکر کہتا ہے کہ

غیر عیسائیوں کو عیسائیت میں شامل کرنے کی اس قدر دست نہیں جس  
مذکر خود عیسائیوں کو عیسائی بنانے کی ہے، عیسائی دنیا آج کل تک نہیں کی دنیا کو  
بہت سے صاحب ارادے لوگوں کا یقین ہے، کہ عیسائیت قریب درگ ہے  
مغز پر رہا تھی۔ کوئی صاحب عقل متحمل نہیں ہو سکتا، جسے عیسائیت کے مذہ  
رہنے پھینچے ہو، اور موجودہ فتنہ صرف غیر عیسائی ہی ہے، بلکہ نہایت سختی  
سے عیسائیت کے خلاف واقع ہو رہی ہے، آج ہم بڑے کچھ نظروں میں مذہب  
ہیں کی دنیا کی تعمیل کی مخالفت کرتے ہوئے وراثت میں رہ کرے، ہمارا فریضہ  
اس مخالفت سے بہرہ ور ہے، جتنا عیسائی کی شان میں ایسے الفاظ بولے  
جاتے ہیں، جن سے آپ پر اندازہ پڑے ہے، لیکن لوگ اس پر نہ اٹھتا تو جیتے  
ہیں اور نہ اٹھتا تھی، یہ امر بھی کہ یہ مضبوط کرتا ہے کہ عیسائیوں میں خود  
وہ سرگرمی اور جوش باقی نہیں رہا۔ جیسے اس کے کہ وہ تادیبی کی فوجوں کو گھیر  
لیے، تاریکی کی فوجیں ان کو گھیر رہی ہیں، اس میں کوہ پیرا نہیں، کہ اس  
مسلحہ کا ایک جڑا ہے، ایسا ہے جو کسی چیز کو بھی نہیں داتا اور کسی قسم کے  
اعتقاد کا پابند نہیں؟

اگر یہ بیان بہت ہی حقیقت ہو اور لائسیت کے جو انہم عیسائیت میں ہی حلول کر

بنکر اپنا دامن حرص و آز پر کرنا چاہا اور افغانستان کی بے سرو سامانی اور ابری  
سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے غازی امان اللہ خان کے نبیراؤں کو بہادری کے  
برہتے ہوئے قدم رکھنے کے لئے کوئی بہادریا، تو صورت حال کے دگرگوں ہونے  
کا امکان اور نہ صرف امکان بلکہ بہت ممکن ہے کہ یہی محرک اس حارثہ عظیم کا  
پیش فیہ ہو جائے جس کے لئے بالعموم یہ سننے میں آتا ہے کہ مغرب ایک خطرناک  
اور فہلکارن عالمگیر جنگ ہونے والی ہے۔

اگر ایسا ہو، افغانستان پر موافق و مخالف قوتیں بل پڑیں، طاقتوں کا مقابلہ  
اور فوجوں کا مظاہرہ شروع ہو کر باجیت کا سوال پیدا ہو گیا۔ تو کجگ نہیں کہ  
مشرق کی ایک مغرب تک پہنچے اور اس کے شعلے دینے کے، اس چین کو جسے کمزور  
لہذا اس وقت ترس، دانش یہ ہے کہ کابل کو شہر ذلت کی آلائشوں سے پاک  
کرنے کے لئے غازی امان اللہ خان کی اعانت کر کے حق بخندار رسید کے زیر  
احول عمل کیا جائے اور اگر یہ نہیں تو پھر ان کے اندر میں کسی قسم کی فتن  
نی جائے تاکہ خوفناک جنگ کے شعلوں سے دنیا کا مستقبل ہولناک ہوئے کا  
احتمال نہ رہے۔

**انے والی جنگ**  
**خوفناک خاکہ**

جس میں ناخوش جنگی لوب میں اتحادی افواج  
کے آئندہ جنگ سے متعلق ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کوئی شخص موجودہ حالت میں متغیر  
میدان کی بات نہیں بنا سکتا، لیکن آئندہ جنگ گزشتہ جنگ سے دو چار زیادہ ہولناک ہوگی،  
ماتعداد اور نہایت خطرناک ہم گرا کے جائیں گے، نہ ہر گیس ہتھیار کی کھانگی جو صفائی  
نفاذوں سے بھی گذر سکیگی انسان کو ہلاک کر دینا کی، ایسی ماسفوس سے جو ہر  
ہونے لگے پھینکے جائیں گے جو آدھے میں ان کی گزشتہ جنگ کے ڈان تک جا  
جائیں گے، ہزار آہیں پیش ہو کر قلعہ ایک منٹ میں لاکھوں گولیاں چھوڑیں گے، اور  
لاکھوں کروڑوں ہندوؤں کو مسلسل پیچھا لگ رہیگی، نفاذ لاکھوں ہوائی جہازوں کو  
تادیب ہو جائیگی، اور ان میں سے ایسی طاقت برساتی جائیگی جس کی ہندوؤں کے لئے ہوا  
میں اڑنا غیر ممکن ہو جائیگا، میدان جنگ کو وہ فاصلہ پر نہیں کی انتہا سے وسیع جائیگی  
لیکن یہ حرف ان چیزوں کے من کی کیفیت جو جن کے ہم اس وقت تک واقف ہو چکے  
ہیں، ان میں سے ایک کے کلمات کو ہمیں پوری طور پر علم نہیں ممکن ہے کہ ہوا کے اندر سے سبکی  
ہر اس دور و دو تک پہنچا کر، اباؤں کی آبادیاں انھوں میں ہلاک کر دینی جائیگی، ان حالات

## جنرل نادر خان کا مقصد وحید

افغانستان کے حالات میں مختصر پر مختصر تفسیر و ملاحظہ  
ہو اور یہ روشن کیا کہ نادر خان کی حکومت کی ابتدا  
اور اس کا مقصد جو کیا ہے، غازی امان، صدر خان قندھار میں جری اور ہندوستانی  
قبائل کی جلدی حاصل کر کے جنرل نادر خان کے متعلق بعض حلقوں میں خیال تھا  
کہ وہ اپنے غازی موصوف کے خلاف اپنی کوششیں صرف کرے گیے، لیکن آپ کے  
مختلف بیانات نے اس خیال کی قطعی تردید کر دی ہے، چنانچہ یہی میں اپنے کہہ کر تیری  
تساہ کے کوچہ وطن کو متحد آزاد اور متحدہ دیکھوں، "ہو میں آپ کے فرمان کو مبرا مقصد تھا  
اس کے پورے پورے کیم میں غازی امان، صدر خان قندھار کی خدمت کو کہوں، خدا  
شاد ہے کہ کوئی ذاتی غرض میری میں نظر نہیں، میں اپنے اپنے غرضوں کو حاصل  
نہیں کرنا چاہتا، ہم ملک ملت کے خدا میں ایک ہی آزاد کی اور استقلال کے خواہشمند میں  
آپ ہم پر کبر کر، ہماری تمام کوششیں غازی امان، صدر خان کی حمایت میں ہونگی،"  
پشاور میں آپ کے کہہ کر جب تک غازی امان، صدر خان قندھار قندھار میں نہ بیٹھ  
جائیں اس وقت تک میں میں نہ دیکھا گیا

جنرل نادر خان کے ان بیانات سے ظاہر ہے کہ افغانستان میں ان کی کوئی ذاتی  
غرض نہیں، جو وہ اپنی تمام کوششیں غازی امان، صدر خان کی حمایت میں صرف  
کر کے افغانستان کا دو تہ تہ بہ تہ تسلیم کر دیں گے، وہ چاہے کہ خدا نہیں اپنے مقصد  
میں کامیاب کرے، آمین!

## معازین اقرش متوجہ ہوں

مرکز الشیخہ جواد اور امین مخصوص مقاصد کے صحیفے  
اس وقت تک جو ذیل مقاصد کی انجام دہی میں عہدہ برا  
نہیں ہو سکتے جب تک کہ ان کے قانون و قاعدہ میں کام نہ ہو اور اس کامیابی کے  
پر پہلو سے ان کی امداد و اعانت کیلئے خاص سعی و ادبی ہدیہ کی کا اظہار کرتے ہوئے کہہ کر اور ان  
جواد کا تہہ نہ شائیں، اقرش اپنی سعادت میں اپنی تامل کا بار اظہار کر چکا ہے، لیکن  
انہوں کی کہ سے مروجہ پرمبر اور ناصورت ہی میں جواب ملتا رہا،

اس بات کا ذکر تحقیق حاصل ہے کہ اقرش کی موجودہ اشاعت کے اخراجات کی  
کفایت نہیں اور اب جبکہ صرف پیاس خیز داروں کے اضافہ پھر بعض املاک کے اصرار کی وجہ سے  
اسے ہندہ زندہ کر کے بننے دوسری محنت اور روزگار اخراجات کا بار اپنی ذمہ لے لیا کہ  
احباب کا فوں ہے کہ وہ اپنی سب سے سلی قیمت میں صرف دو دو غریبوں کا مطلب  
پر کر کے کیلئے تیار ہو جائیں، اگر اس پر اپنی آپ کے کوئی توجہ نہ دے اور آپ کے لیے پڑائی  
کسی شرافت کے امتزا کا مبرا ہو تو اس کا جواب خود آپ کے ذمہ ہو گا

میں تو اداوی اور اداوارہ مزاجی کے اس درد میں دنیا کے کسی دوسرے مذہب کو اس  
پروں کی درگاہ کی شکست کیوں ہو، اس تہذیب کی موجودگی میں نہ ہی اعتقاد  
کی توقع، اس خیال است حال است و جنوں،  
ایک استعجال اراضی اور ساموکار  
کاروں کی جانے کیلئے حکومت

نہ ایک استعجال اراضی کے نفاذ سے وہ فرض نجسام و باجورائی کی حیثیت میں مفہوم  
رمایہ کے حقوق کی حفاظت کیلئے اس پر عہدہ ہونا، اس کلام میں کہ اس قانون و مذہب  
کو ساموکاروں کی مبرا سے بچا کر ان کی زندگی میں شاد و تہہ بنی کر دی ہے، لیکن سود و  
گردہ میں کامیاب نفاذ ان قانون کی آہنی گرفت سے مفوج ہو چکا ہے، یہی اسے  
بیکار کر دینے کے واسطے بغیر کرنے سے مائل نہیں، وہ اپنے مختلف النوع ذرائع میں  
ناماہور بنے کے باوجود اسے اثر کرنے پر قادر ہے اور اب عدالتی فیصلوں کی آڈ  
لیکس کی کمزور گنا جاتا ہے، چنانچہ جنگ و شرکت پڑنے ایک قرار دے کے مذہبی  
حکومت چاہے کہ عدالت عالیہ ہر کے ایک فیصلہ کیلئے توجہ دلائی ہے جس کی دوسری  
ایک اور انہیں سب سے زیادہ اندیشہ غیر زراعت پیشہ خرمنہ کی ناسن کی بنا پر نیلام  
اور فروخت کیجا سکتی ہے۔

فیصلہ کی نوعیت یہ ہے کہ وہ ایک فیصلہ ہی قانون کا اور فیصلہ کسی قانون  
پر جاری نہیں، اس پر سب کو کوئی ضرورت نہیں، لیکن قرار دے کے مذہب سے اسے  
میں کرنا ان کی نیت سوائی اس کے کیا ہو سکتی ہے کہ وہ سب سے فیصلہ کی بنا پر  
حکومت چاہے ہی قانون استعجال اراضی کے خلاف کوئی حربہ حاصل کریں اور اسے فیصلہ  
کا فوں چوسنے کا ذریعہ بنیں۔

وہ کامیاب چاہے کہ ایک ذمہ ہی فوں کو دیکر گورنر جناب کی خدمت میں حاضر ہونے  
والہے اور صدر ہونے کے لیے کوششیں سے، ۹ مارچ ۱۳۲۰ء کے حاضر ہونے کی اجازت  
دی ہے، یہ دفعہ سات ماہ کا فوں پیش جو اس میں سکریٹری مجلس دو کامیاب اور ان کی  
علامہ تین ایم ایل اے، اسی اور تین سب سے زیادہ ایک ایڈووکیٹ، ان میں راجی بنا د  
دیوانی بنا د اور جہاد رہی موجود میں،

قانون استعجال اراضی کے خلاف یہ ایک منظم جنگ اور حقوق زمیندار کے خلاف  
کھانا جہاد ہے اور اس کی متعلق سوائی اس کے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کہ موجودہ قانون  
میں اگر کوئی رد و بدلہ واقع ہوا تو وہ زمینداروں کی ناجی کا پانچا نام ہو گا، امید ہے  
کہ حکومت چاہے اپنی سلسلہ دائرہ سے اس معاملہ میں کام لے گی،



# تذکرۃ السلف

(از جناب ملک محمد طفیل صاحب بی. اے)

## برصیا اور فاروق اعظمؓ

فاروق اعظمؓ اپنے عہد حکومت کے وسط میں بیت المقدس اور شام کی طرف  
مہمائیوں کے مصائب کے لئے تشریف لگئے تھے۔ اس مہم سفر سے واپس لوٹنے پر آپ کا  
معمول ہو گیا تھا کہ رات کے وقت بیت المقدس میں لباس لپی اور کچھوں میں رعایا کے حالات  
کی تحقیق کے لئے گشت رنہ کرتے تھے ایک دفعہ لا واقہ ہو کر آپ ایک برصیا  
کے قریب گزرے وہ آنچہ پوجا پاتی تھی، کہنے لگی،  
”اے فرزند عمرؓ! کیا حال ہے؟“

حضرت عمرؓ: آپ شام کے سفر سے مجھ و سام مراحت فرماؤ میں ہو کر  
برصیا، بیٹا خامیری طرف سے، اے جزائے خیر نہ دے؟  
حضرت عمرؓ: یہ کیوں؟

برصیا: اس نے کجب سے مسلمانوں کی محبت اس کے سپرد ہوئی ہے اس نے ایک  
مہر تک بھی مجھے نہیں دیا،  
حضرت عمرؓ: چونکہ تم گناہ میں سکونت رکھتی ہو اس لئے تمہاری ٹھکانے  
کی اطلاع انہیں کیے ہو سکتی ہے،

برصیا: سبحان اللہ! میں نہیں خیال کرتی کہ ایک شخص لوگوں کا میریوں اور اس  
اپنی مملکت کے مشرقی مغربی علاقوں کا پتہ نہ ہو،

پس کے فاروق اعظمؓ روئے اور بار بار یہ الفاظ مہر رائے لگے ”واضح ہو  
کل احد! دفعہ مندرجہ، عجاظ، یقیناً، اے اس شخص عمر! ایک شخص حتیٰ  
کہ دوسری عینیں بھی تمہاری زیادہ سمجھ رہی ہیں،

پھر آپ نے برصیا کی طرف خطاب کر کے فرمایا،

”اے کوئی نہ کوئی، کہنے والوں اس راوی کی وجہ تم عمرؓ کے خلاف چاہتی ہو میرے  
پاس فروخت کر دو گی، میں چاہتا ہوں کہ اس غفلت کے باعث تمہارا جو معاملہ میں  
ان سے سرزد ہو رہی ہے، تم سے سوا کوئی نہیں ناچہیں سے بچاؤں کیونکہ مجھے ان  
کی حالت پر حیرت آ رہی ہے،

برصیا: بندہ خاک و کھجور ہے نصیب زدہ سے مذاق کرتے ہو،

حضرت عمرؓ: واللہ میں تم سے مذاق نہیں کرنا بلکہ سچ کہتا ہوں، اتنی ایک  
آپ کے اور برصیا کے درمیان رو و قدح ہوتی رہی، آنگہ اس نے پچیس دہم پر اپنی  
دوسری آپ کے پاس زلفت کر دی،

ابھی گفتگو ہو رہی تھی کہ سامنے سے علی ابن ابی طالبؓ اور عبد الرحمن سعد  
آتے دکھائی دئے، انہوں نے قریب پہنچتے ہی اسلام علیک یا ایلیرینین کہا،  
برصیا نے ہستے ہی اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا اور کہا، انہوں میں نے  
ایلیرینین کے دو درویشوں کا لیاں دیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا، ”اس پر مجرم کرو  
آپ نے اسی وقت ایک پرزہ کا قہر طلب فرمایا اور یہ الفاظ کہے،

”بسم اللہ الرحمن الرحیم، اے خدا! اشتہری عمر

من فلالہ طلبتہا منذ ولی الخلافۃ انی دھر کذا

بجسٹہ عشرین دینا دأ، اے خدا! تیری علیہ عنہ

وقوفہ نے المحشر میں یہ دے اللہ تعالیٰ، فہم پری

منہ، شہد علی ذالک علی وابن مسعود“

ترجمہ: ”اے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو جبرائیل اور رحیم والے ہے، یہ

اقرار نامہ اس امر کا لکھ دیا جاتا ہے کہ خلاف کے سنبھالنے کے وقت سے

اس وقت تک عمرؓ نے اس عورت سے پچیس دینار پر اس کی داد دی جو وہ

اس کے خلاف چاہتی ہے خریدی ہے، اگر وہ قیامت کے روز جبکہ

رب العزت والہم کے حضور پیش ہو گا اس پر علی ابن ابی طالب اور عبد

بن مسعود رضی اللہ عنہما کی شہادت ہے،

پھر اس خبر کو آپ نے اپنے سامعین کو سنا کر کے فرمایا: جب میں مر جاؤں

تو اسے میرے کفن میں رکھ دینا، تاکہ میں اپنے رب سے ملوں تو یہ میرے پاس

ہو“

یہ ہے ہمارے اسلاف کا اسرار حسد اور یہ ہے ان کا خوف خدا، کاش

ہم بھی کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرتے،

## بصائرِ عمر

### رسم و رواج کی تباہ کاریاں

#### ایک دلگداز واقعہ

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چارے غم

اپنی بساط سے بڑھ کر پاؤں پھیلاتا، حیثیت سے زیادہ خرچ کرنا اور نام و نمود کے لئے دو پیسے کے کام پر سولہ آنے خرچ کر دینا، دیدہ و دوست خور اور بلا آفت کا مصداق ہے، ہم شکستگانِ رسم کے دردناک حالات کا شبہ نہ درز مطلقاً کرنے کے باوجود وہو لہو سے اقتباس نہیں کرتے بلکہ جب کبھی موقع آتا ہے تو جی کھول کر اسراف کر دیتے ہیں اور عاقبت نتائج سے بے پردا ہو کر محض شنی گھانے اور دور و زہ واہ کے لئے اپنا اور اپنے بڑے بوڑھوں کا دہشتہ فضل و لغو اور تباہ کن رسوم کی ادائیگی میں ڈال دیتے ہیں۔

ہمارے سامنے جیسوں ایسی مثالیں موجود ہیں جو ہماری عبرت و نصیحت کا موجب ہو سکتی ہیں۔ مگر بڑے بڑی قسمی کہ ہم ان سے کوئی سبق نہیں لیتے۔

ذیل کا واقعہ جو حال ہی میں وقوع پذیر ہوا اور ایک معزز خاندان کی تباہی و بربادی کا باعث بنا اور جس عبرت خیز پہے کاغذ برادران وطن اس سے کچھ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

مترسم فیروزہ بیگم صاحبہ سب انسپکٹر اسٹریٹ ملز امرت سرکسٹی میں کر اٹھائے دوہ میں ایک دن میری ملاقات ایک دکھیا مسلمان خاتون سے ہوئی جو نہایت مفہوم صورت بنائے ایک طرف بیٹھی تھی۔ میں نے اسے مخاطب کیے کہا بہن جی آپ کس قدر اداس کیوں ہیں؟ وہ کہنے لگی کہ چہرہ پھوڑا اور جب بیٹھے اصرار کیا تو اس نے اپنی داستانِ مصیبت حسب ذیل الفاظ میں بیان کی۔

”میرا آدمی گاؤں کا مہر دار اور چودھری ہے۔ تمام گاؤں میں اس کی اچھی بات بنی ہوئی تھی۔ ہماری گندران بھی بہت اچھی تھی۔ دو برس سے زمین بھی تھی۔ بڑی خوشی سے زندگی بسر کرتے تھے۔ میرا ایک ہی اور کا ہے۔ عرصہ پنج سال کا گذرا جبکہ ہم نے اس کی شادی کا انتظام کیا۔ چودھری بابت تھا کہ بڑی دھوم دھام سے شادی کی جائے۔ میری مشاوریہ نہ تھی۔ میں چودھری کو بہت

سمجھاتی رہی کہ ہم تمام گاؤں میں بھائی تقسیم نہیں کرتے۔ صوف شہنہ داروں اور برادری میں تقسیم کر کے ہیں۔ لیکن اس نے میری ایک نہ سنی۔ میں نے اسے ہنر برات پر بھی دوبارہ سمجھایا۔ اور منت کی کہ بہت آدمی نے اسے جاؤر آتش بازی نہ چلاؤر رنڈیوں کے چلائے میں اپنے آپ کو تباہ نہ کرو۔ اس سے ہمارا بہت سا روپیہ اٹھ جائے گا۔ شاید ہمیں قرضہ دے دیں ہونا پڑے۔ ابھی تک زمین کا لگان ہمارے ذمہ ہے لیکن انھوں نے ایک نہ سنی کہنے لگے کہ تم بے خبر ہو۔ مردوں کے کاموں میں عورتوں کو کیا دخل۔ اگر ہیں ان رسموں کو ادا نہ کروں تو گاؤں والے کیا کہیں گے؟ اتنے بڑے چودھری سے ایک غریب کے برابر جی کھول کر تو نہ ہو سکتی۔ ہمارا ایک ہی بیٹا ہے۔ تمام ارمان نکالنے چاہئیں۔ الغرض ہم نے دیوبندی بہت سا بنوایا۔ اور تقریباً سات ہزار روپیہ شادی پر خرچ کر دیئے۔ بیاہ ہر لحاظ سے نابل تو فیروزہ تمام آس پاس گاؤں میں ہماری واہ واہ ہوئی کینوں کول کھول کر اصرار کیا گیا جس قدر روپیہ ہم نے شادی پر خرچ کیا تھا۔ اس کا کچھ حصہ گاؤں کے شاہوکار سے قرض لیا تھا۔ اب پانچ سال میں یہ قرض نہ اتر سکا۔ میں نے قطع کلام کرتے ہوئے چورانی سے پوچھا کہ باوجود دو برسوں کے مالک ہونے کے آپ قرضہ نہ اتر سکے؟ اس کے جواب میں اس نے سر راہ بھر کر کہا کیا کہوں؟ جو لڑکی ہم بیاہ کر لائے اس کی پہلے کسی اور جگہ شادی ہو چکی تھی۔ شادی کے وقت تک ہم کو اس بات کا علم نہیں ہوا۔ ہم ڈک ٹاپ کیا کے ذریعہ سے اپنے رشتے کر رہے ہیں۔ خود دیکھ بھال کرنا ہنسٹ خیل کیا مانیو جب بیاہ پر چند جینے لگے۔ تو لڑکی کے پہلے خاندان سے ہم پر ناؤں کر دی گئی تھیں سال تک مقدمہ ہوتا رہا ہم نے کئی ایک دیکل کئے۔ ان کیوں لے ہمارے قرضہ میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ پھر کی کی دیوار بھی ہم سے لگتی تھیں۔ مقدمہ تین سال میں ختم ہوا۔ آپ خیال کر سکتی ہیں کہ اس عرصہ میں کس قدر روپیہ خرچ ہوا ہوگا؟ اس مقدمے کا نتیجہ یہ ہوا کہ قرضہ ادا ہونے کے بجائے بہت زیادہ ہو گیا ہم نے کسی ایسی ہی بڑی کھڑی میں قرضہ ڈاکڑا کرے کا نام نہیں لیتا۔ مگر چہرہ لگتی کہ ہم مقدمہ جیت گئے۔ دو سو ماہری بڑی بے عزتی ہوئی۔

ایک مہرہ جو ہم نے نیا خرید لیا تھا۔ اس کے کاغذات وغیرہ دیکھے نہیں گئے

اس کی آنکھیں پر غم ہو گئیں، اُدھڑ گئے، میں رگ گئی، پہرہ زیب کے بعد کہنے لگا، کتاب  
ہیں اپنی، دوا اپنے، بال بچوں کی زندگی بسر کرنی دو بھر سہری ہے۔ جو کچھ ہماری  
زمین سے پیدا ہوتا ہے، سا ہو کار کے جاتا ہے۔ اور جس کو خود ہی منڈی  
میں فروخت کر کے قیمت رکھ دیتا ہے۔ اور ہمارے کہاں کے پائپر دے نہیں دیتے؟  
یہ ہے مغلوں کو جوں اور غور سہرم کی پانڈوں کا حشر، لاکھ ہم سمجھتے اور  
قوم کی تباہ کاریوں سے بچانے کی کوشش کریں، خدا ہمیں ہدایت دے آمین!

وہ ملکیت تو کسی اور کی تھی۔ لیکن دھوکے سے بیعت نامہ کسی اور نے کر دیا، چونکہ میرا لڑکا  
اور چودہری پر ہے جو سب سے نہیں تھے دلاؤں نے ان غریبوں کو پھانسل لیا۔ جس  
نے بیعت نامہ دیا تھا۔ وہ خدا جانے کہاں بھاگ گیا۔ وہ مر بعد اس طرح ہمارے  
ہاتھوں سے جاتا رہا۔ اس مقدمہ پر بھی ہمارا رویہ بہت خراب ہوا، یہاں پہنچ کر  
یہ ہے مغلوں کو جوں اور غور سہرم کی پانڈوں کا حشر، لاکھ ہم سمجھتے اور  
قوم کی تباہ کاریوں سے بچانے کی کوشش کریں، خدا ہمیں ہدایت دے آمین!

عین رقبہ ابقای فیت ویدی غنجر را  
یک نیم کرد و عمرے و پریشانی گذشت  
ناعبر و یا ادا فی المابصار

## پیشین گوئی

جو لفظ بہ لفظ پوری ہو رہی ہے

(فرمودہ حضرت اکبر)

یہ موجودہ طریقے رائے ملک عام ہو گئے  
نئے عزاؤں میں سوز و گداز، کہاں کہیں حسین اپنی  
نہا تو نہیں رہا، کچھ چپ کی یہ پانڈی  
بدل چکا، انداز طبائع و دیگر دلوں کو  
نہ پیدا ہو گئے خط نسخ و نشان اور باگس  
نہرو جی ہے، جو تک بہ اتدیل برسم کی  
عقادہ برقیات کی، تکی ترسیت سے  
بہت رہ گئے مغنی لغتہ نقدیہ اور کے  
جاری اصطلاحوں کو زبان نامہ آشوبی  
بد چاہیگی معیار شرافت چشم دنیا میں  
گذشتہ عطر کے نگریں ہی رہ چکا ہے  
کسی کو اس تغیر کا یہ سن ہو گا، غم ہو گا  
میں اس انقلاب کو دیکھ کر غم ہی اچھا  
بہت تر دیکھیں وہ دن کہ تم ہو گے، ہم ہو گے

## انقلاب دہر

محمد بن عبد الرحمن اصفہانی کا بیان ہے کہ میں اکبر ترہید اصفہانی کے دن  
اپنی والدہ کے پاس گیا، دیکھا کہ ان کے پاس ایک بوت تیلے کھینچے پر تھے پینے ہوئے  
جی ہے،

میری والدہ نے کہا کہ تم انہیں پیچا پتے ہو؟ میں نے کہا، نہیں، والدہ نے  
فرمایا کہ بوجھ کر بھی کی والدہ عتاب میں، میں سن کر حیرت میں پڑ گیا، اور ان کو سلام کر کے  
اس حال دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟

انہوں نے ایک ٹھنڈا ساں ہلر اور کہا کہ میں اپنی امت کا مشر تو کیا ان ملک  
سداؤں حرف ملک جھک رہی ہوں، میں تمہارے عبت کا سبق ہو، وہ یہ ہے، کہ  
”تجربہ پر وہ زمانہ بھی گزرنے لگا، جبکہ عید کے دن میری قدرت کیلئے جاسو کینز  
سانے گھڑی جی نہیں اور میں سپر بھی خوش نہ رہی بلکہ یہ بھی تھی۔ کہ میرا بیٹا  
اور جعفر ایسا ہی اور انہیں کرنا، اور میں آج تمہارے پاس آئے اکی ہوں، کو زبانی  
کی دو کہاؤں کا تم سے سوال کروں، تاکہ اہلیک کو اونٹھ لیا کروں اور دوسری کو بچھا  
لیا کروں“ (دقیقہ)!

مہمان امرا یہ ہے دنیا کے جاہ و جلال اور دولت و سطوت کی حقیقت  
کسی نے خوب کہا ہے

شبے کہ تاج مرصع صباح بر سر داشت  
نماز شام ز رخشت زیر سر دیدم  
بچہ ہے کہ دنیا ہے اقبال کے وقت اتنی راست نہیں ہو چاقی، جتنی ابدار کیفیت  
تکلیف دیتی ہے

# مراسیت کی تاریخی حقیقت

غنیہ نمبر

پھر گرم نالہائے مشربا رہے نفس  
موت ہوئی ہے سیر چراغاں کے ٹہوے

اگرچہ یہ امر بذاتہ ایک محتاج تحقیقات کی بجائے حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے سلسلۃ الانساب کے رو سے قریشی النسب ہیں یا چگونہ؟ اور کمراسیاں پنجاب کی کنیت سے ہو سکتے ہیں یا نہ؟ لیکن فی الحال ہم اس کو دستہ محض المتوائیں رکھتے ہوئے مقصود بالذات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ مراسیت کا نسب قدیم اگر یہی ہے کہ ڈوم۔ چوہڑا۔ میرانی۔ ماچھی۔ جھیو۔ اور چنگو سب ایک سب ایک ہی نسب سے ہیں۔ تو پھر مراسیوں کے اوداعے قریشیت جدیدہ کی حقیقت معلوم کیا اس صورت میں یہ کہنا صحیح نہ ہوگا کہ ماچھی دلربائی کے انداز سے کھو کر آسمان نہیں دل بھانا کسی کا

مراسیت کی بنی حالت اور اس کی دینی زندگی کے سائیکلو پیڈیا کے رو سے یہ امر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ بایں نسب قدیم اگر ضلع سیالکوٹ کا کوئی مراسی اوداعے قریشیت رکھتا ہو۔ اور یہ نسب اسی منزلی قریشیت پر پونچھنے والا خیال کیا جاسکتا ہو۔ تو پھر اس امر کا استفسار لازم آئے گا کہ اسی معیار اور اسی نسب کے لحاظ سے ضلع مذکور کے ڈوم۔ چوہڑے۔ ماچھی۔ جھیو۔ اور چنگو کیوں قریشی الاصل نہیں بن سکتے؟

مسلمانوں انھیں انصاف سے کیوں دیکھتے

اور جبکہ ڈوم۔ چوہڑے۔ ماچھی۔ جھیو اور چنگو تاریخی لحاظ سے ہندوئی اقوام میں سے ہیں۔ تو پھر میرانی کس طرح قریشی الاصل ہونے کا دعوے کر سکتے ہیں۔ جبکہ بڑے کلاسری جلد دوم۔ وہ اور تذکرہ بالا اقوام سب ایک ہی نسبت ہیں۔ مزید یہاں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ اگر مراسیوں کا مراسیوں ہی میں رشتے ناطے کرنا ان کے لئے دلیل قریشیت ہو سکتی ہو تو پھر چوہڑوں۔ ماچھیوں۔ جھیووں اور چنگوؤں کے لئے یہ امر کیوں وجہ قریشیت نہیں ہو سکتا جبکہ وہ بھی مراسیوں کا ہم نسب قدیم ہونے کے علاوہ بالعموم اپنی اپنی قوم اور اپنے اپنے گروہ ہی میں رشتہ ناطے کے رواج کے عادی اور پابند

ہیں

مذاکی شان و دو کچھ کر پڑی گئی

حضور پل بستان کر دی نو اسنی  
اندریں حالات بغایت اہم۔ نہایت ضروری اور صل طلب سوالات ہیں کہ بایں جنیں نسب قدیم میراثوں کا اوداعے قریشیت کیا جناب سر دکاناٹا فخر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب مقدس پر بالواسطہ ناز کیا اور ناپاک حملہ نہیں؟ اگر ہے۔ تو کیا یہ دنیا سے اسلام کے دیگر تین تینوں کر د و فرزندوں توحید کے علاوہ ہندوستان کے سات کر د پیروان اسلام کی عموماً اور قربانیاں اٹھارہ لاکھ سادات و قریشیان ہند کی خصوصاً صریح دل آزادی نہیں؟ اگر ہے تو پھر باقی یہ امور قابل استفسار رہ جاتے ہیں کہ اندریں صورت، قانون انسداد توہین پیشوا یا ان مذاہب کہاں ہے؟ اور وہ کب حرکت میں آئیگا؟

ہر بابوس نے من پرستی بخار کی

اب آبرو سے غیور ہاں نظر گئی

سوالیہ تحقیقات کی تاریخی تجسس کے دوران میں اگرچہ ہم کسی غیر مرغوب تفصیل میں جانا نہ چاہتے تھے۔ لیکن مراسیت کی ہسٹری کے بعض تاریک ترین پہلوؤں پر بھی ہمارے محققانہ نگاہ ڈالنا ہمارے موجودہ فرض میں داخل ہے۔ تاکہ عامۃ المسلمین کو بھی صحیح فہم کے اندر کرنے میں سہولت ہو۔ اس لئے کسی مختصر یا حیدر آزاری کے خیال کے شائبہ کے بغیر کمال نیک نیتی کے ساتھ ہم اس بات کے اظہار پر مجبور ہیں کہ دیکھو۔ جگہ سری۔ جلد دوم کا صفحہ ۲۵ جس میں یوں مذکور ہے کہ

And the Mirasis are beyond all

question inextricably fused with the  
Bhats, In Gurgaon the Dum is said  
to be identical with the Kanchan, and  
to be a Mirasi who plays the "Tabla" or  
Sarangi for prostitutes, who are often  
Mirasi girls. Such Dums are also  
called "bharwa" (pimp) or Supardai.  
Dum women as man ply this trade. But  
another account from the same

مربک ہوں۔ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں اور غور کریں کہ بالیاں اعمال و افعال جہاں جہیں الطوار و کار دار دعائے قرشیت چہ می زبید؟

آپ ہی اپنے زراطر عمل کو دیکھیں

اہم کہیں گے تو شکایت ہوگی

ہماری تہذیب و اخلاق اس امر کے متفقہی نہیں کہ ہم یہ بھی بتلائیں کہ وہ کون ہیں؟ جو شادی بیاہ کے موقعوں پر جگنی پھل "ریلو" "بجگا" "چیرے والا زارنگ" اور "سی" ڈھولکے ساتھ گانے کی مشاق ہیں۔ ان اگر کسی کو ضرورت ہو۔ تو گلاسری جلد اول کا صفحہ ۸۳۸ خود ہی دیکھ لے۔ اور اندازہ کر لے کہ ایسے امور ادعائے قرشیت سے کہاں تک مناسبت رکھ سکتے ہیں؟ مراد بالیقین بود و کریم۔

قطع نظر اسکے ہم اس بات کا اظہار بھی ضروری خیال کرتے ہیں کہ قرشیت کے ادعائے قرشیت کی تحریک کے ضمن میں اگر کچھ منکرین حدیث۔ بعض معاندین خلفائے ثلاثہ اور ماسیوں کے دائرے باہر نئے نظراتے ہوں اور وہ اس بات پر آمادہ ہوں کہ

۴ عنایب مل کر کریں آہ و زار

تو نائے گل بھاریں جلاؤں ہاؤں

تو یاد رکھنا چاہئے کہ تاریخ ان کے بس کی بات نہیں۔ وہ بے رورعایت واقعہ ہوئی سائے

داستانِ عبد گل را از نظیری بشنویہ

عنایب آشفہ ترمیگوید این افسانہ را

پس اگرچہ تذکرۃ الصدقہ تاریخی حقیقت اپنی شرح آپ ہی ہے اور کسی مزاحیہ شاعر نے ان کی محتاج نہیں۔ عیاں را چرمیاں لیکن یہ ایک تعجب افزا آئینہ سرکشی دل ہے مگر کچھ شاعر نے ایسے عبرت آموز پیرایہ میں زمانہ سلف پرور کی نیرنگیوں کا خاکہ ان الفاظ میں کیوں کھینچا ہے کہ

روم بخونگی پیشکش و مطرب آموز  
تا داود خود از بہتر و ہتر بستانی

قاضی نظیر حسین فاروقی

مستوفی (ریٹائرڈ)

{ گوجرانوالہ  
۱۹۲۵ء  
دارفروہی }  
۱۹۲۵ء

district says that the Dum is Mirasi of Mirasis, and that he gets his alms from the menial Castles, such as the Jhewar, Dakaut, Koli, Chamar, Bhangri, Juleha and Dhanak.

ترجمہ: اور میرانی بلا اشتباہ بھاؤں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ گڑھاؤں میں ڈوم اور کچن ایک ہی خیال کیا جاتا ہے۔ اور اسے میرانی سمجھا جاتا ہے۔ جو طوائفوں کے ہمراہ طبلہ اور ساز بگی بجاتا ہے جو اکثر میرانی لڑکیاں ہی ہوتی ہیں۔ ایسے ڈوموں کو "بھڑوا" (ڈلا) یا سو فردانی کہتے ہیں۔ ڈوم جو تیس اور مرد و دو لڑکیاں اس قسم کا پیشہ کرتے ہیں۔ لیکن اسی ضلع کی ایک اور روایت ہے کہ ڈوم ماسیوں کا مراسی ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے اقوام مثلاً بھیرور۔ دکات۔ کولی۔ چمار۔ بھنگی۔ جولا یا اورہ انک سے بھیک لیتے ہیں۔

انہیں کی رائے میں میدان علاقوں کا ڈوم اور میرانی ایک ہی ہیں۔  
According to Abbelson the Dum of the plains is identical with the Mirasi " " "

دیکھو گلاسری۔ جلد دوم۔ صفحہ ۲۲۹۔

پس اگر یہ صحیح ہے کہ گڑھاؤں میں اکثر میرانی لڑکیاں ہی طوائفیں ہوتی ہیں۔ اور ڈوم میرانی ہی ان کے پیچھے طبلہ اور ساز بگی بجاتے اور بھڑوا یا ڈلا کہلاتے ہیں۔ تو ایسی اخلاق کش حالت اور حیا سوز پیشہ کے لحاظ سے یہ امر کس قدر قابل ہزار نفیس ہے۔ اور پھر کن الفاظ میں کہا جاسکتا ہے کہ اس برتے پر تبتا پانی۔ یہ افعال اور ادعائے قرشیت؟

تغور تو اسے چرخ گردوں لغو

وہ اجزائے مراست یا وہ اعضاءے ڈومیت جو ایسے امور ناشارتہ

# مراسلات

مولانا، نہیں تو، میں: مڑی براہ کشتا کر رہے ہیں کہ جمعہ العشا کے ایک پٹار میں آپ نے انکی قریشیت پر مفسرہ تو قیثت کر دی ہے، مولانا! وہ اس میں یوں ہوا تھا کہ جب ہم پٹا در پہنچے تو شہزادہ آزاد صاحب میرے اور دیگر دوستوں کے پاس آئے اور کہنے لگے، کہ

”معذرت! آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے اس مقدمے نے مڑی قوم کو قیثت سے اہلکار ہمارے ترقی پر کامزن کرنے، سرمہ تیرا لاندہ اوکھنے اور ہندوستان کی مٹاؤ قوم کی مٹاؤ میں کھڑا کرنے کا بیڑہ اٹایا ہے، سہادی قوم کے اکثر افراد گورنمنٹ کے اعلیٰ جہوں پر فائز ہیں، کوئی اسی، اسی، اسی میں کوئی تھیلدار ہیں، کوئی دکن میں ہیں، کوئی تھیلدار، تھیلدار، تھیلدار ہیں، اور کوئی قیثت کرتے ہیں، جب میں لکھے پاس جا کر کہتا ہوں کہ آج کل ہر قوم غلام ہو رہی ہے، ہم کو بھی جانے کہ ایک ملک میں شک ہو جائیں، بڑی کاموں کو چھوڑ دیں، شہر میں ترقی کریں، احترام عالم میں منانہوں، تو وہ کہتے ہیں کہ ”مراسی“ کا لفظ ہمارے لئے باعث تو ہیں ہے، ہم تو خوش قسمتی تو ترقی کر گئے اور راجپوت، شیخ، چھان وغیرہ لکھنے لگ گئے، اب آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم ہر اسی لکھیں، یہ کیڑی ہو سکتا ہے؟ آخر مجھے سمجھا لگئی اور میں نے نوڈر جوپ کر کے اپنی ذمہ لایک بدلہ کیا جس میں تجویز ہوا، مگر ہم سب قریبی لکھائیں، اس دن سے ہم اپنے آپ کو قریبی مستند کر رہے ہیں لیکن قریبی قریبی جاری مخالفت کرتے ہیں، ہمارے اسلامی کاموں میں نوڈا لکھتے ہیں، ہمیں نیچے اور اچھت کہتے ہیں اور ہم کو لکھتے ہیں کہ ”کھٹے دیتے ہیں، میں آپ محفرت سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ بڑی لکھیں“

یہ تقریر کرتے ہوئے کہتا کہ ”جی! اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی قوم ترقی کرے، بڑی کاموں کو چھوڑ دے، اچھت کام اختیار کرے تو میں آپ سے جہد دے گا“ اس اتنی گفتگو کے بعد شہزادہ آزاد ہم کی وضعت ہو گئے، بات گئی گڈی ہوئی، انہمازی زبانی معلوم ہوا کہ جین پٹا در میں انکی قریشیت پر مفسرہ تو قیثت کر دی ہے، حالانکہ زمیندار مراسیوں کی قریشیت پر تبصرہ کرتے ہوئے ”اسی مسئلہ کے نکالت میں لکھ چکا ہی کہ ”ہم مراسیوں کو قریبی نہیں سمجھتے“

## اکابرین قوم پرستیان مراسیوں کی ”سند قریشیت“ کی حقیقت

مولانا ظفر علی خاں مالک روزنامہ ”زمیندار“ کی زبانی،

مجھشی مراسی کے خلف الرشید جناب برکت علی عرف شہزادہ آزاد صاحب راوی ہیں جن مسئلہ کے روزنامہ ”سبابت“ میں ایک مراسلت شائع کر چکے ہیں جس کا مفاد یہ تھا،

”ملازمہ سید سیمان صاحبہ مولانا محمد علی صاحب مدبر سید مولانا حضرت صاحب مدبر مولانا مولانا ظفر علی خاں صاحب مالک زمیندار، مولانا عبدالوہید صاحب پیر زبانی لکھنے لکھنے جسٹس لکھنے لکھنے کے اٹھیں ساٹھ اجلاس پٹا در میں مراسیوں کو قریبی تسلیم کیا ہے“

بعض سادہ لوح مسلمان اس تحریر سے غلط فہمی کا شکار ہو گئے اور سوچنے لگے، کہ جب ایسے واجب التعظیم بزرگوں نے مراسیوں کو قریبی تسلیم کر لیا ہے تو اب انکی قریشیت میں کس شک رہ گیا ہے،

ماریٹھل اور قریبی قریشی حیران تھے کہ مراسیوں کے پاس وہ کون سی ڈال ہیں، جی! وجہی ذکر وہ اہل حضرت نے ان کو قریبی اور عسری تزاؤ تسلیم کر لیا ہے، راقم تجوہف کھٹے بھی حوڈون تجوہف ایک معتمد بنی ہوئی تھی، اور میں چاہتا تھا، کہ مراسیوں کو قریشیت کی سند عطا کروائے بزرگوں سلامتی ہو کر دیافت کر دیں، کہ آیا انہوں نے مراسیوں کو قریبی تسلیم بھی کیا ہے یا محض یاد گوئی کے دماغ کی اختراع ہے

انتقار سے مولانا ظفر علی خاں صاحب مالک زمیندار ۱۳ فروری ۱۹۲۹ء کو لکھناؤ نے فرمایا، میں انکی خدمت میں حاضر ہوا اور میری ان سوجھ بوجھوں کو اس نے یہیں اچھی طرح حل کر دیا اور مراسیوں کو قریبی تسلیم کرنے کے جانے کا ارادہ تسلیم فرمایا، مجھ میں اور مولانا میں جو گفتگو ہوئی وہ یہ ہے، میں: مولانا کیا آپ مراسیوں کو قریبی سمجھتے ہیں؟

سکولوں اور لائسنس یافتہ پائیدار شاؤن کی زندگی کی زندگی ہے، مسلمانوں کی تعداد پچاس میں ۵۶ فیصد ہے اور آریہ سماج کے پیروؤں کی تعداد پچاس میں ۹ فیصد ہے، اگر آبادی کی کثرت و قلت پر کامیابی نہ لائی کا انحصار ہوتا تو حالہ درگاہوں پر رہنا، پھر دونوں کمیالات میں اس تفاوت عظیم کو کیا سبب ہو؟ ذرا غور کیجئے تو یہ سبب بدنامی سمجھ میں آجائے گا۔

آریہ سماج کے پیرو اپنے ساتھ چالیسوں پر ایک ایک دو دو لاکھ روپیہ جمع کر دیتی ہیں مگر انجن کے ساتھ چالیسوں پر چھ، کچھ اندازاً ایک ہزار روپے آگے نہیں بڑھتی صرف ایک جگہ کو اس سے سستی لیا جاسکتا ہے۔

ایک بہت بڑی وجہ مرد و عورتوں کی رفت و رتی میں تفاوت کی یہ ہے کہ آریہ سماج کے حامی اور مخلص سیاست میں خواہ وہ کتنا ہی اہمک رکھتے ہوں، اپنے مذہبی فرائض کو فرائض نہیں دیکھتے، اپنی اور مذہبی تعمیر میں مصروف رہتے ہیں، مگر مسلمانوں میں ایسے اشخاص پیدا ہوا کرتے ہیں جو سیاست میں اختلاف راہی کیوجہ سے اپنی پائس اور درگاہوں کو دھم بدم کر دیتے ہیں، پکے اور مخالفانہ کاسلڈ نوکٹر قائم رکھا جاتا ہے، لیکن مسلمانوں کی یہ روش ہرگز صحیح نہیں ہے، انجن جو کام کر رہی ہے اس کی قوم کی تمام جہتوں کو یکساں فائدہ پہنچ رہے ہیں، اور وہ ایسے ٹھوس و فیصلہ کار مہیا میں مصروف ہے، جو جو غفلت و لغت کو چار چاند لگا رہی ہیں، اس کے لیے یہی گناہ تمام دنیا اسلام کی خدمت میں جو کسی بھی صورت میں خواہ کیسے خیالات رکھتے ہوں، انجن کے نظام عمل میں نہیں اس کا فائدہ اٹھاتا، چاہے یہ خیال غلط ہے کہ ہم مذہب اور قومیت کو الگ ہو کر بہتر رفتی کر سکتے ہیں، ہمیں اپنے مرکزے ایک ایسے اور ہمیں مٹا جاوے اور مذہب اور قومیت کے ہمیں کو کسی سرگرمی سے ہی خلوص اسی ایسا، سے آبادی کی فیکڑ جس کا ثبوت آریہ سماج دی رہی ہے، انجن مٹ اسلام ہادی دینی و دنیوی رفتی کا مرکز ہے اور یہ حال، جہاں اس کی اعانت کرنی چاہیے، سید شریف احمدی، ۱۰۔

ایم۔ آر۔ ای۔ ایس۔ امرتسر

۱۔ فردی کی افتاد میں صرف غفلت ہی نہیں بلکہ بدعت میں سطروں کی سطریں اور گھٹنیں، مطیع کے سنگرش نے پروکھ کر دیکھنے اور چکر چکر ہونے کی وجہ سے گمراہی کی اندر ہمسایہ کا خیال کیا کہ اتنی ہی بے پرواہی کتنا بڑا اور بڑا، جیکہ معذرت کے مطالبے معافی ہی نہیں ہونگے، ہمیں اس کا کمال انہوس ہے مگر یہ ہمارے کی بات نہ تھی، اہباب و دیگر فرائض اور ذہن کی رفتی غفلتوں کی صحت کریں،

۲۔ حضرت مسیحؑ کی جگہ خداوند مسیحؑ ۱۲، آپ ہی خدا آپ کی جگہ آپ ہی اپنے ذات، اور "ہتے کیوں نہ کرے اپنا کی جگہ" ہتے کیوں نہ کرے اس کے اہل... ۳۔ کالم اہل مطوعہ میں ذاتیت "کی جگہ ذات" اور کالم ۲ سطر ۳۰ میں ختم اپنی "کی جگہ ختم کر کے اپنی" اور حاشیہ پر "تفسیر بیان کرتے" کے آگے الفاظ کہنے ہوئے ہیں۔ یوں مٹا جائے، "تفسیر بیان کرتے ہوئے اپنی چھوڑنی مٹا جائے یکم فردی۔"

مردانہ طور علی اعان صاحب کے ان ارشادات میں معلوم ہوا کہ مراد میں کی پاس اپنے عربی نثر اور عربی کی دین کوئی تاریخی شہادت اور کوئی قابل اعتماد چیز نہیں ہو، صرف قوم کی مہلج کے خیال سے وہ مراد سے ترقی نہ ہو، ہندی کی عربی بن رہی ہیں، حقیقت چھپ نہیں سکتی، شہادت کے اصولوں سے کہہ سکتا ہوں، انہیں سکتی کبھی کاغذ کے پتوں سے

صحیح صوبہ ترقی اگر جواب ترگوں سے پیدا ہو جائیں، انہیں "کی وسیع شہادت کی کوشش کریں، انجن "ذہن" انجن کو جواب دین شان ہو جائیں اور یہ سب سے بڑے ناچیز مردوں کی حوسد افراہی کریں تو خود ہی دونوں میں مراد ترقیت کا لگا لگا چاروں میں اور بدستور اپنے شان میں شغل ہو جائیں اور خودی مہلج کا شونگ کسی "سرے نام سے" چالیں، (خاتم قوم محبوب عالم الدھیانہ)

## انجن حمایت اسلام اور آریہ سماج

انجن حمایت اسلام اور آریہ سماج کی تاریخ علی الترتیب مسلمانوں اور آریہ جماعت کی سامی کا ایک مذہب ہے، انجن حمایت اسلام کی بنیاد تین سال قبل رکھی گئی، تو آریہ سماج کی بنیاد سال ۱۸۵۷ء کی گئی تھی، انجن حمایت اسلام کی ابتدا نہایت معمولی تھی اور آریہ سماج کا آغاز بھی بالکل اسی حالت میں ہوا، انجن مدت تک کرادیہ کے مکانات میں کام کرتی رہی، یہی کیفیت آریہ سماج کی تھی، لیکن ابھی بدعت رفتی میں میں دہسماں کا فرق نظر آتا ہے، انجن حمایت اسلام ایک کالج چند الی سکول اور متعدد محلہ سکولوں ایک مردانہ اور زنانہ فیکر خانہ کی کھین ہے،

آریہ پرانی مذہبی سمجھا جاتا ہے، اپنی زندگی میں جہاد سے دامن نہیں ملک کے طول و عرض میں قائم کرتی ہیں، وہ مکمل کالجوں، متعدد الی سکولوں اور بے شمار محلہ

## اعتذار

۱۔ فردی کی افتاد میں صرف غفلت ہی نہیں بلکہ بدعت میں سطروں کی سطریں اور گھٹنیں، مطیع کے سنگرش نے پروکھ کر دیکھنے اور چکر چکر ہونے کی وجہ سے گمراہی کی اندر ہمسایہ کا خیال کیا کہ اتنی ہی بے پرواہی کتنا بڑا اور بڑا، جیکہ معذرت کے مطالبے معافی ہی نہیں ہونگے، ہمیں اس کا کمال انہوس ہے مگر یہ ہمارے کی بات نہ تھی، اہباب و دیگر فرائض اور ذہن کی رفتی غفلتوں کی صحت کریں،

۲۔ حضرت مسیحؑ کی جگہ خداوند مسیحؑ ۱۲، آپ ہی خدا آپ کی جگہ آپ ہی اپنے ذات، اور "ہتے کیوں نہ کرے اپنا کی جگہ" ہتے کیوں نہ کرے اس کے اہل... ۳۔ کالم اہل مطوعہ میں ذاتیت "کی جگہ ذات" اور کالم ۲ سطر ۳۰ میں ختم اپنی "کی جگہ ختم کر کے اپنی" اور حاشیہ پر "تفسیر بیان کرتے" کے آگے الفاظ کہنے ہوئے ہیں۔ یوں مٹا جائے، "تفسیر بیان کرتے ہوئے اپنی چھوڑنی مٹا جائے یکم فردی۔"

## بزم قریش

انقرض چند روزہ ہو چکا اس کے اخراجات اور جاری مصروفیت دو گونہ ہو چکی لیکن تائین کرم کی بے اتفاقی میں کوئی فرق نہیں آیا، صرف انہی چند عفرتیں لکھی جی اعداد فرمائی جن کی امانت کا قوت ہمیں پیشہ رجوں احسان رکھتا ہے، محرم خیدار نمبر ۶۴۴ نے اس غریب بے یار میں رہے بے اعانت فرمائی، قریشی عموماً زرخیز صاحب فاروقی نے اپنی فائزہ داد عطا کر کے صر کر دینے کا وعدہ کیا، قاضی نغیر حسین صاحب فاروقی نے تین، محمد دم بیزن لکھی صاحب نے ایک اور پیرسید امیر علیشاہ صاحب نے ایک خیدار جو بدو کی ان احباب کی قوت فرمائی کہ ہم بدل شکوہ میں اور باقی احباب کی تاثر توجہ کے مستحق، (نئے مساعدا میں کے اسامی گواہی میں)

- (۱) ڈاکٹر فیروز الدین صاحب فاروقی توسل قاضی نغیر حسین صاحب فاروقی
  - (۲) ڈاکٹر حکیم سید محمد علی شاہ جیسہ
  - (۳) مولوی سید عالم صاحب فاروقی
  - (۴) ڈاکٹر انجمن علی صاحب اسٹینٹ جعفر پیرسید امیر علی شاہ صاحب
  - (۵) پیر رسول بخش شاہ صاحب بونڈیئر "محمد میر انیس جیسہ صاحبہ کوشنیں
- ۲۔ قاضی نغیر حسین صاحب فاروقی کی قری جہدوی کسی تعریف کی محتاج نہیں آپ نے "یامسٹر افقرین" کے عنوان کو ایک خاص پیل ناظرین کرام تک پہنچانے کیلئے اسالغ فرمائی ہے، اس پیل ۱ مارچ کا افتتاح حید ہو گا، احباب بغیر ملاحظہ کرنے اور کسر کا عمل جواب دینے کیلئے تیار رہیں

تصالح خیمہ نمبر میں جن ذیل غلطیوں کی صحت کریں، تاکہ مطلب معنی واضح ہو،

- (۱) صفحہ ۱۴ "Khamala" کا لفظ "Khamala"
- (۲) صفحہ ۱۲ "بیت تراشہ جو" کی بجائے "بیت تراشہ ہر ہے"
- (۳) صفحہ ۱۶ میں "اچھوت سماج میں داخل ہے" کی بجائے "بھاجا غائب اچھوت سماج میں داخل ہے" پڑھا جائے۔

ملکہ تیسرے ایک محترم بانی محمد رمضان صاحب (فائزہ داد) کے ان خدائے برتر کی جیسہ کے فضل کرم سے ذہن پندہ ہوا، نام شوکت علی رکھا گیا، خدا مود و معود کی عہد داری سے وہ خدائے خدایں ہو اور کسم بستی، آمین!

کاہرہ عازان الفرقین کی طرف سے مبارک ہو

## اختصاصات

خبر ہے کہ دو سو کے جاہدوں نے ہماچل بھارت کو تین سال کیے انجمنستان جہد کا سترہ دیا ہے (زمیندار بھارت)

برطانوی سفارتخانہ معتمد کابل مزید ہوا کی جہاز ۲۵ فروری کو پٹا بند ہو گیا، افواہ ہے کہ گورنر نے ملک کی کوئی کوئی شیر سے کچھ سنا دیا، (دو کیں) مسٹر رام پٹنا دکر کی کونسل آف سٹیٹ میں ہٹ کا نو کی کی محبت کیلئے ایک تحریک میں کریں گے،

حیر ہے کہ ۱۸ فروری کو شہر دہلی کے دو گونے آسمان پر وہ آسمانوں کا طلوع دیگر غازی اٹھنے لگا، کابل پٹانے ٹکی میں ایک نیا قانون نافذ کیا جو جس کی مشا یہ ہے کہ حکومت ٹکی کے سوری اور سیاسی حکمران کے افسر غیر ملکی عورتوں کو شادیاں نہ کریں جو کہ جس میں بدستنی ہو جائیں، دہلی عہدہ کر دی جائیں گے، افغانستان کا مشہور شہر کابل آباد فادات حاضرہ کی مذہب گریا، سکھات کی اینٹ سوامیت بچ گئی،

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ اجلاس ۲۹، ۳۰، ۳۱ کی بجائے ۲۸، ۲۹، ۳۰ مارچ کو ہو گا، انہی پرانی کتاؤں کی نائن کی باگی، جو لوگ اپنی کتاؤں کو نائن میں لکھنا چاہیں، وہ خود کو بت کریں،

مشرودی بی بی شتی لاہور نے مسئلہ کے بارے میں جب ذیل پیشگیوں کی میں

- (۱) ایک ٹری سلطنت کی تاجی (۲) ایک عالمگیر فغان جنگ (۳) ایک ٹری آتش فشاں جہاز کے پٹے سے ہزار اجالوں کی طاقت (۴) دنیا کے ایک ٹری وڈ شہر دیوار مر کی موت (۵) ہندوستان میں فرقہ وارانہ لڑائی اور جیسہ کیلوس کا خاتمہ
- (۶) برطانیہ کی طرف سے ایک ایسا ریفارم ہندوستان کیلئے دئے جانے کا اعلان جو سورا جیسے برابر ہو گا اور کثرت اسے منظور کیگی، (۷) ایک ہندوستانی ریاست کی کامل آزادی،

مذہبے ٹائمر افغانستان کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک صدی صدی قبل ایک ہندو سرور اگے افغانستان کے موجودہ حالات پر بحث کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میرے دوستوں نے لکھا ہے کہ شاہ امان اسر کی پشت پر رہی ہیں اور صرف انکی سلطنت دہس دلائیں گے، بلکہ وہ افغانستان کی حکومت کو دیا ہے کہ جہلم تک دست دینا چاہتے ہیں، ایک آسان بات، (دکھیں)



# قابل قدر علمی ذخیرہ

کی معرولیت کا یہ حال ہے کہ اس کا دنیا کی مختلف چھ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور قرآن کریم کی صداقت و عظمت پر یہ بہترین کتاب قرار دی گئی ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ۔ لیکن ناظرین القریش کے لئے ۱۲ پہلا ایڈیشن، دوسرا تیار، حضور پرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے محکم حضرت ابوالفضل سید القاسم بن عبدالمطلب باغی کی زندگی کے حالات نورانی کی حنیف کتابوں کا انتخاب زبان اردو قیمت غیر۔

**مدار اعظم** { حضرت سیدنا عبدالمعین قلوب مدار کے مفصل حالات آپ کے خاص خدمت کے اور عزائرن جنتیہ تفسیر یہ نقد ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ بزرگوں کے حالات میں کو نسبت، اس پر واصل ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

**امون اعظم** { بیعتی ضیاء نامہ، رشید اعظم عباسی کی سیراٹ عری مصنفہ مولانا امام الدین صاحب رام پوری قیمت ۸ روپیہ۔

**رباعیات حافظ** { حضرت خواجہ شمس الدین صاحب شیرازی کی رباعیات ۸ روپیہ ترجمہ، سیراٹ اور سوانح عمری قیمت ۲ روپیہ۔

**الحزب فی الاسلام** { اسلامی حریت و مساوات و جمہوریت اور دیگر اہم مسائل پر زبردست بحث، مولانا ابوالکلام آزاد کی معرکہ آراء و نقیض قیمت ۱۲ روپیہ۔

**دعوت عمل** { نہایت ضروری اور قابل دیدر سالہ مصنفہ مولانا آزاد قیمت ۸ روپیہ۔

**خطاب بہ اقبال** { مولوی سید شوکت حسین صاحب شوکت علیگ سائیں مدیر معارف، روزنامہ سیاست لاہور کا دلپذیر فارسی کلام جس میں علامہ اقبال کے فلسفہ اشک ربڑی پرست پہلو سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ طبعیت کتابت، طبعیت دہلیہ قیمت صرف ۳ روپیہ۔

**حقیقۃ السیادت** { اس میں تاریخ کیا گیا ہے کہ قریش کا فائدہ فانی لقب سید ہے جو لوگ سادات قریش کو شیخ کے لقب سے کہتے ہیں غلطی ہیں۔ اسنے بڑی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ناموں کے ساتھ لقب سید و فروع لکھیں۔ کتاب قابل دیدر اور فتویٰ کی حیثیت رکھتی ہے۔ قیمت فی نسخہ صرف ۳ روپیہ۔

**حقیقۃ السیادت الباشیم** { ایک اعتراض کا زبردست معقول سیادت کا ثبوت، اور یہ کمال علی۔ آل عباس آل جعفر آل عقیل سب سادات ہیں اور شریف دیکھیں لقب سے آنحضرت کے زمانہ سے آپ تک لقب ہے۔ قیمت صرف ۴ روپیہ۔

**القریش نبی نمبر ۱** { اس میں شرف سے آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نعمت اشرف ذات فضیلت ماہ صبح الاول ولادت آنحضرت، پیغمبروں میں سب کی تاریخ فضیلت، ایک پڑیا کا ذوق دیدار، آپ کا سب سے بڑا معجزہ، آپ کے فرامین، صبر و شکر، حضور صلعم اور حصین ابن سلام، رسول کریم نے کیا کیا اور کیا چاہا گستاخی کی سزا، وغیرہ تمام مضامین دلچسپ اور قابل دید ہیں۔ کاغذ لطافت و کتابت دیدہ و زیب، سرور و رنگین، روشنی الہی کے قلوب سے مزین قیمت صرف ۳ روپیہ۔

**صدیق نمبر ۲** { یہ خاص نمبر خاص الخاص بہتمام کے ساتھ شائع کیا گیا تھا جو سیدنا محمد مصطفیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و اخلاق اور انشا و لطف کا وہ جامع الادوات، محمود ہے جس نے نفوس انسان کے انانات و ترسیت کی اصلاح و تکمیل۔ زبد القوی، علمت و عفتان، احسان کرم علم و عزم و ثبات، انشا و لطف اور غیرت و استغنا کا سبب ملے ہے قیمت چار روپیہ۔

**القریش نظام نمبر ۳** { اس میں دولت آصفیہ کی مختصر تاریخ اور لوگوں کے مروجہ و مانور و اہل اللہ، اہل اللہ، اہل اللہ، اہل اللہ، سر عثمان خانی انا راہبر ہمارے کے فضائل، شہر یابی پر ایک مبسوط تاریخ لکھی گئی ہے۔ اس میں دولت آصفیہ اور سرکار انگریزی کے تعلقات اور دوستی کی ابتدا اور صلہ کرنا ملک یعنی ۱۹۱۷ء کے زمانہ سے اس وقت تک کے تمام جہت تاریخ کی حالات نہایت خوبی کے ساتھ جمع کئے گئے ہیں۔ نظام نمبر کا مقدمہ نہایت عزیز اور محنت شاقہ کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اور گونا گون معلومات سے پر ہے۔ ہوا خوافین دولت صفیر کے لئے یہ ایک لا جواب تحفہ ہے۔ قیمت، عانتی فی نسخہ ۸ روپیہ۔

**پیام امین** { یہ لا جواب کتاب صد انگریزی، جرمنی، فرانسیسی، ہندی وستانی اور چینی کتابوں کا انتخاب ہے۔ قرآن کریم کے متعلق لکھا مغرب کے خیالات کیا ہیں؟ کتاب پاک کی نسبت دنیا کا اعلیٰ دماغ کیا رائے رکھتا ہے؟ دنیا کی کس کس زبان میں کلام پاک کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ یہ ترجمے کب اور کہاں کہاں سے شائع ہوئے۔ قرآن کریم کی حملات دنیا میں کن کن لوگوں سے اور کیوں کی پھیلیں؟ ان سوالات کا صحیح اور محقق جواب صرف پیام امین ہی کے اوراق دے سکتے ہیں۔ ان میں نشر کے قریب دنیا کا نامور مرموز مصنفوں اور نامور لوگوں نے قرآن کریم کی عظمت و صداقت کی زبردست شہادت دی ہے۔ ملک کے نکتہ و را کا برین مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیت العلماء ہند خواجہ حسن نظامی، علامہ راشد الغزالی، مولانا داؤد الدلی، مولانا یعقوب خان وغیرہم نے اس کو بے حد پسند کیا ہے۔ ان کی رائے ہے کہ اس کتاب نے لاندہ بیت کے فتنے مٹا دیے ہیں اور عہد حاضر کی تمام ضروریات کو پورا کر دیا ہے۔ "پیام امین"

# فہرست کتاب قانونی

**مجموعہ ضابطہ فوجداری** { یعنی ایک نمبر ۱۸۹۵ء جو ۱۹۲۵ء  
قیمت فی جلد چار۔

**مجموعہ قوانین تعزیریات** { یعنی ایک نمبر ۴۰ مستندہ مطبوعہ ۱۹۲۵ء  
قیمت فی جلد چار۔

**قانون شہادت** { یعنی ایک نمبر ۱۸۹۵ء مطبوعہ ۱۹۲۵ء  
قیمت فی جلد چار۔

**مجموعہ ضابطہ دیوانی** { یعنی ایک نمبر ۱۸۹۵ء  
قیمت فی جلد چار۔

**شرح قانون جواز وقف علی الزوال** { ایک نمبر ۱۰  
قیمت فی جلد چار۔

**شرح قانون شہادت** { ایک نمبر ۱۸۹۵ء  
قیمت فی جلد چار۔

**شرح قانون میعاد سماعت ہند** { ایک نمبر ۱۸۹۵ء  
قیمت فی جلد چار۔

**شرح قانون سود و نا واجب ہند** { ایک نمبر ۱۸۹۵ء  
قیمت فی جلد چار۔

**شرح قانون انتقال جائیداد** { ایک نمبر ۱۸۹۵ء  
قیمت فی جلد چار۔

**شرح قانون شرع محمدی** { ایک نمبر ۱۸۹۵ء  
قیمت فی جلد چار۔

**شرح قانون انتقال ارضی زرعی پنجاب** { ایک نمبر ۱۸۹۵ء  
قیمت فی جلد چار۔

**شرح قانون مالکداری ارضی پنجاب** { ایک نمبر ۱۸۹۵ء  
قیمت فی جلد چار۔

**شرح قانون ورثت ہند** { ایک نمبر ۱۸۹۵ء  
قیمت فی جلد چار۔

**شرح قانون شہادت ہند** { ایک نمبر ۱۸۹۵ء  
قیمت فی جلد چار۔

**مجموعہ کتب امتحان عرائض نویسی پنجاب** { یعنی ایک نمبر ۱۸۹۵ء  
قیمت فی جلد چار۔

**مجموعہ کتب امتحان لکھنؤ** { ایک نمبر ۱۸۹۵ء  
قیمت فی جلد چار۔

**دنیائے اسلام و عیسائیت** { عیسائیت کی طرح ایک ہزار سال  
سے اور اسلام کو کیونکر بریتیت کی مرکز دیکھنے کی کوئی شادی کا نمبر ہے اس کی  
پوری کیفیت اس نادر تالیف میں ملے گی۔ قیمت صرف ۶

**مجموعہ کلام شبلی** { مولانا شبلی کے اردو کلام کا مجموعہ جس کا ایک ایک شعر  
اس میں شادی، مسدس، قومی و سیاسی نظمیں، غزلیات اور قطعات غرضیکہ ہر زمانہ  
اور ہر صنف کا کلام موجود ہے۔ قیمت ۱۰

**وجدانی نثر** { (سوز و گداز) اہل اللہ کی سوز و نیاز، سوز و ساز سوز  
و اضطراب حال و قال اور جو وہ حال کا ایک  
لازوال روحانی خزانہ۔ قیمت فی جلد چار

**اذکار الشیعہ** { محقق مولوی حافظ تاج الدین صاحب مکتبہ نجفی  
کا بہترین نمونہ ضمیمہ کتاب ہے قیمت ۱۰

**الفاروق** { خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح  
اسلامی تاریخات اور تاریخ اسلامی کا شاندار منظر ہولنا

**مسکس عالی** { مولانا الطاف حسین صاحب عالی کی مشہور اور مقبول  
قیمت ۱۲

**ان الشہ** { حقوق العباد و وزراء کار و بار و دینی طرز معاشرت کے متعلق  
قرآنی احکام مع اردو ترجمہ قیمت ۵

**قال الرسول** { حدیث نبویہ کا ضروری اور کارآمد خلاصہ اور باب  
مع اردو ترجمہ و شرح کے۔ قیمت ۴

**ازواج النبی** { حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات  
کی مفصل و مکمل سوانح و حال، لکھائی چھپائی دیدہ زیب

**کافہ سفید چٹنا اعلیٰ قیمت** {

**بنات الرسول** { حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کی  
مکمل مفصل سوانح و حال، لکھائی چھپائی نظر فریب۔

**کافہ سفید چٹنا اعلیٰ قیمت** {

**حائل شریف صبی ترجمہ** { ترجمہ اردو جامعہ از استاد عبدالقادر عجمیہ  
مکتبہ شریف صبی ترجمہ، مکتبہ شریف صبی، لکھائی چھپائی اور کافہ اعلیٰ

**مجلد چہارم قیمت صرف** {

**حائل شریف صبی** { مکتبہ شریف صبی، لکھائی چھپائی اور کافہ اعلیٰ

**مجلد چہارم قیمت صرف** {

ملنے کا پتہ: منیجر کتب خانہ متعلقہ تقریب (پنجاب)

مکتبہ شریف صبی، لکھائی چھپائی اور کافہ اعلیٰ

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغَيِّرُ مَا قَدْ خَلَقَ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ  
خدا اس قوم کی حالت نہیں ہرگز بدلتا ہے نہ جو اس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

ساداتِ قریش کا قومی اصلاحی و تربیتی پروگرام

رسالہ  
الفرس  
اَنَا نُوْبَعْلُ لِقُرَيْشٍ فِي الْغَيْدِ وَالْشَّيْرِ

جو

بفرمان عالی نشان سلطان العلوم اعلیٰ حضرت تاجدار و کن

اَدَامَ اللَّهُ رُفْعًا لَّكَ وَاجْلًا لَّكَ

مدارس محروسہ سرکار عالی کے لئے خرید کیا جاتا ہے

ایڈیٹر

محمد علی رونق صدیقی

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ۲ تاریخ اشاعت ہر ماہ کی یکم اور ۱۷ مقام اشاعت امرتسر

# قومی زندگی کی اہم ضرورتیں

قانون الہی ہے کہ دنیا میں کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی سوائے تفسیک اس کا ہر فرد قوم کی اصلاح و ترقی کے متعلق اپنی اہم ذمہ داریوں کو محسوس اور ان سے ہمہ ہوا ہوئے کی کوشش نہ کرے۔ یوں تو مسلمان ہند کی قومی ضرورتیں جتنی بھی کم ہیں مگر ان کی ذمہ داری علی قدر محبت ہم سب علیحدہ ہوتی ہے۔ بیشا میں یہ بیان میں جدا اصولی اور اہم ضرورتیں ایسی ہیں جو باقی تمام ضروریات پر حاوی ہیں۔ بھانے خیال میں ان اصولی ضرورتوں کی تکمیل مندرجہ ذیل عناصر میں کی جاسکتی ہے۔ ان عناصر کو رہنیت اصلاح ہمیشہ غلط فہمی اور پیش نظر رکھیں۔ ہماری فلاح و نجات اور ان سے روزگاری دے اعتبار سے قومی کی برابری و پاکست ہے۔ اس سے ہم عقلی مقاصد اصلاح و ترقی کے لئے المصلحت کی ہر اشاعت میں ان کا درجہ کو نظر کوڑ کیجئے۔ میں کتابا بار بار نظر پڑنے سے ان کی اہمیت و ضرورت مسماؤں کے دل نشین ہو جائے اور ان کے ذریعے سے وہ اپنے لئے مناسب اصلاحی نظام العمل تجویز کر سکیں۔ قومی مرکزوں میں اگر کسی وجہ سے فرقہ بندی ہے۔ تو ہو۔ مگر قومی زندگی کی مندرجہ ذیل اصولی اور مشترک ضروریات کو فرقہ بندی کے جذبات کے تابع کرنا ضروری قوم کو قعر ہلاکت میں دھکیلنا ہے۔ لہذا اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

## ۱۔ مذہب

اسلام ہماری قومیت کی روح اور ہماری سعادت و آبرو کا قیاس ہے۔ اس سے روزگاری و جلا امتیازی موجب شرارہ و پاکست ہو۔ اسلام کی روح ہم سب کو متحد کرنے اور دنیا کا تقابلی کچھ کرنے کے لئے۔ تو کیا حکیم کا صبیح مطالعو اور سوئے حسرتی کریم کا لین نظر رکھنا ضروری ہے۔

## ۲۔ اخلاق

جس قوم کا اخلاق اصول عدم برتری ہو۔ یوں جو اذکار و تقویٰ کی طرف تھکتی اور وہ وقت اور وقت کا معتدل استعمال نہیں جانتی وہ جیتنے والی ہو۔ اسی وجہ سے جلد فنا ہو جاتی ہے۔

## ۳۔ تعلیم

اذا قوم کو ہر قسم کے کلام علم و فنون کی تعلیم و ترقی تمام ترقیات و کمال کا منبع و سرچہ ہے۔

## ۴۔ صحت جسم

تندرستی ہر اہمیت ہے۔ مریض اور کمزور قوم اس مکان کی بلند پرواہی کی بنیاد پر تعمیر کیا جاوے۔

## ۵۔ معیشت

پرگنہ روزی پرگنہ دل تجارت اشاعت اور صنعت و حرفت قومی ترقی کے لئے ناگزیر ہیں۔

## ۶۔ نظر قومی

قومی ترقی کے لئے ایک باقاعدہ کام کرنے والی تنظیم کی اشاعت کی ضرورت ہے۔

## ۷۔ تحفظ حقوق

جب تک ہر فرد میں حوصلے سے کامل مداخلت کا نظام نہ ہو اور قومی اصلاح و ترقی کی بہت کچھ کام نہ ہو۔

## ۸۔ اشاعت اسلام

اذا قوم کی تبدیلیں اضافہ کرنا قوم کی تقویت و ترقی کی کوشش کا نہایت ضروری جزو ہے۔

# یاد رکھنے کی باتیں

- (۱) ہر قسم کی خط و کتابت میں منبر خریداری کا حوالہ دینا ضروری ہے؛
- (۲) ہر قوم کو ملنا ملنا کرنے والے حضرات اگر غشاؤ خریداری و عدم خریداری سے مطلع نہ کریں گے، تو دوسری اشاعت کا ہر جان کی خدمت میں بیسیذ و بی بی بھیجا جاگا جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی و قومی فرض ہوگا۔
- (۳) قیمت سالانہ تین روپے بذریعہ منی آرڈر اور تین روپے دو آنہ بذریعہ دی کی مقرر ہے۔ طلباء بشرط تصدیق ۸ روپے رعایت لے سکتے ہیں، ایسی صورت میں زر چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجنا ہوگا۔
- (۴) مضامین صاف، خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھے ہوئے آنے چاہئیں؛

- (۱) اللہ تعالیٰ ہر انگریزی لکھنے کی یاد اور لکھنے کو با متیا تاہم پوسٹ کیا جاتا ہے، ہذا ۲۲ تاریخ تک اگر کسی بھائی کو موصول نہ ہو تو وہ دوسری اشاعت سے پہلے پہلے دفتر سے کر طلب کریں ورنہ بتدیگر چہ نہ ملنے کی شکایت بے معنی ہوگی۔
- (۲) اگر کسی وجہ سے پتہ تبدیل ہو جائے تو ضروری ہے کہ وہ پتہ سے دفتر کو مطلع کر کے اپنے ایڈریس کی صحت کریں ورنہ عدم دستی کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔
- (۳) جواب طلب امیر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے ورنہ جواب نہ دیا جائے گا۔
- (۴) ہر برگ خط و وصول نہ کئے جائیں گے۔
- (۵) ناقابل اشاعت مضمون واپس نہ کئے جائیں گے۔

نیازمند مینبر

اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَّقِيْنَ

# سیارک ویرین کا قومی اسلامی اوتاریشی پرچم

## دورِ جدید

### ایڈیٹر

### محمد علی رفیق صدیقی

تین روپے

قیمت

جلد ۱۲، مارچ ۲۹ء مطابق ہشتوال ۱۳۴۱ھ نمبر ۳۷

## تہمت دورِ جدید

از جناب علامہ غوث صاحب عثمانی مدنی

رسید مرزہ کہ آمد بہار و سبزہ دید  
پسبزہ سُرخ گل چوں شفق بر چرخ بلند  
شجر ز شاخ بدست چو پتہ خزانے نثار  
مداں بہار کہ معبودت ایسے گانہ  
بہار حسن امور تریش شد و چند  
گرفت رونق بازار کار از رونق  
قناد کی کہ بشواری لوریاں ز حد  
مبارک است با جباب و ہم پی خواہاں  
بمقتضی قوت چمنیں بودشاہاں

ظلیفہ گر برسد مہر ش گلست و نبشید  
بجئے آب رواں چوں مذاہب سیم سغید  
سمن چمنیدہ ز صہب شایع عیش اندر عید  
پئے قریش کند مہمت بدورِ جدید  
فضا و کار فرماںی گرفت و گشت سعید  
نمود مہمت او کار کماں ہداں بسزید  
چونو راست کند جمشام اندر جہان  
کہ کام حاطر شاں جلوہ گرد و گشت پدید  
کہ سعی جہد فروئی کند براے مزید

برائے رونق این کار دست خود بردار  
علامہ پرتو پین کرد کار و جہد

# حکم و عقوبات

## حکایات

۱ خلیفہ یعقوب بن لیث ابتدا میں مین کا کام کیا کرتا تھا اس نے اس کو خفا دیکھتے چہا، آخر میں اس نے اپنا کام چھوڑ کر خیال کیا کہ عمر گرا یہ مین میں صرف کرنی انتہائی زلت ہے پس عالی ہستی کے وسیع کوئی ایسا کام کرنا چاہتا تھا کہ اس کا سیال ہوئی تو تہلدار اور نہ وہ طلب میں تھا وہی خور بندہ نامی کا باعث ہوئی بغیر یہ ہوا کہ اسی کا صلیبی سے وہ بادشاہ ہو گیا،

۲ امام ابو نعیم قسری کے دربار حضرت بایزید علی کا ذکر ہوا کہ آپ ایک روز فرما رہے تھے کہ میں خدا کی رحمت میں کمال بننا چاہتا ہوں کہ وہ تم عقود کے گناہ کو دور میں مغفرت سے ڈانچے کہ مجھے شرم آئی کہ یہ زامی بھی پڑی سرکار کو کیا طلب کروں، ابو نعیم نے فرمایا کہ اسی عالی ہستی کے بیش بایزید نے دینا دینا میں نصیحت و برتری حاصل کی ہے،

بہت باز باش و باکر لپنگ  
کال جاہ مست و دنیا جہیز گنگ

۳ خلیفہ مالک کے دربار دیکر دنا کا بیٹا کس رہا تھا اور ایک عقلمند غلام کا ذکر لڑکا سامی کھڑا تھا مالک نے اپنے بیٹے سے پوچھا کہ دینا میں تجھے کیا چیز پسند ہے میں نے کہا خوش گھوڑی، آلات حرب، نوٹری، غلام اور سامان سلطنت، پھر

اس غلام کے لڑکے کو چاہا اس نے جواب دیا حق تعالیٰ ان ائین و دقتا اذ استقرت بلا حاشا تھا یعنی میری آرزو یہ ہے کہ میں غلام بن کر آؤں اور آؤں کی آواز کا جڈ ہاؤں، مالک نے کہا تو میرے بیٹے سے مجھے زیادہ عزیز ہے کہ نہ تیری کامیابی میں ہی کی ہو آئی ہے۔ بعد کے میرا بادشاہ ہر ملک کا بیٹا مشہور ہوا،

## اشارات

چشم بہرہ سے اس کا جلد و کچھ  
نکھ زباں بند رنگ دنیا دیکھ

جلوہ بیری سے اس کی ہے معمر  
دل کا آئینہ مصطفیٰ دیکھ

دل ہے اپنا کہ ہے پری حنا  
اس میں سرور دنیا تماشا دیکھ

مہجوم مضطرب ہے یا  
نفیس خوشہ بیکہ تہا ہر

جاہلوت خاموش میں جلوت کزری لے  
اور بقعر تاریک میں نور حشر دیکھ

چاک صبح کا ناکہ گر گیاں پر خیال  
دہن میں آٹھونڈا ہوں طبع محسوس میں،

پیلو فرنگ گھاہ پیدا کر  
گشک چھوڑ دلفریباں

شکوہ شربت جہیز گنگ  
دنیوی کامینات دیکھتا کہ

ہے بہار احت و حصار دگل  
روست دشمن سے رہا پسند کر

## اسجادات

موتوانی ہائیکل اگر سنا کے ایک بغیر کل رسنہ  
ہر گنجا کا سب ہو گئی دہرائی ساکیل پر سن کرے کو سبت  
مقبولیت حاصل ہر جا گئی، اس کا دھڑی کی کہ اس کا ایک  
ایسی باسکل بنائی ہے ہر فضا میں ہر روز کو کھتی ہو، یا

## ہدایات

احمد کی نے نزع کی حالت میں اپنے بیٹے بیٹہ  
نصیحت کی اور کہا کہ اگر اس پر عمل کر دے تو دنیا میں  
خوش و خوشم زندگی بسر کرے گا، سنو!

تیشا! دنیا فانی ہے، ہر چیز مٹ جانے والی ہے  
خدا کی ذات کے سوا بقا کسی کو نہیں، جہاں تک ہو سکی

کر دے مرنے کے بعد ان کا ساتھ دیجی، دنیا قوی غیر  
حیثیت کو بھی، اہتہ ہی زہید دنیا میں، اہتہ ہی دیرین کو

خوت ہو، جہاں کی خاطر کرو، سائل کو گھر سو فانی اہتہ نہ  
جانے دو، وعدہ کر تو کوا کر، جن لوگوں کو میں ہندیں

وہ اپنی خوشبو میں عزت کی گھاہ کو نہیں بکھو جانے لگتا ہے  
جو اور خدا سے دوا ہو، دنیا میں معلوم ہے کہ میں کی

الدار آؤں نہیں، میری کل جاہا جس کے تم مالک ہے کچھ  
کے چند دھت، ایک تہوار ایک منہ، چند بیٹیں اور ایک

گھوڑا جو۔ یہ چیزیں تمام سو زندگی بسر کیے لئے کافی  
ہیں،

مرد باد کہ گیر و اندر گمشد  
دہشت است پسند بردار

شکر خراب ہونے کی صورت میں اس کی پروا نہ ہونے  
اٹھایا جا سکتا ہے ہر کا طریقہ یہ ہے کہ ایک لہو کو کھت

دی جانے جو فیڈل کے ساتھ لگا ہو تلے، اعجازہ  
لگا گیا ہے کہ یہ مسائل تین نزارفت کی ہندی ہر روز

کر سکتی ہے اور ۵۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہو  
اس کا مجموعی وزن ایک ہندو ٹھٹھ، قیمت تقریباً ۱۰۰ روپے



## نفسانیت کی جھینٹ

خاندانیت کے مولوی اپنی بخش صاحب پٹر تحصیلدار، انوری  
محکمہ گرجاؤں کے جس ذاتی تعداد سے جس ذاتی تعداد سے جس ذاتی تعداد سے  
اور میں گہری جھنجھی اور قوی معاملات میں خاص شغف و مہارت  
رکھتے تھے، اب وہ ہندو سال ہوئے آپ نے اپنی بادی کی اصلاح کیے "انجن فزیشن"  
کے نام سے گرجاؤں میں ایک قوی مرکز کی طرح ڈالی (انجن فزیشن پنجاب الگ  
بڈی ہے اور یہ الگ) عزیز و اقارب اور متعلقین کو شرکت کی دعوت دی، انجن فزیشن  
کی کاپیاں بیچ کر ان اور قریبی قریبی کی ترتیب تنظیم سے باقاعدہ ایک انجن بادی چلی چلا کر  
چھپیں، کچھ کام ہی ہوا، پھر پھر یہ بات ہے کہ مولوی صاحب نے قریبی و قریبی دورے مولوی  
کے بعد رسم و رواج سے متعلق ایک سوسائٹس میں شریک کیا اور اپنے بھائی کے دوستوں کی کہ وہ  
غیر شریک نہیں ہوا، احتیاج اور شریک احوال کی پابندی کی کوشش کرے، انوت و عورت  
محبت و عورت و بھتیجی و علم و اداری و دو خاندانی اور جن میں کچھ سمجھ جائے،

مولوی صاحب کی زندگی ایک نوجوان کی حالت میں تھی تو ان کے ساتھ معلوم ہوتا  
ہے لیکن آپ کے انشائیہ کچھ بھی سمجھی!

ہیں تو قیام اور ان کے واقعہ ہی کہ درمیان میں جگہ سے سنبھالوا، ابھی وہی یاد  
گزارتا ہوں گا، لیکن آج میں یہ مقدمہ کر کے سخت رنج اور دل سے متاثر ہوا، کہ  
مولانا مرحوم کی محنت و کامیابی کا یہ نتیجہ بھی اتنے قدر کی گزشتہ میں انکسار کیا  
وہ انیت کی خدو ہو رہے، انکسار میں جن میں صدر، نائب صدر، فنانس  
سکریٹری اور جو انٹ سکریٹری ہی مثال میں بعد ہجرت میں اس طریقہ سے جو گئے  
ہیں، یہ ہے مسلمان کی امیدوں کا حشر! آہ عظمیٰ مولانا کون کون سا  
صدر ہوا ہوا گا!

کیا کارکنان انجن فزیشن کی حالت اور اس حقیقت کو رہنمائی میں لانے کی کوشش  
کریں گے؟

معدوم غلط فہمیوں کی وجہ سے قوی معاذ کو خطرہ میں ڈالنا قرین داخل نہیں  
ہے، لہذا مناسب ہے کہ حالات کو درپاہ لانے کی بجائے جلد کوشش کی جائے،

بیل تک لکھا جا چکا ہے کہ انجن فزیشن کے طرف سے ایک مراسلہ معدوم ہوا جس  
میں بعض ملازمین کو کوشش کی گئی ہے، کہ انجن فزیشن کے مطابق اپنی ذات میں انجن فزیشن

ہے لیکن بعض خواہ مخواہ مخالفت اور نفائی کہ وہ اس سے بڑے نام رکھی کوشش کر  
رہے ہیں جس کو ثابت ہو سکے کہ انجن کے شیرازہ اور انجن فزیشن میں فرق لکھ دیا  
ہوا، اصلاحی مرکزوں کی تربیت و ترقی میں تزلزل نہیں دے، اس کی تباہی کا بیگم

میں اور ارسال کی،

"انجن فزیشن" کے ایک سو سے زیادہ خریداروں نے اس کی مالی شکایت  
کو کم کرنے کے لئے دو دو سال کی محنت سالانہ پیشگی عطا کر دی،

کشتیری کو اس کے معاذ میں داخلین پانچ پانچ اور اس میں وہ بے نام  
سالہا سال تک دیتے ہیں اور بعض نے تو ایک ایک سو خریداروں سے نقد  
قیمتیں بھی دلایں، بھلا یہ ہر سو خریدار کی کسی گرم اور چٹھی یا مصالح  
دار پامی کے حامی نہیں لیکن با، یہ ہر سو قبولیت عامہ نہیں اپنے ملازمین میں  
حاصل ہے اس کی دوسرے جہاں یہ ہر سو اخبارات قابل مبالغہ ہیں، اور ان  
ان کے معاذ میں کی عمدہ سستی، عالی گہنی اور مسالہ بھی بھی قابل تحسین و تعریف  
ہے،

انقرضیہ ایسے نقد و پیش رسالہ کے سرگرم معاونین میں سے حال میں  
قوم کے غمگین اور ادائیہ ناز و نندہ ڈاکٹر محبوب عالم صاحب فزیشن نے فزیشن  
فزیشن سے خطاب کے عنوان سے ایک لائحہ عمل ترتیب دیا جو بے قوم ہے جو  
قوی مطالبہ کیا ہے وہ بذاتہ اس قابل ہے کہ وہ تمام خیال اور تمام عمل جو کہ  
اس پر قوی اور مخصوص قریبی مدد دل کرے اور محبت قوی اور غیرت ملی کو کام  
میں لائے ہوئے عملی طور پر دنیا کو مسابا کا ثبوت بھی پہنچا دے، کہ  
اولیٰ انجن فزیشن صاحب کے لئے ہے  
سندھ بھارتیہ اور کوہ سے دیا جاتی ہیں

پہلے گزشتہ باعزت زندگی بسر کرنے کے لئے میں قوم میں پروگرام پر  
عملدار کی، انتہائی مسعاد ایک سرمایہ تجویز کرتے ہوئے اس بات پر متفق کرتے  
ہیں، کہ

ہیں کہنا بنا جو کچھ کہہ چکے اب دیکھنا یہ ہے  
کہ ہوتا ہے، ہمارا ہی آہ سوزاں کا، انٹر کونٹنگ

خادم القوم

قاضی ظفر حسین خاندانی، سہروردی، میانپور، گوجرانو

جو لہذا انجن فزیشن ہے، کہ اس خطرہ کے سبب اب پروہ بہت جلد متوجہ ہو،  
انجن فزیشن اور اداریہ تیسری تیسری اور اسی اصول پر دنیا میں قائم ہے، اور اسی  
اصول پر کارپوریشن انجن کو کارپوریشن بنانا چاہی، امید ہے کہ انقرضیہ کی آئینہ

نہایت شاکستہ حال حاضر کی جا گئے



## سوراج کا کامیاب نسخہ

پرم آؤ دلی اور علم سوراج لہرانے کے لگی ہار دلی  
کا میدان بارا منتخب ہوا۔ حکومت خود بخود

کے اعلان کی کئی تاریخیں مقرر ہوئیں۔ مگر کوئی ایک بات بھی تو اس ذاتی خاوند  
سیاسی کے رہنا ہوتا گا ندھی گہر گئے اور متحان محسوس کر کے سستے کے لٹو  
کنج عزت میں جلیبھے خیال تھا کہ اس خاتون کوئی بہترین لاطعل عمل اور صحیح  
چارہ کار تلاش کریں گے۔ لیکن تم دیکھتے ہیں کہ

وہی قصہ مقابلہ کا جو پہلے تھا وہ اب سچ

فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے کا تھنہ اور بننے کی بنیاد تھی۔ اور اب کئی ہوئے  
اور بننے ہوئے کو جلانے کی تلقین ہے۔ چنانچہ ۱۴ مارچ کو گلگت کی شہر ماہند پارک سے  
بارہ دلی کی قائم مقامی کا فخر پہل ہوا ہے۔ ایک عظیم الشان جلسے کے ساتھ بدیشی کپڑوں  
کی آفتاب ہوئی ملنے کی رسم کا ہندوستان کے ہیرو گا ندھی نے اپنے مبارک ہاتھوں  
سے افتتاح کر دیا ہے۔

ہاں تاہم کی رائے ہی نہیں بلکہ آپ کہتے ہیں کہ برطانوی مال کا مقابلہ  
سوراج حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے؟ اور اس کے لئے آپ نے حوام سے التجا  
کی ہے کہ وہ غیر ملکی پارچہ کو نہ لائیں کہ مقابلہ کا فرض ادا کریں؟

یہ اس تخلیق کا نتیجہ ہے۔ کہ معمول سوراج کا صحیح نسخہ آپ کو ہاتھ آ گیا۔ اور  
وہ نسخہ دیاسلانی اور بدیشی کپڑا ہے۔ مگر فرزند وطن ہی خواہن ملک اور  
سوراج دیاسلانی کا ایک ٹیکس میں لیں۔ وہ ہندوستان کے ایک کوٹے سے دوسرے  
کوٹے تک کی ان تمام مالدکیوں کو جن میں بدیشی کپڑا بھرا ہوا ہے ایک ایک کر کے  
دکھاتے چلے جائیں۔ تو دہی دیں میں سب قصوں کو جو جایش، ملک اپنا۔ حکومت  
اپنی، انگریزوں کی کیا مجال کہ اس انفسول کی تاب لائیں اور ہندوستان غفل  
کرنے پر مجبور نہ ہوں۔

**نقصان مایہ**  
**شہادت مسیہ**

ہاں تاہم گا ندھی کی حصول سوراج کیلئے یہ بھڑک "بدیشی  
کپڑے کا مقابلہ کیا جائے" اٹھاتے جایا جائے؟ غلط! وہ  
نا قابل عمل ہے۔ بدیشی کپڑا محض اس خیال سے آگ کی مندر کو بنا کر بدیشی ہے۔  
نقصان مایہ اور شہادت مایہ کا مصداق ہے اور اس پر ہر جو عمل کرنے کی تیار  
نہیں۔ ہندوستان میں کر دہ مارو پے کی تہارت بدیشی کپڑے کی ہے۔ اور وہ بیکار  
تہا نہیں ہو سکتی۔ فرید کردہ لہرانا اور رفت ہاتھ آتا دونوں باتیں ناممکن۔  
ہندوستان گا ندھی کی جس تجویز سے ایک عارضی ہنگامہ آرائی کے سوا کوئی مفید نتیجہ

مرتب ہونے کی امید نہیں ہو سکتی۔ ہاں تاہم پہلے ہندوستان میں کپڑے کے  
اس کثرت سے کارخانے جاری کرایش کہ ملک کو بدیشی کپڑے کی احتیاج نہ رہے  
اور پھر مقابلہ بھی کر لیں۔ موجودہ حالات میں تو بدیشی مال کی ہر شہر زندگی میں  
ضرورت ہے اور مقابلہ ایک خیال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔  
ملک کے سامنے ٹھوس اور معقول بات پیش کرنے کی ضرورت ہی ان کہانیوں  
سے تو کچھ حاصل نہ ہوگا۔

## قومی ترقی کا راز

ہندہ بھائیوں نے یہ بات اچھی طرح سمجھ لی ہے کہ  
جب تک قومی اتحادوں اور رستگاریوں اور اخباروں کو ہر ممکن ذریعہ سے مدد نہ  
دی جائے گی قوم کی ترقی دشوار ہے اسلئے وہ شادی بیابہ کے مواقع پر بدیشی قومی  
انٹی پوسٹنوں اور اخباروں کو نہیں بھولتے، حال میں لاچارندی مل رہی ہے  
جس طرفت انبار لے اپنے لڑکے کی شادی پر جن بھلاؤں، جین پاٹ سالوں  
اور جینی اخلاط کو، مارو پے کی رقم عطائی ہے، جینیوں کے ایک اخبار  
چھ شادیوں کا ذکر درج ہے اور ہر شادی پر کچھ نہ کچھ رقم قومی اخباروں اور قومی  
انجمنوں کے لئے نکل لی گئی ہے۔ مسلمانوں کو ان مائل کی پرواہ نہیں انفسول  
دیہودہ مراسم پر وہ دل کھیل کر صرف کر دیتے ہیں لیکن قومی امور کی جانب توجہ  
نہیں ہوتی۔

ناخواندہ ہندو بھائی اپنے قومی جرائد کو محض اس خیال سے خریدتے ہیں کہ ایک  
قومی جریدہ کی امداد ہو لیکن پڑھے لکھے مسلمانوں کو اس بات کا بالکل احساس نہیں۔  
یہی وجہ ہے کہ کئی مفید صحیفے عدم توجہی کے اتفاقی کی نذر ہو جاتے ہیں۔ ضرورتاً  
کہ برادران ترقی ہی اپنے ہاں کی تقاریر میں قومی امور کا خاص طور پر خیال رکھیں  
**پانچنجر اور رورائہ**  
**کا مٹا لہر**

ہندو برادری کو قومی امور میں مال و دولت تک لٹا دینے کے  
میں دریغ نہیں ان کا مذہب ایسا اس درجہ ترقی کر گیا  
ہے کہ قومی معاملات کیلئے ہزار مارو پے کا مقابلہ لکھ کر ایک اشارہ میں وہ پورا کر  
کی قدرت رکھتی ہیں۔ چنانچہ  
گشتہ دنوں ہما تھا گا ندھی کو جب دورہ سندھ کیلئے مدعو کیا گیا تو انھوں نے  
اس شرط پر رواں جانا منظور کر لیا کہ "لا لالہ جت رائے سمور بل فٹلے لئے پانچنجر  
روپیہ روزانہ انھیں دیا جائے" ۲۰ فردی کو احمد آباد سے آپ سندھ روانہ ہوئے  
اور وہ فردی کو سندھ سے دلے گئے اس دربان میں آپ کے مطالبہ میں جو رقم جمع ہوئی  
اس کی تعداد ۷۴ ہزار ۱۰۰ سو باسٹھ روپے نو آٹے گیارہ پانی تھی۔ کیا مسلمان، شہر

## مہر اس کے لٹ

### خطاب مہر اس کے لٹ

ذیل ہاؤس میں جناب شیخ محمد حسین صاحب جٹھڑی کے چور کشتی کی کھول

تقریباً کہ ہر ایک جنوں تم کو  
کہا ہے اب مراست کا لول ایسا  
چھپتی ہے مراست بناوٹ سے  
کہا صاحب گورنر نے جو غا ہر ہے  
نکلیا ہے عوب کی تو جوا تم نے  
نہاریج کی دی جو اجاوت کچھ  
نہا ہے نظر تم میں جواں کوئی !  
جو واضح ہو جو قانع ہو جو باق ہو  
کہیں پر جس منابر ہم عوب تم کو  
ہے تاکہ صادق یہ کام اب تو  
تجربہ ہے کہو آؤ کہ ضلصل ہوں  
کے پیشہ کہ ہوں پیل والیں ہی  
کرے جو چلے ہو قوی پیچیر ہوں  
یہ جی تم کہ شیداں نے پڑائی ہے  
صاحب سے لب اپنا ملے ہو ،  
رٹوں پاک پر تھمت لگاتے ہو  
ارے تم کام تو اپنے ذرا دیکھو ،  
ذرا کر دار پر ڈالو نظر اپنی  
کہیں لگتے ، کہیں باجا جاتے ہو  
کہیں جھنجھیں سو محسن کو کہے گر دیا  
کہیں ! کہیں نہ ہو لگائی ہے  
انہی افعال بد عورے سے نجابت کا  
یہ عزت ہو ؟ یہ خود رادی یہ عزت ہو ؟

خدا خود ذرا انصاف سو کہنا  
وہ قادی تھے نہ اعمال یہ ان کے  
وہ مسلم تھے وہ مرمن تھے نہ ہی تو  
وہ عادل تھے ، حاجی وہ تاجر تھے  
بناوے ؟ کوئی اب ناس نہیں  
سر سر ہر حاف ہے ، جو نادانی  
فلک حیراں نہا رہی ہیں جہاں پر  
ذرا عید دل میں خود ہی مشہ ماؤ  
وہا پر حتم کرنا ہوں کام اپنا  
مرا و مستقیم ان کو دکھا یارب  
سہی ماہ ہدی کچن ہر ہا ہر گما  
کہو سارے دروہیں بسلام ہر  
وہا ساری گئی جب کساںوں میں  
تہا سکون عوب کا کہ اب یہی گہنا  
وہ قادی تھے نہ اعمال یہ ان کے  
وہ مسلم تھے وہ مرمن تھے نہ ہی تو  
وہ عادل تھے ، حاجی وہ تاجر تھے  
بناوے ؟ کوئی اب ناس نہیں  
سر سر ہر حاف ہے ، جو نادانی  
فلک حیراں نہا رہی ہیں جہاں پر  
ذرا عید دل میں خود ہی مشہ ماؤ  
وہا پر حتم کرنا ہوں کام اپنا  
مرا و مستقیم ان کو دکھا یارب  
سہی ماہ ہدی کچن ہر ہا ہر گما  
کہو سارے دروہیں بسلام ہر  
وہا ساری گئی جب کساںوں میں

متیر اپنا فلک اب تمام لے تو بھی  
خدا سے ذرا ملن کا نام لے تو بھی

### امتیاز نسل

(مرشد نگار ہی کے الفاظ میں)

صاحبان بھارتی و بعیرت پر روشن ہے کہ اس دور آدوی میں ہرقوم  
اپنے رعو مزید ارتقائی کے خیال میں تھک اور سرگرم کرکشاں ہے ، جو نہایت سکھ  
اور قابل رشک اسے ، لیکن حقیقت سوا سوا ان اور تقریر نسل تو کسی ذہب ملت  
میں ہی روا ہیں بلکہ اگر سچ و صحت تو حقیقت الامر کو چھپا کر دیدہ اور انستہ اپنی  
قومیت تبدیل کرنا باکلی ہی ... .. کہلانے کے مترادف ہو ، اعاذنا اللہ  
سبحانہ ، پناہ بخدا ،

رسل و بلاغ "امروزی عور اپنے آپ کو ایک اعلیٰ درجہ کا مبلغ خیال کرتا ہے  
مرد شہتہ اشاعت میں خوب حق تبلیغ اور کیا ، یعنی اس میں کہ ایک مضمون مصلحت

# داستانِ پانپہ

کیترا: جہاں پناہ دی، وہاں کفر قہر لائے ہیں، آرام نہ رہے میں،  
 بالو! اچھا تو سخت عالمی میں عرصہ کر دو کہ چو چک بار بار بی کی اجازت چاہتی ہے  
 بہت اچھا! یہ کہہ کر کفر اب کے ساتھ انہیں چلی گئی اور وہی مٹ میں آکر بولی،  
 کیترا: حضور! تشریف لائے ہیں!

چو چک اور بی غصہ میں کین کر سنبھل کر باادب کھڑی ہو گئیں، دروازہ کا پردہ اٹھا،  
 شاہ حسین اندر داخل ہوئے، دونوں نے خوشی سلام کیا، شاہ حسین نے چو چک کو  
 سر پر حبت و شفقت کا ہاتھ دیکھا اور کہا، کہوں بیٹی! اغیر ہے! کیا جانتی ہو؟  
 اس فقرہ نے چو چک کو کچھ پریشان کر دیا، وہ ٹھنک آواز میں سی ہوئی بولی،  
 قہر عالم! موت کے سوا اب مجھے کیا تسکین پہنچتی ہے، جہاں پناہ کی تکلیف کا  
 کام نہ صرف یہ جو کہ صل کے دروازہ پر جو اندہ فقیر وہاں ہے، میں چاہتی ہوں کہ  
 اس کے حالات معلوم کروں!

شاہ حسین: (دلا پر دہائی سے) فقیروں کے حالات معلوم کرنے کا تمہیں کون کڑیاں ہوا؟  
 کوئی محتاج ہو گا اسے تو شہ خانہ سے کچھ لادیا جائے،

چو چک بیگم! میں! اچھا جان! اس کی خواہش یہی کچھ اور ہے،  
 شاہ حسین! توجہ کے ساتھ، وہ کیا؟

چو چک بیگم! اس نے پہرہ دار سے کہا تھا کہ مجھے .....  
 شاہ حسین! کہو! کہو! آؤ کبھی کیوں نہیں؟

چو چک! (بھج کر) کہ مجھے چو چک کے پاس پہنچا دو،  
 شاہ حسین! انگلیں ہر گرفت آواز سے، تو کیا تمہارا پیشہ جو کہ کسی میاں پہنچا دیا جا؟

چو چک! (خون سے تر گئی) اور نہایت عاجزی اور ہجوت کے ساتھ بولی، قہر عالم  
 مجھے اس سوال کی کسی جہات نہیں پہنچتی میں نے صرف یہ خواہش کی ہے کہ اس کے  
 حالات معلوم ہو جائیں!

شاہ حسین (کیترا سے): اچھا اس فقیر کو خاص محل میں بلاؤ،  
 کیترا! کچھ درجہ بہ درجہ، جہاں پناہ! فقیر حاضر ہے،

فقیر کو کچھ سی شاہ حسین! رنگ پڑا، افسوس سے بولا، آؤ! نیرنگ عالم کا بیڑہ  
 نوزد ..... انتساب دینا! یہاں بیگم نظر، کامران ..... مستزادہ کامران !!

## ایک دروغیز تاریخچی وقت

۹۱۱ء میں جبکہ سلطان تغیر الدین چاولی، مرزا کا ملان  
 کی سرکوبی کے بعد دوبارہ اورنگ نشین حکومت ہوا، سلطانہ الایات بسندہ  
 کے فقر فلک بوس سے ایک درناک آواز آ رہی تھی۔

”اے معلوم دستگردوں! شفقت فرماتے دے خدا! جسم، اسے  
 ڈٹے ہوؤں کے سہارے، اسے فائیدوں کی امید برلانے والے خدا!  
 (بھکی) ..... جسم ..... جسم ..... اسے بے حواسوں  
 کے مرض! اسے غریبوں کے والی! رحم، رحم!“

میں اس حالت میں ایک کیترا کی عالی شان نامہ کہ میں داخل ہوئی اور لڑھ  
 کناں سے مخاطب ہو کر بولی،

بالو! اس وقت ایک عجیب واقعہ دیکھنے میں آیا،

بالو! بہرائی ہوئی آواز میں کیا؟

کیترا! حملہ کے دروازہ پر ایک اندہ فقیر کڑا رو رہا ہے،

بالو! کیوں؟ ... کون؟ کیا وہی میری طرح معلوم ہے؟ آخر وہ کی وجہ؟  
 کیترا! یہ تو معلوم نہیں، آتا جانتی ہوں کہ اس نے پہاٹ پرستری سے پوچھا کہ  
 مرزا شاہ حسین! میرے سہارے کا یہی مکان ہے؟ اور جہاں یہاں ہو کر کیترا  
 سے کہا کہ تجھے چو چک بیگم .....

بالو! وہی چو چک بیگم! کہی کیوں نہیں، ایک کیوں گئی؟

کیترا! (دھی کر کے) ان دنوں نے کہا کہ مجھے چو چک بیگم کے پاس پہنچا دو،

بالو! (اندہ! پوچھا) (اسے) ان کو پرکھا ہوا؟

کیترا! (استری نے بے ہمتی ہی دیکھ کر اسے دروازہ پر فلک کر دیا، مگر بالو! اندہ! یہی  
 کچھ نہایت ہے کہ جاتے کا نام نہیں لیتا، دیوار سے لگا کڑا ہے،

ہر ہوتہ! اس کی راز ہے، در نہ کہاں ایک اندہ فقیر! کہاں چو چک بیگم

مرزا شاہ حسین! دے سہارے کا لائی بیٹی!

بالو! (بڑی غصہ سے) اچھا! کہاں ہیں؟



# مراست کی تاریخی حقیقت

حمید منبر

خوشترال باشندہ کسید لہراں  
گفتہ اکید در حدیث و بیگراں

چودھویں صدی ہجری کے پُر آشوب حادثات زمانہ میں سے قندہار میں بھی ایک عجیب و غریب واقعہ ہے جو تاریخی لحاظ سے اگرچہ مراست کی ادنیٰ قربت کی دو جہاں ڈچکس اور اُن غلبہ کے لئی جو ازل سے ہی محروم بقعہ نہیں اور اُن آنکھوں کے لئے جو پیدا نشائی مسلوب البصارت نہ ہو چکے ہوں ادعا سے تذکرہ کے جتنی سے جتنی پہلے ہی بے نقاب ہو چکی لیکن تاریخ کے بحرِ پیدائش کی غواصی سے جس قدر انمول موتی دستیاب ہو سکیں ان کی متعلقِ بخل سے کام لینا زیبا نہیں۔ اسلئے مراست کا تاریخی اہم اہم نام ہے دائیں بائیں ناقدین میں سے کسی بجائے اس کے منہ کے سامنے دکھانا انسانی ہے تاکہ تاریخ کے صحیح نمائندہ میں اپنی حقیقت۔ عملیت اور شکل و نسبت کو جو جس شناخت کر سکے:

بطور تکیہ تاریخ کی یہ ایک کھلی صداقت ہے کہ ہندو سوامی کے دستورِ قدیم کے مطابق جہاں برہمن مقدس۔ راجپوت۔ منگیا اور فوجی۔ اور سہنے تجارت پیشہ جماعتیں تسلیح کی جاتی ہیں اور ان کو گوری نسل کی اولاد یعنی کبیڑ کے آری کہا جاتا ہے وہاں حقیقت الحال یہ بھی ہے کہ "اونے اور غلامانہ قسم کی سیاہ چڑا جماعتیں اُن لوگوں کا مظہر ہیں جن کو انھوں یعنی آریاؤں نے ملطیع و متقا دیا تھا"

The Lower and servile dark.

skinned classes represent the people they subdue.

آریاؤں کے دافلہ ہندوستان کے سن و سال اور زمانہ کا صحت کے تحت معین کرنا نامکن ہے۔ اور اسی طرح سے اُس زمانہ کی تعین بھی نہایت مشکل ہے جبکہ برہمن کشتی۔ دیش اور شور کے نام سے ہندو ازم میں پاروں مقرر کئے گئے۔ البتہ اس قدر کہا جاسکتا ہے کہ وہ وحشی اور جنگلی قوتیں جو پنڈال کے نام سے موسوم ہوئیں۔ آریوں کے ساتھ تھیں اور مفلوج

لے دیکھو ہری ان دی پنجاب جولاہہ علیف۔

و منلوب ہو کر غلامی کی حالت میں آگئیں اور سبکے بھی ذات قرار پائیں۔ ان کو بستیوں کے اندر رہنے کی اجازت نہ تھی اور گاؤں کے باہر چھڑایا ڈال کر رہا کرتے تھے۔

جوں جوں آریوں کی فتوحات بڑھتی گئیں۔ اور انھوں نے کالے کاٹھن ہلی باشندوں کو زیر اور مطیع کر لیا۔ تو پھر واس۔ دیتا۔ امر۔ راکشس اور مچھ وغیرہ ان کے نام رکھ دیئے۔

زمانہ حال میں بھی ہندوستان کے قلمی باشندوں اور بکیر باسے آریوں درمیان سیاہ اور سفید۔ کالی اور گوری رنگت ہی ماہ الامتیاز ہے جو سد کنہری کا دم دے رہی ہے۔ چنانچہ بھیل گوند۔ سنتھال۔ سانھی۔ چمار۔ چوہدرے۔ ڈوم۔ میرانی اور سنگت وغیرہ اقوام انہی حقیقت اور کالی چھڑی کی لحاظ سے ہندوستان ہی کے قلمی باشندے خیال کئے جاتے ہیں۔

ہندو ازم کے زمانہ کی یہ ایک منسوب ضرب المثل ہے کہ برہمن کالہ نہیں اور ڈوم گورا نہیں۔ دیکھو۔ تاریخ احوال ہند۔ لیکن ہند اسلام میں اس کے مقابلہ میں مشہور ہوا کہ مسید کالہ نہیں اور میرانی گورا نہیں۔ ماورائے انہیں برہمن گلاسری جلدوم۔ ڈوم۔ چوہڑا۔ میرانی۔ ماچھی۔ جمہیر اور سنگت جبکہ سب ایک ہی نسل میں ہیں۔ تو پھر میرانیان پنجاب کو ڈگریاں میں منڈال کر دیکھ لینا چاہئے کہ کیا لہذا رنگ و روپ وہ ہندوستان قدیم کی کالی کھوٹی اقوام میں ہیں یا نہ؟ اگر ہیں۔ تو پھر کیا یہ اُن قدیم سیاہ چڑا اقوام کا مظہر۔ نمائندہ۔ بقلا اور یادگار ہیں یا نہ؟ جن کو آریاؤں نے مخلوم۔ مضطرب بنایا تھا۔ اور اگر یہ انھیں کا بقیہ ہیں۔ تو پھر اب صرف چار پانچ سال کے عرصہ سے اوچے تر نشیمن کے پیراہین میں نسبت متعلق بنیاد لانا چھوٹی مسمی دارو؟

میں فروغِ شمع سن دور ہے اسد

پہلے دل کا اختہ پیدا کرے کوئی

یہ بھی دیکھئے کہ ہندوستانی سوامی میں ڈوم کو جس نگاہ سے دیکھا جاتا؟ اس کا تذکرہ پبل آف انڈیا (People of India) کے صفحہ ۱۳۴ میں یوں کیا گیا ہے۔

The Doms, among whom we find Scavengers, vermin-eaters.

لے مناسب قائم رہی۔

executioners, basket-makers, musicians, and professional burglars, probably represent the remnants of a Dravidian tribe crushed out of recognition by the invading Aryans and condemned to menial and degrading occupations. Dr. Grierson has thrown out the picturesque suggestion that they are the ancestors of the European gipsies, and that Rom or Romany is nothing more than a variant of Dhim, in the ironical language of the proverb the Dhim figures as "the lord of death" because he provides the wood for the Hindu funeral pyre. He is ranked with Brahmins and goats as a creature useless in time of need. A common and peculiarly offensive form of abuse is to tell a man that he has eaten a Dom's leavings. A series of proverbs represent him as making friends with members of various castes and faring ill or well in the process. Thus the Kanjar steals his dog, and the Gujar loots his house, on the other hand the barber shaves him for nothing and the silly jolaha makes him a suit of clothes. His traditions associate him with donkeys, and it is said that if these animals could excrete sugar Doms would no longer be beggars. A Dom in a palanquin and a Brahmin on foot, is a type

توجہ دوم۔ جن میں فاکروٹ، کرم قور۔ جلاؤ۔ کوکر یاں جٹانے والے گوتے اور پیشہ و نقب زن پائے جاتے ہیں۔ جو جوہ اغلب اس ڈراؤ تو قور کوک باوگار کے منظر میں، جو جلاؤ اور کراہیں سے ناقابل شناخت طور پر کھلے گئے ہوں اور انہیں اذیل پیشوں پر لگائے گئے۔ "ہاگر کوکر برس نے ایک دیکھ نظر میں پیش کیا ہے کہ وہ پورہین صبیبتوں کے آبا و اجداد ہیں۔ اور دوم یا رول مسخ شدہ دوم کے علاوہ نہیں ہے۔ (یعنی مسخ شدہ دوم ہی ہے) "ہر ضرب لیشل کی نظر آتیز اصطلاح میں دوم کو فرشتہ موت کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مندوچہ کے لئے لکڑیاں مہیا کرتا ہے۔ وہ میز لکڑیوں اور برہمنوں کے ہی بھی ایسی مخلوق جو فرشتہ کی وقت تکمی ہو کسی شخص کو یہ کہنا کہ اسے دوم کا پس خوردہ کھانا ہے۔ ایک عالم اور مہیا دل آوار طرز کی گائی ہے "ہر ایک کی ضرب لیشل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مختلف اقوام کے افراد سے دوستی پیدا کرتا ہے اور اس عمل میں سختی اور نرمی برداشت کرتا ہے۔ مثلاً کچھ اس کا کتا بولا لیتا ہے۔ اور اس کا گھوڑا لیتا ہے۔ دوسری طرف نانی صفت اس کی حجامت بناتا ہے اور یہ وقت بولا اوس کے لئے کپڑے بناتا ہے۔ اس کی روایات اسکو کہ صلی کا تقریب قرار دیتی ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ اگر یہ خانہ بیسے لکڑیوں کے کھانے کا کھانہ کرے۔ تو دوم بھی بھی بھوکا نہ رہے۔ "دوم ہاگی میں۔ اور برہمن پیدل سناٹی کا سرنگوں شدہ نور ہے۔ "دوم جو مرد یا خراج شدہ ہونے کے عیب کا وہ ہے ہندوستانی سے سوسائٹی کے رگ دریش میں دوم اپنی جگہ پاتا ہے۔ "ماتمی تقریبات پر وہ لکڑی مہیا کرتا ہے اور وہ کے کپڑے بطور اپنے حق اللہ صحت کے لیتا ہے۔ وہ شادی کے جلوس کے ساتھ اوت پٹنگ طور پر گاتا ہے اور کوکر یاں غلاموں کے کھینچے اور بٹنے کے اوزار عام طور پر اس کی دستکاری میں ہے

اب اردو واقعات تجزیہ صاف ہی کر لگا رہی ہیں دوم کی متذکرہ فوق تاریخی شہرت نے باعتبار اشتیاق حقیقت سب مراہیت اور ادبی ترشیت کی شاہک پر خیر ادا کر لیا ہوا مراہیت برائے نصائبت چند عزمیہ نصائبت کی پراڈی و تو پھر مریت کو کوکی سوچنا چاہئے اگر پڑتال کی ہاڈو تو دینی سوڈر کیا کھاٹے پھر کیا ہے تو سب نہیں ہو سکتا کہ سہاویہ ہو کر ہوئے عیب کیوں کہ وہ ہاڈی عیب تو کو کوک کا جھوٹو عزم اور لکڑی کا چھٹا قاضی نظیر حسین فاروقی نے مستثنیٰ (ریٹائرڈ)

لے ہوتا ہے جو ہاڈو کب کب کھانے والے۔ سہاویہ گھوڑی زبان کا لفظ ہے۔ جس کے معنی مراد و خواست مختلف الفاظ میں پائے جاتے ہیں مثلاً بروئے ریل و فٹری سے کچھ۔ فاندہوش۔ ہونے لگے ملاؤ کچی۔ جس کا ہواوی۔ ہونے لگے تاریخ بلوچستان لری یعنی دوم۔ ہونے لگے ہاڈی ہلاؤ اور ہونے لگے ہاڈی۔ دی پنی بلوچستان کے دوم کو لکھتے ہیں بلوچستان میں اس کا دوم ایسی جڑی ہے ہر سال پلا سول یا ہر گئی جی۔

of society turned up side down. Nevertheless, out-cast as he is, the Dom occupies a place of his own in the fabric of Indian Society. At funerals he provides the wood and gets the corpse clothed as his privilege.

the making of a constant hue and cry that accompany a marriage procession, and lastly, when a

نیز جو نسل غلام کی نظر سے گذرے گا، اس میں نالت باغی ہو کر مریت کی پرورد  
وکالت کیلگی ہے، کیوں نہ ہو

اس کا راز قدامتِ حردانِ حسنین کسند

اگر ترقی و ان کی کسی معنوں کا جواب دینا مقصود حاصل اور بعض بحث ہے  
لیکن اگر خاموشی پیشین گوئی است، اس نہ بھی منتظر  
کی برہمی ہوئی جرات و جرات کو روکنا اصولاً و اخلاقاً مناسب معلوم ہوتا ہے  
تاہوین کو رام خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ جو فی حق صرف پروردگار ہے سید المرسلین  
علیہ السلام پرستیم کے احوال و احوال پرچہ پہنچانے سے نہ کہ ان کے قول و  
فعل کا کس حد تک اعتبار کیا جائے، پھر ترقی کیا ایسا امر میں ہے کہ طوطا کو  
اپنے انبیا میں تبدیلی کی جائے، حاشا و کلام - یہ ترقی ہی نہیں اور نہ ہی کسی  
جائزہ و رول ہے

اس میں کام نہیں کہ ان اگر مکملہ عند اللہ القاب کلمہ لینے بزرگی کا  
احضار تقویٰ ہے، چنانچہ صاحب تحریر نزاعِ نسل نے یہ آیت اپنے معنوں کی  
تصدیق و تائید میں پیش کی ہے، صاحب ادراک حضرت خود متعین فرما سکتے ہیں  
کہ وہی قدم کہاں تک ترقی نشا ہے اور دائم نزاعِ نسل نے اس آیت شریفہ کو  
ان کی وکالت میں کیوں پیش کیا ہے؟ مستانِ نبیہ صابہ المہشقر  
کیا انکی جیت انہی کے منہ نہیں؟

انجید میرا دے سخن حضرت قریشین فرمانبردار سید المرسلین علیہ السلام  
کی طرف ہو کر کہ ایسے فرقدار کے وگ آپ کے کام کی حیثیت کیا جان سکتے ہیں  
جس کے عقلمندان کی تصدیق ذاتِ کریم اپنے کام و نفع میں یوں فرما رہی ہے،  
وَمَا نُنَبِّئُكَ بِمَا لَمْ يَحْكَمْ عَلَيْكَ مِنَ الْغُلَامِ وَكَانَ يُحْسِنُ الْعَوَاذَ لَكَ  
سے نہیں بلکہ وہی اوج کے ذریعے جو جو کی طرف سے نازل جاتی ہے، بعض اہل  
فرقہ اپنے ہی منہ سے دے رہے ہیں، لیکن شکِ انت کہ خود یوں نہ کہ عطا کجود  
دے رہے ہیں دیل قبولِ حسد نہیں

سینے بابت اسرارِ کائنات سید المرسلین علیہ السلام پرستیم نے اس میں اگر مٹوا  
اَوْ لَوْ جِئَ اِنْ صَالِحُونَ بِاللَّهِ وَالْطَّالِحُونَ لَیْ یَسْئِرُ مِیْرَ اُولَادِہِی الْعَقِیْمُ  
اگر صالح ہو گا، اس تو اس کے واسطے اور بھلائی کے اگر کھالچ ہوں تو میرے  
واسطے، جس میں غلط امتیازِ نسب اور نسل کا نشانہ و نشانہ ہے،  
علامہ ازہرین قرابت کی حفاظت اور ترجیح میں کی آیات میرا ملاحظہ ہیں،

شَآءَ اَنْیَ اَنْتُمْ لَمْ تُوَدَّ ذِی الْعَرْشِ لَیْ یَسْئِرُ مِیْرَ اُولَادِہِی الْعَقِیْمُ  
کامیابی کرے ہوں، چنانچہ خدا کا ارادتِ محبت نہ تھکا کا نفاذ اپنے ہی نسبِ خاندان  
سے ہوتا چلا آیا ہے، اسوا میں مستحبات کے تقویٰ خدا ہی سے عزت نصیب ہوتی  
مگر شانِ مریت کے وکیل نے اس امر کو سبے بغیر ہوں کی وکالت کر کے خواہ  
محرمہ اپنے آپ کو نفاذِ علامت بنالیا، اور صحتِ ناپے صیب ہاک کی تابعدار  
کی سمجھ بھلا فرمائے، کیونکہ نواحِ دارین اہل کامیابی کا راز ہی میں مضمر ہے، (امین یا  
رب العالمین، و انت لا تعلم من النبیح آئندہ ملی)

کیریں (مولوی) فتح محمد جمبولی، ہیڈ پرنسپل، چوندہ ضلع امرتسر

## انجمن قریشی گوجرانوالہ متعلق

(انجمن قریشیان پنجاب اور انجمن قریشی دو جگہ گانہ مرکز قریش)

(احباب کو مصلحت نظر ہے)

آپ کو ویدہ نہیں کہ اس سال کو کچھ زیادہ عرصہ ہوا کہ گوجرانوالہ میں انجمن قریش  
کے نام سے ہماری راجب تعلیم بزرگ قید مولوی ابوالحسن صاحبہ یعنی فخر تحصیل دینے  
ایک کئی قلم کی اور اپنی قوم (مداری) کے مشترکہ افراد کی شریفہ مذہبی و علمی اہتمام فرمایا  
ہر ہوں کے ساتھ کائنات کا ہونا چونکہ لاہور میں اس لئے اسی وقت ہی چند ایسی افراد پیدا  
ہو گئے، اور اپنی طرف سے انہوں نے اپنی ایسی کوشش کی تھیں کہ آج تک کوئی مرتفع ضائع  
نہیں ہو گیا، جس میں ان کے مذکورہ بالا ارادوں اور خیالات کی توضیح نہ ہوئی ہو، بالآخر حال  
میں یہ نتیجہ مرتب ہوا کہ انجمن مذکورہ کے ان کارکنوں کی مینا بلکیوں اور مینا دو دلوں  
سے حمید ہر کر کے پیسے اس خاک کو انجمن مذکورہ کے صدر اور ممبری سے مستغنی ہو کر  
مجبور ہونا پڑا، بالبدول دیکھنے والے اور باخبر ممبروں اور صدر دلوں نے یہی بطور احتجاج  
اپنا پاسلئے ان ہی سے ضابطوں کی بنا پر داخل کر دی اور انجمن سے اقلیتی اختیار  
کر لینے کے سوا کوئی چارہ کار نہ دیکھا، چنانچہ مجھ سے علاوہ ۲۰ اہلین انجمن نے  
انجمن کی اصلاح کے قضا صابر یا احتجاجاً یا استغنے داخل کر دیے ہیں، سر دست قوی  
مصلحت کے سوا کسی زیادہ نقصان میں جانا ضروری نہیں سمجھا جاتا، اگر ضرورت  
پیش آتی، تو ان بے ضابطیوں کے تمام دست کزدہ حالات منظر عام میں لاؤ  
جا سکتے گئے، یہ اطلاع ہماری باقاعدہ تعلیم کی کا اعلان ہے،

انجمن، غلام غوث صدیقی، گزشتہ پندرہ سال پہلے پرنسپل انجمن مذکورہ





## مستقبل کے متعلق

کائنات بہت سی جن خطرناک اور ہزار ہیت وادیں سے گزر رہی ہے۔ ان کو دیکھ کر ہر شخص مستقبل کا اندازہ لگانے اور کوئی نہ کوئی پیش گوئی کر دینے کا قیصر کر لیتا ہے۔ بالکل ایسی پیش گوئیاں جن میں دنیا کے خاتمہ اور تباہی کا ذکر ہے کثرت کے ساتھ دیکھنے میں آتی ہیں۔ حال میں اسی قسم کا جو ہر لطف انکشاف بھی عاملوں کی طرف سے ہو رہے ہیں وہ ناظرین القوس کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے وہ ہوا۔

### دو ماہ بعد قیامت ہوگی

گذشتہ دس سال ہونے کے آثار اہل لندن میں حضرت مسیح کے دوبارہ دنیا میں نزول فرماتے کے متعلق ایک کاغذ پھیل رہی تھی۔ اس میں شریک ہونے والوں نے حقیقہ طور پر بیگانگی کی بجائے کہ دنیا کا خاتمہ قریب ہونے والا ہے۔ اگرچہ اس کے تفصیلی بیانات میں ضروری اختلاف ہے اور اس کے وقوع میں آنے کی صحیح تاریخ میں شک ہے تاہم انھوں نے بیان کیا ہے کہ اسی وقت ۱۹۷۷ء یا اپریل ۱۹۷۸ء میں تمام کاغذ نامہ مستی نابود ہو جائیگا۔ ان دو تاریخوں میں ایک کا صحیح ہونا یقینی اور لاپرواہ ہے۔ ان پیش گوئی کو کنیولوں کا بیان ہے کہ وہ جال کی آمد کی ضرورت ہوگی۔ چہ نہیں کی شکل کا ہوگا۔ اول وہ شام کے میدان سلام میں بطور بادشاہ قدم رکھنے گا۔ پھر فرانس کو فتح کرے گا۔ اس کے بعد وہ سلطنتوں پر قابض ہوگا۔ اور اس زمانہ میں ایک کروڑ عیسائی تمام دنیا میں ہوں گے۔ بنگلہ دیش کے ۴۰ لاکھ ہم ہزار عیسائی سنہ ۲۰۰۰ء میں مراہیں گے۔ اور ۵۸ لاکھ ۵۹ ہزار مسیحی کوہ سینل کے قریب ایک جنگل میں اکابر ہوں گے اور ساڑھے تین سال وہاں انتظار کریں گے اس کے بعد جو دنیا عیسائی ہوں گے وہی ۱۴ لاکھ ۴۰ ہزار والوں کی طرح مہر گئے عالم بالا ہوں گے۔ باقی ہر مقام پر دجال کی حکومت ہوگی۔ انگلستان کے ہر قصبہ میں اس کے عہدہ بت لکھنے جائیں گے۔ اور سب سے ان پوچھن فقیر کی پیش کرنے کے واسطے کہا جائیگا جو انکار کر لیا قتل کیا جائیگا۔ اور جو اطاعت قبول کئے جائیں گے ان کی پیشانی اور اڑھائی بازو پر ۶۶۶ ڈاک دیا جائیگا ہر مہر نوئل فلان میں پوچھنے کے اعداد کا شمار ہے۔ میدان کوہ سینل کی آکٹون کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ وہاں کھائے پینے کا سامان فرشتے لائیں گے۔ اور تمام وقت عبادت میں صرف ہوگا۔ بہت کم مہران پاؤینٹ یہاں آئیں گے۔

## رازِ فنا

کہا نیم سے جس کی ایک بک رفتار  
مسافرانِ عدم کا پستہ نہیں معلوم  
مگر یہ سن کے ہوا ہو گئی وہ مست خرام  
کہا نیم نے سے مئے کو تو یہ جان بہا  
نہاں کی تیرے بہتر میں رنگ بٹے دم  
کھلے تھی لباسی اسی کہ ہو گیا خاموش  
کیا جو ترقی سے تیں نے سوال "لاذنا"  
وہ مضطرب مجسم بھی کچھ بتا نہ سکی  
مہر جو بحرہ اس کی مضطرب روش  
کیا جو رازِ عدم کا سوال چل سکی  
جواب مجھ سے تھی ایک شبنم استننا  
سوالِ شرحِ فنا میں یہ جب کیا کس  
زبانِ حال کی کہانی تھی سیموں سرزم  
کہا جو میں نے کچھ اور شرج راز تو کر  
خوش ہو گئی دل کا دھواں دکھا مجھے

## غزل

(جناب فیروز دہلوی کے قلم سے)

حیم سینہ لا راز آتش الفت بجلا کن  
تباں ایک جفا کی رنگ لطف فدا کن  
مگر خواہی الب گلی کو بزنہ در وریز  
زخامش ماندت چوں غنچا ناموش وریز  
تپم غنچے حسرت و امید سازد  
بے خواہاں نے کہ نہ بنام جو غنچہ  
نکاوہ شب زوہ وقت است و اماں نظر دکن  
نفس در سیزا تم رنگ بہت و سوز دکن  
نگہ راحنِ فطرت مخزنِ اعجاز ہمسایہ  
ہیں از نظرِ غائر مردہ ولی و خود ہمسایہ

# بزم قریش

**اعتراف خدمات** شیخ احمد الدین صاحب صدیقی گردوار قانڈنگوئے  
بلاس لکھنے میں کہ مولانا قاضی حسین صاحب

فاروقی نے "تحفظ نسب" میں مراسیت کے خلاف سال بھر سے علمی جنگ کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے اور دلائل و براہین کے علاوہ سرکاری ریکارڈ اور معتبر تاریخی روایات کی مراسیت کی اصلیت پر روشنی ڈال کر عربیت اور قریشیت کو محفوظ کر لیا ہے۔ اور چونکہ ان کی یہ اہم خدمات قوم سے خراج تحسین حاصل کرنے کی زبردست سفارش کرتی ہیں بذمیری رائے ہے کہ قاضی صاحب کی خدمات کے اعتراف میں قوم کی طرف سے "ہدیہ تشکر" پیش کیا جائے۔ اور وہ گولڈن میڈل یا کسی خاص صورت میں ہو۔

**تائید فیضی** اسی تجویز کی اشاعت کے قبل ہی اگر کسی صورت میں اس کی تائید میں کوئی آواز بلند ہو تو اسے تائید فیضی سمجھا جائیگا۔ یہ لفظ انفاق ہے کہ تجویز مشکوٰۃ کو "تائید فیضی" حاصل ہوئی ہے۔ یعنی مولوی امین علی صاحب رضی اللہ عنہ نے جو نادر مل سکول اجالہ کی رائے کو تجویز مشکوٰۃ کی کلیتہً تائید ہے۔ یہی وقت حاصل ہوئی جب کہ شیخ صاحب کی تجویز اور جس تجویز کو در قاضی تائید حاصل ہو اس کی موزونیت میں شبہ و وجہ۔ معاونین قریش اور دارالکین انجمن قریشیان پنجاب اس بارہ میں اپنی اپنی رائے سے مشکوٰۃ فراموش۔

قریش کے معاونان قوم کے بھی خواہ قریشی محمد ایزد بخش صاحب جو گذشتہ دس برس قزیرہ دین و دین موافقین کی ہم رسانی سے قریش کی اہم کھینچ بانیوں و پے ماہوار کی ملازمت سونپنا ایک سو چالیس سالہ شاہوکی آسامی پر ترقی کر گئے ہیں ہمدان قوم کی ترقی صحیح معنوں میں قوی ترقی ہے۔ اس کامیابی اہم اپنے محترم بھائی کو مبارکباد دیتے ہیں۔

مولانا مولوی غلام غوث صاحب غلامی صدیقی گورنمنٹ پشتر کی تجویز پر کہ مراسیت سے متعلق اس تمام تاریخی مواد کو جو قریش میں گذشتہ سال سے شائع ہو رہا ہے۔ الگ کتابی شکل میں طبع کر لیا جائے۔ اس کی ترتیب و تنظیم آپ کرچے ہیں، حجم و بیش دروضی تک پہنچ جائیگا۔ احباب اگر ایک ایک ذوق سے اعانت کریں تو اس کا بھروسہ کیا یا شخصیت پر پڑے بغیر کام نہایت خوبی سے ہو سکتا ہے۔ فرطیہ کیا ہمارے ہے ؟

# نقد و نظر

**جہد للبقا** خواجہ کمال الدین صاحب نے تبلیغ و اشاعت مذہب میں اسلام کی جو خدمات انجام دی ہیں وہ تحسین و ستائش کی حد سے بہت بلند اور ارفع و اعلیٰ ہیں۔ طباعت و مطبوعات اور دو خط و نفاذ کے ذریعے آپ نے انجان

میں دائرہ اسلام کو وسعت دینے میں جو کوشش کی ہے وہ آپ ہی کا حصہ تھا آپ کی سعی و جہد کا یہ سلسلہ جاری اور مہم در مہم رہتی ہے۔ چنانچہ آئی سلاسل میں آپ نے "جہد للبقا" نامی ایک کتاب شائع کی ہے جس میں "فیوضات سورہ فاتحہ" کا صرح و وضاحت کے ساتھ تذکرہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ہیں یوں کی فرض سے موصول ہوئی ہے۔ ہم نے اسے جس جتنہ مقامات سے پڑا ہے۔ اس میں قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ان چند ابتدائی فلاح و اطوار کو لکھا گیا ہے جن پر عمل کرنے سے مردہ قبریں زندہ ہو سکتی ہیں۔ خواجہ صاحب کی یہ خدمت قابل قدر اور لائق ستائش ہے۔ خواجہ صاحب نے "جہد للبقا" کی اشاعت سے بہت بڑی اسلامی خدمت کر کے سوائے ابدی حاصل کی ہے۔ جسے فدا ہے۔ اس سعادت بزرگ بازو نیست۔

خواجہ صاحب اس کتاب کو اسلامی سکولوں اور کالجوں میں مفت تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی خواہش ہے کہ صاحب ثروت مسلمان اسے اہل لگت پر خرید کر تقسیم کر لیں اور ثواب و اجر میں شامل ہوں۔ قیامت کی خوش چارہ مقرر ہے۔ ایک روپیہ میں پانچ دینے جائیگے۔ پتہ ذیل سے طلب کیجئے۔ سرکاری مسلم مشن روٹنگ، عزیز منزل برائو رتھ روڈ۔ لاہور۔

**دعوت اسلام** تبلیغ و اشاعت اسلام کا اہم فرض انجام دینے کیلئے ہمارے محترم بھائی ڈاکٹر محمد یامین صاحب قریشی مالک ڈنل ہاؤس

سکری خلافت کیلئے سکری ادارت میں "دعوت اسلام" نامی ایک ماہوار رسالہ شائع ہوتا ہے۔ موجودہ حالات کا شدید اقتضا ہے کہ ایسے رسائل کی دل کو لکھ کر دیا جائے۔ "دعوت اسلام" کی ادوار و اعانت کی جانب اہل سکھ کو خاص طور پر متوجہ ہونا چاہئے۔ ہمیں امید ہے کہ رسالہ محرم دیکر ہاتھوں میں پھلے پھولے گا اور قوم کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ غور و کار پر چمن و جہ پتہ سے طلب کریں۔

**اسلامی کینڈر** اسلک لٹریچر کینیڈا ہورے سن ۱۹۷۷ء کے دو خوبصورت کینڈر میں بزمن و پودا سال کئے ہیں۔ جو نگینے آتش پر طبع کئے گئے ہیں ایک مناشا پہلوی نظام الملک آصف جاہ ابن سعود، قاضی امان اللہ خان، جامع مسجد ملی

# اسلامیت

## افغانستان ایران

ذائقہ خبرستانی اگرچہ کچھ محدود ہے، لیکن قرآن سے ثابت ہے کہ صورتِ حالت و مہم نازک چھدی ہے، شاہِ غازی نے حالات پر قابو پانے کیلئے جرنلِ نادر خان کو قندھار طلب کیا لیکن انہوں نے اس کی پروا نہ کرتے ہوئے پشاور و فیروز کوئی مقررہ مشرقی افغانستان کے علاوہ معاملہ شروع کر دیا مسلمانانِ مذکر کی آرزو ہے کہ جرنلِ معروف ان کی امانت میں جھپٹیں، وہ اس بات کا اقرار ہی کرتے ہیں لیکن بعض واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اقرار زبانی جمع خرچ سے زیادہ دقت نہیں رکھتا، جرنلِ مومو جو کہتے ہیں وہ کہتے ہیں، ہر گز ان کے ذریعہ بادشاہ کے انتخاب کی تجویز، پشاور میں مستعد و فوری کے دریافت کرنے کے با وصف صحیح امداد کے انہاں سے ہٹاؤ سے اجاگ اور غیر متوقع طور پر حسرت کی جانب رواں گئی، کاموں کی آسانی ہی اس میں کہ لوگوں کے دلوں میں عدم یقینان کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں، علاوہ انہیں ایک عربی تقریر میں آپ کا کہنا کہ

”مجھے فتنہ دار جانے کے متعلق جو مشورہ دیا جاتا ہے، وہ سبھی برائش نہیں ہے۔“ فارسی ترجمہ ان خبروں کے سہا ہونے کے متعلق ہی شک ہے کہ غازی امان اللہ خان نے قندھار میں پورا اقتدار حاصل کر لیا ہے۔ میرا قندھار جانا مفید ہوگا۔ اس موقع پر مناسب یہی ہے کہ غزنوی سے اجازت لیا جائے جو سترہ پر غلبہ حاصل کر لیتا آسان نہیں ہے۔“

اس بات کا یقین ثابت ہے کہ جرنلِ نادر خان امان اللہ خان کی حمایت نہیں کر چکے اور معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان کی قسمت میں ہندو فرق ہے، فتنہ شاہِ غازی کا حامی و ناصر ہوا، آمین!

انہ انہ اطلاعاتِ منظم ہیں کہ جرنلِ نادر خان گرفتار کرنے گئے، بالوں میں ان کا ہل و سبب اب جو سترہ لٹ لیا، طائفے سڑا ہوا ہی پکے گئے، اب کل باہمی جنگ و جدل میں مصروف ہیں۔ ایک اور تقریر یہ ہے اور بظاہر فوری مدد کی کوئی صورت نظر نہیں آتی کسی کی نیت چڑھیں کیا جا سکتا لیکن یہ کہ جرنلِ نادر خان نے کسی صحت سے فتنہ دار چاہا، فتنہ نہیں سمجھا، لیکن وہ اگر چلے جاتے تو شاید اصلاحِ حالات کی کوئی فوری تدبیر نہ آتی، خدا افضل کرے،

جرمنی افکارِ برلین نے بیخیت کا نام لکھا مگر ہم پر دشمنِ نظر ہے کہ ”ٹرکی اور افغانستان کے بعد اب ایران نے ہی اصلاحات کے لغز کی طرف قدم بڑھایا ہے، معلوم ہوا ہے کہ گورنٹ ایران نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اصلاحات نافذ کر دی جائیں، ایران میں اس وقت فارسی کا رواج ہے اور فارسی ہی ملکی زبان ہے لیکن رسم الخط عربی ہے اب یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ عربی کی جگہ لاطینی رسم الخط پر یہ بھی طے پایا ہے کہ ایران میں مغربی طریقین کو رائج کر کے عوام میں بجا رہی پیدا کی جائے، چنانچہ پہلے کئیوں کو حاکم کیا گیا جو کہ ہر جگہ سنا دل بہاؤ کی حاکمیں تاکہ اس سے اہل ایران سبق حاصل کر سکیں، اس وقت ایران میں سینا دل کی تعداد بہت کم ہے ان سینا دلوں کو اب ایران کسی قسم کا سبق حاصل نہیں کر سکتے، ایران میں ہی افغانستان کی طرح اصلاحات کی مخالفت کی جا رہی ہے لیکن گورنٹ نے اس وقت تک تو مخالفت کی پروا نہیں کی اور نہ کرے گی، اندیشہ ہے کہ افغانستان کی طرح یہاں بھی مخالفت کی آگ بھڑک نہ اٹھے، اس لئے گورنٹ کی طرف سے اندازہ ہی تدابیر میں لائی جا رہی ہیں،

جرمن پریس کے مابین کے مطابق ۵ سالے عداوتیں کو دسے گئے ہیں، گورنٹ نے اس بات کا فیصلہ کر لیا ہے کہ ملک سے جہالت کو خاتمہ کرنے کیلئے ہر حصہ ملک میں سکول جاری کر دے جائیں اور تعلیم لازمی کر دی جائے، ان باتوں کے علاوہ ایران گورنٹ ٹرانسپورٹ سسٹم میں بھی اصلاح کرنا چاہتی ہے، کیونکہ اس وقت ایران کا ذرائع ریل و سائل مواصلات درجی حالت میں ہے، ایران سے ٹرکی اور افغانستان کی طرح اصلاحات کے لغز کی طرف قدم اس لئے بڑھایا ہے کہ انکا ملک غیر کی غلبہ سے بچا جاوے،

مذاہم علم ان لاطینی حروف میں کیا جاوے اور کوشش جاوے گی کہ سب کے سب تدبیر بہم لگے کہ پھر اگر دہر کچھ چلے جاوے ہیں اور مغرب میں کیا رہا تو آخری کر اس سے تشنہ نہ رکھیں دسے جاہل مخلوق جیسے جاتے ہیں، اور تمام کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ اس کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی، خدا غیر کرے، اور ایران کو چہرہ شہم نہ چھپائے، آمین!

اب معلوم ہوا ہے کہ اندیشوں کی گورنٹ ہی کی طرف سے ہے، گورنٹ کی خبریں سبھی سنائی دیتی ہیں،



## بسم اللہ الرحمن الرحیم قصیدہ مدحیہ عالیہ

درستایش الادود ماں اعلا حفظہ سلطان العلوم شہر یار دکن اودھ شہزادہ  
ادھک گور مسک جناب ناب فصاحت جنگ بیاد جلیل بالقاب

|                                        |                                      |                                    |                                   |
|----------------------------------------|--------------------------------------|------------------------------------|-----------------------------------|
| مدح کوئی غروبے طبع رساکے واسطے         | دل دعا کیواسطے لب میں ثنا کیواسطے    | اس قدر اوصاف میں یکن میں بیک ثنا   | سخت شکل ہے مدحت سدا کیواسطے       |
| گو ہمیں نکالے میں اسی مقصود سے         | ارمناں ہوں تاکسی سحر عطا کیواسطے     | گل سراپا گوش میں سننے کو تری گفتگو | لب شکوؤں کے کہنے میں مروا کیواسطے |
| کون رہ سحر عطا کا نین سنا، حاجت روا    | جو خدا کا فضل سحر خلق خدا کیواسطے    | نام لیکر شاہ کا پتے میں راحت و بند | یہ درو اکیر کجی ہے شفا کے واسطے   |
| میر عثمان علیاں خسرو ملک دکن           | مائیہ ناز و مطرب ارض دعا کیواسطے     | اونچوں کو ہی تری ذات عالی سحر      | آسمان بھی چمک رہا ہے اچھا کیواسطے |
| کھٹکا ہی ہے اسی شاہ فلک نہ کیلے        | بادشاہی ہے اسی ظن خدا کیواسطے        | ہے یہی اک درجیاں ملتی ہو نہ لگی مر | ہے یہی اک گہر خوب سے نوا کیواسطے  |
| جہاں اسے آجدار ذی کرم والا ہم          | ہے عطا تر تو ہے تو ہی عطا کیواسطے    | یا خدا تری عنایت سحر جو شام سحر    | فتح و نصرت اضعاف کشور کٹ کیواسطے  |
| ملک کے حق میں میں ایسی تر افلاس یعنی   | بات چو گلشن میں ہی و باد صبا کیواسطے | پار دالکے ہر میں ہوں بلالہ شاہ کا  | بالہی چار یار باد صفا کے واسطے    |
| یہ تجھی کر سننے دیکھا ہی ترا ہی خلق ہے | کام تو کرنا ہے بندوں کا خدا کیواسطے  | بہر عثمان شاہ عثمان پر ہے حجت تری  | شکلیں آسان ہوں مشکاکت کیواسطے     |
| بعد عالم ملکیا ایشاہ تیرا دست فیض      | پر شکلا نا ہو گیا جود و سخا کیواسطے  |                                    |                                   |

## حکمت و موعظہ

### حکایات

۱۔ سلطان محمد بن سلجوق نے جب ملک عراق لینے کا عزم جسم کیا تو عبد اللہ بنی  
وزیر نے مشورہ دیا کہ آج خراسان ماوراء النہر در تمام مدت آن بدگالائی کے قبضہ میں جو  
اردان کے اس ہاں کے تمام ممالک پر بادشاہی پیرا اڑا رہے ہیں دیگر ممالک کی تخیر بغیر وہ  
ہے، اچھی سمجھی جان کو غفلت میں ڈالنا مناسب نہیں معلوم ہوتا، چند روز توقف فرمائیے  
بادشاہ نے فرمایا کہ ہمارے دوست اور خیر خواہان سرکار ہمیشہ شاہی اطاف کے امیدوار  
رہتے ہیں اور ہمارے دشمن رفت ہم سے خوف کرتے ہیں، اگر ہم اسی مقصد ملک پر  
قنات کو نہیں تو ہمارے خیر خواہ انامات سے محروم ہو جائیں اور جو لوگوں کو دل  
سے خدا عز و جل کا مادہ جا رہے ہیں وہ ہمارے ہلکے دشمن خود ہمارے ملک کی فکر میں پڑ جائیں، لہذا ہم  
کالی کو پسند نہیں کرتے، چنانچہ علم و ہمت کے باعث سلطان محمد نے چند روز میں تمام

عراق فتح کر لیا اور یہی اکی عالی سمی ہوئی کہ ایسے روز و رات مقامات اور دستار دگدازانہ  
کو مہر کر کے کرور داروں کے لئے جو ہار کے ساتھ داپس گیا، چنانچہ اپنی فتوحات اور اولیاء  
کے سب خلفاء کو عبا سے کہہ رہا ہے اس میں اللہ تعالیٰ مدد کا خدا ب لانا  
۲۔ سکندریہ: رومی نے کہا کہ اتنا ہے سرفت اقلیم تیر کی فکر میں ایک دن شوش پہنچا  
بتا، ارطالہ میں نے کہا کہ خزانے میں ہیں اور لشکر کبریا پر، محمد بر سر کار اور علیا فرمانبرار  
پر توشن کا کیا سبب ہو؟ سکندر نے جواب دیا کہ جو اپنی عالی سرتی کے سامنے عرصہ جہاں بہت  
تہذیب نظر آئے اس نے تہذیبی چیز کے لئے نقل حرکت کرتے شرم معلوم ہوتی ہے، ارطالہ کا  
لے کہا، دیکھتے ہو کہ بہت عالی کے مقابل ہفت اقلیم کی کچھ حقیقت نہیں، اس لئے حکمت  
جہاں کیا تہذیب و تمدن اساتد ابدی لینے مملکت اخروی کو بھی تیر کرنا چاہیے اس میں  
کو تیغ آجاء اسو اس جہاں کو طاقت پروردگار کسی حاصل کرنا دو لو جہاں کی مملکت

یہ اس کے لئے کہ اس نے اپنے لئے ایک کتب خانہ بنائی ہے جس میں ہر کتاب کی ایک کاپی ہے اور اس کے لئے کہ اس نے اپنے لئے ایک کتب خانہ بنائی ہے جس میں ہر کتاب کی ایک کاپی ہے

# المشیر

بابتہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۵ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۴۴ھ ہجری

## اصلاحاتِ نیکو پر ایک نظر

ناب نہ لائے،

مٹی جب تک کہ اس عودہ اٹھنے کا سہارا نہ لے، ترقی و اقبال اس کے قدم چوستے رہے، وہ مسلمان عالم کی آنکھ کا نا بھارا، اس کا تاجدار، خلیفۃ المسیح کے معزز و مشفق اہلبے عقب رہا، کلہ گویاں رسول اس پر جانیں قربان کر دینا سادہاتِ ابدی کہتی رہے، لیکن جب اس نے کوئی نئی راہ اختیار کرنے کا قصد کیا، اس کا ہتھ لڑنے لگے، عودہ اٹھنے چوٹ لگیا، یہ قدرت نے خلاف چھین لی، مسلمانانِ عالم کے دلوں میں وہ عقیدت نہ رہی، خانہ جنگیاں ہوئیں، سینکڑوں مصیبتوں اور ہزاروں ملامتوں کو دو چار ہونا پڑا، اور اب تک مختلف المذاہب سائنسوں کے اپنے دبانے میں وہ وقت جو نظامِ مکارا یا میں صرف کرنا چاہیے تھا ضائع کیا جا رہا ہے، اور نہ مدم آخر نتیجہ کیا ہو،

انفاسستان کا نئی راہ کی جانب رخ کرنا ہی تھا کہ اس کے قدم متزلزل ہو گئے، اور آج وہ ایک ایسی کنکش میں مبتلا ہے، کہ اس کے انجام کے متعلق کوئی صحیح رائے قائم نہیں ہو سکتی، وہ عقائد کی دستبرد سے تو محذور ہے لیکن خانہ جنگی نے تباہی و بربادی کا نقشہ مین کر دیا ہے، اسد شاہی قزاقوں اور ہنزوں کے قبضہ میں ہے، اور جورو ستم کا انا جگہ،

اب ایتلان کے کج بکھار نے "اصلاحات" کے نام سے روایات پارینہ کو خیر باد کہہ کر ترقی کے لئے پیش قدمی کی ہے، اخباریہ ہے کہ، اصلاحات کے مخالف پانچ سو سالہ کو آپ جلا وطن کر چکے ہیں اور یہی پست ہے، خدا جانے اور کیا کچھ کرنا پڑے، اور اس ترقی کے لئے متزلزل کن کئی منزلیں ملے کرنی پڑیں، خدا خیر کرے،

قرآن میں انہوں نے اعمال اور تمدن و معاشرت کی اصلاح سوا ذرا کی، جماعتی، فردی، مذہبی، ترقی و تہذیب، لیکن جمہوریت و انہری سنا کر خلیفہ بدستے اور ہنزی طاری، اہل حق کا سہارہ چھین کر، ہست کی قطع و برید میں ترقی سمی جانی ہے، اور اسی تہذیبی ہست کا نام "جنگِ احاطہ" لگایا گیا ہے،

پچاس سال قبل ملکِ تہذیبِ انہری روایات پر عمل کرنا جب فلاح سمجھا جاتا تھا لیکن اب ان میں بڑے بڑے اور بڑے بڑے کڑک کیا جاتا ہے،

مسیحیہ و عجم کا قول ہے کہ

"وہ قومیں ہیں، ان کی تدریج یا رکنے کے قابل نہ تھی، لیکن انہوں نے یاد

لگائی، اور عجم و عجم پر چڑھ گئیں، اور جن کی تدریج یا رکنے کے قابل نہ تھی

لوگوں نے سنا، نہ سنا، اور انکس کو یاد دہانہ نہ تھی، نہ تھی، اور ذلیل و

مساہرہ گئیں،"

اس سے اس بات کی گہنی ہوتی تھا، تہذیبِ حق ہے کہ اسلام کے اصول جیسے ہوئے

اصول تھے، وہ بدستوری ختم و فراموش سے قائم رکھے گئے تھے، اس قابل ہیں، کہ

ان پر فلاح بدستور سے دینی فلاح اور اخروی نجات حاصل ہو سکتی ہے،

زمانہ خوار کچھ ہے، لیکن اس میں سب سے پہلی کونسن کی دیوی اور دینی ترقی کا راز

اسی عودہ اٹھانی کی مستحکم گرفت میں منسوب، ہمارے سامنے اس حقیقت کی سیکنڈوں

مثالیں ہیں، کہ اس عودہ اٹھانی سے منہ پر کرنا ہی لازم اختیار کرنا لئے منزلِ مقصود

اور ہندو عودہ پر چڑھنے سے پہلے ہی، لنگہ لگائی میں لگے اور لے کر پورا پورا ہونے کی

عملی توجہ نہ دینگی۔ تو ہم ان تمام مراسلات کو جو انجمن کے کارکنان کی بے صلاحیتوں سے متعلق ہیں موصول ہو چکے ہیں، شائع کرنے پر مجبور ہو گئے،

## ناکام آرزو

اجزل نادغاں نے یورپ سے واپس آتے ہوئے ہندوستان کے مختلف مقامات پر مسلمانوں کو یقین دلایا۔ کہ اگر آپ تمام کوششیں غازی امان اصدخاں کے حق میں صرف کر گئے، پٹا درمیں آپ نے بعض افغانی قبائل سے یہی بھی وعدہ کیا، لیکن بعد میں آپکی فضل و کرم اور آپ کی مبالغہ کی روڑ روپوں نے آپ کی فوجیں ہشتبند کر دی،

آپ دوست میں کہہ سکتے، اللہ شہرانی افغانوں کی فضا کا سوا دعوت کر رہی ہیں، ان میں مختلف و موافق قبائل سے یہی آپ کو ملنے کا اتفاق ہوا۔ لیکن آپ نے اپنی فوجیں رشتہ کرنے کی جانب توجہ نہیں کی،

آپ کو اپنے اثر و رسوخ پر بہرہ ور ہونے پر آپ نے جسے سلف کو خط لکھا ہے کہ

”تم نے اپنے نہیں کہاں کا بادشاہ بن کر فضا کی غلطی کا مذکاب کیا ہے، میں افغانستان کا بادشاہ منتخب کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد کروا دوں۔ بہتر ہے کہ تم اس میں میرا اثر نہ ڈالو، ورنہ میں تم سے خوف اپنے اثر و رسوخ کو مستعمل کر چکا جو مجھے بتائی پر حاصل ہے۔“

اور یہی وہ بہرہ ور ہے جس نے آپ کو قند ادا دلنے سے باز رکھا،

جنرل مصروف جیساں جبراً ارادہ ادکشت دغوں کے سچے مسدود اس کے حوالوں سے سخت رنماچ چہین لینے کی امید رکھتے ہیں، لیکن یہ غلط ہے، افغانی ماسکریٹروں کا ہلکے بڑی آہی آہی میں اور سچے مقام بد کیلئے تیار، اس دو چاروں ہی میں میدان کا اذکارم ہر چاہا نہیں ہے، لہذا جنرل صاحب کی رہنمائی ہوئی ہوئی ہوئی کی نہیں دیتی، ملک تو کم ادکشت دغوں سے بچا ہے، اور ان کو اس سے ناچ وقت واپس لینے، اور سرخس دشمن کو باہر اس امان نام کرنے کی مشابہتی توجہ کی جانی چاہیے، جنرل مصروف غازی امان اصدخاں کو اپنے اندازوں سے واضح کر دینے اور دوست و رفیق سے ہونے والے قند ہر چاہا نہیں ہے، ان میں اپنے میں کیلئے کوئی کتبہ مقرر کر دینے، اب یہی وقت ہے جنرل مصروف اس موقع کو لا بہتہ سے نہ دے جس اور مدد سے یقین کے ساتھ غازی مصروف کی حالت کا اعلان کریں، تاکہ سندھ سبھی وجہ مسائل مراد قریب تر نہ آئے۔

دشمن ایک شہر لٹکے گا کہ وہاں پر گنڈگی ڈر رہا ہو گا

اور اگر یہ نہیں تو قوم دھک کو خیریزی سے جھینڈ کر کھینچی کی مٹا ناکام آرزو ہے

بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنی تاریخ کو فراموش کر دیا ہے، قدیم اسلامی اصولوں کو وہ ناپائیدار مل سہمہ کا طریقہ کیا ہے، اور انہی عقیدے کی پیچھے منزل و انحطاط کی طرف بڑھ جا رہے ہیں،

کہا جاتا ہے کہ واپسی اور لباس میں ایسا نہیں، لیکن یہ غلط ہے، اسوہ رسول کو دیکھو، جس کا کام دین کی زندگی پر نظر ڈالو، جب انہیں معلوم ہو کہ واپسی اور لباس میں اسلام ہے یا نہیں،

مسلمانوں کو یاد رہنا چاہیے کہ واپسی سنڈائے اور لال چپکا کر انسانیت پیدا کرنے اور لباس کی قطع و برید میں بھی اسلام نہیں، لہذا اگر وہ امانات و بیعت اور ساری سے محفوظ ہو کر رہتی کرنا اور خدا و رسول سے سرفراز ہو کر خجالت پانا چاہتی ہیں تو سنڈائے اسلام کو لاکھ عمل قرار دیں،

من انجمن شرط باغ است با تو مسیلم گم  
تو خواہ از بخشم پند گیر، خواہ حلال

## انجمن قریش کو جرنالوالہ میں امنوناک بد نظمی

مردی اپنی انجمن مرحوم کی قائم کردہ انجمن قریش کو جرنالوالہ کے کارکنان کی سینڈ زری سے لغام انجمن میں انیسٹیک نام تفرودہ غامہ بنی خیر معلوم

ہوئی، قریشیت کی ہیڈنٹ کے عنوان سے، اداچ کے انجمن میں ہم نے ایک شہرہ سرور قدر کرتے ہوئے کارہ و اذان انجمن کو مسترد دیا کہ وہ حالات کو درجہ لانے کی جانب بہت جلد متوجہ ہوں، توقع یہی کہ وہ اس مسترد کو بغیر احتجاج دیکھتے ہوئے ان تمام شکایات کا ازالہ کر دیں، جو ان کی غلط کاریوں سے پیدا ہوئیں اور جن کی وجہ سے ایک مشت بائیں بران احتجاجاً اس سے علیحدہ ہونے پر مجبور ہوئے، خاص میں کرام انجمن کے ساتھ نہیں گئے کہ اس وقت تک اجادہ داراں انجمن کے رویہ میں مسدود کوئی فرق نہیں آیا۔ وہ قری باڈی کو داشت تصور کرتے ہیں اور اصلاح حال کی جتا، مستوجہ ہونا خود داری کے خلاف سمجھتے ہیں، کوئی انجمن کسی واحد شخص یا کسی ایک پارٹی کی ملکیت نہیں ہو سکتی، جمعی صورت میں قوم اس کی مالک ہو، اور اس کے حالات کو کوئی حق نہیں دیتی، وہی امر میں ختم انداز قریش قریش نہیں، لہذا ہم انکار کا مکان انجمن خصوصاً خفیہ جو باہمی کی توجہ کر اس مسئلہ کی جانب دلاتے ہوئے خواہش کرتے ہیں کہ وہ انجمن سے پہلی فرصت میں انجمن کی ان بے اصولیوں کے سد باب کی طرف رج کریں، تاکہ انجمن کا وقار ضائع نہ ہو، اگر اس پر یہی کوئی







جہاں ان کے لئے موجود اور کھاتا جس پر ان کا تہیہ اور آبا کی حق شغریہ تھا  
 دیکھ کر شری اس پر وہی مطہر مشعل ۱۶ صفحہ ۱۶-۱۷ ۱۹  
 موجود صورت میں قریش کی وادعی پر عارض بادیاں جانی کرنے سے ان کے  
 لئے بدوں اس کے اور کیا نیچر شرب ہوا کہ مرادیت کے ادعا کے قریش کی کشتی  
 گرداب میں بہن لگئی اور اس امر کا مصداق بن گئی۔ کہ

کشتی تجھے زخمی و زبیاں تنہا  
 زبکوں زبکوں میکہ گاہ اس طرف اس طرف

نوشہ

تاضی نظیر حسین غازی

سنی دریا نر

موجہ افواہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۷ء

~~~~~

کیا ہوا؟

جہاں ہوئی ہے نیت کو چہری بہ مرقی
 اطفال خضر و چشمہ حیاں کو کیا ہوا؟
 وہ چہری رہے اندوہ گہ نظر زب
 باز اوجھر دیوسف کنساں کو کیا ہوا
 گوئی ہوئی ہے چرخ میں دھن کی مزل
 آتا نہیں ہے عرش سلیمان کو کیا ہوا
 صحن حرم میں گم ہوئی بزم آذری
 کاشائے خلیل کے دریاں کو کیا ہوا
 شاہ جلال محروم حیدر کہہ گئی
 روح نیا بلورہ سلسل کو کیا ہوا
 پیر ابر سامری سے برتو ہیں آڑ ہے
 یار و عسائے موسیٰ عمران کو کیا ہوا
 باطل دکھا رہے بہت گا زور دیاں
 میدان حق کے ستم رستاں کو کیا ہوا
 اب آستان کفر پہیں سجود یزید
 حیران ہوں کہ مر سلسل کو کیا ہوا
 انہ سے اپنے چہرے پہے کوئی نگار
 کس چہرے پر ہے دیک جاں کو کیا ہوا

اسے جوش اڑال روح پر گہری نظر نموش

کیا پوچھتا ہے گروش دریاں کو کیا ہوا

جوش طبع آبادی

پند سپردانا

نادان! بنا تو اپنی حالت اپنی
 اچھوں کی ہوا کرتی ہے صحت اپنی
 کر ڈی ہوئی میں ان کی باتیں لیکن
 ہوتی ہے بزرگوں کی نصیحت اپنی

آوج

His Companion in his travels was
 Mardano The family Mianai, a or
 Musician, a skilful performer on
 The rubab or harp.

ترجمہ: اس کے (مبارانا کے) سفر میں اس کے ساتھیوں میں سے مردانہ بھی
 تھا، جو اس کا گہر بلورہ یا گویا تھا۔ اور بابا باینگ کے جیلے میں رہتا،
 اب یہ ہر دو مسئلہ نظر اس بات کا درجی بہت بہم پہنچاتے ہیں کہ وہی
 مردانہ و سوم اور وہی مردانہ میرانی، کہہ مرادیکہ کسی بھی؟

اس موقع پر میں نے چارے مرادیکہ سے بدعت غایت جہدی ہے۔ اور
 وہ اس کے کلاش ادعا کے قریش کا لوگ اپنے سپہ سالارہ تہذیبی تھی تہذیبی
 سے کام لیتے تو انوی زندگی کے شعبہ میں ترقی اور اصلاح حال کی عرض تہذیبی و تن
 میں داخلہ اور بین منسی خاندان کی شاخ میں گھسنے کے لئے بنانا یا اور گہرا گہرا یا

بھول گئے

ہاں ہم دھاسیں خدا کو بھول گئے،
 بسن کے عشق میں مانا چتا کو بھول گئے
 دے تیرے نجات کے اس قدر چکر
 کہ دو بہت افسوسناک کو بھول گئے
 پرشہ خیال جو بین دین و سہنہ کے
 بہت روزخ رندہ کو بھول گئے
 بی جو رہی تہذیب و فکری آزادی
 تویشا کی پرانی حاکم کو بھول گئے
 بڑا کتاب میں جب ذکر ہو مراد گشتی
 تو راسیکنی شیریں کو بھول گئے
 مابے جیب سے پتہ فیض کار نیکی کا
 پر شیعہ کے جو دھن کو بھول گئے
 پیری ہے کوٹ کی ہتھوں کی ہوا میں
 بسہر گئی ہیں ہوتی تبا کو بھول گئے
 چڑھا گھاہ چس دانت بٹ دھن کا
 تسم شاہ کی ہم کشتی باکو بھول گئے
 جہاں ہیں ہو گئے روشن چوہل سبھی کے
 چلے جو برق کے پیکھے چری جوت نظر
 تو ہم چراغ کی دھندنی مینا کو بھول گئے
 چلے جو برق کے پیکھے چری جوت نظر
 غفر میں پیچ گئی صورت سان لوہ کی
 چلے جو برق کے پیکھے چری جوت نظر
 نہیں جو کان میں اپنی سر میں تبا کو
 جو مات فخر کار و اور غفیر کیا
 لگائے باغ میں جب پیکر اور ڈوڑی
 پر نہیں جو کان میں اپنی سر میں تبا کو
 لگا دھندہ ہزار رنگ جو میں کا

فکرت

السُّوَه

فریختوں معلوم ہوا کہ ایک چہرہ مبارک کا رنگ مقبرہ گر گیا جی کو آچکے اٹا دھوب
الافعیانے سلطان کہا زمین پر بکریا لگایا اور تیس خدا کی تسبیح کرتے کرتے جاتی ہو کر کتب
کو بے آب سستہ تو کھینچی کہ وہ تیس کر کے پھرتے، اہلکن چاند کے کسی چھائی لگتی تو
وہ دنیا دہن ہو گئی، اور کھڑے اپنے فریاد کہ رات کو کئی زمی سے نماز شب بھیجے جائے گا
مطرح چھایا کرتے تھے صبح اور تیس کر کے چھایا کر د اور تیس چہرہ تھے خدا کی تم جاتی
جو کاپ کچرا اور سے میں صوفیوں کو کہ اتنے ظالمان اذان کہہ دیتے، جب تک وہ کچرا
خفک نہ ہو جائے، آپ اپنے نکل سکے، کیونکہ آپ کے پاس کوئی دور کچرا نہیں رہتا۔ اور
تیس خدا کی قسم تم جاتی ہو کہ قسیدہ بنی ظفر کی ایک عبارت آنچا تہ بندہ اور چار جاتی جی، اور
کچرے نہیں ہوتے تھے اسے ایک ہی آپ کے پاس ہیں یا۔ آپ کسی کو باندھے اور
اور سے ہوتے باہر تشریف لائے کہ کٹے کی طرف گرو لگی ہو تھی اور تپتے سہاگ پر
جی اس کو رانے ہوئے تھے، اس کے سوا آپ کے پاس کوئی اور کچرا موجود نہ تھا، حضرت
بنی بنی حضرت نے فرمایا کہ اں میں بسب حالات جاتی ہوں کہ حرف بحرف صحیح میں، پھر
حضرت عمرؓ اور بنی بنی حضرت دو لون سناؤ کی کو یہیں شو گئے، بلا حضرت نادق اور عظم
رہنے فرمایا کہ میرے دور دست یعنی حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے میں، میں اگر انکی راہ پر چلا جاؤں انکے پاس پہنچوں گا۔ اور اٹھا
مجھے احمدی راہ دیا گیا۔ مجھے چاہیے کہ میں بھی اپنی طرح سادہ زندگی فقر و فاقہ
میں عورت کساتہ رہ کر دوں کہ انکے ساتھ راحت مجاہد یاؤں،

مذکورہ اسلام کے محقق سر فزا و اجنب اسالتماب علی الصریح علیہ السلام اور آپ کے
 خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سادہ زندگی فقر و فاقہ میں
 کے ساتھ بسر کرتے تھے۔ ایک مالک دلاق و خزان سرور کا محاسن تبسم کی زندگی بسر کرنا
 محال کی راہ ہے ہاں ہاں تھا۔ آپ نے محال کو روزی ازل میں جانتے تھے۔ کیونکہ
 آپ کو معلوم تھا کہ کوئی عبادت و خلعت نے سچے سچے متعلق و عید نہ فرمائی ہے۔

جواب : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو الداناس تھے۔ جو چیرہ کو لی لٹکاتا رہی اس کو
 عطار فرماتے تھے، ان شخص نے آپ سے سوال کیا۔ تو بھی بتا دیا کہ اس کو دیکھیں کہ وہ
 پھاڑاؤں کے درمیان میں بہرہ جاسیں، وہ شخص اپنی قوم میں بہرہ جاس گیا تو بہرہ کو
 مشرف باسلام بہرہ بنی ترویج دلائی، وہ بیان کیا کہ حضرت محمد اس شخص کی طرح عنایت
 فرماتے ہیں جو نہ تھے نہ دانا جو آپ کو بھی کسی چیز کا مال نہیں کیا گیا جس کا وہ بہرہ

شہنشاہِ دُعا کا فقر و فاقہ

جب فتوحات کے متعلق میں گویوں کہ آیات نازل ہوئیں، تو قطعاً آنحضرت
صلیٰ علیہ وسلم کے اہلیت کے دل میں یہ خیال آسکتا تھا کہ جب اس قدر فتوحات
ہونگے اور دنیا، مال، غنیمت، بادشاہی، انعام وافر دیکھ کر ہی کے خزانہ میں نہ مینہ میں بلکہ
گے تو کجگوئی پر ڈال دلا دیگا اور شریعت و احکام کی سرزنش کریں گے لیکن ہر
خلافت اس کے حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے واسطے کچھ جمع کرنا اور مال دولت
سے دل لگانا عیب سمجھتے تھے، اسی بنا پر ازواج مطہرات کو دل بھی پیسلے کسی سبب سے
متم کے مجاللات سے پاک کر دیا گیا۔ اور صرف امراء و افسران کے رسول اللہ کے خاطر فقر و فاقہ
میں سادہ زندگی بسر کرنا اور استقامت و ثبات میں رہنا جنہوں نے منظر کیا۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب نبیؐ کو سنا کہ رسول اللہؐ نے حضرت رسول اکرمؐ کی ازدواجی مطہرات کے لینا یا آخرت کو پسند کر لیا تھا، دیا تو آنحضرتؐ پہلے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تم ہی ایک بات کہنا ہوں گو تم اپنے اہل باپ کے مشورہ کے بغیر جواب میں جلدی نہ کرنا، اس کے بعد جواب پانے پر آیات مناسبت میں نے عرض کیا کہ میں تو قسم اور اس کے رسول اور آخرت کے لہر کو جوابی ہوں ایک اور دوسری وجہ تھی اس میں اس دوزخ دہی زیادہ ہے کہ اس کے بعد آپؐ کی ازدواجی مطہرات سے بھی ایسا ہی کیا ، المکہ نہ کہ دوزخ ہے کہ امام ابن عباسؓ حضرت حفصہؓ نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت عمرؓ خطابؓ رض سے کہا کہ دوبارہ امصدا سے مال غنیمت اور آپؐ کے فوس لباس سے بہتر لباس زیب تن فرمایا کیجئے اور اس طعام کو عمدہ طعام بنوایا کیجئے اور اس پر نفع و جملہ کے ساتھ تناول فرمایا کیجئے حضرت فاروقؓ عظیمؓ نے اس کا جو کچھ جو زیادہ نہایت خود غرضی سے ترپنے کے قابل ہے اور اس کا حاصل یہی ،

اسے حصہ نہ تو رکھا حال جو رہی زادہ کوئی نہیں جانتا، تم حضرت بنی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حال حب جانتی ہو، ہمیں خدا کی قسم جو بیان لو کہ اگر کہہ دوں گے تو کئی برس موت میں گرنے لگا، آپ اور آپ کے اہل بیت جب صبح کو کھڑے ہو گئے تو دانت کوہ کے رہتے جب رات کو اُسرہ ہو کر گئے تو صبح کو کھڑے رہتے اور بتیں ہم جو خدا کی تم جانتی ہو کہ فتح خیبر کے دن تک کسی برس ان کو بیٹا بہر خر سے نہیں ملے، اور ہمیں قسم سے خدا کی تو یہ جانتی ہو کہ ان کو کچھ نواں سن آج کے ساتھ کئی مار گیا، ان کو یہ امر ایسا

نغمی میں رہا ہو،

ایک دفعہ آپ کی خدمت میں دستے مزدور جم آئے، آپ نے انکو روئے پر رکھ دیا پیران کو تقسیم کرنا شروع کیا اور کسی سائل کو آپ نے مخوم نہیں پھیرا۔ حتیٰ کہ کل تقسیم فرمادئے، ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا، آپ نے فرمایا کہ اس وقت میرے پاس کچھ موجود نہیں، مگر نتیجے میں چیز کی ضرورت ہے وہ کسی شخص سے میری نام پر قرض لے لے جب ہمارے پاس کچھ آج گاہم آکر دیکھیں۔ الغرض آپ کے جو روحانی داس سناں بے پیمان ہے، پیر سناں سے جو روحانی سناں ہے آپکا مطہر و مرکز کی وجہ رہا جو کیونکر آلودہ ہو سکتا تھا؟ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپکا فقر و فاقہ میں میریت

کے ساتھ سادہ زندگی بسر کرنا سناں کی راہ سے نہ تھا، بلکہ اسکی وجہ موجود آثار و رویت اور جو دشمنان بھی آپ کے برکبوں کو کھلاتے تھے، آپ سیدھے سادے کپڑے سے ستر حرم پر قناعت فرما کر سنگوں کو پہناتے تھے، جو کچھ آپ کے پاس آتا تھا قنعم کے واسطے وقف ہوتا، آپ بادشاہ تھے، مگر وہ فقر و فاقہ میں زندگی بسر کرتے تھے، تاکہ قوم میں کوئی فقر و غنہ نہ آئے، آپ اپنے جس کو راحت پہنچانے کے لئے نصیبت اٹھاتے تھے، آپ کا سین کی دستگیری فرماتے تھے کہ خود سناں میں رہنا بغیر آسمان دیکھتے تھے، وہی ذالک لیلیٰ نفس المتناہون ولله درون قال عہ جو مرداں بسر بیچ و راحت رساں ؎ نور الدین

بزمِ تشریش

کن بی شکل میں لایا جائے، احباب نے پسند ہیگی کی نظرسے دیکھا، تاکہ مگر محبوب عالم صاحب نے اس تجویز کی ہی زبردست تائید کی اور تشریف عموماً زبائن صاحب سے اس کے لئے بھی پانچ روپے کے ایثار کا وعدہ کیا۔ جواک، الحسن انجرا، باقی احباب متوجہ ہوں،

۵، الغرض میں موجودہ ترتیب کو بے حد پسند کیا جا رہا ہے، تفریقی مخطوط کثرت موصول ہوئے ہیں، لیکن صحیح تفریق یہ ہے کہ اس کی توسیع اشاعت کے لئے فاضل سے کام لیا جائے کہ ہر روزانہ الغرض میں کی حوصلہ افزائی کی جائے، اور اگر خیراں کی سہم رسائی کو پیش نظر نہیں، انھیں کہ بعض احباب اس اہم ضرورت کا احساس تک نہیں کرتے اور ہماری اپیلوں کو بیداری سے ٹھکراتے چاہتے ہیں، جن احباب نے رحمت اشاعت میں اعانت فرمائی ہے ہم انکا بعد دل شکریہ ادا کرتے ہیں، اسامی گرامی آئندہ درج کرینگے، ۶، ہمیں تشریش گورچیز ادا کی نظر میں سے متعلق بیشتر مراسلات و قریب آپ کے میں، بریر ریخت کی برادری سے بھی لاکھنؤ انجمن کی خواہش پوری فرما دینا ضروری کیا ہے لاکھنؤ کے لئے مناسب ہو کہ وہ اصلاح حال کی حلیہ کو پیش کریں،

بعض احباب کو ہمیں قریب اور گورچیز ادا کے نام پر غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہم یہی بھی ذکر کر چکے کہ انجمن تشریش انجمن کی حیثیت باطل ہے جس کو جگہ گورچیز، اسباب پیر اس کا ادا کرتے ہیں،

۷، گزشتہ اشاعت میں تشریف عموماً زبائن صاحب کی ترقی کے ذکر میں انکی مرحومہ و عہدہ ۸، روپے کی جیلے ۲۰ لکھی گئی تھی، آپ انڈیا سے فرمائی ۱۰۰، انکی پست پر یکم اپریل کو جانچ کر آپ کی موعودہ ۲۰ لاکھ ادا اور دو روپے جگہ کا دستاویز اور ذکر کیا کہ تہ موصول ہوا۔ جواک

۱، مخوم نامی نظیر حسین صاحب فاروقی بھی روزے صاحب ذمہ میں، انعام و کرم دی کہ جیسے ڈاکٹری مسئلہ ہے کہ آپ کامل آرام کریں، لہذا آپ نے ایک گرمی نامہ کے ذریعہ سے اطلاع دی ہے کہ آپ کا حصول صحت مطلقہ اور دماغی صحت سے تعلقی بہتر ہو گیا ہے، مراست کی تاریخی حقیقت کو جاری نہیں کیا سکتا، احباب مطلع ہیں، ۲، فاضلی صاحب نے مریت کی صلیت پر تشریف دہانے اور انکی ادعا کی تشریف کی جواب میں بکیر نے میں صحت زیادہ کثرت اور بہت بری قوی خدمت کی جو ادیبی انکی تکلیف کا باعث ہوا۔ ناظرین و قارئین کرام الغرض سے درخواست ہے کہ وہ فاضلی صاحب کے لئے عاجلاً صحت کی خلوص قلب سے دعا کریں،

۳، فاضلی صاحب کی خدمات کے اعتراف میں قنم کی طرف سے یہ پیشکش کرنا تجویز کی تائید میں ہر ایک اور مفید قوی تجویز میں پیش ہو رہا ہے، احباب کے تائیدی مخطوط موصول ہو گئے ہیں، تاکہ محبوب عالم صاحب لکھنؤ سے تجویز کی پرواز افلاذ میں تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ فاضلی صاحب کی خدمت میں قنم کی طرح سے سہری ائمہ میں کیا جائے اور اس پر "مرامی و خوں کاوشی ہوئی" لکھ دیا،

۴، تشریف عموماً زبائن صاحب فاروقی نے آپ کی خدمات کی تعریف و ستائش کرتے ہوئے تجویز کی تائید میں سہری ائمہ کے لئے اپنی طرف سے پانچ روپے ارسال کر دے گا کہ وہ فرمایا ہے، جواک، میرا ہے احساس اور جب قوی کا جذبہ، (باقی مخطوط اور آئندہ درج ہوگی،

۵، مولوی غلام غوث صاحب غلامی کی اس تجویز کو کہ مریت سے متعلقہ مواد کو

مراسلات

مراسیوں کے لایعنی سوالات

ادب دانش کا ہونڈا نمونہ "مراسیوں کی چورتی" کی کاپی دیکھے گامچے یہی اتفاق ہو جاتا ہے، اگرچہ پسوند و خرافات اور ربط و باس کی پوٹ کے کارکنان کی کرد و فتی اور اس کے مدیر کی کوتاہ ملی اس بات کی روشنی میں کہ اسے مطالعہ میں لایا جائے اور اس کی "اردو" خاک گو بکھی ننگ بندوں" اور لایعنی فقرات کو ٹرچہ کر اپنی انجمن علم کی سرچ تو میں دیکھی جائے، مگر تعین و تفریح کے طہر پر کبھی اسے دیکھ بھی لیتا ہوں!

اس "چورتی" کی ۱۸، ۱۹ مارچ کی مشترکہ اشاعت اس وقت سیر و سلسلے ہے، اس میں اگرچہ اپنی آبائی عادت اور حقیقت کے مطابق بہت سی چیزیں ملائی کی گئی ہیں، لیکن بعض باتیں خصوصاً چندے سر با سوالات جو محرم فاضلی نظیر حسین صاحب نادر فتی اور ملٹ نامہ ملی صاحب راتوں سے متعلق ہیں دیکھ کر ان کم کر گان ہوش و حواس پر بھیجے جیسا تہہ ہنسی آئی، کوئی ان بچلے لوگوں سے پوچھے، کہ کیا ان سوالات کے پردہ میں مرادیت کی مسند فرشتہ ستر ہے، جسے یوں دیوانہ دار ڈھونڈنے کی کوشش ہو رہی ہے، ڈرتے کو تیکے کا سہا کیا چھاپا گیا اور کب تک؟ فاضلی صاحب سے متعلق ایک سوال ہے، کہ

گیا آپ کلات میں مقید رہے؟ اور کیا یہ صحیح ہے، کہ آپ معروف کئے گئے؟

فاضلی صاحب تو ہمیشہ اپنے نام کے ساتھ رہنا و دستوری لکھتے ہیں اور "ستوری" کے لغوی معنی "کوٹھن جزل" ہیں، پر نہیں ان کو یہ دریافت کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی، کہ آپ تحصیلدار تھے، بعد میں محال وہ تحصیلدار تھے اور پھر یہی ان کا جائے کہ وہ معروف ہو گئے تو اس سے کیا کچھ گمانت ہوا، کہ برکت علی بن عثمانی سربراہی قریبی تھے؟ اور اس سوال کا نسبی اور تاریخی بحث سے کیا واسطہ؟

اسی طرح کا ایک بے محل سوال حضرت مولانا رفیق صاحب سے متعلق ہے:

دریافت کیا گیا ہے، کہ

"کیا یہ سچ ہے کہ انجمن قریشیان ہند امرتسر نے آپ کو بحال دیا؟" میں اگر کہیں انجمن قریشیان ہند کے نام و جد کی خبر نہیں، تو اس سوال سے نادمہ؟ درست کیلئے اگر کوئی بھی کجسب دیا جائے، تو بہلا اس سے نیچر کیونکر اخذ کر لیا جائیگا۔ کہ مرادیت قریبی ہیں؟

بریں عقل و دلشش بیاند گریٹ

کسی دوسری جگہ اسی اشاعت میں پر غلام غوث صاحب کی خط و کتابت کا ذکر اور انہماک ثابت کرتے ہوئے اقبال جرم کرنے کے کشتابہ محرم میر انور حسین کے متعلق لکھا گیا ہے کہ "ایڈیٹر رسالہ القرآن امرتسر سے (مدیر چورتی سے) یہی تراجم ہے جو اپنی طرف سے (غلام غوث صاحب کی طرف سے) خواہ مخواہ مفاد شائع کرتا رہا، یہ ایڈیٹر صاحب کی ایمانداری کا بخشت ہے"

ان سطور کے راقم کی عقل غرض اس لئے قابل ملامت ہے کہ اس نے اس بات کا اسے علم نہ تھا اس میں سوجھ بوجھ انسانی کوشش کی ہے اور محرم میر انور حسین کو خواہ مخواہ اپنے جرم میں برابر کا شریک کر لیا ہے، اسے معلوم ہونا چاہیے کہ گورنر انور حسین غلام نامی و شخص ہیں اور وہ ذیل گوشت و پشتر، ایک صاحب کو کٹرہ حاکم انور حسین اقامت پتہ ہیں اور وہ غلام نامی شخص کرنے ہیں اور اپنی کہ منہاں آپ کی جگر کی نشتر میں کہ عزم و قریب میں تھے اور سچ اور تھے، چھینکے، اور وہ سکر اور وہ کسائی میں کھنکھانے میں اور وہ انجمن قریش کے صدر تھے، اور یہی میں جن سے مرادیت مدد خواہ جو، وادان کا قول ہے کہ "پتلے کو تو اور پھر لو" لہذا پہلے معلومات حاصل

کرد اور پھر کسی کے منہ کہنا،

ایمانداری کا فیصلہ تو اس حقیقت کے بعد ہو سکتا ہے، ان اب کبہ اس کی ایمانداری کا بخشت؟

تنگ بند می مرادیت کو ترک کر میں آئی ہے، لہذا شاعری کی ٹانگ وہ طرح ہی چاہے توڑتے ہیں، بھوان کے ان حق میں مضامین کو نکالتے ہیں ان اسی اشاعت میں کا ایک شعر شاعرانہ نہیں بلکہ کیضات قریبی لکھے گئے دیا ہوں، وہ ہونا۔

بہشتیہ کبہ کو کوئی نہیں وہ صاحب کی کیا خبر؟ تم اپنی ہی سو جھجہ ہوسم ہیں

اخبار و حوادث

گرفتاریاں و تلاشیاں

ملک معظم کے خلاف بغاوت کے الزام میں ہندوستان کے طول و عرض میں سوسخاند تلاشیاں اور زائد اہل تیس گرفتاریاں میں آج تک مقدمہ سر مشم میں صحت پر گما۔ جان کیا جاتا ہے کہ مہرستان میں ایسی شخصیں اور یونینیں نظر میں ہیں جن کا مقصد موجود حکومت کو تباہ کرنا اور ہمس کی بجائے بالترکب روس کی نصرت کی حکومت قائم کرنا ہے۔

جنرل نادر خاں اجڑا نادر خاں میں وقت تک تو گویا حسرت میں رہے اور ہاجہ کے ارادے لکھے ارادہ کے اظہار کے مطالبہ کے بغیر نہ کسی کو اپنے سینہ سے دانستہ آگہ و نکہا۔ لیکن آپ نے دلی زبان میں تختہ لگانے کی خواہش کا اظہار کر دیا ہے۔ آپ کا طرز بیان عجیب ہے، جاہلوں سے آپ نے کہا کہ

سب سے پہلے آپ تاج و تخت امان احمد خاں کو پیش کریں، اگر وہ آپ کو منظور نہ ہو، تو میں اس کے تہاد سے باہمی کے لئے سفارتیں دوں گا۔ اور اگر

قبائل ہندوستان میں منظور نہ کریں تو میں خود حاضر ہوں۔

تاج و تخت پیش کریں اور اگر وہ منظور نہ ہو، اور میں حاضر ہوں، عجیب الفاظ ہیں، بلکہ دشمنی اور غرور پرستی کے سبب پیدا کرنے کے ارادے میں، یا جنگ و جدل سے بچنے کے لئے، اور کیا یہ نہیں تم کی باتوں کا وقت ہے؟

شہر بار غازی غازی امان احمد خاں کے اثر و اقتدار اور برادری کی بحال ہے کی برادری غازی کی کہ ہندوؤں نے حکام کو اطلاع دی ہے کہ اگر افغانستان میں بادشاہ کا انتخاب عمل میں آئے والدہ سے زور سے ذریعہ ناکہ وٹ شاہ امان احمد کے حق میں ہیں، اور اگر بادشاہت کا فیصلہ گمارے سربراہان سے تو ہم ذریعہ ناکہ آدمی شاہ غازی کے لئے کرنا چاہتے ہیں۔

نصرت اولین ایک اطلاع منظر ہے کہ امان احمد کی عید سے پہلے غازی پہنچ گئے تھے، پھر سترنے کی ہفت روزہ کے لئے ایک ہزار آدمیوں کا دستہ بھیجا۔ جسے ادک کے میلان میں حیدر علی شکت ہوئی اور ان کے اہل و عیال کو ہندوستان سے باہر جانیں سلامت لیکر لا کر پہنچے، باقی چہرہ کو کوئی سرورائ نہیں ملتا، ان کی عسکر کی نصرت اور میں ہے بغیر ان کا انتظار ہے۔

دارالخواتین کا پہلا اجلاس ای۔ بی۔ ای۔ ان پرائیویٹ کولی امر کے معاملہ میں داخلہ فرما

کا پہلا اجلاس ان اجلاس زیر صدارت بیگم صاحبہ ناز محمد شریف، ایم۔ بی۔ بی۔ میں منعقد ہوا اور چند مفید قراردادیں پاس کی گئیں۔

پہلی قرارداد میں تمام ہندوؤں سے درخواست کی گئی کہ وہ طبقہ ہندوؤں کی گری ہوئی حالت کا احساس کرتے ہوئے اپنی بہتری کے لئے منظم کوشش کریں، اور سری میں اسلامی پرورد کی حالت اور اسے ترک کرنا ان کی ذمہ داری کی ذمہ داری، تیسری میں حیدر علی شکت ہوئی کی گئی کہ وہ ہندوؤں کے انتخاب سے غیر ضروری مصائب و آفات کو دور کرے، اور حفظان صحت بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان کی نگہداشت سے متعلق ضروری اسباق اور امور خاندانی کے متعلق مفاد میں داخل کرے، چوتھی میں کتبہ شہید تعلیم اور اسلامی طریقہ سے تائید کی گئی کہ وہ طبقہ ہندوؤں کے لئے زیادہ سے زیادہ اسکالرشپیں پیش کرے، اور وہ دار سکولی جاری کرے، اس کے ستم کی چند اور قراردادیں منعقد ہوئیں۔

عیسائیت سے نفرت اجڑا نادر خاں اور ان کی جو بیعت نہ تھی بلکہ ایک تبلیغی مشن مرتب کیا ہے، وہ خط و کتابت پرستی کے طول و عرض میں دورہ کریں گے، اور ان پرستی کو دعوت دیئے کہ وہ عیسائیت کو چھوڑ کر ہندوستان میں رہتے رہیں، ان کا خیال یہی کہ چارو آبائی مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھا گیا ہے اور ہمارے قوم افغان اور ہندوستانی سے بہت دور جا چکے، ان کو ان کے نزدیک ہندوستان سے دور کرنے کی سہولت دی جا

امان احمد خاں روزنامہ سیاست میں علامہ ریاض الدینی لکھتے ہیں کہ امان احمد کی مخالفت کوئی نادر مجلس آدمی نہیں، ایک ملک کا بادشاہ ہو، اس کے پاس

کافی روپیہ ہے، لہذا امان احمد خاں کی ضرورت نہیں، ہندوستان کے مسلمان خود

سعی و کمال میں، انہیں ایسے لشکر میں سے تیار کرنا چاہئے۔

شاہی کاروانچ بہت دور کی ملکیت ہے کہ کوہہ اور امرتسر میں رت درول تباہ ہو چکا ہے اور ان دونوں کے اختلاف کا جو رنگ ہے کہ وہ کیجئے ہوئی دینی طریقہ برسرِ اسواں ہے اور شاہی کاروانچ خاں کو اس سے بہرہ و اس کو آمد ہی زیادہ اہم ہو گیا ہے، اب لوہے کے زور و لوہے کے طریقے کی تجویز میں کرنے لگے ہیں، جن کے ذریعے سے غیر شاہی شاہ مردوں اور عورتوں کے تعلقات کو معاشرتی طریقہ جائز بنانے اور ایسے لوگوں کی اولاد کو خاندان تسلیم کرنے کی کوششیں شروع ہو گئی ہیں، دیکھیں نتائج کیا ہوں،

قابل قدر علمی ذخیرہ

القریش نبی نمبر ۱ اس میں شترت سے فریبک بھی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نعت شترتات یعنی نعت ماہ ربیع الاول ولادت حضرت پیغمبروں میں آپ کی تاریخی فیصلت ایک چڑیا کا ذوق دیدار آپ کا سب سے بڑا معجزہ آپ کے فرامین صبر و حکم حضور صلعم اور مضمین ابن سلام رسول کریم نے کیا کیا اور کب چاہا گستاخی کی سزا وغیرہ تمام مضامین دلچسپ اور قابل دیدن ہیں بکاغذ طبعیت و کتابت دیدہ زیب سرورق رنگین روغنہ النبی کے قلوب سے مزین نعت عرق چاہے **صدیق نمبر ۲** یہ خاص غبر خاص الخاص بہ تمام کے ساتھ شائع کیا گیا تھا جو سیدنا محمد بن عبد اللہ حضرت ابوکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و اخلاق اور انشاء و لطف کا وہ جامع الاوصاف مجموعہ ہے جس سے نفوس انسانی کے اطلاق و تربیت کی اصلاح و تکمیل اور تہذیب و تعلیمی مقصدات و غنائم احسان کریم ہم ہم عمر و عمر و ثبات انشاء و لطف اور غیرت و استغناء کا سبب بن جائے قیمت چارہ کئے۔

القریش نظام نمبر ۳ قلم و زبان و کلام اللہ انی اللہ علیہ وسلم سر عثمان غنی انار الدبر برائے کے فضائل شہرہ آفاق پر ایک مبسوط تاریخ لکھی گئی ہے اس میں دولت آفیدہ اور سرکار انگریزی کے تعلقات اور دوستی کی ابتدا اور حکر کا ملک یعنی **علاقہ** کے زمرے اس وقت تک کے تمام جہت تاریخ حالات نہایت خوبی کے ساتھ جمع کئے گئے ہیں۔ نظام نمبر ۴ مقدمہ نہایت اور تری اور محنت شائد کے ساتھ لکھا گیا ہے اور نگاروں مولانا سے پر ہے جو اخوان دولت و صبر کے لئے یہ ایک لاجواب تحفہ ہے قیمت رعایتی فی نمبر ۸

پیام امین یہ لاجواب کتاب صد انگریزی جزئی فرانسیسی ہندوستانی اور چینی کتابوں کا انتخاب ہے قرآن کریم کے متعلق متکا مغرب کے خیالات کیا ہیں؟ کتاب پاک کی نسبت دنیا کا اعلیٰ دماغ کیا رائے رکھتا ہے؟ دنیا کی کس کس زبان میں کلام پاک کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ یہ ترجمے کب اور کہاں کہاں سے شائع ہوئے۔ قرآن کریم کی محلات دنیا میں کن کن لوگوں سے اور کون کون پھیلے؟ ان سوالات کا صحیح اور محقق جواب صرف پیام امین ہی کے اوراق سے مل سکتے ہیں۔ ان میں نشر کے قریب دنیا کا نامور مروض حضور اور نامور لوگوں نے قرآن کریم کی عظمت و صداقت کی زبردست شہادت دی ہے۔ ملک کے نکتہ دار اکابرین مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیت العلماء ہند خواجه حسن نظامی علامہ راشد الغزالی مولانا داؤد الدی مولانا یعقوب خان وغیرہم نے اس کو بے حد پسند کیا ہے۔ ان کی رائے ہے کہ اس کتاب نے لاد مذہبیت کے نکتے شاد ہیں اس اور محدث حاضر کی تمام ضروریات کو پورا کر دیا ہے۔ **پیام امین**

کی سحریت کا یہ حال ہے کہ اس کا دنیا کی مختلف چھ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور قرآن کریم کی صداقت و عظمت پر یہ بہترین کتاب قرار دی گئی ہے قیمت فی جلد ایک روپیہ لیکن ناظرین القرآن کے لئے ۱۲ روپیہ بڈیشن ختم دوسرا شمار

سیرۃ العباس حضور پر عالم نے اللہ عز و جل کے حکم پر حضرت ابو الفضل عباس بن عبد المطلب اطہر کی زندگی کے حالات عربی کی حنیف کتابوں کا انتخاب بنیاد اردو قیمت غیر

مدار عظم حضرت سیدنا ابوالحسن علیہ السلام کے فضائل حالات آپ کے خاص فضل کے اور غلامانِ حقیتہ و فلاح دیدہ و نقشبند کے ان بزرگوں کے حالات میں نسبت و سادہ و اصل ہے قیمت ایک روپیہ

امون عظم سیدنا امون رضی اللہ عنہ ابوشامہ عباسی کی سوانح عمری مصنفہ مولانا امون ابن علی صاحب رام پوری قیمت ۸

رباعیات حافظ حضرت امیر خسرو صاحب شیرازی کی رباعیات جمع تہ ترجمہ و شرح و سوانح عمری قیمت ۸

الحزب فی الاسلام اسلامی حیثیت و سادات و جمہوریت اور دیگر اسلام سیاسی پر زبردست بحث مولانا ابوالکلام آزاد کی معرکہ آرا و تصنیف قیمت ۱۲

دعوت عمل نہایت ضروری اور قابل دیدہ رسالہ مصنف مولانا آزاد قیمت ۸

خطاب بہ اقبال مولوی سید شریک حسین صاحب شوکت علیگ سابق فارسی کلام میں علامہ اقبال کے تلمذہ اشک ربڑی پرستے پہلو سے روشنی ڈالی گئی ہے عجیب الطبع کتابت بہ طباعت دیدہ زیب قیمت صرف ۳

حقیقۃ السیادت اس میں اہمیت کی کیا ہے کہ قریش کا فائدہ فی لقب سید اور اس میں سے سادات بنی ہاشم کا لقب سید و شریف ہے جو لوگ سادات قریش کو شیخ کے لقب کا لقب کہتے ہیں غلطی ہیں اس لئے قریشی کہنے ضروری ہے کہ وہ اپنے ناموں کے ساتھ لقب سید ہر و نکلیں کتاب قابل دیدار و فوہی کی حیثیت رکھتی ہے قیمت فی نسخہ صرف ۳

حقیقۃ السیادت الہاشمیہ ایک اعتراض کا زبردست معقول جواب اس میں سادات بنی ہاشم کی سیادت کا ثبوت اور یہ کہ آل علی آل عباس آل جعفر آل فضل سب سادات ہیں اور شریف و سید لقب ہی آنحضرت کے زمانہ سے آپ تک لقب ہے میں قیمت صرف ۴

فہرست کتاب قانونی

مجموعہ ضابطہ فوجداری { یعنی ایک نمبر ۱۸۹۸ء جو ۱۹۲۸ء
قیمت فی جلد چار۔

مجموعہ قوانین تعزیرات { یعنی ایک نمبر ۱۸۹۸ء مطبوعہ ۱۹۲۸ء
مترجمات و اصلاحات مطابق ترجمہ گوشت
قیمت فی جلد چار۔

قانون شہادت { یعنی ایک نمبر ۱۸۹۸ء مطبوعہ ۱۹۲۸ء اصلاحات
و مترجمات کے ساتھ۔ قیمت فی جلد ۱۲۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی { یعنی ایک نمبر ۱۸۹۸ء قیمت فی جلد ۱۲۔

شرح قانون جواز و تحت علی الاطلاق { ایک نمبر ۱۹۱۲ء قیمت ۵۔

شرح قانون رجسٹری ہند { ایک نمبر ۱۸۹۸ء۔

شرح قانون میعاد و سماعت ہند { ایک نمبر ۱۸۹۸ء۔

شرح قانون سود و تا واجب { نمبر ۱۸۹۸ء مطبوعہ ۱۹۲۸ء قیمت ۵۔

شرح قانون تعزیرات ہند { ایک نمبر ۱۸۹۸ء۔

شرح قانون نایا قانون نمبر ۱۸۹۸ء مطبوعہ ۱۹۲۸ء۔

شرح قانون انتقال جائداد { ایک نمبر ۱۸۹۸ء قیمت ۵۔

شرح قانون شرح محمدی جرم ۶۵۲ مطبوعہ ۱۹۲۸ء قیمت ۵۔

شرح قانون انتقال ارضی زرعی پنجاب { ایک نمبر ۱۸۹۸ء قیمت ۵۔

شرح قانون مالکدار زرعی ارضی پنجاب { ایک نمبر ۱۸۹۸ء۔

شرح قانون دخل و رعیتانہ پنجاب { ایک نمبر ۱۸۹۸ء۔

شرح قانون وراثت ہند { ایک نمبر ۱۸۹۸ء۔

دنیا اسلام و عیسائیت { عیسائیت کس طرح ایک ہزار سال
اسلام کو بچا دکھانے میں مصروف

ہے اور اسلام کو کیونکر بریتیت سے کر دے کر کشتی کو کشتی کی جہاز ہے۔ اس کی
پوری کیفیت اس نادر تالیف میں ملے گی۔ قیمت ۶۔

مجموعہ کلام شبلی { مولانا شبلی کے اردو کلام کا مجموعہ جس کا ایک ایک شعر
اس کی قادر الکلامی اور اعلیٰ ذوق شاعری کا نمونہ ہے

اس میں شہنشاہی، مہمیں، فوجی و سیاسی نظریے، غزلیات اور قطعات غرض کہ ہر زمانہ
اور ہر صنف کا کلام موجود ہے۔ قیمت ۱۰۔

وجدانی نثر { (سوز و گداز) اہل اللہ کیلئے راز و نیاز، سوز و ساز، سکو
داضطراب، حال و قال اور جد و جہاں کا ایک

لازوال و حافل خزانہ قیمت فی جلد ۵۔

اذکار الشیعہ { مصنف مولوی حافظ تاج الدین صاحب حق بنیادی نظم
کا بہترین نمونہ۔ ضمیمہ کتاب ہے قیمت ۸۔

الفاروق { خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح
اسلامی و غیر حیات اور تاریخ اسلامی کا شاندار منظر و منظر

شبلی مرحوم کی نہایت مقبول تصنیف۔ قیمت ۸۔

مسکس حالی { مولانا الطاف حسین صاحب عالی کی مشہور اور مقبول
مکمل۔ قیمت ۱۲۔

قال اللہ { حقوق العباد، روزانہ کاروبار، دینی طرز معاشرت کے متعلق
قرآنی احکام مع اردو ترجمہ۔ قیمت ۵۔

قال الرسول { مع اردو ترجمہ و تشریح کے۔ قیمت ۴۔

ازواج النبی { حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات
کی مفصل و مکمل سوانح و حیات، لکھائی چھپائی دیدہ و زیب

کاغذ سفید چمکا اعلیٰ قیمت ۵۔

بنات الرسول { حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کی
مکمل و مفصل سوانح و حیات، لکھائی چھپائی دیدہ و زیب۔

کاغذ سفید چمکا اعلیٰ قیمت ۵۔

حائل شریف بی بی مترجم { ترجمہ اردو بالی اورہ از شاہ عبدالقدوس برہانپوری
محقق و لکھائی چھپائی دیدہ و زیب۔

مجلد چہارم قیمت صرف ۵۔

حائل شریف بی بی مترجم { ترجمہ اردو بالی اورہ از شاہ عبدالقدوس برہانپوری
محقق و لکھائی چھپائی دیدہ و زیب۔ قیمت ۵۔

ملنے کا پتہ: مینجر کتب خانہ متعلقہ "القریش" امرتسر (پنجاب)

إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ
خدا اس قوم کی حالت نہیں برگزیدہ تھا ہے نہ ہوں کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

ساداتِ قمیہ لیشن کا قومی اصلاحی و تریخی پروژہ

رسالہ القمیہ

الْأَيُّمُ فِي الْغَيْرِ وَالْأَيُّمُ

بفرمان عالی نشان سلطان العلوم اعلمیہ تاجدارِ دکن
اَدَامَ اللَّهُ رُفْعًا لَّكَ وَرُفْعًا لِّكَ
مدارس محروسہ سرکار عالی کے لئے خرید کیا جاتا ہے

ایڈیٹر
محمد علی رونق صدیقی

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ۲ تاریخ اشاعت ہر ماہ کی یکم اور ۱۵ مقام اشاعت امرتسر

قومی زندگی کی اہم ضرورتیں

قانون، ایسی ہے کہ دنیا میں کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی کہ تاریخ کے متعلق اپنی اہم ذمہ داریوں کو محسوس اور ان سے ہمہ برا ہو سکے۔ کوشش نہ کریں۔ یوں تو مسلمانانِ ہند کی قومی ضرورتیں جن کی تکمیل کی ضرورت درپیش آئی، قدر حقیقت ہم سب عائد ہوتی ہے۔ بیٹیاں، بھائیوں، چچا، اوصالی اور اہم ضرورتیں ایسی ہیں جو باقی قومی ضروریات پر حاوی ہیں، ہمارے خیال میں ان اوصالی ضرورتوں کی تکمیل مندرجہ ذیل عناصر کی جاسکتی ہے۔ ان عناصر کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ہمیشہ بخیر خاطر اور اپنی نظر رکھیں۔ ہماری فلاح، نجات اور ان سے روزگاری دے بے اعتنائی میں قوم کی برابری و ہلاکت ہے۔ اس لئے ہم تقابل معاصر اصلاح و ترقی کے لئے القرض، کی مداخلت میں ان کا درجہ کو نظر رکھتے ہیں۔ تاکہ بار بار نظر پڑنے سے ان کی باہریت و ضرورت مسلمانوں کے دل نشین ہو جائے اور ان کے ذریعے سے وہ اپنے لئے مناسب اصلاحی نظام العمل تجویز کر سکیں۔ قومی مرکزوں میں کسی دوسرے قدرتی ہندی ہے۔ تو جو مگر قومی زندگی کی مندرجہ ذیل اصولی اور مشن کے ضروریات کو قدرتی ہندی کے جذبات کے تابع کرنا ہر کا قوم کو ہر ملک میں دھکیلا ہے۔ لہذا اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

۴۔ صحت جسم

تندرستی بڑا نعمت ہے۔ مریض لوگوں کو ضرور قوم میں مکان کی مانند جو بیت کی بنیاد پر تعمیر کیا جائے

۵۔ ہمیشہ

پراگندہ رہنی پراگندہ دل، تجارت، نفع، اور منعت و حرمت قومی ترقی کے لئے ناگزیر ہیں

۶۔ نظر قومی

قومی ترقی کے لئے ایک باقاعدہ کام کرنے کی ساری تنظیمیں کی محنت ضرورت ہے۔

۷۔ تحفظ حقوق

جس تک بیرونی حملوں سے کامل مداخلت کا انتظام نہ ہو، اندرونی اصلاح و ترقی کی بہت کچھ

۸۔ اشاعت اسلام

افراد قوم کی تعداد میں اضافہ کرنا، قوم کی تعویذ قدرتی کی کوشش کا نہایت ضروری جزو ہے

۱۔ مذہب

اسلام ہماری قومیت کی روح اور ہماری سعادت و ارباب کا کھیل ہے۔ اس سے روزگاری دے بے اعتنائی میں قوم کی برابری و ہلاکت ہے۔ اسلام کی صحیح تعلیم و تربیت کے لئے اور ان کو دنیا کا تعلق بخیر کرنے، تو کیا تعلیم کا ماحول اور اس کو مستعد بنی کر ہم کا پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

۲۔ اخلاق

جس قوم کا اخلاق اصول عدم برتری نہیں ہوتا، وہ اپنا وجود و تفریق کی طرف توجہ دیتی اور تو وقت اور تو کا معتدل استعمال نہیں جانتی وہ ہمیشہ ذلیل و خوار رہتی اور جلد فنا ہو جاتی ہے۔

۳۔ تعلیم

اگر قوم کو ہر قوم کے کارآمد علوم و فنون کی تعلیم دینا، تمام ترقیات و کمال کا منبع و سرچشمہ ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

(۶) ہر قسم کی خط و کتابت میں خبر فریاد کی کا حوالہ دینا ضروری ہے۔

(۷) نمونہ ملاحظہ کرنے والے حضرات اگر مشاغل فریاد کی عدم فریاد کی

مطلع نہ کریں گے، تو دوسری اشاعت کا پرچان کی خدمت میں بصیرت دی ہی بھیجا جائے گا

جس کا موصول کرنا ان کا اخلاقی و قومی فرض ہوگا۔

(۸) تین سالہ تین روپے بذریعہ مئی آرڈر اور تین روپے دو آنہ

بذریعہ وی پی مقرر ہے۔ طلباء بشرط تصدیق ۸ کی رعایت لے سکتے ہیں،

ایسی صورت میں زر چندہ بذریعہ مئی آرڈر بھیجنا ہوگا۔

(۹) مضامین صاف، خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھے جائے

آنے چاہئیں

(۱) القرض، ہر انگریزی مینیجمنٹ کی کم اور ۱۷ تاریخ کو باضابطہ نام

پوسٹ کیا جاتا ہے، لہذا ۱۷ اور ۲۲ تاریخ تک اگر کسی بھائی کو موصول نہ ہو تو

وہ دوسری اشاعت سے پہلے پہلے دفتر سے کر طلب کر لیں۔ ورنہ بعد پھر

نہنے کی شکایت کیے سے معنی ہوگی۔

(۲) اگر کسی وجہ سے پتہ تبدیل ہو جائے تو ضروری ہے کہ جدید پتہ سے دفتر

کو مطلع کر کے اپنے ایڈرس کی صحت کر لیں۔ ورنہ عدم ہی کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔

(۳) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے، ورنہ جواب

نہ دیا جائے گا۔

(۴) ہر رنگ خطوط و وصولی نہ کئے جائیں گے۔

(۵) ناقابل اشاعت مضمون واپس نہ کئے جائیں گے۔

نیا مضمین

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغَيِّرُ مَا قَدْ نَصَبَ لَكُمْ مِنْ دِيْنٍ اَوْ يَبْدِلُ مَا يُرْسِلُ بِالرُّسُلِ

القرآن

دورِ جدید
رسالہ
ایڈیٹر
محمد علی رفیق صدیقی

تین روپے

قیمت لائے

جلد ۱۵ | ۱۲ اپریل ۱۹۲۹ء | مطبوعہ سابقہ مطبعہ ۱۳۳۸ھ | نمبر ۶

شانِ رسولؐ

از جناب شیخ غلام حسین صاحب شاکر سیدی

جب خدا کو دو جہاں ہو خود شانِ خواں رسولؐ
تا ابد زندہ رہے گا اس سے گلاز جہاں
فخرِ شانِ زمانہ ہیں غلامانِ رسولؐ
ہو خنداں نا آشنا پر بھی گلستانِ رسولؐ
ہے عروسِ رحمت حق اسکے پردے میں نہاں
گو کھلتا تہا زبانِ پاک سے اس کی مگر
کر سکے کیا بندہ عاصی بیانِ شانِ رسولؐ
ریگِ صحرا پر جو برسائے بر فیضِ شانِ رسولؐ
ناتہر کے اپنے ندے ہرگز تو داماںِ رسولؐ
حکم ہے اللہ کا ہر ایک فرمانِ رسولؐ

ہے وہ کہلی کاک گوشہ ہی کین اس میں

ماںِ ہر دو جہاں شاکر ہی داماںِ رسولؐ

ضرورت ہے ایک ایسی ندرت کی جس میں ایسے ستیع ترستی معارف کا مکمل پتہ نہج ہو جو ہر فہمی و ادراک کی ذوق رکھنے والوں کے لیے ہے جہاں ایک کا دل سے دوسرے زیادہ نام نہ
لے جائیں جو احبابِ مومن نام کی ایسی مجلسیں ارسال کریں گے ان کے کچھ ماہ کے لئے ان میں دعوتِ الہیہ کو دیا جائے گا۔ منشی

رَبِّهِمْ رَحْمٰنِ اَرْحَمِ

الْقَرِیْنِ اَمْرٍ

۱۱۱۶ اپریل ۱۹۷۶ء

آل انڈیا مسلم لیڈران کی راہی سبھایا جارا ہائے مشعل تعلیم قرآن کو اسلامی جراثیم اور عامۃ المسلمین سے آپس

(راستی موجب رفعتِ مذہب)

دینِ اسلام فرزندانِ توحید کو عبت و موت، اوقت و عورت، ابتداء و بجاہت اور اخلاق و دواوری کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ جل شانہ نے ہر دانشمند، علم و برداری اور صلح کی نمائندگی فرمائی ہے، انما المؤمنون اخوة فاصحابوہم اخوتہم۔ لیکن بیسویں صدی عہدِ عرب کی مسلمانوں میں یہ اوصاف غائب ہیں اور وہ ان تمام باتوں کو شاہنِ خرواہی کے خلاف سمجھتے ہیں،

مسلمانوں کا قرآن و انشقاق باہمی اب ضربِ ابلش ہے وہ ہر چہوٹی سے چھوٹی اور معمولی سے معمولی بڑکدشت پرستیں چڑا کر کترے ہو جاتے ہیں، فنا فاسی بات پر جھجھکتے کے نوکار اور انعام کیسے معطل و خرد کو بالا و عظمیٰ رکھ کر ادھے چھپتا ہوں پر از آئنا کی عادتِ ثانیہ ہو گئی ہے جنم و برداشت اور دگر ہے وہ نامشائخ و محض ہیں اور ہر دسکوں سے ان کے دل خالی ہو چکے ہیں، دمیانِ پیدی اور دعویدارانِ بھائی تو ان اوصاف میں عوام کا نام ہے وہ اندھے آگے اور نمایاں نظر آتے ہیں، وہ تو فوہ میں کی حد سے بھٹکر دھیکھا شنی کے میدان میں پہنچ گئے ہیں، کالی گلی کوچ ان کا خیر اور دشنامِ حرازی و استہزا کا حذر و احتیاج بن گیا ہے، اختلاف آنا و پر ایک دوسرے کی عورت کا لگ رہا ہے اور اسی میں وہ خدمتِ خلق و اصلاحِ دین کے حق کا رزق چٹا کر کھینچ رہے ہیں، دشنامِ اسلام نہیں خانا چنگ میں معدوم پاکران کے گڑبڑ رہے ہیں، اور ان پڑوس بیدی سے اب نہ صاف کر رہے ہیں کہ ان کا مان و بھینٹا!

فنتہا امداد کی تیغ امداد زندانِ توحید کے جگر پارہ پارہ کر رہی ہے اور مسلمان اؤ ان کے تمام نبذ و لید میں، کدڑائی و مصلحتوں کی بھینچوں سے ہی اپنی خدمت نہیں پاؤ

کہ وہ مخالفین کے دستِ قتل اور اپنی غارت خانہ چالوں کی طرف متوجہ ہو گئیں، ان حریتِ نواز مسلم لیڈران کی قومی و قیامت کا جائزہ لیا جائیگا۔ نوگو شرادہ کار گدڑی سرنا پ، "نہرانی"، "دوٹی"، "اور شفیق دسی" وغیرہم دل آنا، الفاظ و طعن و تشنیع سے پر نظر آئے گا۔ اور یہ واقعات ملین کے جمعیہ اسلام کے سربراہانِ اسلام اور احکامِ الہی کے اہلِ مٹائی ہوں، مگر حلف اس کے ہندو لیڈران کی خدمات قابلِ شک ہیں انہوں نے اپنی سماجی جمید اور سن کارکردگی سے اپنی قوم کو زہر بارہاں کر کے کھلا دیا اس قابلِ بنا رہا ہے کہ وہ انکے کاروائے نمایاں پر سہرہ و مہابت بلند کر کے، "بہارت ہندو متھی سبھا" کے سکریٹری سوامی چاندھی جہاں جے نے سبھا کے "اپلاج کے احکام" مستفہ دیلی میں بیان کیا۔ کہ

"ایک سال کے اندر ہندو متھی میں سات ہزار کے قریب مرنے والے

کی شد میں مل میں آئیں، دوسرے قریب ہندو متھی اور دوسرے قریب مسعود ہوں کو "غیروں" کے چہرے چھڑا گیا، وہ شاخص ملک کے قریب چھوٹے کام کر رہی ہیں اور سبھا کے تحت اس وقت۔ ہندو متھی کے ایک ہندو متھی پرچار اور شد ہی کا کام کر رہے ہیں

کیا آل انڈیا مسلم لیڈران اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں، کیا سب سے ہندو متھیوں کے طوفانِ امداد میں برپا چلی نہیں غریبیں، مگر نہیں تو کیوں؟ اور اگر یہ تو کیوں، ادم تو چہ نہیں لگتی؟ کیا سبھا نے آقا "اور حلالا" صاحبانِ دینی کی خدمات کی کوئی تفصیل پیش کر سکتے ہیں، جو انہیں مسلمانوں کی سات ہزار ہجرت کو امداد کے سیلاب سے بچانے میں مانع ہوئی، مگر نہیں اور یقیناً نہیں،

ہم ان خود ساختہ آقاؤں اور خازنِ تمولاناؤں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ جو گوئی، مضحکہ خیزی، اذیت و دلاہم اور طعن و تشنیع میں قومی ترانہ کا دستور نہیں، ان باؤں میں دستگاہ حاصل کرنے کی کوشش مبدی ہے، قوم و ملت کو ان سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اور اسلام میں اس کی اجازت نہیں دینا۔

اگر آپ متحدہ متفق ہو کر کوئی خدمت انجام دینے کی توفیق نہیں کہتے، تو مسلمانوں کی غریب قوم کو دھڑ بھڑی انداز پر اپنی فتنہ کی تباہ کن گہرائوں میں گڑھ کی کوشش نہ کیے، اس سے حال چھوڑ دیجیے، کارساز مطلق خود کوئی انتظام کر دیکھا پ

اسلام بغیر میں بہت اور مسلمان گڑا گوں معاصی آدام میں مبتلا۔ لہذا اقتصادانے وقت یہ ہے کہ جاسے محرم لیڈر اور مقتدر رہنما آقا و فخر علی خاں ہوں یا سر محمد شفیق مولانا شریعت علی ہوں یا ڈاکٹر عالم، مولوی محمد علی ہوں یا مسٹر جناح، حضرت آقا و ہوں یا

ناباک اور بے نتیجہ قضیوں میں، الجھ کر قوم کو عرصہ امت میں گرا رہے ہیں اور نہرو دلوں سے ہی کو صیغہ آسما کی سہجہ کر آئیں اپنی دینی و دنیوی صلاح خیال کرتے ہیں، انہیں یاد ہونا چاہیو کہ ہر قوم اپنے ہر کی حالت و صفت کو اپنی اہمیت نہیں کہتی وہ آزاد دینی و حکومت خود اختیار کیے کہی قابل نہیں ہو سکتی۔ مسلمان اس ناپ کے لہجہ کی رہنمائی میں جو اسلام الہی کو جس وقت دیکھ کر حائل رتی تھے کر کے آزاد و مند ہوں بھی صلاح نہیں پاسکتے،

قوم اور حکومت کے دھوکہ میں بہتر و زید سے معلوم ہوا ہے کہ امرتسر کے کسی نامہ نامی شخص نے آل انڈیا فرینک کونٹی کے نام سے چند شخص کی خدمت کی حکومت کی خدمت میں بھیجے ہوئے اسے یقین دلایا ہے کہ مندرجہ ذیل اصحاب تاج کے و نادر ہیں۔

”آل انڈیا فرینک کونٹی“ ایک غیر افوس نام ہے اصحاب ایک ہیں معلوم ہے اس نام سے امرتسر میں تریشیان ہند کی کوئی قومی باڈی نہیں، اگر اس کا مقصد بہت تریشیان ہند سہجہ جاسے تو یہ اسے فرینک قیاس نہیں کہ وہ مدوں میں جو حکومت اور مفلوج ہو، اس کا شہزادہ اور نظام کی بھی شہر ہوئے آغا عرصہ ہو چکا کہ اب کی یاد بھی دلوں سے جو چوکی ہے، باقی رہے جناب نامہ، ان کی شخصیت سے ذمہ دافع اور آپ کے نام نامی اور ذات خارج سے امرتسر کے وہ فرینکی حضرات آشنا جنہیں بہت مذکور کے روح دلوں میں کھانا حاصل رہا ہم حیران ہیں کہ نامہ صاحب کو ہندوستان کے تریشیان کی نمائندگی کا حق کس طرح حاصل ہوا اور انہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے سترہ گاہہ تریشیوں میں سے صرف مندرجہ ذیل اصحاب ہی تاج کے وفادار ہیں اور باقی تمام غیر وفادار اور باغی،

انجن تریشیان مندرجہ تک کام کرتی رہی، اس نے انجن نصیبین اور مسلک سے سرو تہا نہ نہیں کیا۔ انجن تریشیان پنجاب کو جو وفادار آئین و قوانین کے تحت امن و سکون سے کام کر رہی ہے، لاچر وال، مٹان، گودھری، جہلم، جالندھر اور دیگر مقامات کی فرینکی انجنیں ہی اس طرح امن، اطمینان ہی سے راضی انجام دے رہی ہیں اور نہ ہی حکومت کو ان کے حلق کا کوئی بھی قسم کا شہر ہوا ہے، بہرہ معلوم نہیں کہ نامہ صاحب کو چند مخصوص حضرات کی ذہن تربت کر کے اخبار و فادائی کی کیا ضرورت پیش آئی، نامہ صاحب کو تریشیان ہند کی نمائندگی کا کوئی حق نہیں، وہ اپنے فائدہ ان کی نمائندگی میں میں جو سی چاہے کر گراں آل انڈیا فرینک کونٹی کے نام پر قدم و حکومت کو دبو کر دینے کے وہ کس طرح مجاز نہیں ہیں، لہذا ہم جناب نامہ کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ایک صحیح نام پر جو ہندوستان بہرے کے لیے عطا ہوئے کا اظہار کرنا ہو گئی کے چند اصحاب کی نمائندگی کرنے میں احتیاط رکھیں، اور انہیں یاد رہی کہ حکومت بھی ہر قسم کی فرینکی کا دہریوں کو دھوکہ دینا

معنی کھاتہ امرتسر، زید ہر یا جو نراکت وقت کو پہنچائیں اور خدا کے نام پر، بقدر قوم کے نام پر اپنی لہجہ اور رہنمائی کے نام پر مسلمانوں کی پریشانیوں کو کم کرنے کے لیے تسلسلہ ساعی سے کام میں آج اپنے دلوں کو اختلافات کی آلائشوں سے پاک صاف کریں، کہ زمین و دانش ہی ہی ہے اور تعلیم اسلام ہی ہی، ورنہ ہم نہیں گے کہ نام و نلوں اور جلب منفعت کی خاطر

بہا یا جارہے مثالی تسلیم قرآن کو ہم ہمزہ حاضر میں اور عامۃ المسلمین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ تاملین کی سبب و روش کے خلاف شدید احتجاج کریں اور اس وقت تک آرام نہیں۔ جب تک کہ وہ باہمی اتفاق سے کام لینے کے لیے قربت کی سیخ پر نہ آجائیں

نہرو رپورٹ کا نتیجہ علی معاد، اور سیاست حاضر کے لحاظ سے نہرو رپورٹ جی ہر بار ہی مسلمانوں کو کہنے اور ایک مختصر نمونہ سے کم نہیں، انکی گونا گوں برکتا

کی یہ پہلی کتاب کے مسلمانوں کے افراط و تفریط میں گڑھا اضافہ ہوا۔ وہ من بین القوم منزل مقصود سے بہت دور جا رہے اور قومی و ملی مفاد کو کھیر دامن کر کے نہرو رپورٹ کے جواز و عدم جواز پر ڈانٹے اور ڈوٹی ”نہروائی“ بیکر نہ انداز ملی پر آئے،

مسلمانوں کا فانیہ نہرو رپورٹ کا مخالف ہے، وہ اسے مسلمانوں کے سیاسی و قومی مفاد کے خلاف سمجھتا ہے، لیکن دوسرا گروہ اسے ہر طرح جائز و واجب اہل قرار دیتا ہوا اس کی ناید حمایت پر توجہ ہے،

اس قومی خلفاء، اور تفریق نامہ مزید کوس کر کے مختلف مابین میں مختلف مقامات پر گئی ایک اچھا منفرد ہو، لیکن کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ آج ۳۰ مارچ کو دہلی کے مقام پر ایک کا اجلاس ہوا۔ خیال تھا کہ مسلمانوں میں طے ہو جائیگا اور مسلمانوں کے گروہ و دانش سبک رسان بر کر کی خدمات کیسے کیسے ہر جائزے، لیکن یہاں جو واقعات پیش آئے وہ مدبر و اہم المٹا کر ہیں، ڈاکٹر کچھو کچھ کی جناح دیکھ جان، جو کہ نہیں خود کو ہر پیش کر کے ہر ہر شیخ محمودان ایم ایس ایس اور ایس دیگر معززین ہی کسی بھی نتیجہ نہیں ہوئے لیکن حاسیان نہرو رپورٹ بلیک دہلی کے چلنے میں کہ نہرو رپورٹ پاس ہو گئی، وہ امدادی کا شاذ و نادر کا حوالہ کے شایانہ بجار ہے ہیں، لیکن نہیں ملتے کہ اس کو نفرت و عناد باہمی کے جذبات و تشویش ہو گئے اور دنیا دہانے آخر قوم کی تباہی کا پیام ثابت ہو کے چلی۔

کاش مسلمان اپنی اندرونی اصلاح کی جانب متوجہ ہوتے اور نہرو دہائی اسلام کو اختیار کی دستبر سے بچانے اور قوم کے لیے کی تعلیم و تربیت کیلئے ہوتی۔ وہ ذہنات کی

تنگ صفا تیرن

انصاف و اعمال کی اصلاح، قومی حقوق کی تحفظ اور سرسائی کے عروج و ارتقاء کا ایک ذریعہ صحافت بھی ہے۔ اقوام کا بقاء و ترقی، ملکوں کا کمال ایک بڑی حد تک صحافت سے وابستہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جہدِ معاصر کی مختلف شکلیں اور موضوعات اور فتنے و فسادات کی طبعی صفا اور جلی بڑھتی ہے۔ ایک لحاظ سے یہ ہے، بربدِ صفا حرفِ نفس سے ذریعہ معاش سمجھ لیا جاتا ہے، اکثر اخبارات نفس پرستی، حبِ زرہ اور ذاتی اغراض کی تکمیل کیلئے جاری کیے جاتے ہیں، تنہا کیم کا اندیشہ جبار کیلئے صحیفہ نگاری کی آڑ میں ایسی ہی سبیل بنانے کا وہیل کی جاتی ہیں کہ شرافت و عفتان بیاہ مانگتی ہے،

ان ہی ناپاک اغراض کو پروا کر کے کیلئے لاہور سے "تیرن" نامی ایک اخبار کی کھینچ کر اودات میں جاری ہے۔ اس سے اسے دامنِ حرص و زر پر کرنے آکر بنا کر لیا ہے، پچھلے سال دیا ربیادہ "تیرن" کے مدیر شہر کی کدگری پر جمع کیا کر اسے پانسو روپے کی رقم ملے گی، اس پر پچھلے روپے کے اس حصے کے وڈال میں وڈا تیر ہو گئے، پانچ سو گزشتہ حد کی شہر پر اپنی ہڈیوں کے ساتھ وہ چہرہ ہادیو پر پہنچا لیکن اسی نامہ واری کا منہ کھینچا پڑا اور ایک تیرنگ نے ملازم سے اس کے جذباتِ وحشت میں قہر کیا ایک اشتعال پیدا ہوا اور لاہور پہنچنے ہی اس نے وڈے ریاست کے خلاف زہر مارا پانچ سو گزشتہ روپے اور ساتھ ہی وڈا کر کے ہندو ایک ایک چینی کلبہ کر اپنی احسان نشانی اور سفیدی کا ثبوت دیا، ایک چینی میسر شہر لوہین پراپرٹ سکریٹریا وڈا کر لگوئی کہ وہ اپنے ہندو سے سکریٹن ہو جائیں اور وہ اس لئے کہ انہوں نے کھال پر ہندو اس میں تنگ صفا کے وڈال آڈ کیلئے کوئے تھے یہ ہیں وہ نام نہاد اخبار نویس، جو صحافت کی شرافت کیلئے قربانیت ہو رہے ہیں، خدا ان پر نام کندہ لکھنا ہے چنی کی اہل فریبوں سے محفوظ رکھے اور انہیں جہالت سے،

تیرنگ تیرنگ

تنگ صفا کیلئے کی گئی ہوں کی جہالت کے اجارہ کا طرفال ساہبا سال سے مندرگاہ سنگھ اینڈ سنز کے نام پر ہے اور ایسٹیم ہوتا ہے کہ مندرگاہ سنگھ اینڈ سنز "تیرنگ تیرنگ" کی ڈائیو ہے، اس کی کیا وجہ ہے وہ کیوں کسی دوسرے چینی کلبہ کے کام سے ناہانے کا حق حاصل نہیں کیلئے کہ اس کا جواب یہ ہے کہ لاہور میں اتنے بڑے کام کی انجام دہی کی صفت نہیں کیلئے لیکن بکے سرے ان اجارہ کی دھڑکیں گڈنے پر عہدہ تنگ بھی ٹوٹ گیا۔ "تیرنگ تیرنگ" دوسرے نام سے وڈا کر کے ساتھ کیلئے کی تمام شہر کے وسیع کر کے باقاعدہ کھائی سے ڈھری نہ دھل کر دی یہ طبع کا سامنے ہونے پر گزشتہ شہرنگ اکسپرٹ نے یہی چس کے کام کی طرف کی "تیرنگ تیرنگ" کے کام میں اس کا منہ ہاتھ سے پکڑا کر کے ہے

بلدیہ امرتسر میں تنظیمی

تنگ صفا کیلئے کی گئی ہوں کی جہالت کے اجارہ کا طرفال ساہبا سال سے مندرگاہ سنگھ اینڈ سنز کے نام پر ہے اور ایسٹیم ہوتا ہے کہ مندرگاہ سنگھ اینڈ سنز "تیرنگ تیرنگ" کی ڈائیو ہے، اس کی کیا وجہ ہے وہ کیوں کسی دوسرے چینی کلبہ کے کام سے ناہانے کا حق حاصل نہیں کیلئے کہ اس کا جواب یہ ہے کہ لاہور میں اتنے بڑے کام کی انجام دہی کی صفت نہیں کیلئے لیکن بکے سرے ان اجارہ کی دھڑکیں گڈنے پر عہدہ تنگ بھی ٹوٹ گیا۔ "تیرنگ تیرنگ" دوسرے نام سے وڈا کر کے ساتھ کیلئے کی تمام شہر کے وسیع کر کے باقاعدہ کھائی سے ڈھری نہ دھل کر دی یہ طبع کا سامنے ہونے پر گزشتہ شہرنگ اکسپرٹ نے یہی چس کے کام کی طرف کی "تیرنگ تیرنگ" کے کام میں اس کا منہ ہاتھ سے پکڑا کر کے ہے

تنگ صفا کیلئے کی گئی ہوں کی جہالت کے اجارہ کا طرفال ساہبا سال سے مندرگاہ سنگھ اینڈ سنز کے نام پر ہے اور ایسٹیم ہوتا ہے کہ مندرگاہ سنگھ اینڈ سنز "تیرنگ تیرنگ" کی ڈائیو ہے، اس کی کیا وجہ ہے وہ کیوں کسی دوسرے چینی کلبہ کے کام سے ناہانے کا حق حاصل نہیں کیلئے کہ اس کا جواب یہ ہے کہ لاہور میں اتنے بڑے کام کی انجام دہی کی صفت نہیں کیلئے لیکن بکے سرے ان اجارہ کی دھڑکیں گڈنے پر عہدہ تنگ بھی ٹوٹ گیا۔ "تیرنگ تیرنگ" دوسرے نام سے وڈا کر کے ساتھ کیلئے کی تمام شہر کے وسیع کر کے باقاعدہ کھائی سے ڈھری نہ دھل کر دی یہ طبع کا سامنے ہونے پر گزشتہ شہرنگ اکسپرٹ نے یہی چس کے کام کی طرف کی "تیرنگ تیرنگ" کے کام میں اس کا منہ ہاتھ سے پکڑا کر کے ہے

تنگ صفا کیلئے کی گئی ہوں کی جہالت کے اجارہ کا طرفال ساہبا سال سے مندرگاہ سنگھ اینڈ سنز کے نام پر ہے اور ایسٹیم ہوتا ہے کہ مندرگاہ سنگھ اینڈ سنز "تیرنگ تیرنگ" کی ڈائیو ہے، اس کی کیا وجہ ہے وہ کیوں کسی دوسرے چینی کلبہ کے کام سے ناہانے کا حق حاصل نہیں کیلئے کہ اس کا جواب یہ ہے کہ لاہور میں اتنے بڑے کام کی انجام دہی کی صفت نہیں کیلئے لیکن بکے سرے ان اجارہ کی دھڑکیں گڈنے پر عہدہ تنگ بھی ٹوٹ گیا۔ "تیرنگ تیرنگ" دوسرے نام سے وڈا کر کے ساتھ کیلئے کی تمام شہر کے وسیع کر کے باقاعدہ کھائی سے ڈھری نہ دھل کر دی یہ طبع کا سامنے ہونے پر گزشتہ شہرنگ اکسپرٹ نے یہی چس کے کام کی طرف کی "تیرنگ تیرنگ" کے کام میں اس کا منہ ہاتھ سے پکڑا کر کے ہے

داستانِ پاپینہ

کے نام مقام اور رعایا کے مال باپ ہیں۔ اس مذہ کا قصہ صاف کرو،

آصف جاہ نے کہا، میں رعایا کا مال باپ ہوں۔ اسی واسطے میں ہی بچے کو بہشت بھیجے گی کہوشن کر رہا ہوں۔ اس بارے میں ہندوؤں میں برہمنوں کی ایک کہانی مشہور ہے، کہ ایک مہمان کے بیک پر ایک رانی نے اپنے بیٹے کو لٹا دیا۔ رانی نے اپنی بیٹے کے دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا اور راجہ نے تواسے اس کا سر کاٹا، ایک مہمان کی یہ توقع ہو سکتی ہے کیا ایک نواب کے حکم سے اس نہیں ہو سکتا،

جڑے اور بوڑھی نے ہزار کہوشن سے بچے کی اماں جان مانگی، مگر سنگدل نواسے ایک نہ سنی، آخر وہ بوڑھا اور بوڑھی اپنے مہمان سے اپنے تخت پر کلا سر کاٹ کر پھر کر گئے۔ ان دونوں بیویوں نے اپنی تمام جائیداد بیکر بستہ کا خرچہ کر لیا، ایک دنگر کا خرچہ کیا۔ رڈن جا کر انہوں نے مشنہ کے حصّہ میں حاضر ہو کر بارگاہی اسب شک نہیں، کہ سنہٹ و جہانگیر برستے رعایا پر رستے، انہوں نے اپنی آٹا ملا کے دے دوادی چاک کھڑا لے لگا دیا تھا، انکی زنجیریں کے نیچے لٹکتی رہتی تھی، اگر کسی کو عونی میں کرنی ہوتی، تو زنجیر کو ہلاتا، اس کی آواز سے بادشاہ کو خبر ہو جاتی، اسی طرح ان دونوں نے بھی کیا اور بادشاہ کے حصّہ میں حاضر کئے،

تمام حالات سن کر بادشاہ نے سادوں مہاروں کے پرانی دالے بادل کا روپ اختیار کیا، ان کا جہان لیکر کر جہاں نے سامنے آئے کا حوصلہ نہ لیا، بادشاہ نے اسی وقت لاہور جانے کا ارادہ ظاہر کیا، اسلئے ڈر ڈر دے اور سب سامان تیار کر لیا گیا، اور سر دن بادشاہ نے لاہور کو کوچ کیا، بوڑھا اور بوڑھی بھی ساتھ ہی لئے،

نواب آصف جاہ بادشاہ کی آمد سے کچھ خوفزدہ ہو گئے مگر اس سے بادشاہ کے آتی میں کوئی کلاٹ نہ ہوئی، بادشاہ نے لاہور پہنچ کر دو سکرانہ قلعہ لاہور میں ایک بڑا بارگاہ اس واد میں گرد و فراغ میں تمام بے دعوے گئے، لاہور کی رعایا کثیر تعداد میں حاضر تھی، دوبارہ سامنے پہنچے چہاں گھر مہاروں جہاں یکم ہزار میں دونوں افراد ہوئے، وہ دونوں بوڑھا اور بوڑھی بادشاہ کے آتے ہی دوبارہ میں چھوڑے تھے جس وقت وہ باروں میں طاعات پہنچی، تو بادشاہ نے فرمایا، کہ مجھے ایک عجیب عقیدہ کا فیصلہ کرنا ہے، لہذا عورت سنو، اس خداوند کو بھالنے نے تم لوگوں کو کھڑے کر دیا ہے اور تمام کام جو میرے دہہ ڈال دیا ہے، میں اس کو سب سے کچھ نہیں بلکہ

عدلِ جہانگیری

بہنیں کے ہاتھوں بہائی کو سزا کی قتل

مشہور اورہ کے مشرقی کھنڈ آصف جاہ کی قریب، آصف جاہ نے جہاں کے بہائی اور جہتا محل کے باپ تھے، جہانگیر کے وہاں میں انکی بڑی تدبیر تھی، بادشاہ نے ان کو لاہور کا صدر دارمقرر کیا تھا، اس کی تعلیم ایک کہانی مشہور ہے،

آصف جاہ جس وقت لاہور کا صدر دار تھا، اس وقت اس کے محل کے پاس ہی ایک بوڑھا مسلمان ولی بھج رہا تھا، اس کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی، بڑھاپے میں اس پر قد کی مہربانی ہوئی اور ایک فقیر کی دعا سے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، انکی خوشی کی کوئی حد نہ رہی، ستم ستم کے پانچ تھانے ہوئے گئے،

آصف جاہ آدھی رات تک ناچ ننگ دیکھنے کے بعد یہی سوچا تھا، کہ اس خوشی کی دھوم دھام سے اس کی آنکھیں کھلیں گئی، فرمایا، کوئی ہے؟ اس بے ادب بوڑھی نے تیز کر حبدی پکڑاؤ، سند سے بات نکلتے ہی حکم کی تعمیل ہوئی، بوڑھا بوڑھی پھر سے آئے، نواب نے قصہ کے لہجہ میں کہا، اتنی رات گئے تم نے سڑکیوں پر کیا، تم جہنم کی سرکرہ نہ چاہتے ہو؟

بوڑھے آدمی ولی محمد نے دست بستہ عرض کی، خداوند بڑھاپے میں میرے دل پاؤں ہے اس لئے اس رات کو خوشی منائی گئی، اور ولی محمد کی میرا قصہ صاف ہو، بوڑھے نے ہنس کر کہا، اس بوڑھے کو لڑکا پیدا کر انکی ہی قصہ خوشی ہے، اچھا اب اس خوشی کا خاتمہ ہو، اس نے اپنے نوکر سے کہا کہ جاس ڈیکے کو یہاں حبدی اچھا حکم ہوتے ہی نوکر اس کے کوئے آیا، نواب نے سنجیدگی سے حکم دیا،

سنو! شیطان جس ڈیکے کہنے کوئے اتنی خوشی کا سامان کیا اس ڈیکے کو بھٹ جانے کا سامان کر، اب جو سے خوشی کی انتہا نہ ہوگی، اس بچے کو ابھی تک گناہ نہ چھوٹا ہوگا، اسی آدمی کو ابھی جان لینے سے یہ بہانہ نہ کرنا، اس سے بڑھ کر اور کیا خوشی ہو سکتی ہے،

اس سخت اور دل ہادی دے حکم کو سن کر ب لوگ حیران ہو گئے، بوڑھی اور بوڑھی نے خوفزدہ ہو کر آتش پوچھنے ہوئے، اہم جو گرفت بہری آواز سے کہا، خداوند آپ خدا

واناؤں کی نادانیاں

راہت پرزہ ایک غیر عمری فوت ہو کر اور ناقابل تیرغیب و غلب کا نشان بنا، کثرت شراہی اس کی جو امیرگی کا باعث ہوئی،

جس شاعر شہر جس نے سرگزشت اور دہان کے باشندوں کے حالات ایک مکمل صحت میں لکھے ہیں، وہ ایک ایک وہ کبھی دہان گیا اور دہان لوگوں کو ملا، کچھ وقت اپنے باؤں بپ پر لکھ لیتا تھا،

زاتس کا شہر انڈیا پر اور سیاسی و پر شاہ وبری ایک مدد و جی کا حاکم شہر گذرا ہے، کسی کی تعریف سننا وہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ تمام باتوں سے متفرق اور شہر شک رہنے میں مبتلا رہا۔ زندگی کی دشواریوں سے ایک دفعہ ایسا مملوب ہوا کہ کوشش کر کے مر گیا،

جس کے نام پر شہر کو بیرون کی یہ حالی اور توجہ اس درجہ بڑھ گئے کہ ایک نئے اس کو آبادہ اور آبادی نہ حالت میں بغیر کوئی اور کوٹ کے گرفت کر لیا گیا،

لارہا، آج کل کا نندہ، پیش پستی، کرکشی طبعیت، افسردہ خیالات، اور اپنی معیشت سے کسبہ مشہد صفت ہیں،

سرگزشت کا صحت کوٹ میں جو شراہی نہیں تھا، اس کی معصدی کے کام اکشر منکر خیر ہوئے تھے، کہانیان حسنہ نامک اور گیت غلط، اہفت آہنگ آوازوں کا مجموعہ تھے، مگر موسم ادل بدل کے متعلق اس کا دلخ اس درجہ سر بل کس واقعہ ہوا تھا، کہ اسے کسبہ معیاس الہوا کہا جائیے،

ذرائع کے کلمہ پنچہ شاعر کوڑے لیر کے سر مستان ملاحظہ ہوں، اپنے شہر کوٹنے کی آواز سے سر سرہ لے تھے اور اس خط سے لطف اٹھانے کی خاطر اپنی مکان پر چڑھ کر وہاں کی کٹر کپڑاں فٹاں کپڑاں کا شغل خاص بنا۔ اس شخص کو ہم جیسے اپنے مکان پر چڑھتے جاتے ہیں، کہ کوئی کام شروع کر تیرت وہ ان باتوں کا مطالعہ کرتا، ہمیں کام میں کوئی تعین نہ ہوتا تھا۔ مدت کے بچے پر جو ہونے کے خیال سے اپنے کو بڑھگتا ہمارا سر کوٹنے کا اور گھوڑوں کی سرسریوں کا پس پست تھا۔ اپنے کو نہایت حسیت میں ظاہر کرنے کو خیال سے جذب و مقصد بھروسہ میں شراب پی کر جاتا۔ کر وہ ادب بال کچھ مختلف خود توں کو محبت ظاہر کرتا تھا۔ اسے اپنے شہر اور معصروں سے نفرت تھی،

ماتس باؤں کی مشغول مزاحیاں مجرمانہ تک مدد پر پہنچی ہوئی تھیں، وہ اپنی خوراک

انسان آدام ولام، ہسم، ہسم اور صحت و صحت کا ایک ہسمہ جو کئی زندگی کو مختلف حیرت انگیز مناظر کا شہر کہنا چاہیے، اسے ہرچہ لمبی اس بات میں مشغول نہیں ہیں، بلکہ دنیا کے نامور لوگوں کی مختلف خصوصیات مزاج ایک دھچک دھچک غیر ملاحظہ ہے جس نے بڑے بڑے دماغی تحقیق کی توبہ اپنی طرف جذب کر لی ہے تحقیق و تجسس نے عجیب غریب واقعات کا انکشاف کیا ہے،

یورپ کے وہ لوگ جنہوں نے مختلف علوم و فنون میں کمال حاصل کر کے دنیا میں فوج تحقیق وصول کیا، اگر اوقات اس طرح دورہ خیالات نظر آئے ہیں، جیسے کہ عام کا نام ایسے لوگوں کے اجڑنے میں کثیرا کثیرا منتشر ہونا، انہوں نے اس طرح کی جنوں انگریزوں کا کام لکھا ہوا انسانی عقل کو بڑی تعجب کیا، اپنے دماغی باہر میں،

دانتے اپنے ہونڈا کی غلیات کا خاص حق سمجھتا ہوا اپنے ملک کو کھاتے ہی دیکھتا اور اس طرح کوجہ یوروں کے تاج سے سر فراز کیا گیا تو وہ پہلا نہ سما، اس کی ہر قسم کی حرکتیں سرزد ہوئیں، جیسے کوئی آسیب زدہ ہوتا ہے، لیکن شہر گیتے دت اپنے سر کو آدام کو کسی پر لٹا دیتا، اس کا خیال تھا کہ سرئی کوٹنے کو آمانہ نشوونما کیلئے مانع ہے اور موسم ہر مضر کوٹنے کیلئے ایک غیر مردن موسم ہے،

قابل اوجہ کوٹنے کا طبعی کے زمانہ کے بعد ہی حیکہ و ہر طرح سے لائن وفاق ہو گیا۔ بعض اوقات خفیف الحول ثابت ہوا، بعض اوقات لاہاؤں کینٹین لکھا جی کہ چار سال کی عمر میں پڑھنا لکھنا سیکھ چکا، گیارہ سال میں اس نے فوجان کرکٹوں کو مدد لیا، شروع کیا۔ اور چوبیس سال میں اس نے ایک نظم اپنی ایک پہلی بارہ ۱۱۷۲ دہترہ درباروں کیلئے لکھی،

اگلے کے پسندیدہ گائی نے کافوں میں غلبہ دے کر الہی کیفیت مائل کی، وہ گرسوں میں نصف درجن اکھڑوں میں اس سے زیادہ کافوں میں اپنے انگریز کمرہ گیت لکھ سکتا تھا،

گیتے کو ہمیشہ وطن سے نفرت رہی،

شرذون ایک نہایت ہی بے اصول مجاز اور پہلے درجہ کا فخر کوچہ شخص تھا۔ آسٹریا کا مزاحمتی تاجر کوٹنے میں اس سے خود بخود خواب کے ذریعہ حاصل ہوا اسے اہل قادی کے اہل ہوں پر لٹھ نہر دے جانے کا وہم ہوتا تھا۔

مٹی کے چھ سفید گٹائی، اپوش اور جھڑیلے جیت دن کیا جاوے، چنانچہ ایسی گٹیاں
ڈاکٹر جاتن کی نیرنگیاں بوزل نے نہایت جلدی کے ساتھ سین کی میں، سونٹ
جو تیش المعروف سونٹ دین بڑے آدمیوں کے آگے چوڑائی اور نکلتا ہوا کرتے
کا عادی تھا۔ مذہبی شاعر تھا، حفیظہ پرہس کی شادی ایک دوک زادی مٹی بولی
سٹہ سے ہوئی تھی جس کے عہدہ ہو جانے سے اس نے نہایت ہی سببہ طرز میں نظم
کہی۔ یہ شخص ایسی خانگی نہنگی میں جھسی اور بچر ثابت ہوا۔

خواجہ سلام الدین

میں بے سنی مشیا کو ملا تھا۔ تاکہ (بزم خود) ہر چیز کی معایت کا نامہ حاصل کرے، مثلاً
کو کلمہ مصطفیٰ ہونے کے خیال سے، پھر مختلف دلائل کا غزن ہونیکے خیال سے وغیرہ وغیرہ
چنانچہ کلمہ، کاغذ، کتابکو، سکریت سے اور دیت وغیرہ مشیا کی خاک کے بل میں
مثال ہوتی تھیں،

علم غیر لغت سی کو مار با سکل ایجاد کر دزل بہ مزاج اور شکوک طبعیت تھا، اکثر لغت انگلی
اور دواں سر میں مبتلا رہتا۔ اس کے خطوط چہرہ اور لغت میں بھی ہوتی تھی،

پولندہ کا ہر لغت سر شاعر زہد بیک شربنگ اپنے ہم خیالات میں مزا لا گزرا
ہے، اس نے اکثر دقات عالم تفسیر میں ہمیں کیا کہ وہ مرگیا ہے، سرے وقت اپنی وصیت

بزم قریش

میں ستر چہوں، تاکہ ماسدیں سے متعلق مواد جلد از جلد کتابی شکل میں نیا یا جا سکے،
۴۴۔ قریشی جمہور بکثرت صاحب کرچی سے گئے تھے کہ قریش کے انوجات چند روزہ کو
کیوم سے دو گونہ ہو گئے، لہذا انکی توسیع اشاعت میں احباب وافعال نے کام لینے کے
علاوہ ایک روزہ اندھ لکھیں اور اس کا نام "آئندہ" ہو، آپ کہتے ہیں کہ جہاں دیگر مزدبانت
پرستے خرچ کئے جاتے ہیں، وہاں ہر مرد اور نافر قریش اپنے گہر کے ہر ذرے کے حساب سے
ایک آندہ ہوا اس اندھ کے لئے وقف کر دے تو کوئی شکل نہیں؟

۴۵۔ جن برادران گزائی نے توسیع اشاعت میں امداد فرمائی، ان کے آسمان پر شکر ورج زب
ہیں، امید ہو کہ دیگر برادری بھی اپنا اپنا ذریعہ محسوس کر کے اور توسیع آندہ میں حصہ لیکر جاوے

۴۶۔ فکر و امان کا مرہب ہونگے،

۴۷۔ پیر علی سنا در صاحب گرواد۔ برتن شیخ فہم میں صاحب شاکر

۴۸۔ مولوی حوت علی جیانا جید پر شمن شجر، خود

۴۹۔ مولوی حکیم علی صاحب۔ بھیل ڈاکٹر ایم جی ایون صاحب

۵۰۔ مولوی انوار علی صاحب میا شتر

۵۱۔ مولوی محمد حسن جیانی شتر

۵۲۔ مولوی محمد حسن جیانی شتر

۱۔ ناظرین القریں باخضوں ان حضرات کو جنہوں نے بہر دوام قاضی القریں صاحب ذوق
کی عبارت قریش کے اظہار کرنے کے حال پر ہی کے خطوط ارسال فرمائیں میں تو مبارک ہو کہ وہ
اب بغیر دہرے بھٹ میں، مرض کا دورہ لگ گیا ہے، اللہ تعالیٰ وہ دیکھ کر دی باقی ہے، ادعا کریں
کرشانی مطلق شمسے حاصل و کان عطا کرے،

۲۔ اعتراف مذات کے سلسلہ میں ہی وہ ان قوم اور اس برادران قریش کے مزید خط
موصول ہوئے ہیں، ان میں شیخ اطلالین صاحب مدینتی حرکت نے "مغز" کی تجویز کو پسند
فرماتے ہوئے پانچوہے اور قریشی محمد رمضان صاحب مدینتی نے نو، دہے، اسال کر کا رو
فرمایا ہے،

کوئی قاضی شاہ، دلی صاحب بقی کس لکھو، کہتے ہیں، کہ محمد علی قاضی القریں صاحب
نے سال پر کی قیاسیت میں جو قیودات انجام دی ہیں، وہ راجع ہر طرف میں اور قابل
نہیں کہ انکی طرف غفلت کو ایک لکھنے ہی دل سے نکال دیا جاوے، لہذا میں ڈاکٹر عبد عالم صاحب
کی تجویز پسند کرنا انکی تاکید کر ہوں؟

قریشی محمد جراح صاحب قیودات کو لکھتے ہیں کہ تجویز مبارک ہو لہذا میں تائید کرنا اپنا
دینی خطوط آئندہ درج ہو گئے،

۳۔ مولوی غلام غوث صاحب قاضی کی تجویز پسند ہو گئی کا اظہار ہوا ہے، چند ایک خط
اور لکھے ہیں، قریشی محمد رمضان صاحب جرحہ اصال کے کا وعدہ دیا
ہے، خطوط کاغذ بہر ضرورت آئندہ دینی کیا جائے گا، جو اجاب اس وقت تک قریش

قریشی جمہور بکثرت صاحب کرچی سے گئے تھے کہ قریش کے انوجات چند روزہ کو کیوم سے دو گونہ ہو گئے، لہذا انکی توسیع اشاعت میں احباب وافعال نے کام لینے کے علاوہ ایک روزہ اندھ لکھیں اور اس کا نام "آئندہ" ہو، آپ کہتے ہیں کہ جہاں دیگر مزدبانت پرستے خرچ کئے جاتے ہیں، وہاں ہر مرد اور نافر قریش اپنے گہر کے ہر ذرے کے حساب سے ایک آندہ ہوا اس اندھ کے لئے وقف کر دے تو کوئی شکل نہیں؟

run Crooked. A Dom is a bad servant and a fiddle-bow a bad weapon. A Dom met a barber, one beat his drum. The other held up his mirror (Demanding their fees) ... - Kanjars are gipsies and professional Thieves and are said to be fond of dogs. A Dom his father and a Dom his grandfather, yet he boasts of his noble birth. (After Conversion to Islam). Behind your back, The Dom is a King. encourage a Dom's wife and she will bring her whole family and sing out of tune. if donkeys could excrete sugar, Doms would not be beggars. A Dom in palanquin and a Brahman on foot. (Society Upside down) ... The fisherman Dom has seven Wives and never a bed for one ...

At The Dom's wedding The Dom may Call The Tune

ترجمہ :-
"ڈوم بھی خاکروب، "ڈوم موت کا فرشتہ ہے" "ڈوم، براہمن اور بڑی عزت کی قوت رکھتے ہوئے ہیں۔" چھبڑے، کشتیاں اور ڈوم تین بڑا پلے ہیں۔
"ڈوم براہمن کو، بڑی اور کنگ بڑا بہتا ہے۔" ڈوم نانی کو لگا ایک سے اپنا رسول بچایا، دوسرے اپنا شیخ رکھنا یا دو گویا ایک نے اپنے اپنے لاک کا مٹھا (کپ) ... کچھ جیسی اور پیشہ دو ہیں اور کس کے شرین کہے جاتے ہیں
"باب ڈوم اور ڈوم ہی دادا میان کہیں میں شہر قاندارہ

دعوتِ جوشِ اسلام ہونے کے بعد "تمہاری بیٹی بیچو ڈوم ایک بادشاہ ہے۔" رانی کو خدا جرات دلا، وہ اپنا نام کس نے آجی، اور شہر سے لایا گی، اگر گھر سے کھٹا

لے جانی بان کی مڑ پھیل کر انہیں ڈھان ڈنگے ماہ سٹھ انگریزی زبان کا لفظ ہے
میں کو خداوند، دیکھو رانی کس شہر سے۔

مراسیت کی تاریخی حقیقت

(تفسیر نمبر ۶)

مر کے چہرے جیسے توہین، بات بہت اکر کر
تھی گھر سے ہی رہے یہی مسکن میرا
مراہوں کی تاریکی، تاریکی اور جہالت کے لحاظ سے اگرچہ ان کے ادعا سے
زشت کی سرور، کیفیت یہیں اس امر کے مستحق ہے کہ
چوتھ گشت سہی در پنجاب
اور ایسا اس فی اور کا سا در مارا

لیکن گزشتہ ایک ربع صدی سے زشتیان پنجاب کو محفوظ ایک مستقل انگریزی
ایک حاجی محمد سے کچھ چٹکا لایا گیا تھا۔ تو سنا دوسری طرف سے ایک اور جلی کی مختلف
کارت میں ایک اور اس قسم کے ابتدا دارا اس کی گہرائی میں موت لے کر سنا
آئی گئیں اگر سچ ہو کر سنا گئے ہیں اگر ماحولاً، مینی کیا کیا کیا
چنانچہ سجدہ اس روایت کے اور حاجی زشت لافہ برزنی ایک کے لئے جس قدر اپنی
ازیت اور روحانی گفتار عجیب ہوا، وہ ہے وہ محتاج تشریح نہیں، بالخصوص اپنی حالت
میں جس کے سر میں ہندوستان کا تہ ذہن کی لحاظ سے مسابان کی گواہی دیتا ہے کہ وہ
مراہی با حجاب ایک ہندوستان قدیم ہی کی پیداوار ہیں لیکن عیسوی صدی میں وہ
سجدہ پرورد کی تشریح کا یہ بھی ایک کسٹری ہے کہ

کل جو کھڑے مانگتے تھے جا عجیب

آج رشک شاہزادہ ہو گئے

گر ہندوستان قدیم کی قدیم اقام کی بہت اس بات کی سنجیدگی کہ جس اور نانی ہی
ہندوستان ہی کی قدیم اور پرست اقام میں سے ہیں اور زمین مسابانوں کے لحاظ سے
ہندی نژاد اقام کی کوساٹھی میں پرچن اور نانی کو عموماً اور ڈوم کو حضور صاحب کا خاص
دیکھا جاتا ہے اور جو کچھ خیال کیا جاتا ہے اس کا نقشہ چیل آت ڈیبا کے (People of India)
تفسیر کے صفحہ ۱۵ میں لکھا گیا ہے۔

Dom (Scavenger)

The Dom is the Lord of death ...

Doms, Brahmans, goats - no good in time of need. Carts, boats, and Doms - all Three

لیکن بہلوان پرنسپل اور ان سفین کا جن کی محنتوں کے نتیجے نے فحشا عالم میں مراہت کے اعلیٰ ترشیت کی دھجیاں بکیریں اور تاریخ نے ان کے اعلیٰ بائیں کو بچھاؤ کی لذت کے تحت افسرے کی گہرائیوں میں بہیک دیا اس لئے اب یہ بہتہ افروزی نہیں کہ ملک کی انتظامی معصوموں کے لحاظ سے قانوناً اور انسانی حکومت کے نزدیک جرائم پیشہ اقوام کو کس نگاہ سے دیکھنا ہے اور کس قدر کڑی نگرانی کے ساتھ ایسی اقوام کی پرور، باشندہ اذنیل و حرکت کمیتیں تازہ کاری جانی ہوتی ہیں اور سوسائٹی کی جس برائیم پیشہ اقوام کو کس حقارت و نفرت سے دیکھا جانا اور اعلیٰ کس قدر زہنی و ذہنی خیال کیا جاتا ہے، پس ایسے مری خودی سوچ میں کہ کیا اپنی حقیقت سوسائٹی کی غیر مشتمل جہاتوں کی فہرست سے نہیں کیوں خارج اور مرد قرار دیتی ہے؟ اور یہی اعزازہ کس کی کہ ان میں حالات بقا کی اعلیٰ ترشیت کہاں ملک ان کے فاسٹ نامہ ساز پرست آسکتی ہے؟

بہت چوڑے پس اب سر نصرت آئے
نکار ہی رہے گا میری جاں کب تک

گوجرہ اللہ اللہ
تاشی انفر حسین فاروقی
کچم اپریل ۱۹۲۹ء
مسدودی دہلی

نقہ و نظر

المیاج حجاج نمبر ۱۰۰۰ طلب فرمائی اور کتبہ سی و دیکھ طریق علاج کے مفاد و مضار بیان کر کے حفظان صحت کے اصول سے متاثران کس کو واقف کرنے اور مجرب اور آزمودہ فنون کی آزمائش کے لیے المیاج حکیم علم الدین صاحب ہنگو و سہ کی اور دین علی امرتسر سے مامور شائع ہوتا ہے، ایسی باہوں جلد کا دواں دیکھا، دواں سہرہ "نقہ و نظر حجاج" کے نام سے ۷۰ معنوں پر شائع کیا گیا ہے، اس وقت ہمارے سامنے ہے جس میں حکیم حجاج کی بہت زیادہ کیلئے بحری و بری اور غیرات آپ ہوا جس پر بنیادی اور ان کی تفسیل کر اور ان کا صحیح علاج درج کیا ہے، اس سیر کیلئے میں سفیان کی فرصت ہی حکیم صاحب سے وہ ہم پر پہنچا ہے میں کوئی دقیقہ اٹھانا نہیں کیا۔ آخر میں "نقہ و نظر حجاج" اور اسے نافذہ کا ضمیمہ بھی دیا گیا ہے تاکہ علم اہل ہان کے ساتھ علم اہل دہلی شال ہو جانے سے یہ سیر بہر صفت موصوف ہو جائے، حجاج کیلئے یہ ایک کام کی چیز ہے، ہمت فی چہرہ آئینہ، المیاج کی سالانہ منت ہیہ معقر ہے، منیر صاحب رسالہ "المیاج" امرتسر سے طلب کریں؛

کا فضلہ کریں تو دوسری کمی لگا کر نہیں دوسرا پالی میں اور برہمن بدیل دوسرا سائیکل ...
... ناہی گیر دھرم کی سات بیویاں ہوتی ہیں اور بہتہ ایک کیلئے بھی پس جاتا ...
دھرم کی شادی پر دھرم خودی کا تلبہ، یہ دھرم کی دینی زندگی کی حالت عمومی
کا ایک ڈوٹو لیکن یہ ناہی جس کے درون میں تاریخی حقیقت کی طرف سے مساب
کے اچھا پرچہ میں کہ دھرم مری کی سرشیل پور میں کا تکرار چند کاسٹس ایند سکیش
Hindu Caste and Sects، "ہندو کاسٹس اور سیکٹس" کے معنی میں یوں
کیا گیا ہے، بیان کریں، لکھا ہے کہ

The Criminal tribes of Behar are the

following:- (1) Dom (2) Bind.

The following are the Criminal tribes of
The Upper Gangetic Doab - Gujjars, Jat,
Sansi, Marasi, Mehlars, Meo, Bahelias,
Hariboras.

ترجمہ: رہا، کی جرائم پیشہ اقوام منسلک ہیں میں "۱۹۱۱ء" دھرم، ۲۰، میٹ
شمالی و آریہ ملک کی جرائم پیشہ اقوام حسب ذیل ہیں، گوجر، جات، سانس، امراسی
مہار، میو، بھیلیا، بھیلورا،

Marasi, one of the Criminal tribes of
Upper India.

ترجمہ: امراسی شمالی ہندوستان کی جرائم پیشہ اقوام میں سے ایک ہے، دیکھو ہندو
کاسٹس ایند سکیش (صفحہ نم ۵۹)

باری انگلہ میں یہ ایک عجیب مصالفت ہے، کہ لکھاؤ پتہ منبرہ خانی جہاں مری
اور سانس ایک ہی میٹ پر رکے گئے ہیں اور باعتبار شل جہاں دھرم چتر راہی بہتر اور
مراسی ایک ہی سب سے ہیں، دواں جرائم پیشہ ہونے کے لحاظ سے ہی علاقہ ہمار اور شانی
ہندوستان میں دھرم، سانس، امراسی اور بہتر، ایک ہی پلیٹ نام پر رکھے گئے
گئے ہیں،

اب دیکھنا یہ ہے کہ باعث بائیں یہ لکھاؤ باعتبار پیشہ سوسائٹی اور بائیں
کروٹ یہ کیفیت، اور پر بائیں بہت اعلیٰ ترشیت؟

ہمارے دواں مفاد پر دواں متاثر کن

سے چھٹی میں میں شہر کو کہ دواں اسے گہرا دواں، جو سال کرے تو میں گا۔

I Gujjar.

Omigine
۱۵۰۰ء دھرم اور کتبہ سانس اور ترشیت، ہنگو و سہ کی اور دین علی امرتسر سے مامور شائع ہوتا ہے، ایسی باہوں جلد کا دواں دیکھا، دواں سہرہ "نقہ و نظر حجاج" کے نام سے ۷۰ معنوں پر شائع کیا گیا ہے، اس وقت ہمارے سامنے ہے جس میں حکیم حجاج کی بہت زیادہ کیلئے بحری و بری اور غیرات آپ ہوا جس پر بنیادی اور ان کی تفسیل کر اور ان کا صحیح علاج درج کیا ہے، اس سیر کیلئے میں سفیان کی فرصت ہی حکیم صاحب سے وہ ہم پر پہنچا ہے میں کوئی دقیقہ اٹھانا نہیں کیا۔ آخر میں "نقہ و نظر حجاج" اور اسے نافذہ کا ضمیمہ بھی دیا گیا ہے تاکہ علم اہل ہان کے ساتھ علم اہل دہلی شال ہو جانے سے یہ سیر بہر صفت موصوف ہو جائے، حجاج کیلئے یہ ایک کام کی چیز ہے، ہمت فی چہرہ آئینہ، المیاج کی سالانہ منت ہیہ معقر ہے، منیر صاحب رسالہ "المیاج" امرتسر سے طلب کریں؛

کوائف دکن

کونسل بروی | اجلاس الیٹس حضور نظام کی پیشین میں مع خدمت چشم ہم
کا رو و ویسور | اپریل کی صبح کو بنگلہ سے حیدر پور پہنچی، بنگلہ میں حضرت حضور نظام
خداوند ملک، سلطانہ چار ورنک قیام منسہر ماسہ ہے، انکس کو پیشین میں میں مسہ
روانہ ہے، حیدر کے پیشین بڑا اسی ہمارا صاحب مسہ، دیوانہ بات تمام اٹھے
حکام اور سوا دیشہ نے استقبال کیا، بڑا گراٹھ الیٹس نے ہمارا حیدر مسہ روایت
کی عالی شان، بچی میں پیشین سے عمل کی طرف روانہ ہوئے، نشستہ میں لوگوں کا جوہم تھا
جو حضور نظام کو دیکھ کر خوشی میں چیر لگاتے رہے، جب مسودی بادبہاری ہوگئی میں پیوچی
تو وہاں مسہرہ نے حضور نظام اور شاہی مہاؤں کو پہلوں کی نذر گزرائی، ۶۰ اپریل
بنگلہ میں ہوکر ہی روز حضور نظام حجاب حیدر آباد امراجت فرما ہوئے،
قدر انسانی | اندر دکن اہم، تختہ تے ایک زمان کے ذریعے نشان اہل عدلیہ
کا لنگہ کو ان کی خدمات کے مسدس، شری سگری ڈوئی نظام آف حیدر آباد کا اور عطا دیا گیا
رستہ جیسا تہا بن شہر قانونی و مستند وضع قوانین کو ان کی حسن خدمات کے حدیں
انکس روپہ ہمارا دل دلیہ دیا جانا منظور فرمایا۔
شاہانہ عظیمیہ | سکول آف ٹراپیکل میڈیسن کلکتہ کے اس انسٹیٹیوٹ کو انکس روپہ
کا گرانٹ مسدس اٹھارہ سو روپہ عطا فرمایا گیا۔
سبکدوشی | ان میں میں جگت سنگھ، اہل تعلقہ مسدس پیشین ڈوئی کو بھٹے وضع
پاندر روپے انکی خدمات سے سبکدوشی کیا گیا۔

شہر باری دکن کے ابرکرم | حضرت شہر باری دکن نے دہلی کی سیاست کے دوران میں
کی فیض باریاں | بڑی بڑی تعلیمات کے علاوہ گورنر ہندس کی معزرت کرکے
کو مختلف جماعتوں میں تقسیم کرنے کے لئے جو گرانٹ مسدس دئے ان کی تفصیل حسب ذیل
انجنیئرمنٹ روڈ میں ۲۰۰۰ روپہ | لاٹ پوری میں پانچ سو روپہ
ڈاکٹر شمش شمش شمش شمش شمش ۱۵۰۰ روپہ | صلا پور کے بنگلہ کو جیانی
فری ہینڈ سہسہری ۱۵۰۰ روپہ | فوٹو اور ڈیکٹ کے دو
معدن انجینئرنگ ایسی میں مہلی دیا ۱۵۰۰ روپہ | تیرم خانوں اور سیانیوں کے
سید امدان ۱۵۰۰ روپہ | فوٹو کے ہم لئے
فرمڈاں میڈیٹائی ۱۰۰۰ روپہ | سگریٹ پورٹی دکن ہم ادوار ۴۵۰
انڈین ڈیکٹ اس سہاسی پور ۱۰۰۰ روپہ | ہر دوں کا سکول روڈ صلا پور ۴۵۰
انڈیا ساجن ۱۰۰۰ روپہ | سکول اسکول مسدس ۴۵۰
کرچن اچھی سہال ۱۰۰۰ روپہ | گیارہ ویکار روڈ کو سہال بی ادارہ ۵۰۰
پونانی دارلشفا ۱۰۰۰ روپہ | چار اور آٹھ سہال بی ادارہ ۲۲۵
جامعہ عثمانیہ | ۱۷۵ روپہ | کیمپ باد دکن، ناوان ال میں ہمارا مسدس
کا جلسہ تقسیم سنہ | پشاد چاند عثمانیہ ڈیکٹ میں کی زیر صدارت فری ہینڈی ذکر لکھ
ہوا، جت ادبا، مسدس عہدہ داروں اور عوام کی موجودگی میں ۶۳ مسدس داروں کو مسدس
دی گئیں۔

لائحہ عقیدت عثمانیہ

سہرہ چشم باہم خاک رہ رخصائے تو
چشمے جاں نواز کاں آپ حیات نام داشت
جسام جم است قلب تو عایت امج عزم نیت
دوئی خدہ دی کند کو سس سگری زند
در طلب دفائے تو جان و دلم فداے تو
نام تو حرم جان من ذکر تو راج و برج من
داد اگر قبول کن پیش کند بعد ادب
اسے کہ بود حیات سخن خشنہ دکشائے تو
جرعہ فیض عام بود ازیم جان من زائے تو
مظہر حال باہم جام جاں نمائے تو
ہر کعبہ قد او بود تسلیہ ز کفش پائے تو
آہر دے جبین من، خاک در سرائے تو
ایک بود، و عیض ام، صبح ساد عائے تو
قد سخن برائے ز نیر سخن سرائے تو
محمد خیر الشہر قیر دکن

روزنامہ "زلزلہ" مفت

انجمن حضرات کو معلوم ہو چکا ہے، کہ میرے اخبار زلزلہ کے تین صفحہ میں ہر ہفتہ چلا، اور چپہ چپہ نامہ کی جیسے سزا ہوگی، اس میں شک نہیں، کہ اس تنقید فرنگ نے میرا پلڈہ وزن کم کر دیا، مگر میرا ولولہ اور جوش و ہوش بے غرضہ تعالیٰ کم نہیں ہوا، بقول شخصے کہ جس قدر ہر دمہ ہلکا ہوتا ہے، اتنا ہی زیادہ بلند پرواز ہوتا ہے، علیٰ ہذا میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ میرے خیال کو بڑی ہی پنہا نہیں کئے

زلزلہ کا دور اولیٰ کارچہ دو پیسہ میں فروخت ہو کر رہا تھا، اور وہی بعض دن دو پیسہ والا پرچہ چار آنہ میں فروخت ہوتا تھا، مگر آئینہ اس کی قیمت چار پیسہ ہی پرچہ ہوگی، اور جو اصحاب ہمارے پانچ پوسٹر روزانہ اپنے شہر کی عمدہ گزرگاہوں پر چسپاں کرنے کا حافیہ وعدہ ملکہ کر رہے ہیں، ان کو اخبار مفت ملا کر دینا، مشترکین اصحاب ہم سے خط و کتابت کریں، اور ہماری جدید اسکیم سے فائدہ اٹھائیں، اس سے کہ واسطے بہت تنویدی سی جگہ رکھی گئی ہے، نمونہ کارچہ مفت نیا زمند، ڈاکٹر شیعہ احمد علی، آج، دلی، ایدہ اخبار زلزلہ چاندنی چوک دہلی

ڈاکٹریس

ترباق اور حار، وجع المفاصل، عرق النساء، افرس اور تمام بارودوں کا طریق علاج مجرب اور آزمودہ قیمت ۳۰ روپے ایک روپیہ ایکسیر بوا ایر، ہارانی، تخی، ٹوٹی، ہادی، کیلے بکسان مفید اپنا اثر بھی کی طرف دیکھائی ہے، قیمت ایک روپیہ محصول ایک ہفتہ خریدار ڈاکٹر حکیم شہید میرا احمد سندھ یافتہ مقام قلعہ ڈاکھانہ راولپنڈی سواتا (پنجاب) امرتسرہ

شہابی منجن

کا استعمال دانتوں کی ہر مرض سے بھائی ہے، اور صاف و پاکیزہ کرتا ہے، یہ منجن بازار کی منجنوں سے بدجہا، جڑ و پھل سے ہوں سندھ موجود ہیں، قیمت صرف ایک روپیہ ایک منجن کافی ہے، حملہ جراثیم چونکہ بکترہ دانتوں کو جو غلام صاف ہرگز نہیں آتا

جواب میر

رئیسہ و شریفہ نے انہما قوت بخشی ہیں، قوت باہ پیدا کرنے میں عجیب و غریب دماغی محنت کرنے والوں اور شوقین طبع اصحاب کے لئے نادر تحفہ، ان سے بہتر معوی دوسری دو انہیں ہو سکتی، ہر موسم میں کہنا سکتے ہیں، ہر حال میں دیر ہو سکتا ہے، قیمت ہم کو گویا ۲۰ روپے اس بھر سیکڑوں شہادتیں اور تصدیقیں مٹو، نہیں، ترکیب استعمال نہایت آسان و تجربہ کیجئے،

نالیم شفا خانہ حکیم محمود علی خاں ماہر فرائض خاں دہلی

خستار سیدی

سب سے اچھا بالکل بجز اور کسی اور اتفاق سے، اسکو راجہ نواب اور غریب بکسان استعمال کرتے ہیں، جلد کو داغ نہیں دیتا، مال سیاہ قدرتی کے مانند ہو جاتے ہیں، لگانے کے لئے کسی اہتمام اور تکلیف کی ضرورت نہیں، قیمت فی بکس صرف ۲ روپے، محصول ایک فی دس دن ساڑھے چار روپے کا پتہ ہے۔

مینجر کارخانہ نور البصر احمد منتر لگو جرات (پنجاب)

عملیات کے معجزے

عالم الغیب خدا کے عہدہ جل ہے، لیکن دوا ہی سے لکھول کر سب سے بڑے رقیقین سب کچھ ہے، ماہر ان علم عمل کے کمالات اور قواعد استخراج و تلیق اکثر تیر بہت ہو کر رہے ہیں، طالبان مقصود داس مراد اور فیوض روحانی و جسمانی حاصل کرنے کیلئے آئین، اور فجر کے ۵۰ سالہ تجزیہ سے فائدہ اٹھائیں، ہمارا دعوے ہے، کہ جملہ امراض روحانی و جسمانی غلیات سے دور ہو سکتی ہے، ابے اولادوں کے ہیجرائع گھر فرزند عزیز سے روشن و متور ہو سکتے ہیں، ہمارا معمول ہے، محبت و تسخیر قلوب اور غائب کو حاضر کرنے کیلئے بے خطا عمل، محبت اور بار بار تجزیہ مشورہ فرود بخند و حاجت مند توجہ ہوں، دریافت طلب آزمائے لئے ایک آد کا ٹکٹ آغا ضروری ہے، خط و کتابت کے لئے یہ پتہ کافی ہے

سائیں المنڈش نغم و جعفر ماہر سنسپاس امرتسرہ (پنجاب)

روزانہ ایک روپے پر پریس واقع پل بازار امرتسرہ میں باخام محمد علی رونق پبلشرز پرنٹر چیکر و فز الغزلیں امرتسرہ سے شائع ہوا

حکمت و معرفت

معاملات میں احسان عجب انکمند ہمیک بزرگ و کھنڈا رہے ان کے پاس کہنے کے کوئی تہان تھے، کبھی کیفیت سے دینا بخوبی اور کبھی کی باجیج، انکی خفیت میں ان کے شاگرد نے باجیج دینا، دلا، ایک تھان ایک اعلیٰ کے ہاتھ دس دینا کو پیچھا یا جب آپ دکان پر تشریف لائے اور معلوم ہوا تو تمناں اس عسکرانی کی تلاش میں تھے اور تمام دن ٹھہر جاتے پھرے جب وہ طاووس کے کہا کہ وہ تہان جو تم سے میری دکان سے میری بغیر حاضر میں میری شاگرداں سے فرما رہے وہ باجیج دینا رہے زیادہ کانہیں اس نے کہا کہ میں نے تو خوشی ہو دینا کو خریدیا ہے، حضرت محمد انکمند نے فرمایا کہ میں انکو میں اپنے واسطے پسند نہیں کرتا اپنے مسلمان بھائی کے لئے پسند نہیں کرتا، یا فیض بیچ کر دے یا باجیج دینا اور پس بیلو، یا میرے ساتھ جو کہ اس سے بہتر تہان دس یا بالآخر اعلیٰ نے باجیج دینا اور پس لے، پھر کسی نے پوچھا کہ یہ بزرگ کون تھے، اس نے کہا کہ محمد بن سکندر، اعلیٰ کہنے لگا کہ احسان اشہ! یہ وہ رہے کہ جب ابوشہزہ اور رسم سیدن میں غلام مستحق جو اہل کرزول بازار جسٹ کی دعا مانگیں تو اس کا نام ہے سو سینہ پر سنے لگے **اِنَّ اللہَ باہر مال والاحسان**، **اِنْ حَمَدَ اللہَ فَاَحْسَنُ**

اَلْقُرْآنِ اَمْرِتَسِر

تیسری سیمہ مطابق آج ۱۹-۲۹ ذی قعدہ ۱۴۲۵ھ

قرشیتِ انجما کے حملوں کے سبب عمل

ہماری بے پرواہیوں کی عواقب بنتا ہے
ہم آپ بچو ماتہوں ہی برباد ہو گئے

تصور کر لیا اور سب سے قرشیت پر بعض مشرقیوں کے لئے ہوش کر دی اور جب اس کی کوئی
خبر نہ ہوئی تو اعلان کر دیا کہ ہم قرشی ہیں اور قرشی بھی قرشی الاصل ،
ہرگز اور صحت غیر ناکام نہ
سعدی از دست قرشیت بنیاد

ہم ہر مہوں اور تماموں کو ان کے "عالمی باطلہ کی وجہ سے کہتے ہیں، لیکن اپنے
اعمال کا جائزہ نہیں لیتے، غرور اور رشہ یہ ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے گمراہی میں
سزا دہیں اور اپنے حالات پر ایک گہری غور و مال کر دو کہ یہی اپنی غفلت شمار لیں ہر کوئی
اور ان پہلے نگاہوں پر کچھ سے ان جہت ہی غور اور افعال و کردار کے لحاظ سے ذیل
تیس اقوام کو دعویٰ قرشیت کی جرات و حیا ہوتی اپنے آپ کو اپنی علامت کریں ،
قری صلیح و صالح اور قری عروج و ارتقاء اور اقوام کی متفقہ سہی وجہ اور متحدہ
معاہدہ پر موقوف ہی کوئی قوم کوئی فرشتہ اور کوئی گروہ اپنا وقار قائم رکھنے اور مداح
ترقی طے کرنے میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس کے جملہ اہل و
سینہ بیتِ اقدم میں کے لئے تیار نہ ہوں ، اقوام عالم کی ترقی کے سبب اس میں ہر کوئی کا
کا تو حلال ہو گا۔ کہ وہ قومیں منفہ اقبال پر جلوہ گر ہوں ، وہ سب سہمی اصول کی پیروی

مستعد تاریخ بنیاد اور انگریز محققین کی گہری تحقیق میں بات کا یہی ثبوت
ہو چکا ہے کہ قرشی ، ورم ، جوڑا ، قاجی ، جھوڑا اور چنگر سب ایک ہی رشت
کی شاخیں ہیں اور ایک ہی نسب و نسل سے تعلق رکھتے ہیں ، اس عربیت سے کوئی رابطہ
نہیں رہا اور جب تک کہ قرشی قرشیت کے مدعی ہیں ؟

مذکورہ تمام خصوصیات چاہیں ایک انتقالِ انسانی کے نفاذ بعض قوموں
کو اہلِ انسانی بننے کے سبب و علت اللہ تعالیٰ خارج التنبہ کے مصلحت
پر مبنی ہے۔ نسب تبدیل کرنے پر مجبور کیا اور جن کو دعویٰ ہوا وہ جس لئے تھے ان ہی اس لئے
نہیں بلکہ سببِ علت علیہ احوالِ عام کے لئے بنا لیا اور جنہیں غیر باپ کا بیٹا بننے
کی ضرورت ہوئی ، وہ باجہت ، تحمل ، اور چھان و غیرہ اقوام میں مدغم ہوئے کیئے
کہوں تو یہ نہ ہوتے ؟

حقیقت یہ ہے کہ ہم خود متفقہ سبب نامزد سے غافل ہو گئے ، قومی سرور و زماں کا حال
تک نہ رہا اور غفلت دینے پر اپنی کی گہری بینہ میں اس قدر مدہم نہیں ہو گئے کہ زمانہ کے ہم
آہنگ بننے میں عیار نہ کر کے آہٹو ، جڑو اور اپنے ذاتی و خانہ ذاتی و خانہ کو قلم و کلمہ کوئی
نفاذ شکاف صدائیں ہی ہیں جو اب گراں سے جو کماز سکس ، اقوام عالم نے ہیں مرہ

میں اور جس مسئلہ اساسی سے بے پروا رہیں، وہ اوج و وجہ سے غلط فہم گئی ہیں گریں اور بے نام و نشان ہر کلمہ عالم سے مٹ گئیں،

اب دیکھنا ہے کہ زندانِ قریش کا منہ بچہ میں کیا عمل رہا، انہیں اس عہدہ الوافی کو مضبوط بنائے ہیں، اپنے ذہن کا کس درجہ اس کا کیا؟ اس مسئلہ پر مذاکرہ ہی ہو اور خاص ذہن پرانہ کی ضرورت ہے،

”انجمنِ قریشیان ہند“ اور مکرانہ وچرلا کے سربراہوں نے ہم سے عالم نہیں کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ اطراف و کفاف عالم میں ترقی ترقی کا شکر کاؤں کاؤں کی نہ دیتا تھا اور ہر قوم کیلئے شاہراہ کھلی تھی اور موجودہ حضرات حائل نہ تھے، وہی وہاں قوم اور کارکنانِ انجمن قوم کو ہر جگہ کے اتحاد و یکجہت کی پیٹھ پر لائے کیلئے ۱۱ سال تک سامی و کوشاں رہے مگر نتیجہ؟ ان کے گلے چڑ گئے اور اب اس ہو کر بیچ گئے، انجمن کا نام چراغِ سحر بنا رہا اور آخر بے کسی کی تاب نہ لاکر کشتہ میں سہیہ کیلئے مٹ گیا، اناجیہ و نامایہ راجپوت،

”انجمنِ مصطفیانِ احمدیہ“ کے بانی مولانا مہاراجہ صاحب صدیقی نے قوم کو جواب نہیں دیا اور انہیں کیلئے انتہائی کوششیں کیں مگر قوم کے کان پر جوں تک نہ بنی، اور آخر انہیں خاکِ سحر ہونا پڑا،

لاچر وال، کوہ قمری، ملتان، قلم اور جالندہر وغیرہ میں قومی مرکز قائم ہوئے اور وہ سب کے سب قوم کی بے انتقامی و مسدود مہر کی خاکِ سحر رہے ہیں،

مولانا مسیحہ فرید احمد صاحب عباسی نے ”ذکرِ القریش“ کا خاکہ میں تجویز کیا، نادرہ اور اکبر آباد کا میدان چسپاں گرفتِ تعلیم کیں، دورہ کی تکالیف کی یہی پروا نہ کی، مگر کسی مردِ مدائے کعبہ کی نہ کیا،

”انجمنِ قریشیانِ پنجاب“ کو جو انوار کو قائم رہے فیملی سرائی، کام اور نظام کے لحاظ سے ایک بہترین انجمن ہے، گاؤں میں مفوض، ایثار اور نیک نیتی سے کام کر رہے ہیں اس کی مثال، یاد دہانہ! لیکن قوم کی بے وقافتگی کے وہی شاکی ہیں بغیر شہر میں جس قدر پبلنگ گئیں وہ سب کی سب صد ابھو اتانیت ہوئیں،

جس قوم کی یہ حالت اور جس کی غیرت و جہت کا یہ عالم کہ وہ ہر مدرسوں اور کالجوں کے دستِ مخالف سے اپنا خاندان محفوظ نہ رکھ سکتی ہو کیا اسے کوئی حق ہے کہ وہ دنیا میں زندہ ہے اور کیا وہ بنا سکتی ہے کہ وہ اسی اور قوم کیوں ان کے گھر پر تاحیض نہ تشریف نہوں؟

کہنا پڑا جیسے بچے از ام پسند گو وہ مابرا کہ لائقِ شرح و بیان نہیں

اگر اے قریشِ امارت کے نشہ پر سرشار اور قوی سود و سپرد سے بے نیاز ہیں، وہ اپنی ہستی بالآخر پیچھے ہیں اور غریب بیانیوں سے مکر کا م کرنے میں اپنی ہنگام خیال کرتے ہیں، وہ کسی کے در میں تہہ نہ کرے، تمام خیال نہیں ڈالنا چاہتے، متوسط اہل عقیدہ لیکن کچھ کھٹ کھٹ کے صحنوں سے فرصت باک تو ہی امور میں وقت صرف کریں، اور ذاتی گفتگو نشہ کا نقد و زبر سے کسی قوی مرکز کو مال کر دیں، مقاصد کی تکمیل ہو تو کچھ کچھ انہیں انہیں صحنوں سے کوکس طرح اور یہ ناقص سنیں اور دوسروں کو کیسے؟

خدا کا لفظ ہے اس کشتی کا یہ خبکہ، میں آئی

زندہ قوموں کے کارنامے

عہدِ حاضر کی ابتدا بہت ادا زہ اور ام میں کشمیری برادری کو خاص درجہ حاصل ہے، ان کے قومی ہیئت و اراحتا نہایت کامیابی کے ساتھ جاری ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوتے ہیں، ان کی قومی باوقار کشمیری کالفرنس کی خدمات قابلِ مدبر تھیں اور قابلِ تعلق ہیں، کالفرنس نے گذشتہ سال میں کم کمیشین انکسپلر، راجہ پیر عرف تعلیم پر خرچ کیا ہے اور ۱۱۳۳ء تک کو تسمیہ بھی مارچ پر پہنچانے میں مدد دی ہے،

ذیل کے اعداد و شمار انکسپلر کی قومی خدمات انکسپلر برادری کی قومی احساسِ ظاہر ہے، کائناتِ قریش کو بھی خدا دل دیا اور وہی قومی امور پر کچھ توجہ نہ ہونے کے قابل ہوتے اور اپنی زندگی میں ہی مردوں میں شمار نہ ہوتے،

۱۔ وکیل۔ ۲۔ پٹیل۔ ۳۔ گریجوایٹ۔ ۴۔ ایم۔ اے۔ ۵۔ انڈر گریجوایٹ۔ ۶۔ سب سسٹم مارجن۔ ۷۔ وٹری سسٹم۔ ۸۔ بی ٹی ٹریڈ ٹیچر۔ ۹۔ ریفر، ۱۰۔ اگر کچھل سسٹم۔ ۱۱۔ سسٹم سرجن۔ ۱۲۔ سگنلر۔ ۱۳۔ اہلیہ کالج۔ ۱۴۔ آرٹ (سٹوڈنٹ)۔ ۱۵۔ کھلے تین ہزار روپیہ کے وظائف اور ۱۳۰ طلبہ کیوں کو دیئے گئے تھیں

قریش شعبہ بریتیسہ میں ہیں،

۱۶۔ سسٹم سرجن کلاس۔ ۱۷۔ سب سسٹم سرجن کلاس۔ ۱۸۔ وکالت۔ ۱۹۔ ایم۔ اے۔ ۲۰۔ ایلجو وک کالج دہلی۔ ۲۱۔ اسلامیہ ڈی سکول،

علاوہ ذیل کالفرنس نے مسلمان کشمیریہ کے حقوق کی تجدید میں قابلِ ستارہ خدمات کی ہیں، اب وہ کشمیریہ مسلمانانِ پنجاب کیلئے حصولِ امانی کی کوشش کر رہی ہیں جس میں کامیابی کی امید کی جاتی ہے،

ایک قومی انجمن کی۔ خدمات اور ایک قوم کا قومی امور میں قد شرف و اہتمام قابلِ ستائش ہی نہیں بلکہ لائقِ رشک ہے،

دیکھ سائبہ آج اس درجن اصول میں بھی ایک تبدیلی اور ایک ادس ناک تسمیر واقع ہو گیا ہے، ہر شخص کو یہ متنا ہو گئی ہے کہ اسے دنیا کا انفس تریں انسان تسلیم کیا جائے اس کی شخصیت سمیٹ ہو، مخلوق کے سر میں کی فضیلت و برتری کے سامنے نہیں اور دنیا میں کسی کو بس کی رائے کی تردید کی جرات نہ ہو۔

جسٹس سے سپریم عدلیہ عدلیہ کے مسلمانوں میں اس کینڈے کے بہت سو گن پیدا ہو گئے ہیں، جو اپنی بات کو سونے کے لئے احکام الہی اور دین نبوی کو پس پشت کہہ کر اپنے مسلمان بھائیوں کی ذلت و برتری کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہ مقابل کی تحقیر کے لئے مذہب میں طعنے اختیار کرنے سے ہی نہیں چو گئے، اسی الہی مذہب اور مٹ پر قائم رہنے کے لئے دوسرا نام اعلیٰ تشریع، خلاق، استبرار، اویض اور ذات پر مشتمل طاری کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔ خود اپنے تعلیم اسلام کی تائید ہی کوئی نہ ہو،

مولانا محمد علی اور مولانا ظفر علی خاں کے مابین کسی درجہ کی تسمیر چھڑک نہیں اسکی مشترکہ تجاہلی ذمہ کے حصص کی بحث نہیں، لیسڈری کی رہنمائی ہو تو انک بات ہے وہ مذہب تو یہ جانتا ہیں کہ اول الذکر نہرو پورٹ کونسلوں کے مفاد کے ساتھ خیال کرتے ہیں اور ثانی الذکر ان میں مضامین، حرف رائے کا اختلاف ہے اور اسی اختلاف پر مولانا ظفر علی خاں اور مولانا محمد علی کو شادی و نام نہانی طریق پر دین دوسرا کہہ رہے ہیں انھیں دین نام کہنے کی بجائے ان کے مذہبی و ایمانی کے مفاد اور دین پر مبنی محمد یعقوب و اس پر تشریح الہی کی دعوت چاہے کے مذہب کے ساتھ ایک نوع شائع کیا گیا اور دوسرے کے خاں کو کم کی دینہ جینی کا بے محل طعنہ دیا گیا، تائیدیں تحقیر کے لئے ان پر کئی قسم کے پستان باندھے گئے اور وہ سب کچھ کیا گیا جو ان کے ضبط اہستہ میں تھا،

ہم نہ مولانا محمد علی کے غائبیہ پر اور ان میں ہیں اور نہ مولانا ظفر علی خاں کے تائیدیں میں اور نہ جبہ واری کو پسند کرتے ہیں، سوال یہ ہے کہ کیا یہ کچھ تعلیم کے مفاد میں ہو رہا ہے؟ اور کیا ایک مسلم کی یہی شان ہونی چاہیے کہ دین نامی بات اور مذہبی معمولی اختلافات پر اپنے مسلمان بھائیوں کی تحقیر و بے عزتی کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جائے، پھر کیا ایسے لوگ مسلمانوں کی رہنمائی کا حق رکھتے ہیں؟

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دشا وادہ ہرے کے المسلمین من المسلمین المسلمون من لسانہ ویدہ، مسلمان حقیقی معنوں میں اس وقت مسلمان ہو رہا ہے۔ کہ مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے معنوں و ناموں رہے فقیر دایا الی القبا پر چیتے جو کیا مسلمانوں کا حال منظر اجزا سب ان کے ہو گئے معتقد کم ہیں یہ جملہ کے ویکھو و جھاڑو سے تنکے ہو گئے کہہ

اپنے کے آخری عشقوں کا غرض مذکور کا ترحصاں سالانہ اجلاس ہر ہوتا تھا، جسے کامیاب بنانے کے لئے قوم کا ہر ذریعہ اپنے اندر کے سوانح کو نشانہ لگاتا تھا، اردنی فردیات کیلئے علی مذہبیت، رسم چننا و کرنا تھا۔ چنانچہ کاغذوں کا ایک مذہبیت سے ایک ہی میں ایک ہزار روپیہ کی کاغذی رسم چندہ میں لگیا گیا تو جتنی مفادات اپنے کفری بھائیوں کے طرز عمل سے کچھ سمجھیں گے؟

شہر بارگن کے
ابراہیم قنیض بابا
سلطان العلوم حضرت بزرگوار اللہ علیہ السلام فرمایا کہ ابراہیم قنیض بابا کے لئے ایک مذہبیت اور اصلاح کا شاہزادہ اور دین میں توفیق و تائید کی وجہ سے بہت مذہب ہے، آپ نے پیچھے دونوں دہاں کے سفر میں ایک ملک کے دیکھے کہ کاغذی شہر ہے جس میں مذہبی تعلیمی اداروں کی سرپرستی فرمائی اسکی تفصیل الغرض کی گذشتہ شائع میں ناظرین ملاحظہ کر چکے ہیں اب معلوم ہوا ہے کہ حضرت والا درویشوں نے ایک کرڈر اپنے کامین بہا عطیہ کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے اندر سڑوں فنڈ میں دیا ہے جس کا انتظام ایک بڑی کڑائی میں ہو گیا ہے جو باب حکومت کے تین اراکان پر مشتمل ہو گا، یہ سرمایہ ریاست کے اندر کی صنعتوں اور حرفی تجارت اور انصاف و صنعتی تحقیقات پر صرف کیا جائیگا، ریاست کے اندر صنعتی تعلیم حاصل کرنے والے جو ان طلبہ کو بھی وظائف دئے جائیں گے،

جہاں باہر کی مملکت کے حکمہ تعلیم نے حال ہی میں دو خاتین کے نام حصول تعلیم کے لئے دو وظائف منظور کئے ہیں جو انجمنستان جاگرائی تعلیم حاصل کر چکی، حضرت کی ذات مسعودہ صفات تشنگان علم میں کیلئے مسرتوں کا بہرہ اموانہ ہے۔ جہاں رہا جنت کی حاجت برادری ہو تی اور بالآخر قریب و مت پر مصلیٰ کا دامن گزیر معصومے پر ہوتا ہے، دنیا میں دو پیپ سو کوئی چیز غریب نہیں، لیکن حسد و دکن میں کو آپ کے ابراہیم کی نہیں بابوں کا تو ازجہاری و ساری ہے اور ہمیشہ لاکھوں اور کروڑوں کی شکل میں شہر اسیر کو بڑھ کر رہتا ہے، جاری دھابہ کے رہے سرور عالم کے تیرا سارہا پایہ رہے سرور پر ہے شاہد ہمیشہ غلی جملی

خود غلط بود
انجمن مابند شیتیم
اختاری میں انسان کو خدا پروردگار نے نماز رکعتوں کے انجمن مابند شیتیم کا شرف بخشا ہے اور شرف کو حق و باہر کے کہ وہ قوی معاملات نہر جوئے سے مشفق رہے اور رعایت اور عین و مظهر صاف اپنی رائے کا اظہار کرے اور کسی سے مرعوب نہ ہو، خود نبوتی سے تبع تابعین اور زمانہ بعد تک اسی اصول پر عمل دیا اور بہادر خیالات سے دنیا کے مذہبی ہمسایہ معاملات طے ہوتے رہے لیکن انکی

بکائڑ و عمر

کی جنگ میں مرہٹوں کے آدھی جرح ہوئے، جنگ میں مسلمانوں کے لئے عورت و حیات تنگ ہو رہے غریب مسلمان آؤں کے کئی بچے اور عورتیں ان کے وطن دوست بہائی اہل لے گئے، اذان اور باہر جہاد و قتال کا سلسلہ مزہنجا رہی ہے۔ قتل و جہاد کو ہندو مسلموں بنا کر دنیا کی سلام کو گالیاں دی جاتی ہیں، راجا ہاں کو اس لئے شہید کہا جاتا ہے کہ اس نے مسلمانوں کی دل آزاری میں کماں کر دیا۔ راجا ہاں شہید ہی نہ تھا اس لئے کہ وہ جاہل ہے کہ مسلم آزاری کا سلسلہ ختم نہ ہو،

انگریزوں اور اہل حکومت سے یہ سلوک اور ہندو مسلم تعلقات کی یہ حالت اور یہ متنازعہ حکومت خود اختیاری کی، امواج کی اور آدھی کی،

این خیال امت محال امت و جنوں

کشمیر، بنگال، مملوک، روڈو، لاسور کی تلاشی پر وہیم ایک چہ خانہ گوئیوں سے بہا ہوا رہا اور، ایک ہسپتال، ۸۰ گولیاں، کیا دی ایشیا کی سب بڑی تعداد، اقلیتی راہ کی کافی مقدار اور ہمسائی کے کئی اور ازار برآمد ہوئے،

مختلف مقامات سے موجود حکومت کا تختہ الٹ دیا، پڑا لے نفعام کو چرچہ کر دہ اور ہمسایہ باغیانہ ٹریمپ کو گالیاں، بہت سی خانہ قلاتیاں اور گنڈا یاں ملیں آئیں۔ کر دہ و ناکرہ کشادہ مورد الزام ہوئے حکومت کو ذاتی اعتبارات سے اپنی وجود ایک اور قانون پاس کرنا پڑا لیکن ہے۔ یہی سلسلہ میں کچھ زبانیں اکارت جائیں، غلامی کی، بچوں اور مضبوطیوں اور آئندہ کوئی امید باقی نہ رہے، اور اسے تیرے منبع تو جن بلا شری کے مصداق یہ جلد بایاں مزید مصائب و آلام کا موجب ہوں،

چرا کہ اسے کندہ حافل کہ باز آئندہ پشیمانی

نیرنگیے روزگار شہزادہ عبدالغفار سلطان ملہ بھٹیہ میں غلام کے زندہ ہیں۔ ان کی سرسبز کو، اہلیہ کام حمیدہ عالم کی بچیہ وہ سوسوں کے کن، عیش و عشرتوں میں عیش کرتے تھے اور آج دیں ہے کہ وہ بڑا ہٹ کی ایک کچی میں سادگی بھاکر اپنا پٹا پلے ہیں یہ روزگار کی نیرنگی ہے جن کو ہم ہر روز اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں جن کو خدانے دولت و ثروت دی ہے ان کو اسے عنایت جانا چاہیے اور عیش و رغبت و نعمت میں خدا کی ناشکر گداری کا مرتکب نہ ہونا چاہیے

عجبنا لالہ ہیں جھوٹے عجب تاج مصلانی نلک بال ہاں کو ہیں بچے ہے مگر سانی

مذہبی دل آزاری کے انجیل کے ساتھ تمام کتاب رکھیں ان کی نفوذ و اشاعت کو عواقب و نتائج پر ایک سنگتی ہوئی چکا رہی ڈال کر شرافت کی آگ بڑھا دی، ہندو مسلمانوں کو انگاروں پر لٹا پٹا، گوناگوں مصائب و آلام اور درجہ ہنس جیسے خود راجا ہاں کو طرح طرح کی تکالیف کا سامنا ہوا اور نعمت و سعادت کا نشانہ بنا پڑا۔ وہ ہمیشہ کے لئے اپنی آدھی کو بھٹیا اسے ایک خطرہ محسوس ہونے لگا اور پریس کی حفاظت کے لئے مجبور ہوا۔ اور آخر رسالہ بعد ۱۹۰۶ء پر ان کو اس کا افسوس ناک طریق پر خاتمہ ہو گیا۔ اس کی شرائط و ذرائع اور روش سے نہ تو اس کی قوم کو کوئی فائدہ ہو پڑا اور نہ وہ اس کیلئے کوئی نیک نتیجہ سترتب ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ اس جرم کی پاداش میں کسی مسلمان نے نہ بھی جن میں اس کا بیٹ پھاڑ ڈالا اگر بھیجے ہو تو کہنا چاہیے گا کہ غیر مذہب کی دل آزاری ہی کے یہ عواقب و نتائج ہیں۔

اسلام سے اسی بنا پر اپنے پیروں کو مکمل بیکہ کہ انہما، امر حق اور تبلیغ شائعہ اسلام میں ہی وہ تہذیب و رسالت کا پورا خیال کہیں اور کوئی بات ایسی نہ کر جس سے کسی کی مذہبی دل آزاری کا کوئی پہلو نکلتا ہو، و لا تہتبعوا الذین یدعون من دون اللہ فیستوبوا اللہ عدا و بغیرہ علیہم لوگ خدا کے سوا دوسرے سبیلوں کی پیش کرتے ہیں ان کو برا نہ کہو کہ یہ لوگ براہ ناولی کا حق خدا کو برا بھلا کہہ چکے گے، کسی اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم ہے۔ ذوالحمید میں ایک بڑی فوجی یہ ہے کہ وہ اپنا کوئی حکم جو نہیں منڈاتا۔ بلکہ اپنے برادر ہی کے ساتھ دلائل پر اس میں کتا ہے یہاں "لا تہتبعوا" کی دین بیان فرمائی ہے، فیستوبوا اللہ عدا و بغیرہ علیہم یعنی اگر تم کسی کے معبود کو برا بھلا کہو گے تو وہ بھی امت کا جواب تجھ سے دے گا۔ فاعتبوا وایا دلے الاحبار،

بے اتفاقی اور اسٹریٹس کو آغا پکڑی ہی میں بدلتا کا نشانہ بنا دیا گیا خصلہ بازی اور ان میں بدقت عام کی دہکیاں و گھٹیاں، واسطوں کی سپیش کو تباہ کرنے کیلئے ڈرہ و دن دیلو سے ٹانگے کے شیریں کو آگ لگا دی گئی، ایوان سبکی میں ہم بازی اور بدلتوں کے ٹانگوں سے خون آسانی کا منظر پیدا کر دیا گیا۔ شہدیں دیک پر ان کی سرسبز مگر کے تابوت کی سیرستی کی گئی،

یہی کے فرقہ وارانہ انداز میں ہندو مسلم تباہ ہوئے، میرا سر میری غمی دتا

نقد و نظر

علی گڑھ سیکرین علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا پہلی ڈائری ۱۰ ماہی رسالہ مرہا
خیر الدین احمد صاحب رضوی، ایم۔ اے (علیگ)
کی ادارت میں قابلِ توجہ، اہم و مفید کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ فروری ۱۹۱۹ء
کا رسالہ اس وقت جاری ہے جو بڑی قطع کے ۱۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت و طباعت
یا کثرت اور دوزیب کاغذ و لائٹنگ، چھاپا، سفید اور مضبوط، مضامین کا معیار اعلیٰ اور
مستحسن، مبالغے مفید اور غیر ضروری اشاعت میں سلطانِ مہر کی بخشنی تصویر اور دیگر
منظوم حالات نہایت دلکش پیرامیں درج کئے گئے ہیں۔ رسالہ بہت بڑے پیمانہ پر، اور
ملک کے بہترین مسائل میں شائع ہوتا ہے، علم و ادب کو ایسے مسائل کی فراہمی سے
سرچرچی کرتی جا چکے ہیں۔ مرقع پرچس نہیں، ہندو بالے طلب فرما کیے،

و دعوت اسلام تبلیغ و اشاعت اسلام کا یہ ماہوار رسالہ ڈاکٹر محمد امین صاحب قریشی
کی ادارت میں سکھر سندھ سے شائع ہوتا ہے، الفریش میں کی
دفتر پہلے ہی اکی فضا کا ذکر آچکا ہے، ۱۱۵۱ اپریل کا دعوت اسلام "افغانستان نمبر"
کے نام سے شائع ہوا ہے جس پر سترہ کی طاعت اور قرآنی کے حالات بھی دیکھے ہیں
اور مسلمان افغان کی سراسر نمایاں اور فدا و پرہیزگاری کی شائستگی میں، سندھ بالا پتر سے
طلب کریں،

الحسن یہ ایک مفید و اداسی افادہ ہے جو مفتی امجد احمد صاحب آزاد
کی ایڈیٹر میں حال ہی میں کراں سے جاری ہوا ہے، اگرچہ کراں
کی آہ بہا سے جڑا کیلئے موزوں نہیں اور وہاں کے مسلمانوں میں ملی شغف کا فقدان
کا دہرا ہے، لیکن آزاد صاحب کی بہت اہم و مستحق مزاجی سے یہ اخبار جابجائی وقت
محل رہا ہے، پہلی جلد کا چھاپا میراں رت جاری پیش نظر ہے، جو محنت و عسکریتی
سے ترتیب پا گیا ہے، سیاسی امور اور عمری حالات پر نقد و تبصرے اور قابلیت
سے بحث کی جاتی ہے، ہم اپنے نئے معیار کا غیر مقدم کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا
اسے اپنے مقصد کی تکمیل کی توفیق دے، قیمت سالانہ ۱۰ روپے، پرنسٹن جیو سنگاپور ہے،

جن مسلمانین القادسیہ کا سال حشر جاری ماہ اپریل میں ختم ہوا۔ ۱۶ مئی
کا اخبار، اکی مہینے بعد دی گئی ہوگا۔ وہاں کے اخبار میں قوم پہلے اطلاع و مدین
میں

If they find the boy to their liking, they
are feasted, after giving a rupee each to
the boy, his father, brother, father's sister
and his Mirasi and barber.

دیکھو گھاسری آف تریس اینڈ کاشش جلد اول صفحہ ۸۰،

سیالکوٹ میں سنگتی کے متعلق جو خاص رسومات ادا کی جاتی ہیں ان میں سے
ایک یہ بھی ہے کہ سیالکوٹ میں ایک میرانی، محام یا ایک برہمن بھی "پوتیلہ"
یاڑکے کے باپ کے ہاں بھیجا جاتا ہے اور جب وہ اس کے گھر پہنچتا ہے تو مکان کے
اندہ داخل ہونے سے پیشتر دھن پر تیل گرایا جاتا ہے، اس تفریق کو تیل ڈالنا کہتے
ہیں "پوتیلہ" (ڈالنے والے کے لگا کی بھی جمع ہوتے ہیں اور "دھنیا" (ڈالنے والے)
کے لگا کی ایک تہائی میں تہہ ہی سیالکوٹ دیکھائی ہے، جس میں وہ ایک شرذمہ تیل
منہ میں ڈال دیتا ہے اس رسم کو "منہ جھیلنا" دنا کہا جاتا ہے۔

Thus in Sialkot, a Mirasi, barber, or
even a Brahman, is sent to the "Putiela"
or boy's father and when he reaches his
house a little oil is dropped on the threshold
before he enters it. This observance is called
"Tel-dalna". The Putiela's lagan also
assemble, and the "Dhetla's lagan" is given
some sugar in a plate, from which he
takes a little in his mouth. This observance
is called "Munh juthlawna"

دیکھو گھاسری جلد اول، صفحہ ۸۰،

یہ متذکرہ بالا روایات اس بات کی نظر ہے کہ ہندی مثل اقوام کے رشتے
ناطوں کے اہتمام کے متذکرہ لازم اگر کسیوں کے رشتہ و رشتہ ہو سکتے ہیں
تو رتی لازم ناموں اور برہمنوں کے لئے کیوں وہیں رشتہ نہیں ہو سکتے؟ جبکہ
وہ بھی رشتہ اہتمام کے دوسرے ان لازم میں برابر کے ہوں، برابر کے وعدہ دار اور ہر
کے شرکاء کے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ رشتہ آسان ہو، آسان و آسان دشمن
گوجر و نادر { تاقی فیض حسین نادر، رشتہ رشتہ مستنی

یہ متذکرہ بالا روایات اس بات کی نظر ہے کہ ہندی مثل اقوام کے رشتے

مُراسلات

انجمن قریش کو جبرائیل

جو صاحب ہیں کی گذشتہ یازدہ سال سراسر حیات سے واقف ہیں، وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اس کے انتظام کی اذیت کی سطح کبھی کسی ہمارے نہیں رہی ہے۔

اک نہ ایک عارضہ رہا اس کو
تھم گئے دست، تو بخسار آیا

اس وقت بعض موجودہ قابضان انجمن میں دھڑبڑی، سسینہ زوری اور بے ضابطگی کے مرض میں مبتلا ہیں، وہ اپنی فزیت کے لحاظ سے باطل اٹھ رہے ہیں۔

یہ امر انجمن میں اتنی سی بات نہیں ہے کہ وہ اپنے دماغ کے لحاظ سے اپنی ہی میں برہم ہو کر اپنے ممبر کی قربت قابلِ تمسک طاق پر معلوم کر لیا ہے اور باضابطہ نصیحتیں بھی کرتے ہیں، لیکن جہاں تک واقعات کا تعلق ہے ان کی دوسری کہا جاسکتا ہے کہ انجمن کا مخفی طور پر ایک گروہ ہے کہ جتنا عرصہ کوئی ممبر انجمن کے قابو یا فتنہ

لا کر ان کی پیروی اور رشتہ داروں اور انہوں نے جو فرقہ کی پالیسی سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی نہ تقلید کا شکار نہ رہتا ہے۔ اس وقت تک تو باگاہ انجمن میں ہیں کی قربت صحیح محفوظ اور قابو تسلیم ہوتی ہے مگر کبھی کہ وہ کسی گروہ یا انہوں کے تھکے ہوئے سے واقف ہو جائے چکا ہو، اور بعض اظہار کی مجبوری سے جو ہو کر علحدگی اختیار کر

لیتے پڑا رہا ہو۔ تو جب بعض عاملان انجمن کے مستبدانیت کی دورانیہ بے پناہ قلمی انجام سے باہر آگئی اور ایک ہی ادارے اپنا کام کو گئی چنانچہ اس امر واقعہ کا جس ثبوت یہ ہے کہ حال میں جو رئیس ممبران محض ناما بن برداشت بیضا بھگتوں کے باعث مستغنی ہوتے اور انجمن نے ان کے مستغنی منظور کئے، ان کے مستغنی ڈاکٹر سراج الدین صاحب مرہسین کے اخبار میں بیان کرتے ہیں، کہ وہ انجمن سے جدا کر دئے گئے ہیں۔ کیونکہ وہ قریش نہیں، ہم یہ پوچھنا تو نہیں چاہتے کہ ڈاکٹر صاحب کو دائرہ مراسلت کا سہارا دھونڈنے کی کیا ضرورت ہیں آئی، اگر وہ اپنے آپ کو قریش خیال کرتے ہیں، تو کیا ایسا توئی رسالہ انجمن امرتسر میں بھیجیں،

واقعہ نظر اس کے ہم کمال صداقت اور نیک نیتی کے ساتھ ڈاکٹر صاحب انجمن صاحب سبزی انجمن قریش سے مستغنی کرنا چاہتے ہیں، کہ ہر باہر کی ان کے امداد ذیلی کے باعث سارا نامہ بات سے جلد تر ذریعہ انجمن امرتسر کا گاہ و ٹھکانہ کوئی

مذہب غلط فہمی پیدا نہ ہو کہ اور سابقہ غلط فہمی کی ترمیم کا موجب ہو،

۱، کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ سال ۱۹۱۹ء سے پیشتر آپ کے آباد اجداد کی قومیت کیا لکھی جاتی رہی،

۲، کیا یہ صحیح ہے کہ مولوی ابھی بخش صاحب مرحوم نے بدیل قومیت کے لئے کوئی ضابطہ کی بناء پر جوئی کی تھی؟ اگر کی تھی تو کیا قرشت کیلئے ہی تھی یا کلونہ؟

۳، اگر جواب مثبت میں ہے تو سند قرشت کب لی،

۴، کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ حضرت شاہ جمال رحمۃ اللہ علیہ کی اطلاع کوئی شجرہ نسب کب طبع ہوا اور کس نے مرتب کیا۔؟

۵، کیا اس شجرہ میں ڈاکٹر سراج الدین صاحب اور ان کے آباد اجداد کے نام مذکور ہیں یا نہ؟

۶، کیا اسی شجرہ نسب میں کشتہ حالیہ مستغنی ممبران اور ان کے بزرگوار کے اسامہ مندرج ہیں یا نہ؟

۷، اگر میں اور بقول ڈاکٹر صاحب وہ قریشی نہیں تو کیا وہ شجرہ نسب درست کہا جا سکتا ہے یا غلط؟

۸، اگر اسی غلط ہے تو کیا آپ اور ڈاکٹر سراج الدین صاحب اپنا کوئی جداگانہ اور مستند شجرہ نسب منظور عام کر سکتے ہیں؟

۹، کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مستغنی اشخاص کب سے کب تک آپ کی انجمن کے مکن رہے؟

۱۰، کیا آپ فراموش گئے کہ ان کے، مستغنی منظور کئے گئے ہیں، یا ان کے نام خارج کئے گئے ہیں؟

۱۱، کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ان کے مستغنی ہونے کے ساتھ ہی ان کی قرشتیت کس طرح منقطع ہو گئی،؟

یازدہ محبت باقی

راشم

میں ہوں آپ کا خیر اندیش

{ ۱۶ } محمدیہ عالمی، ۱۱، ایل فاروقی انڈیا گوجرانوالہ

اخبار و حوادث

موصول ہو چکی ہیں۔ ہر جگہ کے محکمہ خفاہان صحت کا فرض ہے کہ وہ انسدادی دوا پر غرضی وغیرہ شروع کرے۔ لوگوں کو چاہیے کہ گناہ سے بچنے کی چیزوں کو ہٹا دیں۔ احتیاطی کھانے پینے کے ایک نمونے | حیدر آباد میں سنی احمد الدین نے سرکار کا حق جانتا ہوا کتاب کی شاپ | قمر آباد کی کے خان ستر اسکوتھ کی عدالت میں نو برآمدہ ۱۵ قمریات جند میں شہرین استغاثہ وار کیا ہے۔ کہ سنا سنے یہ خوشیے دیکھ کر رگ کی مجلس میں شہرین دے رہا ہے۔ جو رگ سنے والوں کے وعدہ میں ہیں شہریت دھوکا دیتا ہے اور وہ نہ گنے گنے میں شہریت کا بیان ہے کہ اس کو سنی ہے۔ سالہ سات ہزار گان دین کی جو سنی ہوئی ہے۔

صغریٰ کی شادی کا اہتمام | ۱۹ اپریل ۱۹۲۹ء میں نے جو کوشش کی کہیں کامیاب نہ ہو سکا۔ اس اپنے والدین کا مقابلہ نہیں کر سکا۔ اس نے اپنی شہریت کا حق محفوظ میں طریقہ اختیار کرنا ہوں۔ یہ وہی صغریٰ کی شادی کیلئے جو میں نے اپنی بیوی کو میری بیوی اور باہر شادی کیلئے کی جانتی تھی۔ اس نے کہا کہ میں اس کے ایک اہل علم کی جیب میں برآمد ہوں جس نے درستی کی بات کو نہ مانا۔ اس کے سامنے گر کر خود کوئی کر لی تھی۔

قتل جہاں کا مقدمہ | ۱۹ اپریل کو لاہور کے قتل جہاں کے مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ گواہان کا مقدمہ کے بیانات میں دائر ہے جہاں کیا کر کے اس کے جسم پر کوئی ختم ہے، مقدمہ ملزم اور کلاب قتل سے انکار کرتا ہے۔ عدالت نے مقدمہ سہروردہ کیا ہے۔

افغانستان | ہندو روز گذشتہ میں کوئی قتل ذکر کیا، تاہم شہر میں ہوا۔ جرنل نادر خان شاہ غازی کے زہر دیا ایک بدلتہ کے ساتھ کا پیر اور زہر دیا میں ملوث کر کے اس میں ستم کیا ہے کہ کسی مسیحا کی ستم کی ہوئی ہے مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ کو دیری میں چھ ستم کو گولی کا شہر بنایا۔ گولی داروں میں کوئی ستمی ہے مقدمہ عدالت میں ہے۔ جہاں کیا جانتے کہ وہ جائز نہ ہو سکتی گے۔

شہنشاہ معظم شاہ جہاں نے اپنے بانی کے ایک اعلان میں اپنی صحت یابی پر انھیں دھتیاں کرتے ہوئے دھتیاں کے جذبات و حسد واری و جب کا ذکر کیا ہے۔

آرمی کے حادثہ نم کے زمانہ کا اعلان ہو گیا ہے۔ کارروائی میں کوئی شروع ہوئی، یہی میں سوج کے سامنے باجیا بنائے پر ہندو ستم اور گیا۔ غرض میں اس کو دیکھ

بلکہ کسی کی رپورٹ | ہندوستان کی ریاستوں کو متعلقہ بلکہ کسی کی رپورٹ شائع ہو گئی۔ دھیمان ریاست نے اس بات کی بہتری کوشش کی کہ ان کے تعلقات براہ راست ملک معظم سے وابستہ رہیں۔ لیکن بلکہ کسی نے اس بات کی تردید نہیں کی۔ مہرین ملک کسی کے اس فیصلہ پر ہندو ستم نہ کرے گی کا اظہار کر رہے ہیں۔

قانون تحفظ عامہ | حکومت اسے خفاہان کی ضمانت سمجھتی، یہ ایک اسے ملتی خفاہان کے خلاف خیال کرتی ہے کہ اس میں سے دو تین دفعہ میں ہوا لیکن پاس نہ ہو سکا۔ آخر اسے اس نے اپنے ذاتی اختیار سے اسے پاس کر دیا۔ اظہار نامہ مافی ہوا ہے۔ قانون انسداد و ستم | ملک میں خفاہان کی بڑی وجہ تھ ہے۔ یہ مہرین اس مقدمہ کی سرگیا ہے کہ جسے ایک اس میں مبتلا ہو رہے ہیں اور ملک کو پریشان کر رہے ہیں، چنانچہ کونسل نے اس کے خلاف قانون منظور کیا ہے۔ گورنر کی ہر قسم پرستہ ہو چکی ہے۔ اب گورنر کے سختوں کی کر رہے ہیں اس کے نافذ ہوا ہو گا، اگر قانون کو کوئی سخت و دانت سے کام نہ لیا جائے تو اس کی ستم ملک سے بہت جلد دوسرا ہو جائیگی،

تباہ کن مختار | لیکن سے ۱۹ اپریل کی خبر ہے کہ میں مختار اس وقت تک پہنچ گیا ہے کہ نادر کش کو گولی دے اپنے بچے کہاتے ہیں۔ یہ فیصلہ لوگوں کے پاس کہا گیا ہے کہ میں علمائے و سرحد افغانستان میں | اس کے بعد انہوں نے عدالت حکومت کو افغانستان جانے کیلئے پروانہ جاری کیا۔ اسی کی درخواست کی جو ستم کر رہی تھی، لیکن عدالت نے اسے سبب کی پروانہ کر کے ستم سزا دیا۔ کیا۔ چنانچہ علاقہ مہندس پور سے گئے ہیں، جہاں ان کا پریشان کر ستم کیا گیا ہے، وہ علمائے افغانستان سے غازی ان انسداد و ستم و ستمی کوئی خبر کی جگہ اور اس کی تردید کر رہے گے،

مدیر طاقت | نواب بہاول کے خلاف منافرت ایگز معائنہ کی اساتذہ کے ازم۔

پرہیز ورمہ | میں میرا بہاد طاقت کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔ دو تین دفعہ عدالت میں مقدمہ پیش ہو چکا ہے۔ یہ اخبار خاچن نغای صاحب سر سچی میں تھا ہے۔ نواب صاحب خیر پور کے خلاف بھی بعض اخبارات نے اسی ستم کے معائنہ کی اساتذہ کی معلوم نہیں میرا ان اخبار یا کشتی کیوں اس ستم کے معائنہ کی اساتذہ فریق کہتے ہیں۔

وبا کے پیضہ | پنجاب کے مختلف مقامات سے وبا کو پیضہ کے پھیلنے کی اطلاع

تصحیح

الشرقین مطبعہ ۱۱۱۱ میں جب ذیل غلطی گئی میں، ناظرین دست کس
صفحہ ۲ سطر ۲ "اصطلاح نہ آگے سخن و برداشت اور علم" پڑھا جائے،
اور اسی کالم میں آخری سطر سے پہلی سطر میں "تغیہ اعداء" کے آگے "فرزدان" درج
پڑھائے،

صفحہ ۹ سطر ۹ "قوت" کے آگے "اصطلاح" پڑھا جائے،
صفحہ ۱۰ "Domine" کی بجائے "Domne" پڑھا جائے،

"مسلم راجپوت"

لیک بلند یا بہشت دار اسلامی اخبار میں ملی-تجارتی صنعتی-نومی سیاسی معیار
کے علاوہ واقعات عالم پر ہفتہ مال ادوار کش انداز میں تبصرہ کیا جاتا ہے۔ تاہم
جوہر ریسے راویز اسلے اور تصویریں اس کی خاص خصوصیتیں ہیں، قیمت صرف
چار روپے سالانہ پیشگی نمونہ ارکانٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے،

"جہاں نما"

علیٰ زبیں ادبی رسائل کی شان کے ساتھ ماہ سے ماہ رسالے نکلا جاسے۔ دلوریا اور
بھوپن پٹن میں نظم نثر کا روشن، تعمیری، علمی اور فنکارانہ ایک لاجواب رسالہ ہوگا قیمت
سالانہ نمونہ ۴ روپے ہر فریاد کو تنہا اس کی صف میں، دونوں کی کجائی قیمت ۴ روپے
ہے، غیر مسلم راجپوت (ہریت سر دیپ)

نمونہ طلب کرنیوالے

محتاج جب وعدہ خریداری و عدم خریداری کے متعلق دفتر کو اطلاع دیدیا کریں۔
کی خاطر ہستی بدھ متادی کی وجہ ہستی ہے اور یہ کسی طرح دست نہیں، میجر

حیرت میں آنے والے جرمنی کے منیجر تھے

فولڈینڈ کیمسٹر
یہ کیمبرہ خاص طور پر شوہن اصحاب کی خاطر
ذریعہ صرف کر کے جرمنی کے ماہرین نہیں سے تیار
کروایا گیا ہے۔ عورت عروج جانور، درخت، مکان، گرجا مسجد، مندر، ریل
ہوائی جہاز وغیرہ چلتے پھرتے اڑنے اور کھٹے ہونے کی خوبصورت اور
دلچسپ فولڈینڈ کیمسٹر کے لئے کم از کم ایک ضرور ملگائیں۔ ہر کیمبرہ کے ساتھ
مکمل پروجیکٹ، تصویر، ڈرائنگ کے لئے پلیٹ، دو حوتے کے لئے مکمل
معالجہ وغیرہ بھی بالکل مفت درود ہوتا ہے۔ ایسی سستی اور عمدہ چیز آپ کو
کسی دوسری جگہ سے برگزشتیں ملکی، قیمت فی کیمبرہ مکمل سامان وغیرہ
صرف پانچ روپے۔ علاوہ محصول ڈاک

طلسی اللین
سینا اور خیمبروں میں ہر روز چاکریے بگاڑنے
سے آپ ایک طلسی لائین منگائیے، اور گھر
بٹھے ہی مفت میں روزانہ ان نکلاروں کو دیکھ لیجئے۔ غریب لوگ اس کو
منگاکر غماشاؤں کا کر رہے گا کہتے ہیں۔ اور امیروں کے لئے یہ ایک اعلیٰ قسم
کا شغل اور تماشا ہے قیمت فی عدد مکمل سامان صرف پندرہ روپے
دو عدد فلم پندرہ روپے علاوہ محصول ڈاک

کشیہ کاٹنے کی مشین
مخیاں اس سے کرسیوں کی گڈیاں
سربانوں کے خلاف، خلیجے، شمال
چادریں، دپے، سوٹ، وغیرہ وغیرہ کیمبرہ کی قسم کے گرم سڑاؤ لٹھی کپڑوں پر
لٹاؤں، پٹم اور سوت سے قسم کے بھول اور نگاریاں بنا سکتی ہیں، یہ کیمبرہ بھٹکا
آجی آسان ہے، غریب رنگوں کے لئے اور عمدہ عورتوں کے لئے روزگار کا ذریعہ
اور امیروں کے لئے ایک اعلیٰ تحفہ ہے، تیار دھونے ہے، ہر ہندوستان ہر
میں کوئی زمانہ سکول اور مکان اس مشین سے خالی نہ رہنا چاہیے۔ قیمت
فی مشین صرف چار روپے علاوہ محصول ڈاک

گھر کا جوتشی
یہ آذربائی کے سائنسدانوں نے حال میں ایجاد
کیا ہے۔ اس کے ذریعہ سے آپ آدھ حٹ میں
دیکھ سکتے ہیں، عورت کے بیٹ میں دکھائیے یا لڑکی یا لڑکا، یا حیوان یا انسان،
بکری، بڑے گی یا مادہ، معتد میں ہیئت ہوگی یا اور آسمان میں یا پانی میں یا زمین
وغیرہ کیمبرہ ایک ایسی بات آدھ قبل از وقت بتا دے گا
قیمت فی عدد مکمل ترکیب صرف دو روپے علاوہ محصول ڈاک

میجر، برلن "ٹریڈنگ ایجنسی" (انڈیا انس) پوسٹ بکس نمبر ۹ لاہور

الفرس

ایڈیٹر
محمد علی رفیق صدیقی

جلد ۱۱ | مرتبہ جون ۱۹۲۵ء مطابق ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ | نمبر ۱۱

پیغامِ عمل

از حضرت دساجا بنوری

عشق کی آگ میں جل سجت سماں ہو جا
صبح سے پہلے دھواں بن کے پریشان ہو جا
سینکڑوں رنگ ہیں ستور تری فطرت میں
ہے اگر ذوقِ نظر خود ہی گلستاں ہو جا
عزم نہ کون و مکاں کا ہے تقاضا تجھ سے
شوق و محبت ہے تو ذمے سے بیاباں ہو جا
مور بے مایہ نہ بن، عالم آزاد می میں !!
زور پر دوازے ہمدوش سلیمان ہو جا
رازِ سہر بستہ چھپا رکھے گا کب تک دلیں
بوئے گل بن کے گلستاں میں پریشان ہو جا
فوجِ پردہ ظلمت میں کہیں چھپتا ہے
دل ہر روشن تو چراغِ تیرا ماں ہو جا
منضبط کر دے پر گندہ جماعت کا نظام
نظمِ شیرازہ اور اوراقِ پریشان ہو جا
خاک کے ذروں کو شاہِ وحدت کا پیام
چرخِ توحید پہ خورشیدِ دشتاں ہو جا

محقر یہ ہے کہ پھیلا دے جہاں میں ظلم
اور خود بھی ہمہ تن جو حق مسلمان ہو جا

ہمنوائی پر مذمتی شکر

انقرض کی کسی گذشتہ اشاعت میں میں اسلامی جمہوریہ کی قوم میں اور بعض مسلم لیڈروں کی مسلم کشی پر کئی بار تذکرہ کیا ہے۔ لیڈران کی بے رحمی کے خلاف سے ایک انتشار پر نظر کرتے ہوئے مجھے تکلیف دہ لیڈن جہاد اور مسلم لیڈن سے اپیل کی تھی کہ وہ ایسے نام نہاد اور طلب بہت لیڈن، خدا ساختہ آقاؤں اور خدا سازوں کی دستبرد سے مسلمانوں کو بچا کر کشتن کریں۔ جو نفسانیت پر مبنی مفاد قربان کر رہے ہیں اور تعلیم اسلام کے خلاف جھگڑا، استہزاء اور دشمنی کے طریقے کو فروغ دیتا دیکھتے ہیں،

خوشی کا مقام ہے کہ ہماری یہ اپیل قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھی گئی، بسیں مقتدرہ اسلامی جمہانے میں اپنی کم سن و سن نفس کیا، دلت کیے اور ہی مسلم کے معیار کی اشاعت کی، اگر کئی ایک خطبے نے مختلف مقامات پر کاس روغن سے مسابین کے سامنے چین کیے ہوئے ہونے والے راہروں کی گودوں کی گودوں کو مطلع کیا اس طرح سے ہماری آواز کو ہمیشہ ایک لاکھ مسلمانوں تک پہنچانے میں ہماری مدد گئی اور ان واقف و سادہ لوح مسلمانوں کو ان زریب کا دیوں پر غور کرنے کا سنیہ دیا گیا، اسلامی جہاد اگر متفق انسان ہرگز مذکور کوں کے تنکے پر کسی گاہ کرنے کا شہرہ کریں۔ خود بنات آسانی کے ساتھ ہی قسم کی پریشانیوں کو محفوظ رکھنے مفاد و مصداق پر نظر کرنے کی فرصت دیتی ہے۔ ہم ان مسابین و خطبے کو کام کاج میں نے ہماری ہمنوائی زبانی دل سے شکر ادا کرتے ہیں،

نذر خیر معاوان

ایک بھائی مسابینے میں داکٹر روپے کی رشمت کے عنوان سے ایک عیب دار کا نشان کیا ہے، وہ لکھتے ہیں کہ حاسبا میں منہرور پٹ کی طرف سے لاکھ منہرور پٹ کو ۱۳۱۲ روپے کی رقم ملے گئی ہے کہ وہ منہرور پٹ کی حمان کیلئے ایک روزانہ اجنا جہادی کریں۔ ایک اسلامی روزنامہ کو چاہا اور پے ماہو شخص میں عرض سے دیا جاتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو منہرور پٹ کا حامی بنائے، اسلی ۱۱ کوکوں میں، جیسے مسلمانوں کے بھیجے کی کوشش کیا، ہی سے منہرور پٹ کی حمان کریں۔ چنانچہ حلقہ کی کی طرف سے ڈاکٹر انصاری اور مولانا ابوالکلام آزاد کا نام لیا جا رہا ہے، اسلی کے انتخاب پر سات ہزار دیر صرف ہوا جو منہرور پٹ خفہ سے ادا کیا جائیگا بعض مسلمانوں کو ماہو شخص دیکر مساجد جہاد میں منہرور پٹ کی تائید میں آواز بلند کرنے کیلئے متحرک کیا گیا ہے۔ مسابینہ کو کہنا ہے کہ منہرور پٹ کے پراپیگنڈا کیلئے دلت لاکھ دیر جمع کیا گیا ہے جس میں سے پانچ لاکھ روپے کا یا وہ ترحصہ مسلمان اخبار نویس پیکر اور اور دیگر شخصیت کو دیا جائیگا۔ اگر یہ صحیح ہے اور بعض مسابینہ کو بعض اسلامی جہاد اور مسلم لیڈن کو ان

رقم کے عوض خرید لیا گیا ہے تو ظاہر ہے کہ مسلمانوں سے ایک کٹی ہوئی مٹی کی جہاد ہے اور اس میں مخالفین کو زہریلے مواد میں کی حمان حاصل ہے، ہندو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے حالات آپ کو کریں اور ایسے نام نہاد لیڈن اور اخبار نویس کے کچھل میں نہ ڈالیں جو جہاد خطبے پر اپنا ایمان داسلام فرخت کر چکے ہیں، منہرور پٹ مسلمانوں کے لئے ایک نقشہ ہے اور اس نقشے سے بچنے کیلئے کوشش کرنا ہرگز مسلمان کا فرض ہے، وہ ایسے اخبارات کی حمان دے گا کہ وہ ترک کریں جو منہرور پٹ کے حامی ہیں اور ایسے خطبے کے خطبے سنیں جو منہرور پٹ کے حامی ہیں،

زندہ یا حضرت کشنی زندہ باد

مولانا کشنی شاہ نقوی ان دنوں ان اسلام میں سے ہیں جنہیں تلاح قوم اور مسیحیوں کا بچاؤ ہے، آپ کا نام نای کسی تعریف و تعلق کا محتاج نہیں، آپ کی قادیانی خدات سے دین اسلام خوب واقف ہے،

اسلامی حقوں کے تحفظ کے لئے گذشتہ سال دہلی سے ایک انگریزی اخبار کی اجزا کی ضرورت محسوس ہوئی قذات ہزاروں دھکے اور آئے ہوئے سے اس قسم ضرورت کو چار کر دیا۔ پچھلے دنوں ایک مسلم خاقان کو درخواستوں کے قاعدہ کیلئے آواز دیا کہ چاہا اور ایک سو روپے کی رقم آپ نے ادا دے گا اور ایک خطبے، اشاعت اسلام کے لئے آپ نے جیسے شریک اور اسلئے طبع کر کے اور مفت تقسیم کے تیغی خطبوں کو مالی ضرورت پیش آئی تو آپ کا دست حمان بردے گا کر دیا، اب معلوم ہوا ہے کہ آپ نے جن مسابیناں کو کٹ کر انگریزوں کو دے کر ان قدر رقم خرچ کرنا کرنا مالی مشکلات کا بڑی حد تک سدباب کر دیا ہے، انقرض کی کوئی آپ نے بلا حمان مالی قریشیان بچاؤ میں ہرے بڑے جاگیر دار، مالدار اور عذاب ثروت افراد موجود ہیں لیکن جناب کشنی کا سا یا من و داس دل شاہ کسی ایک ہی کی غلبہ میں، وہ نہ قوم کشنی کے سامنے برکت دیتی، اپنی موت و حیات کا نقشہ میں نہ رہتا، کاش جناب کشنی ایسے ایک اور ذہن و زبان پیدا ہو جاتے اور قوم مرض الموت سے بچ سکتی، جہادی غلبہ کے خدائے تبارک و تعالیٰ حضرت کشنی کے عزم و استقلال میں کٹ دے اسلئے اسلئے قومی و ملی خدات کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

ایک اہم ضرورت

انقرض میں جناب شریعہ میں ہر جہاد میں، جسکی ایک شاہ و قوم کی کو ضرورت ہے لیکن وہ انگریزوں میں ہوتے اسلئے ضرورت ہو کہ کم و بیش ایک ہزار ایسے حضرات کو قوم کے اسلامی امور پر متوجہ کیا جائے۔ ہندو اہلکار ہیں اور ہندو کے نام دہلی کی کمیشن میں جو اس ناگہرہ اپیل انقرض کی کمی خداتیں جیسے جاسیں!

انقرض کی قوم میں اور بعض مسلم لیڈروں کی مسلم کشی پر کئی بار تذکرہ کیا ہے۔ لیڈران کی بے رحمی کے خلاف سے ایک انتشار پر نظر کرتے ہوئے مجھے تکلیف دہ لیڈن جہاد اور مسلم لیڈن سے اپیل کی تھی کہ وہ ایسے نام نہاد اور طلب بہت لیڈن، خدا ساختہ آقاؤں اور خدا سازوں کی دستبرد سے مسلمانوں کو بچا کر کشتن کریں۔ جو نفسانیت پر مبنی مفاد قربان کر رہے ہیں اور تعلیم اسلام کے خلاف جھگڑا، استہزاء اور دشمنی کے طریقے کو فروغ دیتا دیکھتے ہیں،

بزم شیریں

۱۔ محرمی ترمیمی عزائم و محرم صاحب ناداری بسنٹ انکپڑے پانچ روپے عاقبت کتاب کیلئے پانچ روپے مقدمہ نہ جاوے۔ رہے الغرض ماہانہ ادائیگ روپہ اند فائدہ میں کل پندرہ روپے جزیعہ میں آدھری اور کسٹرو فرمایا۔ متفرق خط و کتابت کیلئے انکو پچھڑے کٹنگ غلاف لاند۔ توسیع اشاعت میں ہپ کی سامی قابل ستائش ہیں، تاہم خیریت علیہ ترمیمی برادران کے نام آپ نے اپنی گروہ سے الغرض جاری کر کے ادعا دے فرما کر مت افراہی کی قومی ادبیاں کے انتقاد پر بعض احباب ندرے رہے ہیں، آپ کہتے ہیں اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے اجلاس کے اغراجات میں پانچ روپے کی ادعا دے فرمایا ہے۔ اگر اسی ذوق و شوق سے احباب قوم کے اصلاحی امور پر توجہ ہوں تو برسوں کا کام لافوں میں انجام پا سکتے ہے۔ خاص میں توفیق دے۔ آمین !

۲، مولوی غلام محضت صاحب غلام محضی کے کتاب کی ترتیب میں محنت شائقہ برداشت کرنے کا علاوہ ایک دوسرے طاعتِ فتنہ میں اداسی فرمایا۔

۳۴، انجمن دریشیان پنجاب نے انوکھ سٹی کے غیر معمولی احلاس میں زمین کی وردہ داد باتفاق ماٹے مسئلہ کی،

”انجمن ترقیائیں پنجاب گوجر اعلیٰ کا یہ اجلاس فاضل فیض حسین صاحب فاروقی
مینارِ مصطفیٰ علیہ السلام کے ان خدماتِ جلیلہ کو یاد نہیں لے کر مسوئوں کے دعوے و شہادت
کی سمجھ بھگت پر رونا دہاں ہو کر دستِ کتب سیر کے حوالوں سے تردید کرنے میں انجام دیا
خدا جلوت کی نگاہ سے دیکھ کر واضح احمد علیہ السلام صاحب صدیقی کی اس حرکت کا جو
انہوں نے جدید القربانِ ملبوسہء امارچ سلفیہ میں کی ہے بڑا تائید کرتا ہے
فاضل صاحب موصوف نے تحفظِ نسب ناموں میں قریش کے لئے انتہائی ساعی سے کام
لیا ہے۔ لہذا اعترافِ خدمات کے طور پر حق میں اس طرف سے انہیں تہنیر پیش کرنے کے لئے کی
تقریر کو بغور نظر کرنا اور یکجہ سے اور معترفِ حرکت کے احساس کی تعریف کرتا ہے۔“

حزک ! مولوی محمد سید عالم فاروقی - بی۔ او۔ ایل

مرید ! قاضی مظفر حسین فاروقی مثل خواں

سودھائی! مولوی غلام غوث صاحب قلمی، صدیقی، نیشنل

اسی سلسلہ میں محترم مولوی مجتبیٰ صاحب ایم اے ایل ایل و کسین صدر
انجمن سہانہ انجمن مذکورہ تحریر فرماتے ہیں کہ

”گرامی منزلت مولانا محمد علی صاحب صدیقی دیرالقریش“

اسلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ، انجمن قرطیبین حجاب باخچہ دہلی متغذفہ کے لئے اور باخچہ دہلی مراہبت سے سندھ راجہ کی مراد کو کئی صورت میں شامل کرنے کے لئے غفریب اپنی خدمتیں ارسال کر رہی گی،

جس قوی خدا کا آپ سر انجام دے رہے ہیں، وہ تعریف و توصیف کی حدود سے بالاتر ہیں۔ خدا آپ کی ہمت میں برکت عطا فرمائے،

(دستخط) عبدالحق علوی

۱۴۳ھ) پر علیہی صاحب قلم کے افغان کے مستحق دانگڑ محبوب عالم صاحب دہلیسائی کی تائید فرمائی ہے۔ صفحہ ایک اور خطوط ہی اپنی افغانی تائید میں مرحوم کو نویں پہنچا نصیب ہوا کہ قلم پر تراشی زمزم لاقریبی مری قاضی نظیر حسین قادری (کلیا کجا) جن احباب کے ذریعہ لغات سے دیکھیں تاکہ قلم تیار کر لیا جائے ،

۵۰۔ مولانا مفتی شاہ صاحب نغای اپنے ایک گروہی نامہ میں دریافت فرماتے ہیں، کہ ”بجن ترشیان پنجاب“ کا اجلاس کب اور کہاں ہوگا؟ جواباً: اتنا سہ ہے کہ بعد مشورہ ابجن مناسب جواب عرض کیا جائے گا۔

۴، مولانا قاسمی نیز عین صاحب فاردنی اپنے ایک گرامی نامہ میں کہتے ہیں۔ کہ:

نیری طرف سے جو بھستان، سندھ اور پنجاب کے ان براء و نامہ گرامی کا شکریہ ادا کیا جائے۔ جنہوں نے سیری علاقہ کے دوران میں اظہارِ مسرت و فرمائش

میں نے کہا، جن حجاب کا سال خریدی ختم ہو جائے وہ اپنا اپنا چہرہ جذباتی اور جذباتی ہو کر
شکریہ کریں، ورنہ اگر ان کا شمار بعد میں دہائی کی دہائی کے لیے کیا جائے،
میں نے کہا، جن حجاب کا چہرہ قابل دوسرے جہاں کے اب جانا خیر ہو کر شکریہ کریں،
خوشامد و شانت کچھ بھرن ہوتا ہے۔ تاخیر و توفیق سے خواہ مخواہ نقصان
ہو جائے، آئندہ بلا دھوئے حنفہ ہوئے، خدا کی سزا کی توفیق سے توفیق ہو جائے،

۸، ص ۱۸۰ کا اقتباس ”پرس کا مہوڑا بھن کر ہفت خواب ہو جائے اور کئی دن تک یہ سڑک ہو جائے اور ۶ دن کی تازیانے کا ٹھٹھا ہو۔ اس آٹھ ماہ یعنی خانگی احمد اس سارے سال میں رہے ہوئی کہ ایک مہینہ کا دفتر سے فیر حاضر نہ بنایا۔ اس لئے عجبوں کا بھی کاجا بنایا شافٹ ہو گیا۔ ناظرین کو ہم میں اس عجبیہ کے بعد بھی نہیں“

داستانِ پائینہ

وائے کا بل مزدوری کی حقیت

غلامی عبدالحق خاں وائے کا بل مزدوری کے چوڑے ہونے سے مددات خود ساختہ لیکارنے سے ایک روز ایک معذکر احوال کرکٹا گن سٹنڈ اجن کا جم بار پیٹ سے زخمی تھا اور یہ مجھوں کی طرح کانپے اپنا زیر حراست آپ کے حضور میں پیش کیا گیا جو ہم سہرہ کا تھا اور کل تین روپے کی چوری۔ سوال ہوا۔ تم نے یہ واردات کیوں کی؟

مزدور نے یہ جان کر کہ امیر صاحب کے سامنے سچ کہنا ہی بہتر ہے، بولا،

”میں غریب تھا اور کسی نے کچھ نہ دیا، بہو کا تھا اور روٹی نہ ملی“

”تخت مزدوری کیوں نہ کی؟“

”غریب تھا اور کام نہیں ملا اور میں بہو کے سر مر رہا تھا۔“

”کچھ تو تم بچہ بچہ کیا سنی کئے، اور کماری کیسے کی ہے، بہو کے سوا ہر کام کے لئے۔ کیونکہ تلاش کرتا رہے گا کہ مزدور کیسے کرتا ہے۔“

تبیہ کی آنکھیں زمین میں گر گئیں اسے عدالت میں آنے کا پہلے ہی اتفاق ہوا تھا اور وہ موت کا حکم سنوائی اور اس کے بچوں کو قویٰ بناتا تھا۔

”کام کسی کو مل سکتا ہے کون کی وجہ سے؟“

”میرے پاس ہوتے تھے۔“

”کام کسی کو مل سکتا ہے کون کی وجہ سے؟“

”میرے پاس ہوتے تھے۔“

”کام کسی کو مل سکتا ہے کون کی وجہ سے؟“

”میرے پاس ہوتے تھے۔“

”کام کسی کو مل سکتا ہے کون کی وجہ سے؟“

”میرے پاس ہوتے تھے۔“

”کام کسی کو مل سکتا ہے کون کی وجہ سے؟“

”میرے پاس ہوتے تھے۔“

ریشم کا بتا اور نہایت عمدہ کا لٹرا۔ ایران کا بہترین کام جس کی مثال نہ مل سکتی تھی۔ یہ جیسے کو نکلا۔ یہ کھات ہم دونوں کو روتے سے بکاتا تھا اور ہماری آخری حساب کار تھا۔ میں اسے ایک سو خود تاجر کے پاس ایک تارک لگی جس میں کپڑے اور اس کی صف پر تین روپے تھپ گئے۔ وہ مجھ سے بٹھے لگا۔ مجھ سے جواب ہوا منہ ہوا۔ تم چور ہو اور اس کی قیمت کچھ نہیں تو تین سو سے اسے کہتے تھے کہ میں ایک بھال شہزادہ ہوں اور ہر گز سے نہ بھال ہوں۔ وہ بولا ہاتھ لگا کر دیکھے شہزادے میرے پاس سو گت کچھ نہیں۔ میری صفی کے ساتھ میری گھر نہ۔ وہ کہیں اڑھائی روپے سے دیکھا۔ اس میں بیرونی سا تھا۔ میں ناچار صفی کے ساتھ میری۔ یہ تین سو گت کر کے لگے۔ اور صفی نے دو روپے لیے گئے۔ ہم ان دونوں سے گزرا جھلنے رہی دیکھیں جب ختم ہو گئے تو ہماری حالت بہت خستہ ہو گئی۔ وہ عدالت میں بھی پہنچا اور اسے لکھتے تھے تاجر اس کھات پر غرور اور روپے دیکھا۔ ”دیکھو، دو روپے دینے چاہیے، اگر میں نے ان کے بیٹے سے اٹھا کر دیا اور کچھ بھی بھگت کے کام پر لگا دو۔ مجھے کام نہیں ملتا اور میں اس خود علی الاصل، امیر منافسان تحت مصنف کا کام کرتا رہا۔ ان مزدوری کرتا۔ ایک جگہ سے اور سری ملک وجہ اٹھا کر لے جاتا تھا۔ مگر کوئی پائے نہ کر لگا، اور کبھی دانت کیوت جاکر کر سیدی کرتا۔ مگر یہ اس کا بخلاف چوری کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ میں کوئی ایک سال جا رہے تھے تاکہ کاروبار چسپے کی گئی پر گھرانہ کو تار۔ اور کوئی ہر جیسے جھٹلا کے کیونکہ یہ ایک گواہ موجود ہے، جتنی جواب میرا دوست ہے۔“

اس پھر داد اور مدد میں ان کی صف میں ایک شخص دیکھنا منہ خازہ ہونے لگا اور دست بستہ کھینچ لگا۔ خدا شاہد ہے کہ یہ بیان حرف جوت جمع ہے۔ کیونکہ میں جواب خدا کی عطا اور امیر کی دانش سے عیاں ہوئی ہوں سب جانتے ہیں کہ میں اس ناگزیر تھا سب پر سکوت طاری تھا۔ امیر صاحب نے آواز بلند کی اور تبہ کی پرحشت طاقت ہوئے دار اکید کا خوفناک حکم سنایا۔

سپاہی چور کو گن گناتے گئے مدد کسی نے پھر اسے صحیح مسلم نہ دیکھا۔ اور ہر ایک سکوت ان سسر گروں سے ڈرا۔

خدا رسول کی قسم۔ یہ ہے مرد!

نفا می قدامی۔ ایم۔ اے۔

father invites his kins-folk to his house and displays the gifts ... mentioned.

دیگر گھاسری جلال دھرم ۸۰۵

ہزارہ کے آسمان زئی لوگوں میں لگتی کے روتہ پر جو رسم ادا کی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ "رنگے داوں کی جماعت راک کی کے گاؤں میں کھنڈے دیکر جاتی ہے وقت شب وہ راک کی کے گہرائے جاتے ہیں اور میرانی ایک تہائی لاتا ہے جس میں راک کے کاپ : پور کھدیتے ہے"

The boy's party takes present to the girl's village. After night fall they are invited to her house, and the Mirasi brings a plate into which the boy's father puts the ornaments. دیگر گھاسری جلال دھرم ۸۰۶

سیالکوٹ میں "جینی" کی تقریب پر یہ رسم ہے کہ

As it too the Mirasi of the parties recite their genealogies. The parties pass a rupee over one another's head and give it to the Mirasi. This is called Sir-warna Kuram.

ترجمہ۔ اس تقریب پر بھی زیتین کے میرانی ان کے شجرہ نسب از بر سناتے ہیں۔ زیتین ایک دوسرے پر ایک روپے کا سر دارانا کرتے ہیں اور اسے میرانیوں کو دیتے ہیں۔ اس رسم کو "سروازنا کریم" کہتے ہیں۔ دیگر گھاسری ذکر صفحہ ۸۱۹

تیس میں بیاہ کے موقع پر "گنگ پیرت" کی نوافذ سے

About a week or so before the wedding day. The boy's father engages a barber or Mirasi

ترجمہ۔ ۲۰۰۰ سے ہفتہ عشرہ پیش راک کے کاپ ایک نائی یا میرانی کو میں کرتا ہے، دیگر گھاسری جلال دھرم ۸۲۰

دھرم توں میں "بیر گھدی" کے موقع پر یہ رسم ادا کی جاتی ہے۔ کہ

In this observance the boy gives the

مراسیت کی تاریخی حقیقت

ضمیمہ نمبر ۲

دست ان طلبہ نام کام سن برآمد

یا جان رسد بجانان یا جان برتن برآمد

موجودہ صورت حالات کے دورے میں اس کے اوقات و تشریف کی تاریخی تحقیقات کا مسئلہ ابتدائی دور سے گذر کر اب ایسی انتہائی مسائل پر پہنچ چکا ہے جن کو رد سے لازم آتا ہے کہ اس سوال کو اب ایک ہی دفعہ مکمل طور پر اس طرح سے حل کر دیا جائے کہ باطل و آئندہ ہمیشہ کے لئے سر ہٹانے کے قابل نہ ہو سکے، اگر یہ صحیح ہے اور یقیناً صحیح ہے کہ دفعت اپنے بھی سی جانا جاتا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ مراسیت اپنے لایکا نہ لازم کے رسمے شناخت نہ کی جاسکے، اگر لئے ہم مراسیت سے تعلق تاریخی حالات کو ان کی اصلی برہنہ صورت میں پیش کر دینا ہی مناسب خیال کرتے ہیں۔ نتیجتاً ظہور خود ہی افکار میں "گوہر اولاد میں چند ایک امیر گروہوں میں" فلج" بھیجے کی یہ رسم بائی جاتی ہے۔ گوہر مختلف ہے یہ اس طرح ہے کہ ایک نائی ایک میرانی ایک بہن اور ایک دہری کے ہر گھوڑا اور لڑکے اور اس کے والدین کے لئے پارچاٹ اور لڑکے واسطے ایک لٹائی گھڑی اکس روپے نقد، پانچ عدد گڑہ معری اور کچھ چوڑا سے بھیجے جاتے ہیں "ان لٹائی کی آمد پر لڑکے کا باپ اپنے عزیزوں کو اپنے گہرا لٹا ہے اور مندرجہ بالا تحائف کا دیکھا داکر تاسے"

A very few wealthy families in Gujara-
natwala also observe this custom of
sending a "tikka" but in a slightly
different way. it consists in sending
a barber, a Mirasi, a Brahmin and
a tailor, with a horse, a camel, clothes
for the boy, Rs 21/- in cash, five lumps of
candy, and some dried dates, on the
arrival of the ladies named, the boy's

دیکھ گھاسری جلد اول کا صفحہ ۸۲۵

اب تزار کے ایک پرے میں یہ تاریخی حقیقت ہے اور وہ سکر پرے میں میرا
کامزور و دوسرے امور سے اعلیٰ ترشیت، انرس کہ مرامی جو کچھ بننا چاہتا تھا، تاریخ
نے اسے جسے نہ دیا اور جو کچھ کہہ دھتقت وہ تھا اسے آشکارا کر دیا۔

ہم نظر بازوں سے قویب نہ سکا جان جہاں
تو جہاں جاکے چہا ہم نے وہیں دیکھ لیا

تاضی نظیر حسین فاروقی
رشاد رشتی، مستوفی

گوچر فواد، یکم مئی ۱۹۲۹ء

bride's kinowomen Rel to Rstf in a Thal.

This is taken by a barber or Mirasi.

ترجمہ۔ اس سوت پر لڑکا دہن کی مشنتہ اور عمر توں کو ایک روپے سے لیکر پانچ روپے
تک کوئی رقم تہال میں دیتا ہے۔ یہ رقم نائی یا میرانی لیتا ہے۔ گھاسری جلد اول
صفحہ ۸۲۱

راجن بڑے بندھوں میں شادی سے بعد جب لڑکا اپنے سسرال کے ہاں جاتا
ہے اور وہاں منسل کے بعد تبدیل پس کرنا ہے تو لڑکا وہ لنگی جو اس کے سسرال نے
اس کو دی تھی میرانی کو دیتا ہے۔

He gives the Lungi which he was given
him by his father-in-law to the Mirasi.

اسلام کی بے تعصبی

کو جو گرا لنگا۔ اسی کو نہ سو جا لنگا

دلیہ کو پادریوں کی بات ناگوار ہوئی اور اس نے کہا میں گراتا ہوں، دیکھیں
ہم کو کیسے کوئی نہ تو تلبے، چنانچہ فوراً گرجے کے گارے کا حکم ہو گیا اور وہ تیز
مسجد میں مثال کر لی گئی۔ یہ بات یہاں اور کہنے کے قابل ہے کہ ولیدان بادشاہ
میں سے نہ تھا جس کا کوئی فعل قابل تقلید سمجھا جائے

اس کے بعد عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوا۔ حقیقت میں یہ شخص تہادی پر زینت
مسلمانوں کا۔ اس کے بادشاہ ہونے پر سیاسی آئے اور انہوں نے دوبار خلافت میں
شکارت کی کہ ولید نے ہماری بنبر مرضی ہدے گرجے کو گرا کر فلان مسجد میں مثال
کر لیا۔ جس کو سکس عمر بن عبد العزیز نے حکم دیا کہ گرجے کی زمین پر مسجد کا حصہ
تعمیر ہو اسے اس کو فوراً منہدم کر کے سرکاری خرچ سے دوبارہ گرجا پر بنادیا
جائے اور مسجد اسی زمین میں مکہ دور ہے، یہ بھی مذہبی بے تعصبی، جس کی اسلام
نے تعلیم دی تھی

قصیح خمیر بن مسعود و لامل اول سواخری، ہن راطا کی جگہ تہیز
دھتق پڑھا جائے

ولید بن عبد الملک جو بنی امیہ کا بڑا بادشاہ گذرے ایک مسجد بنوانے کا شروع
ہوا اور ایک کروڑ روپے کی لاگت سے دمشق میں مسجد تیار ہوئی مسلمانوں کو جب یہ حال علم
ہوا کہ اس قدر روپے صرف ہوا ہے تو ان میں برہمی پھیلی۔ زمانہ تہاد بھی آزادی کا
مسلمانوں کا خیال تھا کہ نماز پڑھنے کے لئے ایک سادہ مسجد کافی ہے، ولید گو بادشاہ
سہی، لیکن اس کو حق نہیں کہ بے عزت کر دوں اور یہ مسلمانوں کے بیت المال کا اپنی
خوشن پوارنے کیلئے ضائع کر دے اور یہ ملک کا ہے اور جبکہ فساد نے نہیں کہ
یوں بددیانتی صرف کر دیا جائے اور کسی کی بات تک نہ چھی جائے، چونکہ عام طور پر چھپاں
گئی تھی، انہیں کھلواگ اعتراف کرتے تھے۔ ولید کے قانون تک جب یہ خبر پہنچی تو تہادی
قوم کو ملایا اور یہیے دربار میں ایک پیچہ رکھ کر بنا چھپائی چاہی کہ اب بھی ملک نہ
میں اس قدر روپے ہے کہ اگر سب ملک میں متروک ہوں ہر ملک محقق پڑے تو کافی ہو سکتا
ہے، اور کسی متفکر کو ذہ برابر نقصان یا تکلیف نہیں پہنچ سکتی،

نقد مختصر اسی مسجد کے پاس جس کو ولید نے اس سوت سے بنایا ایک گرجا
نہتا کا تھا۔ مسجد میں زمین کی کمی تھی، ولید نے عباؤں سے گرجے کی زمین مانگی اور
کہا کہ میں نے زمین چاہی ہے، تو اس میں زمین کو مسجد میں مثال کر دھا۔ انہوں نے
یہ لیکر دیکھ کر دیا کہ فساد ہی تو وہ لگے نہیں، اور اگر زبردستی سے لگے تو ہار کر گرجے

آینواری مردم شماری اور تیشیان پنجا

ایک اہم قومی مسئلہ

عام قاعدہ کی روش سے مردم شماری کا کام ہر دس سال کے بعد شروع ہوا کرتا ہے، اس لئے اس حساب سے مردم شماری کے کام کا آغاز سن ۱۹۷۱ء میں ہونا چاہیو جو کہ آج حکومت سے ردیف ہیں وہ جلتے ہیں کہ ہر شش گزشتہ کانڈام حکومت کا نئی پرنش ملتی ہے یعنی آجی طریق حکومت، پس ہر وہ جائز مطا لبہ جو کہ فی قوم بین کرنا چاہیو ہر کانشی ٹیوشن یعنی آجی صورت پر ہی ہونا چاہئے تیشیان ہند کے نامور اور ممتاز دانشور قومی آرگن القرین امرتسر نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۷۷ء میں پنجن تیشیان پنجاب کی قوم اس امر کی طرف مبذول کر لی ہے کہ ایک خاص زیر لیوشن کے ذریعے حکومت سے استدعا کی جائے کہ آئندہ مردم شماری کے موقع پر مردم شماری سے مستقل مشافٹ مرکبوں کی نوعیت کے اندراج میں خاص احتیاط سے کام لے

انجن اپنی ذمہ داری اور قومی فرض سے واقف و آگاہ ہے اور ضروری موقع پر اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے ہر وقت آمادہ و ادھیار، لیکن قوم فرض اگر ہاتھ پر ہاتھ لکھ کر آسان سے امداد کے لئے زشتوں کے نزول کا انتظار کرتی رہے اور دست و استقلال، جدوجہد اور ابتداء سے کام نہ لے تو فقط انجن کو اسباب میں مخاطب کر دیے ہی سے وہ اپنے ذکی فرض سے بیکہ ہش نہیں ہو سکتی کیونکہ سوال زیر غور کی نوعیت اور ضرورت، وقت، دونوں کا انتضایہ ہے کہ مردم شماری کے اجراء سے پیشتر صور پنجاب کے تمام اضلاع میں مہافت اور تحفظ نسب کی غرض سے جا بجا ضلعو، کنیشیاں قائم کی جائیں جن کے مقاصد میں یہ سی وادخ ہو کہ مقامی صوابدیکہ کے مطابق ریشلے کے مرکبوں کی گولڈن اور ان کے آبائی لایا نہ ہشتہ اور لوازم کے متعلق سمجھ تفصیلات بہم پہنچائی جائیں۔ جو آئندہ مردم شماری کے موقع پر ہنسن اور مردم شماری کی اطلاع کے لئے کامدہ ثابت ہو سکیں۔

مراسیوں سے کوئی ذاتی کاوش تو ہے نہیں صرف ایک سوال ہے اور وہ یہ کہ آیا تاریخی محافلے مرکبیت کے ادعاے قریشیت کی کیا حیثیت ہے؟ اس لئے یہی تحقیق و تدقیق کی ضرورت

اگر یہ ریشلے کا گزشتہ اور سابقہ رپورٹ اے مردم شماری ریشلے میں موجود ہو گئے لیکن ان کے علاوہ جس قدر مزید تاریخی مواد مرہبت کی حقیقت کے متعلق فراہم ہو سکے، اسی قدر زیادہ سورتز اور زیادہ مضمت ثابت ہو سکیگا۔

القرین میں مرہبت کی تاریخی حقیقت کے انکشاف کا سلسلہ جاری ہے اور انشاء اللہ تیسارے جاری رہو گا جس حد تک کہ تاریخ ریشانی کر سکتی ہے۔ یہ سلسلہ ہی تاریخی صورت میں بنیادی ذخیرے کا کام دے سکے گا۔

برادر محترم مولانا علی احمد صاحب فریدی جی قومی کے شکر یہ کہ سخی ہیں جنہوں نے مولگا کے چند مرکبوں کے اجتماع کی تحریک کو ہی لکھا ہے۔ دیکھا جس نگاہ سے کہ وہ دیکھے جائیگی سخی ہیں۔

لیکن قانونی فقط لکھا سے مرہبت کی ادین قس حرکات پر نگاہ کے برابر یہی حقیقت نہیں کہ تیرا نہ دیا ہو کہ پادرسو اغول سے زیادہ وقت ہی رکھ سکتے ہیں۔ اپنے گہر میں پوچھ کر کسی حاجی چاہے، کہلے، قانون عرض نہیں کرنا۔ لیکن دھوئے کی انتہائی منازل پر جب قانونی کوئی کے دوسے سبک صحیح جانچ و پڑنا اور تحقیق کا وقت آجائے تو اس وقت کہہے اور کہنے کا پتہ مل سکتا ہے کہ شیر تالیں دگر ہشتیر تیشیان دگر است

جہاں تک حالات کا تعلق ہے مرہبت کے ادعا کی قریشیت کی تحریک دیشا میں نشوونما پاتی نظر نہیں آتی۔ جہاں عام طور پر عام دیہاتی آبادی سے ضعیفی ہے جس کے درمیان حد آسانی کی آبائی لایا نہ زندگی کے برخلاف اب ایسی نئی آواز بلند کرنے سے مرکبوں کے پستی نڈلے مسائل میں جن پر ابی لبرادرات ہے، فرق مانع ہو سکے کا غالب احتمال ہو سکتا ہے۔

پنجاب میں شہری اور دیہاتی آبادی کے درمیان وہی نسبت ہے جو مالک کو نو سے ہو سکتی ہے یعنی اس ضعیفی شہری آبادی اور نو سے ضعیفی دیہاتی اور پھر اس بلحاظ تناسب مرکبوں کی شہری آبادی کی جو تعداد ہو سکتی ہے، اگر کے دوسے ہر طرح حساب آیا دگر تو اہم کے بالمقابل اکائی کی کوئی گسران کے حصے میں آ سکتی ہے

بیرکین کچہر کیوں نہ ہو یہ امر نظر انداز نہ کئے جانے کے قابل نہیں کہ بعض

نہ خار و کے وجہاں بشت من

بمخوارگی جز سرانگشت من

ہیں اگر زیشیان پنجاب زندہ اقدام کی فہرت میں دھل رہا چلتے ہیں، اور
ہوت زندگی بسر کرنے کے مستحق ہیں تو فی الفور انہیں اور ۳۳ دسمبر ۱۹۱۹ء
سے قبل پنجاب بہر میں متلع دار قومی انجمنوں کا جال بچھا دیں تاکہ باقاعدہ اور
منظم صورت میں ان کی آواز زیادہ بلند، زیادہ مضبوط اور زیادہ سرز ہو سکے اور
جب تک کہ وہ اپنے پاکیزہ مقصد میں کامیاب نہ ہوں، اس وقت تک جائز اور
مناسب جدوجہد کو ہتھ نہ چلے دیں۔ کہو کہ تقدیر کے صل کا معارف و افسانہ
تیری سخی حال ہے تقویر مستقبل قوم
شیشہ امروز میں ہے جلوه گر دوا ترا

اور اگر حیات دلفراہم و دلخیز دوا رکھی گئی اور سہل انگاری ہی سے کام
لیا گیا۔ تو پیر یاد رہے۔ کہ

یہ غفلتیں سیاد اکچہ روز بد رکھا میں

وہ نہ لے کے کپڑاں میں تو ہی کوٹ پنجاب

قوم کا خدام

گو حیرانوارہ { حقراکرمین تاضی انظر حسین نادانی

۵۔ مئی ۱۹۱۹ء { آہری جنرل سکریٹری انجمن زیشیان پنجاب

ریویو

سرمر

بشت سنت نام چوڑی حلقہ باجودال (امرتسر) کوٹ دھاب سے خاص امن
اور خوش ساری میں خاص مہارت ہو۔ آپ نے ایک سرمر جسے اکثر شرم کہا جاتا ہے
بہترین تجربہ حاصل کیا ہے۔ گزشتہ ۱۰ سال سے سرمر ہاروی زیر استعمال ہے، اس کے مفاد و حکار
کچھ یہ تھا کہ جس سے معلوم ہو سکے ہیں۔ عام بآزاری داشتہ، ی سرمر نہیں بلکہ کمال محنت
تیار کیا گیا ہے، ۱۹۱۹ء و ۱۹۲۰ء و ۱۹۲۱ء و ۱۹۲۲ء و ۱۹۲۳ء و ۱۹۲۴ء و ۱۹۲۵ء و ۱۹۲۶ء
میں ان کی کئی کئی کاپیاں تیار کی گئیں جو کہ زیادہ فائدہ پہنچا رہے ہیں، سرمری اور چٹ
لاکھی ملتی ہے، ہم فرزندہ صاحب سے بڑی سعادت حاصل کرتے ہیں کہ وہ اس مفید ترین تحفہ کو
فرد متناہیں۔ بہت دینی، مئے کا پتہ، بشت سنت تمام شہادری مال حلقہ بالوالہ
فک خانہ خاص بہتہ جذبہ یاد گرد متلع امرتسر، پنجاب

شہزوں میں سرپرست کے بعض اجزاء کے سربراہی و ترشبت کا بہت ضرور سوار ہے
جو باقواہر جیسے کام کام کرتے ہیں یا کسی دیگر قسم کا پیشہ، لیکن ان میں سے بھی
اگر بعض کی سمجھ میں یہ بات آئے لگ گئی ہو کہ یہ یں مرثیے پر جتنی نظر نہیں
آتی تو مقام تمجب نہ ہوگا۔

بزم یاران دیر تک دھوکے میں رہ سکتی نہیں

کوئی دن میں دیکھنا سب کچھ عیاں ہو جائیگا

لیکن اس کے یہ سخی نہیں ہو سکتے کہ قرین عزت کرنی ہی رہیں، اور اپنے
قوی ذہن سے غافل۔ بلکہ قرین دل سے سن لیا جائے کہ اگرچہ شاہ و نادہ
ہو لیکن اس امر کے امکانات ناممکنات سے نہیں ہو سکتے کہ وہ علی بادج بھی
دیتے، اثبات کے قرین ثانی کے ثبات اور اس کی معنی نادرانیت کی وجہ سے
فائدہ اٹھا سکے۔ جس اگرچہ سرپرست کا اداسے ترشبت تاریخی کا طعنے باطل
کہو کہ ہوا ہے لیکن اگر زیشیان پنجاب کے رخ بستہ حل وجود و خود کی یہی
حالت ہو اور وہ سرپرست اس کے منتظر ہیں تو پیر نتیجہ معلوم،
چونکہ کارگاہ عالم کی کئی کمزوریات میں جدید برابری پر فرشتہ کے ساتھ
لتبقا کا سول شدت کے ساتھ پیش برنیو لایا ہے، اس لئے قرین دلو، سوچ کر
جواب دو کہ آیا زندگی چاہتے ہو یا موت؟

زمانہ کا ایلام پوری فائنٹ کے ساتھ علی الاطلاق انھ، سنبھلو اور پھر
کی آواز سے رہے اگر یہ آواز آپ کے کانوں میں نہیں پہنچ سکتی تو یاد رکھیے
کہ کوئی قوم تنظیم قومی سے بے پروا ہو کر موت کی زندگی بسر نہیں کر سکتی اور یہ بھی
یاد رکھیے کہ ہوا کے رخ پر غور نہ کر نیوالی اقوام زندہ اقدام کے دوش بردار نہیں
چلی سکتیں،

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں ملی

نہ جو جسک خیال آپ اپنی حالت کو برہی کا

دش چکیں کہ غلبت زندہ کار ناختم ہو چکا ادواب باہت پاؤں بلنے کا وقت آگیا
گیرم کہ پور تر ازست فاضل
از نفس پیر تر ازجب حاصل

و احوال عالم کی دسے زبانی جوہر دور کے میدان میں کسی دماغہ جہانہ
قوم کے متعلق فلسفہ خروج و زوال کا پتہ اگر ہو سکتا ہے تو وہ یہ ہے کہ عالم انسانیت
میں

”انجمن ترقی گوجرانوالہ“

اس نام بناد انجمن کی تشکیل میں یوم اجراء ہی سے بنیادی اور اصولی ضلعی کام ہیں انتظام کیا گیا ہے، کہ اس کا دائرہ عمل فقط ایک ہی کتبہ اور اس کے چند مخصوص ترسیلین تک ہی محدود رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے یہ قائم سائنس قومی انجمن ہونے کا نہ کوئی دعوٰی کرے گی اور نہ کسی قومی انجمن کی حیثیت ہی اختیار کرے گی۔ بلکہ جو کہے میں کی طرح ایک ہی تحریک کے گرد گھومتی رہی اور یہی وجہ ہے کہ ایک ہی کتبے کی فراوانی اکثریت رکھنے کی بنا پر بعض قسم کی بے منابطہ اور من مانی کارروائیاں کر گزرتے سے دینے نہ کہتے تھے جس کا ایک نتیجہ ۲۳ ممبران کا قیام مستغنی ہو جانے کی صورت میں منوادی ہولہ جس کے روسے لاچار کبنا پڑتا ہے۔ کہ

خشتِ ادل چوں بہ معمار کج

تا شریامے رود و دیار کج

وہ قومی انجمن جو قریب کی سود و ہیرو کی خاطر عالم وجود میں آئے اور ان کا جو قیام کے نفع میں ہوں تو ایسی انجمنیں درحقیقت غیر مقدم تامل میں ملنے جن برائے نام انجمنوں کی سرگرمیوں کا نتیجہ اتفاق و یکجہتی کی بجائے انفرقان و انتشار و منتشر ہو۔ ایسی مادیاتی انجمنیں جس قدر جلد ممکن ہو، صفحہ ہستی سے مٹ جانے کے قابل ہیں تاکہ قوم ان کے مزے سے محفوظ رہ سکے۔

موجودہ صورت میں جہاں چند دیگر منہ ہی الامس اقوام کی طرف سے قرینیت پر نا جائز حملے کیے جا رہے ہیں وہاں یہ امر بھی نظر انداز نہ جانے کے قابل نہیں پانا جانا کہ بعض وہ افراد جن کے اباؤ اجداد کی زندگی خرابی و دشواری ہی کے مشاغل میں بسر ہوئی وہ آج لعاب ہی جائے قرینیت پہنچے ہوئے ہیں اور مارا کرتے کا کام نہ رہے ہیں۔

میں ابھی دیکھا کہ دادہ لکھنیا ناظرین سے ذکر کرتا تھا لیکن نام بننا انجمن ترقی گوجرانوالہ کے معنی ادا کرنے سے اس بارہ میں ابتدا کرتے ہوئے ماسکوں کے ہندو کی جاہد ہے جس میں کیا گیا ہے کہ مستغنی شخص انجمن سے نکال دیتے گئے۔ کیونکہ وہ قرینیت نہیں۔ چونکہ ان مستغنی افراد میں سے میں ہی ایک ہوں اس لئے انصافاً مجھے مسکرات کا حق پہنچتا ہے کہ اس آدمی کی تحقیق و تہمتیں کیا جائیں اور تحقیق کو ان نہیں۔ مجھے مسکرات کا بھی تحقیق یہ پہنچتا ہے کہ قوم قرین کے جریہ

زمرہ اقرین امرتسر کے ذریعے بغرض حافظ و انکشاف حقیقت انجمن کی منفرد باذوق کے باذوق رہنے کے حکم کو توڑ کر دکھاؤں۔ کیونکہ قطع میں آ پڑی ہے عن گستر انذبات ورنہ خیال قطع محبت نہیں ہے

ہیں دائرہ حقیقتات کو محدود کرنے کی غرض سے انجمن نہ کہ سے مستغنی کرنا ہوگا ۱، کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت شاہ جمال علیہ الرحمہ اور حضرت شاہ کمال علیہ الرحمہ دونوں حقیقی بہائی تھے؟

۲، اگر تھے تو کیا حضرت شاہ کمال علیہ الرحمہ کی اولاد بھی گوجرانوالہ میں ہی رہتی ہے۔ وہ کیا کام کرتی ہے اور کس لقب سے پکاری جاتی ہے؟

۳، کیا آپ کے تعلقات برادری ان کے ساتھ ہیں اگر نہیں تو قرابت منقطع کرنے کا قطع کیوں ہوا۔

۴، کیا انجمن جواب دہی کو محبت و تہمت اولاد حضرت شاہ جمال علیہ الرحمہ کیا معنی بخود لب مطلوب ہوئی اور اس بحث کا اصل صرف اولاد مولوی انجمن صاحب مرحوم تک ہی محدود کیوں رہا۔

۵، آپ کے شجر نسب مطبوعہ کو جس پر دگرگی قرینیت کا انحصار ہے، آپ کے خاندان کے چند افراد ہی غیر تحقیق اور غیر یقینی اور باطل بنائے ہوئے بیان کرتے ہیں، تو کیا آپ بھی میں شجر نسب کو ایسا ہی بقدر کرتے ہیں اگر نہیں تو پھر کیا آپ اس کی کوئی تردید کی ہے جس کی کہ غیر مستغنی تھی،

یار زندہ محبت باقی

میں ہوں آپ کا خیر اندیش

محمد عیلم نادر دینی، بی۔ اے، ایل، گوجرانوالہ

جولانے طبع

عزم و ذکر مجھ پر ماسب و خوشی نے شہزادہ آزاد کی رجوتیر ایکے عجب پر ابریں پیا کر کے موزے طبع کا ثبوت دیا ہے، آپ مجھے ہیں کہ یہ سوال زیر بحث بنا کسی بکت علی ابن نجفی مری میر بانی شہزادہ آزاد ”کیونکہ تا سنیے، برکت علی معنی زادہ تو تھا ہی۔ اس نے بخفی کی حج داد دی اور شہزادہ کو شہزادہ میں تبدیل کر لیا۔ چونکہ بائی کو نسبت کو بائی مشیو اور بائی نام سے آزاد ہو گیا۔ اس لئے شہزادہ آزاد ”بن بیٹا۔

بت کریں آزاد خدائی کی شان ہے تیری کبسر بالی کی عجیب الم

ایک ہنر منشی کے دو شاگردان ہر محاسباتِ تقدیر شاہی خودک کارزار معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کے کہلنے سے شہد کی مکہوں میں جینے خاص کبکیاں مہرے تدکیر جاتی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ انسان ہی خاص قسم کی خودک سے من مٹ بجے تر کا ہو سکتا ہے اور دوسرے ایک ہزار سال تک زندہ رہ سکتا ہے۔

حضرت ملک معلوم جارج جیمس اپنی صحبتی کی بی خوشی میں دلیق منتر کے گرجا میں ۱۹ جون کو نماز شکر ادا کر چکے۔

کتاب کا نام: کتب و کتب

راکبیں اس سے کریسوں کی گدیاں پر بانوں کے خلاف نہ اٹھیں، مثال، جلاوس۔
 اوچے، سوٹا وغیرہ، موزیک کی ٹیم کے کمرے میں بیٹھی کہیں کہ، اوں ایں ٹیم اور
 سوٹا سے ٹیم کے پہلو اور گارہاں بننا سکتی ہیں۔ ترکیب نہایت ہی آسان ہے
 غویب راکبوں کے لئے اور بہرہ و عمرتوں کے لئے اور گارہاں اور امروں کے لئے ایک
 پہلے تختہ ہے۔ جلاوس کے لئے اور بہرہ و عمرتوں کے لئے اور گارہاں اور امروں کے لئے ایک
 اس تختہ کے خلاف نہ اٹھنا، جسے غمت یا غمت بننا، اور بہرہ و عمرتوں کے لئے ایک

طلسی لائٹن

جنتوں میں ہر روز ہر جگہ جیسے لڑائی ہو رہی ہے اس کے لیے کسی کو نہیں مگا جیتے
اور اگر کچھ ہی مفت میں روزانہ ہوں تو کوئی کچھ نہیں مگا جیتے اس کو لگا
نہایت سے شہرت کی خاطر لوگوں کو سامان صرف یہی دیکھ رہے ہیں کہ یہ کچھ
ہو رہا ہے

پاکو جرنی کے سانسداںوں نے جالی میں ایجاد کیا ہے، اس کے زور سے آپ
 کھڑکت میں یکم۔ عورت کے بیٹ میں لڑکا ہے بالڑکی یا کوئی جانور
 یا جوانی و نوجوانی ہوگی یا با داد و مقدر میں جیت ہوگی یا بار آخان
 میں کامیابی ہوگی یا نہیں۔ غرضیکہ ہر ایک ایسی بات اقل از وقت بتا سکا۔
 قدرت فی الحال کربک صرف دو روئے علاوہ خرچ ایک

و کجاست مکالمه

[illegible]

اوں کہنے ہو میرے ایک دوست نے جناب اسے آذر قزوینی صاحب گجرات سے خضاب رشیدی اس سال چار ہجیر اٹھارہ سے کہ بغیر تعلیم اور دور و چاندنی میں بال ہا تمام میں ہمدنی ہمدی کے ہو گئے ہیں۔ جس سے دیگر رو گئے اور خوش ہو کر کہا کہ ابھی اوصاف رشیدی رہبر ہوئے کہ ہندس سلگوانی

بخدمت جناب ہستم صاحب
عثمانیہ لائبریری
چند گاہک، حیدرآباد
دکن، ۱۴

[illegible]

حکمت و موعظہ

حسن معاشرت

جو شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کا معاہدہ اس کے شر سے محدود نہ رہے جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ اپنے بہانہ کی عزت کرے، اپنے معاہدہ کے ساتھ تنگ سلوک کرے اور تنگ بات کہے، اور جب بھی عاقبت رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو ہمسائے ہیں، میں ان کے ساتھ چھوڑوں۔ فرمایا میں کا دروازہ تم سے فریب تہو اور ایک روایت میں ہے کہ کوئی پڑھن اپنی پڑھن کو حقیر نہ جلتے خود وہ اسے ایک نہایت خفیت پر یہ شکلا بکری کا گھر بھیجے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخلصوں اور ان کو توڑ چھوڑا نہ وضع بتائی میں سنت کی اور فرمایا کہ لوگو! نہیں اپنے گھر میں نہ آئے رہیں، ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور عاتش

کی بیٹی میمونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی تھیں، کہ ام کلثوم کا بیٹا انکی آپ نے فرمایا، پردہ کر لو، مجھے کہا وہ تو اذہ ہے میں نہیں دیکھ نہیں سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم بھی اندھی ہو اور اسے دیکھ نہیں سکتیں، فرمایا اسے علی! اگر انکیاں کسی عورت پر متباہی نظر پڑ جائے تو دوسری روایت دیکھو کیونکہ پہلی نظر تو میرا دوسری روایتیں۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دلی پڑھیں رکھتا ہے وہ حرام میں نہ جہا نہ ہے بلکہ داخل نہ ہو، بلکہ کسی بدقول و جہ کے اپنی عورت کو حرام میں داخل نہ کرے اور کسی دوسرے خن پر نہ بیٹھے جس پر شر کا دور چل رہا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو دوسروں کے دیاں پہننے سے منع فرمایا عورت پردے کے باقی ہے کیونکہ جب وہ ہاتھ نکلتی ہے تو تشہد اسے تاکتا ہے۔

عالمانہ گفتگو

ایک دفعہ حضرت علیؑ نے امام حسین علیہ السلام نے چند سوالات کئے، اس میں چوتھی جوابات امام حسینؑ نے اس کے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت علیؑ! بیٹا انظام کیا چیز ہے؟

امام حسینؑ! باپ جان! بڑائی کو بیٹائی سے تبدیل کرنا۔

حضرت علیؑ! شرف کیا چیز ہے؟

امام حسینؑ! تشبیہ و اس سے موافقت اور ان کی تکلیف برداشت کرنا۔

حضرت علیؑ! بخشش یا سخاوت کیا چیز ہے؟

امام حسینؑ! شکستگی یا دشمنی دونوں حالتوں میں خرچ کرنا۔

حضرت علیؑ! جنرل کس کو کہتے ہیں؟

امام حسینؑ! انسان کا اپنی عزت کو غراب کر کے، ان کی مخالفت کرنا۔

حضرت علیؑ! بزدل کس کو کہتے ہیں؟

امام حسینؑ! دوست پر جرات کرنا، دشمن سے ہٹنا۔

حضرت علیؑ! ڈھگری کیا چیز ہے؟

امام حسینؑ! لفظ کا معنی ہونا، اس چیز میں جس کو اندر سے کسی شے سے لکھا ہو۔

حضرت علیؑ! کب پروردگار کا حکم ہے؟ امام حسینؑ! اس وقت جب کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

حضرت علیؑ! غیرت کیا چیز ہے؟

امام حسینؑ! اس وقت کہ وہ دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عزت کو ہٹا رہا ہے۔

حضرت علیؑ! زنت کیا چیز ہے؟ امام حسینؑ! اس وقت جب کہ عورت کو گناہ کرنا۔

حضرت علیؑ! تکلیف کیا شے ہے؟ امام حسینؑ! اس وقت جب کہ اللہ تعالیٰ کا حکم کرنا۔

حضرت علیؑ! زندگی کیا چیز ہے؟

امام حسینؑ! زندگی پرنا اور جرم صاف کرنا۔

حضرت علیؑ! سبابت کیا شے ہے؟

امام حسینؑ! سبائی کرنا، بڑائی چھڑنا۔

حضرت علیؑ! کینہ جن یا بیوہ کی کس کو کہتے ہیں؟

امام حسینؑ! کینہ لوگوں کا استیلا اور کمرہاں کی محبت!

حضرت علیؑ! غفلت کس کو کہتے ہیں؟

امام حسینؑ! سمجھ کو چھوڑنا اور اللہ کی تابعداری کرنا۔

اور ان بات غلویت کی بات

علاحدہ شہر کریم آباد میں اس دفتر میں مسلمان اور کافر کے ساتھ ساتھ رہا گیا ہے۔ اہل باب صاف فرما دیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

القرش

امریکہ، ۲۹ جون ۱۹۷۸ء، ۸ محرم ۱۳۷۸ھ

ایک تجویز

قومی تنظیم کیلئے ایثار کی ضرورت

لبنہ افروت کا سٹند یہ تھا کہ یہ ہے کہ درمندان قوم ان بے پرواہیوں کو جو ان حالات میں بھی پہلے نہیں بدل سکیں میدان کرنے کیلئے کمر بستہ کر لیں اور اس بات کا تہیہ کر لیں کہ جب تک وہ نقصان قوم کو میدان کے میدان میں نہ لے آئیں گے جس میں نہیں گئے،

پنجاب کے برصغیر میں سے اگر ہیں وہ جو اس بہت دفعائے کار و عمل ہیں جو اپنے ضلع میں ان زرائع کو جو حسن انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں تو لیٹا کسی خاص و ذہ، ڈیویشن یا سفیر کی ضرورت باقی نہیں اور کام ہی نہایت خوبی کے ساتھ باسانی ہو سکتا ہے۔

جو احباب اس تجویز سے متفق ہیں اور اپنے اپنے علاقہ میں یہ ہم قومی کام انجام دینے کے لئے تیار ہوں وہ ہر مائی کر کے اپنے اپنے علاقہ سے میں ضلع کریں۔ تاکہ ہم کسی نیچر پر پہنچ کر ضروری کاغذات اور مناسب رہائش ان کی خدمت میں دوا کر سکیں۔

انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں ہم اس پر ذرا تفصیل کے ساتھ لکھیں گے اور ایسے احباب کی ایک فہرست شائع کریں گے جن سے میں اس کام میں امداد کی کامل توقع ہے اور ہو سکتی ہے،

۲۔ سنی کے اہل حق میں قریشیت پر افیاد کے حملوں کے اسباب و علل پر ایک سید تبصرہ کرتے ہوئے بتلایا جا چکا ہے کہ قومی وقار، عظمت اور مذہبی شرافت و وابستہ پر ہذا نام نہ نہ کھوئے چند کے حملہ آور ہو چکی ہیں بعض افراد قوم کا پورا نہ تھاقل اور بے پروائی ہے۔ فرزدان قریش اگر اقوام عالم کے متبع میں اپنے ذاتی مشاغل سے ذرا فرصت پا کر قومی امور پر توجہ دے کی خدمت گوارا کرتے تو یقیناً یہ روز بد و کینہا نصیب نہ ہوتا اور یہ وقت جو خیال کے شرمناک حملوں کی روک میں ضائع کیا گیا ہے کسی مفید قومی خدمت پر صرف کیا جا سکتا تھا۔

میں سمجھتا ہوں کہ افروت کی غفلت دینے پر دانی کی دستان دہرائی ضرورت نہیں جن بہاؤوں کو خدائے دیہہ دینا اور اس میں دل مصدا کیا ہے وہ قومی کمزوریوں سے کیا حقہ راقض ہا نہیں بلکہ اسی پسند کی پراناں میں اور چاہتے ہیں کہ قوم کو متناک ضلالت سے ابھارتے کیلئے نہیں کوئی موقع نہ آئے۔ لیکن وہ جن کو ایک اشارہ سے قومی غصہ تل سکتی ہے جو خواب اور فتنہ امارت میں سرشار ہیں۔ اور کسی کے درمیں تر با نہیں چاہتے، انہیں قوم کے اعلامی امور سے کوئی دلچسپی نہیں اور نہ اس وقت تک ہو سکتی ہے۔ جب تک کہ انہیں اس کے لئے عید نہ کروایا جائے تو ان کے گنے بچنے کا واحد ذریعہ شفقہ سی کو کشش ہے اور بس!

فقہ افغانستان

اگر افغانستان کی اطلاعات حسب قبل غیر معتبر اور غیر مصدقہ ہیں، لیکن جہاں تک آؤرتے اندازہ کیا جا سکتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ قندھار پر کل پچیس کا قلعہ ہے۔ سردار علی احمد خان جنہوں نے تلختر شہر آباد کیا، کنار کشی کے بعد اپنی بادشاہی کا اعلان کر دیا تھا اور کل ایک سال میں سیر و نظر پڑا اور باطلہ افغانستان کا یہ دور کا ٹاپ چلا ہے۔ اب شمال کی طرف سرحدیں غلام نی خاں اور جٹ مشرق کی جانب سرحدیں نادر خان اور نیکے بابا کی طرف چلا اور جوئے کیلئے اقدام کر رہے ہیں اور جوہر سے ان کے مقابلے کیلئے اپنی فوج کے کئی بیج بھیجے ہیں۔ پچیس کے پاس روپے کی کمی ہیں۔ چنانچہ وہ قبائل کو اپنے ساتھ لانے کے لیے سیر و نظر پڑا رہا ہے۔ جرن نادر خان کے پاس روپے کی قلت ہے لیکن نہ ہر شہر تھامے اور جب وطن کے جذبہ تخصص کی کمی نہیں۔ چنانچہ افغانستان کا یہ بابر نادر خاں اپنے انہی چھپانے خصائص کے بل پر میدان میں دھاوا ہے۔ جس پر ہی امید ہے۔ کہ اس کی تخصص کو کشش ماسکھان نہ مانگی۔ بہر کیف موجودہ حالات میں افغانستان کو اس دہان کی نعمت سے اندر فوہر مندہ کرنے اور اس کو کشت و انتزع سے بچانے کے لیے جو سامی جرن مونس کی طرف سے غلام نی آ رہی ہیں وہ نہایت مبارک ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس طرح غلام نی سرگرمیوں کو اچھی نظر سے دیکھیں اور اسے قلعے سے دھاوا لگیں کہ وہ جرن نادر خان کو اپنے عزائم میں کامیاب نہ دیکھ سکیں۔

اپنے ہاتھوں اپنی تباہی

مسلمانوں کی توئی توخیم تباہ و برباد ہونے کے اسباب پر اخبارات میں لکھتے ہوئے مندرجہ ذیل تبلیغ لکھتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی تباہی اور منہ اندہی کا مقابلہ کرنے کو مسلمان اپنے مقابلہ کیا اور ضرب کیا۔ مگر اندہی کا طوفان اپنی فوجی نہ ہوتا تھا۔ کہ خود آپس دست بگریزاں ہو گئے تھے یہی کا طوفان اب ایک غم غمگوار ہوا کی صورت میں منتقل ہو گیا اور اندازہ کے مستند اور سامانے ملک میں ارٹے ارٹے پھرتے تھے۔ اب اب کر اسے بہتہ ملگ ہوئے ہیں۔ مسلمان جانتے ہیں مسلمانوں کو خبر ہے۔ مگر مسلمان بے بس کے ان جگہوں میں کہ وہ انجمن کا صدر کیوں ہو گیا۔ میں کیوں نہ ہوا۔ وہ سکڑی کیوں ہو گیا میں کیوں نہ ہوا۔ اس کا بلوایا ہوا آدمی کام پر کیوں لگا دیا گیا۔ بلکہ انتخاب کیوں کر دیا گیا۔ ایسے مسائل کے مندرستان کو لے کر ان کے من سامی انجمن میں۔ مگر تریب تریب متعل ہیں۔ کہیں نہ یہی فرتہ بنیادیں تو کہیں کوئی نتیجہ آسایا کہیں نہ یہی ہامی کا شہر ہے تو کہیں دفری نرکیوں کا۔ ہم چہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہماری تو باوی رو

بزدل رہتی جاتی ہے کہ خداوند دوسرے منزلوں پر منزلیں ملے کہتے ہیں جلتے ہیں اور ہم ایسی پہلی ہی منزل میں کسابت پر دست بگر جاتے ہیں۔ کہ اسباب کوں انہا کو بستر کوں بانے سے، ٹرین پر قدم کوں رکھے؟

مسلمان دن و رات میں سختی کے ساتھ مبتلا ہیں۔ خدا ہمیں ہدایت اور ان سے بچنے کی توفیق عطا کرے،

ایک مخیر مسلمان

امدادیہ کشتی شاہ صاحب نظامی کا نام نامی کسی ترقی و ترقی کا محتاج نہیں۔ آپ مسلمانوں کے موجودہ افروز و ترقی کے انداز کو لئے براکالی کو کشش میں لارہے ہیں۔ پیچھے دفن لاہور کے مقام پر مسلمان لاہور کے عظیم الشان جلسہ کی عداوت فرماتے ہوئے اپنے فرمایا کہ

”دیناں کوئی تحریک دہلیہ کے غیر نہیں مل سکتی۔ میں اس تحریک کے مستقل قدم پر کوئی بوجہ نہیں دانا چاہتا۔ آپ پہلے کام دیکھیں اور پھر روہر دیں۔ اگرچہ ہم لوگ ہی روہر دیتے ہیں۔ دیکھ لیں۔ مگر اس مرتبہ ہمارے امتداد کا آخری امتحان ہے۔ اس لئے میں اس جلسہ میں اپنے آپ کو کسی معین فرما کا اعلان نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ یہ امر اپنے دوستوں کے سپرد کرنا چاہوں کہ وہ اس حاجت بابر سر گذر روہر چاہیں دل کوں کرنا لگیں۔ ہم لوگ خدا کے فضل سے پوری پوری کوشش کریں گے کہ خواہ کچھ بھی ہو یہ مطالبہ پورا کر دیں۔ اس کے بعد ہی اگر مساجد کی تنظیم نہ ہو اور کام کرنے والے لڑ بچوں کو اس پاک مشن کو ضائع کر دیں تو نہیں، انرا مسلمانوں کے سامنے برا اعلان کرنا ہوں کہ آج کے بعد ہم لوگ خدا اور اس کی مخلوق کے سامنے سبکدوش ہو جائیں گے“

یہ جذبہ و تہاداد بہ ہے حب اسلامی۔ اگر مسلمان سچے دل سے اس خدات کے لئے تیار ہو جائیں تو یہ خوش آن واد میں ہو سکتی ہیں۔ خدا ہمیں توفیق عطا کرے،

اسلامی جرائم اور خبیثین

ایسی بڑے چہاہ نہیں ہوئے کہ اجابات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ ملکہ خرباکے ہاں لڑکا قتلہ ہوا ہے اور آج کل یہ خبر عام طور پر گشت لگا رہی ہے کہ ایسی کے مقام پر ملکہ خرباکے ہاں لڑکی ماریاں ہے۔ ۷۰ء کے عرصہ میں لڑکے اور لڑکی کی سیر لڑکی کی خیر نیفا ملنے ہے۔ انہوں نے کہ اجابات بعض خبریں ان کی۔ رحمت و مدد سے بے بہارہ کر ایسی ہم اور غفلت طریقہ پرچ کر دیں ہیں اور اپنی نظاری کا احساس نہ کرتے،

مطلوبہ سندھ کی بیت بد عورت ہے جو اگر شکر دارا نہیں۔

اسوہ سنین علیہ السلام

و فیضاً کہ تدریج میں صد ہا قوموں کے بننے بگڑنے، اترنی اترنے کی
ہبوط و صعود، اراج و حسیض، بلندی پر پہنچنے اور پستی میں گرنے سے بہتر سے
و اخلاص محفوظ رکھیں، جو ہجرت اخروہ و انسان دیدہ و بینا اور کوشش شہوانی پرستی سے دور
درستی کیلئے جتنی کوشش ہو، اس میں حیرت اور دس نصیحت ہے جاسکتے ہیں۔ مگر یہ الہدایہ
امام عالی مقام کی حیات انزلیہ شہادت تزکیہ انسانی، حق گوئی، صداقت
شجاری، ایثار و رضا، شہادت و شہادت اور ایمان و آگہی
کی سب سے بڑی مراد مستقیم ہے۔

اور انی عالم، جو ظلم اور ظہول، انگلیوں اور تیز انسان کی بد اعمالیوں سے سیاہ
استلا و آزمائش کے بہتوں کو نہیں، داستانوں اور خون چکان و خون آشام
معاذوں سے لالہ زار و زخمین ہیں، ان میں سے کچھ ایسے واقعات بھی ہیں
جو انہوں کی عزت و شہرت میں خاص اضافہ کرتے ہیں۔ اور جس پر بہت
کچھ فخر و مباہلات کیا جاسکتا ہے۔ لیکن سب سے بڑا ذکر بلا کی ذکر و گفت
ہے، جو باوجود بولے بڑے سوسر گور جانے کے آج بھی وہی اسی اپنے تازہ
خون سے ابھرے ہوئے نقش و نگار سے صدائے حق دے رہی ہے۔
حضرت نوح، دلوہ، ابراہیم، اسماعیل، موسیٰ، عیسیٰ، ذکر و اوچی علی۔
نبی و مہتمم اسلام بھی آزمائش و امتحان میں مبتلا ہوئے ہیں۔ مگر سب کے
سبب نبی و رسول ہیں۔ خدا کے مامور تھے۔ نبیوں ان کا فرض تھا۔ اس
مذہب کی دینی کی جو مصائب بھی پیش آئیں۔ ان کا خندہ پیشانی سے
استقبال کرنا ان کے لئے ضروری تھا۔ مگر نام جہاں میں نہیں۔ رسول نہیں۔
فان کما یرید اللہ یشاء۔ جو چاہے خدا کی سنت کو عالم کرنا و بنا اہم
تہذیب و تمدن کے ہیں۔ راب چاہئے تو بد اطوار و مستبد بزرگ کے ہاتھوں پر
بہت کڑے اور عارضی غامی و دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے۔ مگر
ایک کلمہ نہ کہہ سکتے تھے۔ اس سے بڑا سکر کوئی معصیت
نہیں تھی۔ کیونکہ ان کے لئے دنیا میں کسی باطل اور فاسق کے سامنے جھک
جانے اور ماسوی اللہ کی طاعت و انقیاد کا خوف انکے گروں پر نہ رہا۔
بہن کا تدریج کا تدریج ہوتی ہے۔ جسکو زمانہ سال بسال قیامت تک و ہر تدریج

اور انکی یاد غفلت سے گدلی انسان کو بھی آہدیدہ کے بغیر نہیں رہتی۔ بہت
و آزمائش کی کوئی انتہا ہے۔ مگر لازم، رقیق، بھانجے، بھینجے، بھائی، دشمنوں
کے ہاتھوں شہید ہوں، معصوم، دودھ پینا، بھاپ کی گود میں نشا و نسیم بن رہا ہو
اور زبان پر آف بھی نہ ہو۔

کر بلا کا سانحہ اور یاد تیرے صبر کی تیرے کب مٹانے سے ٹپکے، دیکھو حاصل جود
ارٹھینو کی ترقی ہوئی تیرے لیے سرو سامانی اور مسافرت کا عالم، شجاعت و
جوان ہیشکل بیکر علی اکبر ایمان کو نہ رسا دروتا چھوڑ کر باپ سے میدان کارزار
میں جانے کی اجازت لینا ہے۔ اور وہاں دو دشمنات و سے کرم مظلوم باپ کی
انگوں کے سامنے اپنی جان کا فیض عقیقی کے ہر ذکر کرتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس
خاندان کی مصیبت و تاریخی، ایسی، بھوک اور پیاس کی انسانی شدت نے
نئے نئے بچوں کا بلکہ رونا بھینچے اور بھانجوں کا بھانجے کے فرعون جن بڑوں کا کٹا
بنا دشمن و انصاری کی ایک شہادت کا ایک ایک کر کے شہید ہو جانا اور
پھر اسی استقامت، صبر، استقلال، ہمدردی، شجاعت، ایمان کے ساتھ خود
انہی حیات، انہی حاصل کرنا وہ بزرگ قوت و اخلاق کا مظاہرہ ہے جسکی نظیر
دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں ملتی ہے۔

اگرچہ حسن و فروشن محبوب و امہ و اند۔ کے بھن و لطافت بہار ماہر سرد
حسین (علیہ السلام)، اگر کسی اور قوم میں پیدا ہوئے ہوتے تو آج انکے مجسمہ کی
پرستش ہوتی۔ اور سب سے بڑے معبد گاہ کے صدر نقش اور عظیم اکبر بنانے
لئے ہوتے۔ مگر اسلام و ملت بیضا کی تعلیم و تہذیب اس سے کہیں زیادہ ارتع
و اعلیٰ ہے۔ وہ خالق اکبر کی پاک گاہ کے سوا شرف انسانی کی پیشانی کو کسی
جگہ نہیں جھکا سکتا۔

کہ ہے ذات واحد مہدات کے کوئی تیرے زبان اور دل کی شہادت کے کوئی
مگر ہم مسلمان بھینچیت مسلم اور قرآن کی زبان سے امام تمام کو زندہ مانتے ہیں۔
اور ایسا زندہ مانتے ہیں۔ کہ ان کی پاکیزہ اور شہری زندگی، لطیف و فرحت آمیز
احیاء ہمارے ناقص عقل کے تخیل سے بالاتر و مافوق ہے، وہ ایسی سرمدی اور
دائمی زندگی کے مالک ہیں، جو ہمارے دماغی تصور سے باور نہ ہے۔

لا تعسبن الذين قتلوا في سبيل الله، جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ہیں
اصوات بل احياء عند ربهم يرزقون تم انکو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ اپنے پروردگار
فرجین بما اناهم الله من نفعه کے پاس رزق پاتے ہیں، اور جو کچھ اللہ
تعالیٰ اپنے فضل سے عطا کرتے ہیں۔ اس پر سرور ہوتا ہے۔
مگر دوسری بات اسلام بھی خیالی کرنا ضروری ہے کہ امام ہمام اگر مغرب میں پیدا
ہوئے ہوتے تو آج انکے نام پر صد ہا تعلیم گاہیں کھلی ہوئیں، ہزاروں بوجہار
غیر متعلم علماء و علما سے فیضیاب ہوتے، کوکوں تیم پرورش پا کر مغرب
الاحرار کے پر جوش لاکڑی بنتے، اور لاکھوں بیواؤں ملک و قوم کے بچوں کیلئے
مہذب شفقت و گوارہ حریت و تعلیم ہوتیں، اور وہاں کاسب سے بڑا ایڈیٹر اسوۂ
حسنی کے مشن کو کامیاب بنائے اور اپنی زندگی کو اسی جنگ میں قربان کر
دینے کو اپنی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ جانتا۔
وہ بے رحال ماکر ہم اسوۂ حسنی سے بیخبر ہیں، ہم لوگوں میں سے کسی کی لافانی عظمت
کو صمیم و مفید طریقہ پر غور کرنے کے طریقے رائج نہیں کیا، ہماری بصیرت و فروز
مفلج ہم سے سلب ہو چکی ہے۔ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ تیسری زندہ ہے اور زندہ
رہیگا، جو پیام حریت و صداقت، امام نے مسلمہ میں کر بلا کے میدان میں دیا
تھا، وہی حق کوشی و صداقت کی آواز، آج بھی کر بلا کے میدان سے اُتری ہوئی
مسئلہ نواسنہ اور نور سے سنو، حسنین کی آواز آج بھی نہیں اسوۂ حسنین کے رنگ
میں ہمارے ہیں، کیا تم نہیں کہہ سداقت ہے۔ زندگی ہے؟ اگر ہے تو بڑھو اور
دلو اور بڑھو، اور اپنے شہید اعظم کو گواہ کر کے کہو، یسین الفداء مسلمانوں
کو قدر و شرم و غیرت کی بات ہے، کہ مظلوم کر بلا رسول کا چہنما اور بیار انوار
نبی آپ و دواء ینصوت کی ربی و پتھر بنی زمین پر اسلام کی زندگی اور جہن نزار
رسالت کی دیواری کیلئے اپنا اور اپنے بچوں کا سر کٹائے اور ہم اسکی ہاد میں
اس رات کو جلوس اڑائیں، گوٹے لٹکائیں اور باوجود عشق و محبت و اہلیت
و اہل رسول اتنا بھی غور نہ کریں کہ سیدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے تحت جگر
نے یہ تھوڑی عظیم کس لئے پیش کیا؟ اور دعوے محبت کے بعد کچھ ہمارا بھی فرض
ہے۔ ہاں؟ آج نخل اسلام بگ و ہار سے لٹک رہا ہے، سوچیں اسے اوکھاڑ
ہو سکتے کی حد میں کر رہے ہیں۔ مگر جاری جود و غفلت کا یہ عالم ہے، کہ کافروں
پر جوں تک نہیں رہتی۔
جب مہدئین کو فوفوں نے بزد کے مظالم کی درد بھری داستان امام کو کھیل کھیل

اور کہا کہ اگر آپ ہمارے روکے لئے نہیں آئیگے، تو ہم خدا کے رو بہرو آپ
سے ٹک صدمہ کریں گے اور کینکے اسے خدا جیٹن نے ہم پر ظلم کیا، تو ہم پر ظلم
کو جائز رکھا، یادنا ظلمنا الحسین و رضنا لظلمنا باجوہ ایک اسوقت آپ خدا کو کہا
جواب دیجئے، تو امام ہمام خدا کے توف سے تھمرا اٹھے، اور انکی اس یکساں
فریاد پر دلدردی کیلئے تیار ہو گئے مسلمانوں اور اس طرح آج اسلام اور اس کے
بہت سے نادار اور جاہل مسلمان فریاد میں۔ فہم کل یعنی قیامت کے دن جین
کے جیٹن کے نانا کے سامنے خدا کو کہا جواب دیجئے کیا تبلیغ اور حفاظت اسلام
تمہارا فرض نہیں؟ خدا نے تلقین آدم کے ساتھ تمہیں الی ما عسی فی الاخرین خلیفہ
جیسی زبردست اور گراں ہار امانت کا شعل بنایا، ہوشہ خدا سے پاک اور بر
گویدہ بندوں نے اسکی حمایت میں تعظیمیں اٹھائیں، آخر اسلام جو اس امانت کا
متمم و مقصد تھا، اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مانعوں، خلافت
اہل کو زندہ کیا۔ اور پہلے سے زیادہ شاندار طریقے پر زندہ کیا۔ اور تمام بتی
فوف کو جہنم کی غلامی بت پرستی و غمرا کی، الودگی سے بچا کر مہذب و حقیقی کی
ملکیت و غلامی میں داخل کر دیا تھا، لیکن بزدلے پھر فہر و کسری کی بدعت
کی پیروی کی اور خلافت کے تار و پود کو کھیر کر اڑا لیا، خلافت و انسان کو انسان
کا حقوق بنانا چاہا، جو اسلام کی تعلیم کے سراسر منافی اور خلاف تھا، اسلئے
امام عالیہام کیلئے کبیر کرکمن تھا کہ وہ بزدلے فوجی پرست ہائسوں پرست کرینے
سردار زنداد و دست دردست بزدل۔ خدا کا بنائے والد است حسین۔
کیا امام ہمام کی مقدس و برگزیدہ ذات کی کھلی ہوئی توفین میں ہے۔ کہ ہم
اپنے انمول اور مقدس خون بہانے کی یاد میں آپ کو مزید ہچکچا مردوں کے
مراسم ادا کریں، اور ان میں نام و نحوہ کے درجے مہور کر بلا کے اہم ترین و اہم
کے اسلحہ کو بھلا دیں، اوڑھ م سکر آج سے زندہ، جین کی زندہ یادگار
گھانے کا جیہ کریں، روح کو اعلیٰ ثواب گناہ نہیں، مگر احسن اور عمدہ
طریق پر ہو، مستحقین کا خیال رہے، او خدا کے سامنے نہایت مجز و نیاز
کے ساتھ اس کی توفیق چاہتے ہوئے، اب تک کی کھیلوں کا اقرار کریں
اور تاب جوں اور امام ہاک کے مقدس اسوۂ حسنہ پر چلنے کی دعا مانگیں
ناکہ ہم بھی امام عالی مقام کے نقش قدم پر چکر اسلام و حفاظت اسلام
کی خدمت انجام دے سکیں، اور قیامت کے دن امام ہمام اور انکے
نانا کے سامنے سر فرود ہو سکیں۔

The wedding party give a house to The Mirasi.

ترجمہ:- ایسے موقع پر شرکیاں رات میرانی کو ایک گھوڑا دیتے ہیں۔ دیکھو
گلاسری جلد اول صفحہ ۸۲۴،
بہادر میں نکاح کے موقع پر

The barbers or The Mirasi distribute
Til - Shakkhar or Sesamum and sugar
among those present.

ترجمہ:- تالی یا میرانی۔ تل شکر یا ترچادی اور گڑ حاضرین میں تقسیم کرتے ہیں۔

گلاسری جلد اول صفحہ ۸۲۸

پشاور کے چٹانوں میں تال کی رسم کے موقع مات کا کھانا کھانے کے
بعد فریقین کے بزرگ رہن کے گہرے محن میں بیٹھتے ہیں۔

and the Mirasi or the barbers places
a basket containing 4 or 5 seers of
jaggery in their midst..... After this
the basket is removed by the barbers
or Mirasi who takes inside the house...

ترجمہ:- اور میرانی یا تالی ایک ٹوکری میں چار یا پانچ سیر شکران کے درمیان
رکھتا ہے۔۔۔۔۔ اس کے بعد تالی یا میرانی ٹوکری اٹھاتا ہے اور گہرے اند
سے جاتا ہے۔۔۔ دیکھو گلاسری جلد اول کا صفحہ ۸۳۲۔

عین میں نکاح کے موقع پر سیرانوں وغیرہ کو لاگ دے جاتے ہیں

The Laga are given to the Mirasi.

گلاسری جلد اول صفحہ ۸۳۳

میں خیل کے چٹانوں میں جب لٹکے کے چند ایک اتر بار لڑکی کے باپ کے
گہروں کے وقت بات کو بدلنا کسی تاریخ کے جانے میں تو

They generally make a

woman's garment with two sleeves

۱۰ بلوچستان میں بعض بلوچ ایک مرلی سا ٹوپیٹے میں جلاگ یاغی لٹات

سجا جاتا ہے اور بعض ایک گہا یا سیل،

مراسیت کی تاریخی حقیقت

ضمیمہ نمبر ۹

کبتا ہے کون ناگ بسب کو بے اثر

پردے میں گل کے لاکھ جڑ جاگ ہو گئی

مراسی کو اضطراب کے ساتھ اس امر کے نقص حال کی بہت بڑی تلاش
اور نتیجہ ہوا کہ مرہٹوں کا ہندوستان کی کس قوم سے تعلق ہے؟

بارہی اضطر میں ہی ایک مرتد تھا جس کا صلہ جانے سب کچھ بڑے بڑے
تباہی لے لے ہیں خیال کہ مرہٹ کے مفروضہ اوعائے فرشتہ کی موت اس سوال
کے جواب میں پیشہ ہے۔ تاریخ کی درد گردانی لگائی۔ اور بنیت سے کوٹھن
مٹھانے لگی اور جہادی کوششیں کامیاب نتیجہ کا باعث ہوئیں۔ مرہٹ کا توحید
سب نسب اس کے منہ کے سامنے آگیا۔ کروڑوں، چوڑوں، میرانی، پانچویں اور
جیو۔ چکر سب ایک ہی نسب سے ہیں،

پس اگر اس سے پیشتر یہ اس نسب مفہوم تھا یا فراموش شدہ۔ تو اب
اگر مراسیت اسے از بر کرے تو قابل ذمہ داری نہ ہوگا۔

گورہیت اس سے گھٹائے میں رہی۔ کہ اس نسب کے ہوتے ہوئے عجیب
حضرت عکاشہ رقم کی نسل سے ہونے کا بھندہ لاکھ دھوئی اور باطن بیچ ثابت
ان کے اوعائے فرشتہ کے غرضاتی حقیقت کا راز کھل گیا اور اگر غور کیا جائے
تو ناگامی و نامرادی کا دایا قابل برداشت صدمہ فرہ ہوا اس مرہٹ کو نصیب
میں ہوا۔ لیکن تاریخ کا مفید غیر جانبدارانہ ہے جس کا کہیں پس نہیں۔ ہم نے
عدا محض اس خیال سے کہیں سو مرہٹ کی عورت کا سوراخ اور کھرجن کو
کشر، پنجاب، بنگال، دکن، سندھ، بلوچستان، افغانستان، ایران
ترکستان، مصر، شام اور عرب کے متعلق جس قدر تاریخیں مہیا ہو سکیں،
چان مہیں۔ مگر کہیں اس کا نشان نہیں پایا گیا اور جو کچھ پایا گیا وہ فقہی ہے
کہ میرانی ہندی نسل ہے اور ہندی اہل اہل اہل آدم کا بستی لائی چنانچہ گورہیت
دیکھا تو یہی مراسیت کے لاکھ نہ فراموشی و وارنم کی تفصیلوں میں بیان کرتا ہے
کہ ہستیا پور میں معراج پور کے اہل شادی بیاہ کے موقع پر جو رسوم
برتی جاتی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ

On such an occasion the members of

کی طرف سے شادی کی تاریخ مقرر کرنے جاتے ہیں تو وہ ایک "تور" اپنے ہمراہ لے جاتے ہیں جسے گنڈ کا "تور" کہتے ہیں۔ دیکھو گلاسری جلد اول صفحہ ۴۴۸ گنگاؤں میں سناؤں کی دو جہازیں مت ہیں اول شیخ مسید مغل بھٹان اور بلوچ، ثانیاً سیر، خانزادہ اور راجپوت، باقی مسلمان اولی ذائقوں کے کمین یا رعیت ہیں

Other Moham madans of inferior rank found as tenants in villages are the Qasbi, Kunjra, Bhatiana, Plankhian, Sagga, Nari, Mirasi, Bhunna, Teli and Rangrez.

ترجمہ: ادرے طبقے کے مسلمان دیہات میں بطور رعیت رہتے جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔ قتائی، کوہڑا، بٹیاہا، منیار، ستر، تائی، میرائی، دہنا، تلی اور رنگرز۔ دیکھو گلاسری جلد اول صفحہ ۴۴۹

اب اگر رعیت تاریخی حقیقت کے پس آئینہ میں اپنے ان تاریخی خط وخال کو دیکھنا چاہے تو یہ کچھہ میں کی مرتضیٰ پر موقوف ہے۔

شکل بہت بڑے کی برابر کی چوٹ، تیز آئینہ دیکھنے کا ذرا دیکھ بھال کر

گو جوا نواز
۱۵ مئی ۱۹۲۷ء { تھانی نظیر حسین نادرانی
(ریٹائرڈ مسٹر)

one for the barber and one for the Mirasi Some people also send Rs 1-4 or 2-8-0 for the barber and Mirasi by way of Chan-tara or Sehna.

ترجمہ: وہ اپنے ہمراہ عموماً ایک جوا نواز اور دو روپے ایک تائی کے لئے اور ایک میرائی کے لئے بھیجتے ہیں۔ بعض لوگ سوار سپہ سالاری روپیہ بطور چاند آمارا یا سپہ سالاری اور میرائی کے لئے بھیجتے ہیں۔ دیکھو گلاسری مذکور صفحہ ۴۴۸، جن کے ذہنوں میں بیاد کے موقع پر آدم سرائے لگانے کے اور کوئی کام نہیں کرتا

The Daim plays little part except as a musician. ۴۴۹ گلاسری جلد اول صفحہ

In Gujranwala when a barber a mirasi or both go to the bride-groom's house to fix a date for the marriage on behalf of the bride's father, they take with them a "tawar" which is called "the gandh ka tawar"

ترجمہ: گو جوا نواز میں جب ایک تائی یا میرائی یا دونوں دھن کے گھر دھلکے

خطاب بہ قریش

رتبہ تیرا جہان میں اعلیٰ قریش تہا
دنیا کی قومیں چرخہ گشتیں بام و جہاں پر
تیرے حقوق چھین گئے شہرت تیری مٹی
طاقت سے تیری دبتا تہا سا جہاں آہ

و جدی کا مان کہنا ہمت ڈاؤن کر
جرات سے بڑھا قدم ہاں ایکسار تو

قریشی احمد علی جدی

مُراسکلات

بہت شرمستے تھے پہلوں دل کا
جو چہرہ تو اک قطرہ خون نہ نکلا

القرین سورہ ۲ جون ۱۹۷۲ء ۱۶ ہر مراسلات میں حاجی ڈاکٹر محبوب علی صاحب جہل سکریٹری و بکس ترین گوجر ہوائی کی ایک بغیر پرستی مگر باطن ہے معنی تحریر شائع ہوئی ہے جس میں مجھ سے جوابات کی خواہش کی گئی ہے۔ اس لئے جواباً حسب ذیل مرتوم ہے،

(۱) حاجی صاحب کا مراد نہ مکر بقول ان کے مختصر نہ ہوگا۔ مگر پرستی کی سمجھ نہیں آتی۔ کہ کون سے لفظ چلے آئے ہیں معنی سے نہیں کر پر کر دیا ہے، جہاں تک خیال کیا جا سکتا ہے لیکن ہے کہ آپ نے بتو ثابت پرستی کر سکی کوشش کی ہو لیکن انوس کہ آپ میں کیا نہ ہو سکے۔ اگر آپ پرستی کی بجائے محو مرکب لکھتے تو آپ کے موجودہ پیشہ کے محاذ پر مستعد ہونے کے لئے کافی ہو گا۔ اس سداوت بروز بارز نیست، اگر بخت خدا ہی بخشد، (۲) استغفار و دعا سے بعض کی تفصیلات کا اظہار ضروری تھا کیونکہ استغفار بذات وجہ بغیر بعض کی مبین ثبوت، لیکن بڑی میاں دیگر مائیں مستغنی مبرز نے بے ضابطگیوں کی جو نو جہات اپنے استغفار میں درج کیں ان کا ذکر بھی تو کیا جوتا۔

(۳) وہی استغفار کی ہی ایک ہی کہی یہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ بعد موجودہ صدر کے کس کس مستغنی عمر کے اس دست سوال دراز کرتے چھوے اور کس کس کے دروازہ دراز صبح و شام تمجید و تسک و تہجد ہے اور کہاں کہیں میں سالی کرتے رہو، اگر بالفرض کسی ترغیب و تنویص کی بنا پر کوئی پہلا پہلا آپ کے دم جانے میں آجی گیا ہو تو بہت خوب جس کم جہاں پاک۔ کدہ چمن باہم جنس پر دواز،

(۴) موجودہ صاحب صدر کی دانشمندی و فرزانگی کا کیا کہنا۔ اس خانہ پر لڑنا است۔ آپ کے موجودہ تائی کا کہن ہی آتش کے پرکھنے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آپ اور آپ کے رفقا دار کی دہرہ بندیوں سمیت زردیوں اور سفید رنگش کی بلند پروازیوں کی تاب نہ لا کر ہم بکس سے مستغنی ہوئے پر مجھ رہے۔

(۵) داشت کی بھی جواب ہی کہی۔ محفرت تو یہ آپ کا خاندانی ورثہ ہے۔ جو بحث طلب ہی نہیں۔ خدا خیر جہاں سید داشت شاہ نے کس موقع کے لئے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ داشت شاہ خدا سے خائیاں توں ملاں چٹری میں چٹاں ملیاں بحث طلب اگر ہے تو صرف یہ ہے کہ بقول آپ کے موجودہ صدر سرگرمی کو کام کرنوالے سوجر دستے اور ان کے مقابلہ میں کوئی دوسرا وارث حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ تو یہ بار جو ایسی کثرت بود غلبہ کے آپ اپنی عزیز کے خلاف چار سال تک صدر بنے کا بجھے کیوں موقع دیتے رہے۔ پہلے یہ کہ در داغ گورا حافظہ ناشدا، ہم آپ کو پتے کی بتاتے ہیں، عجز سے شینے ۲۰ سے لیکر ۳۰ تک سیر و دست ہوتے رہے اور آپ کے دادا جہاں یعنی موجودہ صدر کی تمام تک داد و دہد و جد کا نتیجہ یہ برتاؤ کہ مشکل تمام ایک سے دیکر تین تک وارث حاصل کئے۔ اگر آپ اجازت دیں تو آپ ہی کے بیٹے کے لئے ہم یہ بھی کہیں کہ آپ نے شراع ہی سے نہ تو زمانہ امان طرطری سے کوئی کام کیا اور نہ مستغفار میرا ہی پر ہی اچھا طریق مل رہا۔ بلکہ جس اس کے ہر نہ بندی اور سید و دہی ہی آپ کا شیدہ رہا ہے۔ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے آپ نے تو اچھو کسی واجب الاحترام بزرگ کی عزت کی پرواہ کی اور نہ کسی خادم کی کچھ خیال رکھا۔ آپ کے دست استہاد کی وسعت میاں تک بڑی کہ آپ کے ایک اندر دادا جہاں ہی آپ ہی کے کشتہ ناز میں ہی ہیں۔ اور آپ ہی کے ہاتھ سے انکی صدارت کا خاتمہ ہوا تھا۔ جب آپ کا اپنے بنات ہی قریبی کشتہ داروں سے یہ سلوک ہو تو بہر مجھ جیسے انسان کا جس کا آپ کے کوئی وارث باقی نہ رہتا اور ان تعلق نہیں آپ کے ہاتھ سے سچ کس کس طرح ممکن ہو سکتا تھا۔ عجیب تو اب موجودہ صدر صاحب کا فکر ہے کہ دیکھو اونٹ کس کرٹ ٹھجے اور کب آپ کا تخت صدارت تختہ بن جائے۔ اسید تو یہ بھی کہ آپ کی پاک سرزمین سے دہلی پر آپ اپنی سابقہ پالیسی بدل دیں گے مگر انوس کو غفران آپ جیوں نشندی اور سکند (۶) بندہ خدا، ہماری سہمدی پر بھی آپ کے ساتھ ہے۔ اس لئے ہم آپ کو سہمدان شہرہ دیتے ہیں کہ جس دوسم آپ جیسے طے جاری میں عبادا اس کا نتیجہ نہیں رہتا۔ کہ آپ اپنی خاندان ساز بکس کو سہماتے سہماتے اپنی قومیت ہی ہاتھ سے نہ کھو جائیں۔ ملاحظہ ہو القرین سورہ ۲ سہ ۱۹۷۲ء

مکتوب مفتوح

بنام ، قزیشیان پنجاب

از دقاسی ، نظرمین (ص) ، نادرانی آفریزی جزل سکریٹری انجمن قزیشیان

برادران گرامی : اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سے محضی اور پستیدہ نہیں۔ کہنی نامہ ہر قوم کے قومی مقاصد کی کاسیابی کا محض
 زیادہ تر قومی باؤں اور پراگندہ پر ہے ۔

نادران قوم مولانا محمد علی صاحب راق صدیقی حیرالقرین نے القزین کی انشائیہ
 مرض ۲۷ ستمبر کے اکتا حیر میں مسالقت اور درہر عدل و قوم فرس کی قوی
 بجنوں کی تعریف اور ان کے انجام کا ذکر فرمایا ہے جس کی فرمایا شدہ کی گناہ نہیں
 انجمن قزیشیان پنجاب کو عالم جو میں آئی سیر سال ہر نیو ہے لیکن اس شخص ورم
 میں مولوی اور بنیادی حیرت اس نے خاموشی مگر ٹیوس طریق چرچہ تعمیری کام سرنگام
 دلیہ۔ بجز طوالت کی تعریف کا یہ موقع نہیں ،

فن پراگندہ کے سلسلہ میں دیگر گراں مسالقات کے علاوہ پندرہ سال القزیر
 علی الاعلان کہہ رہا ہے کسی جماعت کے اس اپنی قوم کو باقاعدہ اور مشغول رہا دھل
 کر لینے کے بعد سیر وصال موجود ہونگے ۔ اسی در وہ قوم اپنے مقاصد کی کاسیابی
 پر زیادہ مدت رکھنے والی ہوگی ۔

قوم کے مشہور ملک ، ڈاکٹر محمد علی صاحب قزیشی نے قومی بہادری کی بنا پر
 اس شائع کئے جن میں قوم کو انجمن قزیشیان پنجاب کی اذیت قبول کرنے اور
 القزین کی اشاعت میں سینہ از میں حصہ لینے کے لئے مقررے دیئے گئے ۔ لیکن نتائج
 کے استحقاق ہم آپ ہی کو مسند قرار دیتے ہیں ۔

حال میں تو ہم قزین کے مایہ ناز حضرت مولانا سید غنی شاہ صاحب نظامی مدظلہ
 القزین مرض ۲۷ جون سلسلہ استقامت دہلے میں ۔ کہ انجمن کا اجلاس کب اور
 کہاں ہوگا ؟ اس نے انجمن کی حد میں عین پرورد ہے کہ موجودہ تقسیم کے مطابق قزیر
 پنجاب ۲۹ ضلع پر مشتمل ہے ۔ القزین کی موجودہ صورت اس بات کی مفتضحی ہے
 کہ ہر ضلع میں کم از کم اس صاحبان ریکٹ انجمن قبول فرمائیں ۔ چندہ ریکٹ بحث فقط
 دیرہ دو برس لاندہ ہے اگر اپنی جرنی سے اس پر کچھ اضافہ کیا جائے تو وہ قوم پر کچھ
 اگر ۔ اور ان کے سمع اندس تک پیر س کے اور شرف اجابت پا جائے ۔ تو انکی ہیئت
 کے لئے یہی عین کیا جاتا ہے ۔ کہ اس سلسلے کی تمام خط و کتاب اور قزین زمرہ انجمن
 صاحب راق صدیقی لائف پریذیٹ انجمن قزیشیان پنجاب کے نام امر سر کے پتہ پر

صنوبر ۱۲ اور ۲۷ جون سلسلہ صفحہ ۱۲۷ مراد نصیحت بود و کردیم ،

۱۷) آپ زمانے میں کہ انجمن خوب چلتی ہے ۔ جلسے کئے جاتے ہیں اور چند
 جمع ہوتے ہیں ۔ ہماری بلا سے

میل نے آستیاہ چمن سے اٹھا لیا
 اس کی بلا سے بوم رہے یا ہما بے

لیکن ہم آپ سے اس امر کے استغنا کا استحقاق رکھتے ہیں ۔ کہ بھلا یہ تو ہٹا ہے کہ
 وہ کیا کیا کرے ۔ ہی صاحب تو نہیں ۔ جن پر چندہ انجمن کے ممبر کا الزام
 عائد کیا گیا تھا ؟

دب ، کیا یہ وہی مقدس ہستان تو نہیں ۔ کہ جنہوں نے پچوس کر کے کہ
 انجمن اب ٹوٹی کہ ٹوٹی کسی نے انجمن کی دلیوں پر قبضہ کر لیا اور کسی نے انجمن
 کی گنجوں اور دیگر املاک پر تصرف کر لیا ؟

اج ، کیا اب چندہ کی وصولی غیرت ہو رہی ہے ؟

د) کیا آپ بنا کئے ہیں کہ ہمارے مستغنی ہونے کے کہیں قدر رقم
 چندہ وصول ہوئی ۔ تاکہ آپ کی حق کا گنداری کا اعزاز ہماری سے ہو سکے ،

۸) حضرت مقل کے ناخن اتر دئے ۔ میری تحریر ایک مسند کا جواب ہے
 سے کوئی اپنی جرنی سے انجمن میں شائع کرے یا کوئی اسے الحکم کی کشمیری پر
 نظر میں شامل کرے ۔ جب سے کیا ۔ جس نے انکی طرح دائرہ حراسیت کی جاہ
 تو نہیں لی ،

۹) میں گناہ است کہ دشہر شامیز کند ، سابق صدر کا لفظ میں نے
 ہی استعمال نہیں کیا ۔ بلکہ اس جرم کا ارتکاب آپ نے ہی اپنے مضمون میں جاریہ
 ہی دلیہ ۔ اب میں تو آپ کو یہ نہیں کہنا چاہتا ۔ کہ خود رانجیہ ۔ دیگر ان نصیحت

بھلا کیا آپ اب بھگت دینگے کہ میں آپ سے یہ وجہ سکوں کہ لفظ زندہ اٹھا کا دم چہا
 گلابی آنچ کیا ضرورت میں آئی ۔ کہ آپ نے جزل سکریٹری کے ساتھ یہ لفظ

کا ہی اضافہ کر دیا ۔ کیا اس کے بغیر انکی شہرت نہ ہو سکتی تھی ، حاجی صاحب ؟

بس ہمارے چاہئے دالے ملنے پر کہاں
 یہ دعا مانگو حسینہ عاشقوں کا دم

غلام غوث صدیقی ، گوشت پشتر
 (سابق پریذیٹ انجمن قزین) گوہر اذہد

۷ جون ۱۹۲۷ء

علاوہ شام ہر قوم مولانا سید غنی شاہ صاحب راق صدیقی حیرالقرین نے القزین کی انشائیہ
 مرض ۲۷ ستمبر کے اکتا حیر میں مسالقت اور درہر عدل و قوم فرس کی قوی
 بجنوں کی تعریف اور ان کے انجام کا ذکر فرمایا ہے جس کی فرمایا شدہ کی گناہ نہیں
 انجمن قزیشیان پنجاب کو عالم جو میں آئی سیر سال ہر نیو ہے لیکن اس شخص ورم
 میں مولوی اور بنیادی حیرت اس نے خاموشی مگر ٹیوس طریق چرچہ تعمیری کام سرنگام
 دلیہ۔ بجز طوالت کی تعریف کا یہ موقع نہیں ،
 فن پراگندہ کے سلسلہ میں دیگر گراں مسالقات کے علاوہ پندرہ سال القزیر
 علی الاعلان کہہ رہا ہے کسی جماعت کے اس اپنی قوم کو باقاعدہ اور مشغول رہا دھل
 کر لینے کے بعد سیر وصال موجود ہونگے ۔ اسی در وہ قوم اپنے مقاصد کی کاسیابی
 پر زیادہ مدت رکھنے والی ہوگی ۔
 قوم کے مشہور ملک ، ڈاکٹر محمد علی صاحب قزیشی نے قومی بہادری کی بنا پر
 اس شائع کئے جن میں قوم کو انجمن قزیشیان پنجاب کی اذیت قبول کرنے اور
 القزین کی اشاعت میں سینہ از میں حصہ لینے کے لئے مقررے دیئے گئے ۔ لیکن نتائج
 کے استحقاق ہم آپ ہی کو مسند قرار دیتے ہیں ۔
 حال میں تو ہم قزین کے مایہ ناز حضرت مولانا سید غنی شاہ صاحب نظامی مدظلہ
 القزین مرض ۲۷ جون سلسلہ استقامت دہلے میں ۔ کہ انجمن کا اجلاس کب اور
 کہاں ہوگا ؟ اس نے انجمن کی حد میں عین پرورد ہے کہ موجودہ تقسیم کے مطابق قزیر
 پنجاب ۲۹ ضلع پر مشتمل ہے ۔ القزین کی موجودہ صورت اس بات کی مفتضحی ہے
 کہ ہر ضلع میں کم از کم اس صاحبان ریکٹ انجمن قبول فرمائیں ۔ چندہ ریکٹ بحث فقط
 دیرہ دو برس لاندہ ہے اگر اپنی جرنی سے اس پر کچھ اضافہ کیا جائے تو وہ قوم پر کچھ
 اگر ۔ اور ان کے سمع اندس تک پیر س کے اور شرف اجابت پا جائے ۔ تو انکی ہیئت
 کے لئے یہی عین کیا جاتا ہے ۔ کہ اس سلسلے کی تمام خط و کتاب اور قزین زمرہ انجمن
 صاحب راق صدیقی لائف پریذیٹ انجمن قزیشیان پنجاب کے نام امر سر کے پتہ پر

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغَيِّرُ الْقَوْمَ حَتَّى يَغَيِّرَ مَا بِأَفْسَانِهِمْ
خدا اس قوم کی حالت نہیں ہرگز بدلتا ہے نہ ہوجس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

ساداتِ قریش کا قومی اصلاحی و تباہی بخیر و برکت

رسالہ
الفہرست
اِنَّا نَتَّبِعُ لِقَائِهِ فِي الْبَيْتِ الرَّاشِدِ

بفرمان عالی نشان سلطان العلوم اعلم حضرت تاجدار و کن

آدام اللہ اقبالہ و اجلا لہ

مدارس محروسہ سرکار عالی کے لئے خرید کیا جاتا ہے

ایڈیٹر
محمد علی رونق صدیقی

قیمت سالانہ تین روپے فی پرچہ ۲ تاریخ اشاعت ہر ماہ کی یکم اور ۱۱ مقام اشاعت امرتسر

قومی زندگی کی اہم ضرورتیں

تalon ابھی سے کہ دنیا میں کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی تاوقتیکہ اس کا ہر فرد قوم کی اصلاح و ترقی کے متعلق اپنی اہم ذمہ داریوں کو محسوس اور ان سے ہمہ براہ ہو سکے۔ کوشش نہ کرے۔ یوں تو مسلمانانِ ہند کی قومی ضرورتیں بھی کھیل کی ذمہ داری کی قدر و حیثیت ہم سب عائد ہوتی ہے۔ ہمارے ہر جوان میں ہندو اصولی اور اہم ضرورتیں ایسی ہیں جو باقی تمام ضروریات پر جاوی ہیں۔ ہمارے خیال میں ان اصولی ضرورتوں کی کھیل مندرجہ ذیل غنائی ہے۔ ان غنائی ضرورتیں اصلاح ہندو کا غنائی اور پیش نظر رکھنے میں ہماری فلاح و نجات اور ان سے روزگاری دے۔ غنائی میں قوم کی بربادی و ملامت ہے۔ اسے ہم تعین مقاصد اصلاح و ترقی کے لئے "الغرض" کی برائعات میں ان کا درجہ رکھنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ بار بار نظر پڑنے سے ان کی اہمیت و ضرورت مسلمانوں کے دل نشین ہو جائے اور ان کے ذریعے سے وہ اپنے لئے مناسب اصلاحی نظام اہل تہذیب و تمدن قومی مرکزوں میں اگر کسی وجہ سے فراموش نہ ہو۔ تو قومی زندگی کی مندرجہ ذیل اصولی اور مشترک ضروریات کو فراموش نہ کرنا ضروری ہے۔ لہذا اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

۱۔ مذہب

اسلام ہماری قومیت کی روح اور ہماری سعادت و ارب کا قیول ہے۔ اس سے روزگاری دے۔ بلکہ غنائی موجب فساد و ملامت ہے۔ اسلام کی صحیح فہم و متفقہ فہم اور ان دو دنیا کا تعلق سمجھنے کے لئے، تو کیا حکیم کا جتنی مطالعہ اور سوہ حسنہ کی کرم کا پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

۲۔ اخلاق

جس قوم کا اخلاق اصول عدم پرستی نہیں رہتا، اور اخلاق کی خدمت چھٹی اور وقت اور وقت کا مسئلہ استعمال نہیں جانتی وہ جیتنے نہیں دے گا۔ حتیٰ اور جلد فنا ہو جاتی ہے۔

۳۔ تعلیم

اذا قوم کو ہر قوم کے کلامہ عنہم و فہم کی تعلیم و تہذیب و تمدن و کمال کا منبع و مخرج ہے۔

۴۔ صحت جسم

تندرستی ہر ذلت ہے۔ مریض اور کمزور قوم میں مسلمان کی مانند ہر قوم کی تہذیب و تمدن کا جادو۔

۵۔ معیشت

پرگندہ معیشتی پرگندہ دل تجارت اور صنعت و حرفت قومی ترقی کے لئے ناگزیر ہیں۔

۶۔ نظم قومی

قومی ترقی کے لئے ایک باقاعدہ کام کرنا اپنی حسیں انتظامی مشین کی صحت ضرورت ہے۔

۷۔ تحفظ حقوق

جب تک بیرونی حملوں سے کامل مدافعت کا نظام نہ ہو اور داخلی اصلاح و ترقی کی بہت کمیت کم ہوگی۔

۸۔ اشاعت اسلام

اذا قوم کی تعداد میں امتداد کرنا۔ قومی تقویت و ترقی کی کوشش کا نہایت ضروری جزو ہے۔

یاد رکھنے کی باتیں

(۱) ہر قسم کی خطہ و کتابت میں نمبر خریداری کا حوالہ دینا ضروری ہے۔
(۲) نمونہ ملاحظہ کرنے والے حضرات اگر خدائے خیرداری و عدم خریداری سے مطلع نہ کریں گے، تو دوسری اشاعت کا پرچہ ان کی خدمت میں بھیجنے دیں یا بھیجنا چاہیں۔
جس کا دھول کرنا ان کا اخلاقی و قومی فرض ہوگا۔

(۳) قیمت سالانہ تین روپے بذریعہ پی آر آر اور تین روپے دو آنہ بذریعہ پی آر آر مقرر ہے۔ طلباء بشرط تصدیق ۸ مری رعایت لے سکتے ہیں، ایسی صورت میں زر چندہ بذریعہ پی آر آر بھیجنا ہوگا۔

(۴) مضامین صاف، خوشخط اور کاغذ کے ایک طرف لکھے ہوئے آنے چاہئیں۔

(۱) "الغرض" ہر انگریزی، ہسپانوی، تاجک اور ۱۰۰۰ تاجک کو باعتیا تمام پوسٹ کیا جاتا ہے۔ ہذا ۲۲ اور ۲۳ تاجک کسی بھی کو موصول نہ ہو تو وہ دوسری اشاعت سے پہلے پہلے دفتر سے کو طلب کریں۔ ورنہ بعد پھر نہ ملنے کی شکایت بے معنی ہوگی۔

(۲) اگر کسی نے جس سے پتہ تبدیل ہو جائے تو ضروری ہے کہ جدید پتہ سے دفتر کو مطلع کر کے اپنے ایڈریس کی صحت کرائیں۔ ورنہ عدم ہی کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔
(۳) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا کھٹ آنا چاہئے۔ ورنہ جواب نہ دیا جائے گا۔

(۴) ہرگز غلط و وصول نہ کئے جائیں گے۔
(۵) ناقابل اشاعت مضمون واپس نہ کئے جائیں گے۔

نیا زمند مینجر

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغَيِّرُ مَا قَدَّمَ حَتَّى يُعَذِّبَ أَكْبَارَهُمْ

ساز و سازِ قومی اسلامی آوازِ نئی بہارِ دہریہ

المس

دو جہید

ایڈیٹر
محمد علی رونق صیدی

حصہ اول | امرتسر ۲ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۲۳ محرم ۱۳۴۸ھ ہجری | منبر

درس حیات

تا بکے یہ گری اے قوم غفلت آٹنا
یہ بھی جینا ہے کوئی اے طائرِ بامِ حرم
زندگانی کی ہوا سے کس قدر بیزار ہے
سورہا ہے مجسمِ بستی میں غافل کیہ ادھر
پتہ پتہ دے رہا ہے پے پے درسِ حیات
یاس کی ظلمت سوں کو ہمار میں گہرا بنجا
ناکھبایہ جیسی اسے ملتے بے آبرو
کتنے اڑاں ہو گیا ہو وہیں تیرا ہو
خجھر قاتل ہو سر پر اور بے پردا ہو تو
جامِ مے سازِ طرب جہنِ گلستاں آب جو
دڑہ دڑہ کہہ اہو و مبدم مبدکا فہ
آسمان پر ہی طلوع کو کب کا لفظ طو

اسی کشتیِ عشق کے دریا بے پام میں ڈال
زلزلہ شوغفان کو عالمِ امکاں میں ڈال

نظیر لدھیانوی

حکمت و معجزات

تاکہ اہل عراق تمہارے پاس نہ آئیں

میں نے کہا اسے منصور! حضرت سلیمان کو سلطنت عطا ہوئی۔ انہوں نے شکر کیا۔ حضرت ایوب اسحٰن و ابتلا میں بھیٹے انہوں نے صبر کیا۔ حضرت یوسف بظلم ہوا انہوں نے غصے سے کام لیا۔ تو بھی اسی طرح کی شاخ ہے اور اسی نسل کے منتخب آدمیوں میں سے ہے۔ اور اسی درخت کا میوہ ہے، خلیفہ مختار سے من کر ہنسنا اور کہا اسے پسر عم! ان الفاظ کو ایک بار دہرا۔ جب میں نے دہرایا۔ تو بہت سرسبز ہوا اور کہا اور دوسرے قوم کی ریاست تمہاری جیسے آدمی کو زیادہ ہے

اشارات

انجھوں کو درجہ شرف و بکھا
قبائل و ادبار کا زمانہ دیکھا
شاوی کو تار ہے نہ غم کوئی قلام
سبقتن بر آب کارخانہ دیکھا

آج

ترکیب تو دیکھو بر نالو کی چین کی
انہوں کو بس کوئی دفعہ ہی سننے سے
گرجا میں لوگوں کی گشتہری ہیں بچے
سچ میں کوئی دہی نہ نصف چینی سن

اکبر

رضاجوئی

منقول ہے کہ ایک بزرگ کو ان کے مرے کی بدکسی نے خوبیں دیکھا۔ دیکھا تھا کہ کیا حال ہوا؟ انہوں نے کہا کہ جب میں پروردگار کے سامنے پیش ہوا تو ارشاد ہوا کہ تو کوئی نیکی ہماری یادگار میں لایا ہے؟ میں نے عرض کیا پروردگار! میں نے کچھ نہیں کیا۔ فرمایا کہ میں نے تو ایک ہی قول سن لیا۔ میں نے عرض کیا پروردگار! میں نے کچھ نہیں کیا۔ ارشاد ہوا میں نے تو ایک ہی قول سن لیا۔ جب میں گلیاں لگا کر لوگوں میں بیجا جادو لگا لیکن صدقے کی کرمی اور جیسی کہ کس نے فوری ارشاد فرمایا کہ ابشری ایک نیکی ہے جو تیرے قول فرمائی ہے تو لیکن کہیں مارا کرتا تو ہے ایک کاٹنا تیرا سنا تھا دیکھا اس خیال سے کہ کسی مذہب کا کوئی حد نہ ہو نہ پہنچے یہ کام تو نے فاعل ہماری رضا مندی کے لئے کیا تھا۔ ہم اس کے عزم میں تھپے بخشہری میں خوشی کے جو حال! حال سحر شہقت علی خلق! صدہوں وہ باعث اعجاز ہیں۔ بظنیکہ ریاضہ ہو۔ ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضاة اللہ واللہ رؤوفٌ بالعباد (قرآن کریم)

پند بردبار

باز تیرے تباہت زامہ اناں گیسر
زیر گردن زنی بنگا سبے امام شہو
ایں حواری بی حقیقت کردار ہنسنا نہایت
مسلمہ ہستی درجاں غاگر اصنام شہو
تنگ کردی تیرے سن دھوں داماں خود
جستہ لعلین استی بسلم عام شہو
وہن آفاق راسل سحر پرورد کن
صوت سماں چراغ خانہ اسلام شہو
آدمی را یکند بے یال و یرستگین جاں
از دل جبریل آتش گیر دے آرام شہو
مش پر داند کا تاب تیر مردان مشق
آتشیاں در شعله آسا و تر آسا شہو

ابن ابراہیم سنی کا ابراہیم کن
دولت دنیا و دین دوست تقدیر کن
تقدیر

حاضر جوابی

ماہر حاضر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ جب منصور عباسی حضرت امام حسنؑ کے بچے اپنے چچا بن مبراہم کو تار کے گھاٹ مار چکا تو اس نے میرزا کو حکم بھیجا کہ تم تمام اولاد! ابی طالب کی ہجرہ لیکر کوئٹہ میں میرے پاس آؤ۔ چنانچہ ہم کوئٹہ میں گئے اور وہیں بھر دیا۔ ہے۔ یہ جہنہ اس حالت میں واں گزرا کہ بروقت موت ہمیں میرے چچا یعنی نظر آئی تھی۔ ایک جہنہ گزرنے کے بعد خلیفہ منصور کا لقب ہمارا پاس آیا اور یہ پیغام لایا کہ خلیفہ چاہتا ہے کہ آپ لوگوں میں سے جو شخص جو علم و فضل میں سے ممتاز ہوں اس کے پاس حاضر ہوں،

چنانچہ میں اور حسن بن زید نقیب کے ہمراہ دہلیس پہنچے۔ جب منصور کی نظر مجھ پر پڑی تو کیا کیا تہنیں خیب دانی کے مدھی ہو؟ میں نے کہا کہ نقیب پر سونے خدا کے کوئی مطلق نہیں۔ اس کے بعد کچھ دیر تال کر کے کہا کیا تمہاری پاس ہی لوگ خراج میں کرتے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ بادشاہ تمہو مجھے خراج سے کیا فعلن؟ اس کے بعد نہایت جھکا کر بولا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے کس عرض سے تمہیں طلب کیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں نہیں۔ منصور بس پر نہایت طیش پڑی اور فرمایا کہ اگر بولا میں چاہتا ہوں کہ تمہارے رکابات ایران کر دے گا میں اور میرے بزرگ سے جا میں۔ تمہارے دست پر خراج دے گا دے گا میں اور تمہیں اپنے جھکاؤں میں بھیجا جائے گا ابی کا یا ان کا نام تک نہ ہو

بِسْمِ اَرْشِ اَحْمَدِ اِنْقَرِشِ اَتِیَر

مُبلَغینِ اِسْلَام کی اِنْسِنَاک کے پُر واپسی

کلیج حرم کے سراگ بنائے جانے میں، ملا لوگ اور کئی دُعا کیلئے تاض کے ماہر اپنی حدیں میں رکھ دیتے ہیں، وغیرہ وغیرہ،

اب سوال یہ ہے کہ یہ لوگ جو صرف نام ہی کے مسلمان ہیں اگر وہ یہ عیب کی ہو جائیں تو نقص کس کا ہے، ہماری مولوی صاحبان شغل تکفیر اور فتویٰ پائی میں اس قدر مصروف ہیں کہ انہیں اتنی ذہنی ہمت نہیں کہ وہ اپنے فرائض پر بھی کبھی غور کر سکیں، مبلغین کا کام صرف یہ رکھنا ہے کہ وہ اشاعت و تبلیغ کے جہان سے رُزاقہ جمع کریں اور طریقت خداوندی توڑ شکم نہیں کر سکتے ہیں اور ہیں، اور وہ لوگ جو حضرت صاحبِ اربعہ جی کے ہونڈ میں اور اپنے آپ کو محالِ شریع میں سمجھتے ہیں حرمِ دہلی کی جیسر ٹوٹنے اور دہلی کے پرگرام حرمِ مرتب کرنے کے سوا کوئی کام نہیں رکھتے، کیا ان کا یہ فرض نہیں ہے کہ وہ ان لوگوں کی بھی خبریں جو مسلمان کہلاتے ہوئے کفر میں گہرائیوں میں چرے اپنی عقابت خواب کر رہے ہیں، کیا وہ اس غفلت و بے چارگی پر بھی خدا سے برتر و توانا کی باگیا میں غرور ہونے کی امید رکھتے ہیں، کیا ان سادہ لوح اور سادہ سہ جاہل اور بد مذہب مسلمانوں کی کفر پرستی کا ان کے کندھوں پر کوئی بار نہیں؟ کیا کوئی تبتیبی جنہیں ان غریبیت و کفرِ مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے تیار و آمادہ ہو کر انہیں تعلیمِ اسلام سے بہرہ ور کر دینے کے لئے کوئی سبیل نکال سکی؟

مردت اور دلت کا ستھ بد رفتاریا یہ ہے کہ ان لوگوں کی جلد از جلد خبر لی جائے اور ایسے موثر ذرائع اختیار کئے جائیں جو انہیں صراطِ مستقیم پر لے آئیں، مجسم مولانا غلام حبیب صاحب تیرنگ سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ بہت جلد ان پریشاں محال اور گم کردگاں راہ مسلمانوں کی جانب متوجہ ہوں، اور اگر شیشتر ازیں کوئی کارروائی کی تو جو در حقیقت عامہ کے لئے اسے شائع کر کے مشکور کریں خدا توفیق دے، آمین،

”انقریش“ کی گذشتہ اشاعت میں آلِ اُردیہ مسلم لیگ ان کی بے راہہ روحی کے عنوان سے رہنمایانِ سیاست کی اِنْسِنَاک روش کے خلاف ایک اصلاحی افشاہیہ پر قلم کیا گیا تھا، اور آج ہندوستان کے بعض ضلع کے مسلمانوں کی گمراہی اور کفر پرستی سے متاثر ہو کر رہنمائوں نے اس کے خلاف چند سطحوں پر اوقات سب کھینچے ہیں۔ کاش ہمارے مولوی صاحبان اور مبلغین حضرات دنیا کی بہول بقیات کو صحیح اصلاح حال اور اشد اشد اسلام کی جانب متوجہ ہوں،

”ماہرینِ کرام“ یہ نکر حیران ہونگے کہ روشنی اور نہایت بے گہری کے میں بھی ہندوستان کے بعض علاقوں کے مسلمان ہندو مذہم و رواج کی پیروی میں جکڑے ہوئے ہیں، ایک رپورٹ منظر ہے کہ بہاؤ شہزادہ کو گواڈوں وغیرہ ضلع میں اسلام صرف فتح جیل وغیرہ کی رسم تک باقی رکھ لیے، اور توہمات کا یہ عالم ہے کہ ختم کے موقع پر مٹا کے سانسو شراب کی بوتلیں انہوں کا گولا اور تازہ کیا ہوا حقہ بھی رکھ دیا جاتا ہے، بلکہ بعض اوقات کس خیال سے کہ ختم کے موقع پر ستونی کی روح موجود ہو جاتی ہے، ستونی کی سہوہ بھل برہمنہ ہو کر سلسلے کٹری ہو جاتی ہے کہ روح خوش ہو جائے، میت کی چار پائی پر دو تین ہونٹے ڈنڈا جھکرا دینے سے جنازہ کا وزن ادا ہو جاتا ہے، مولوی بھی الدین صاحب کا بیان ہے کہ ضلع سادرا میں ہزاروں ایک دوکے آباد ہیں۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن کلاطیب تک نہیں جانتے اور ہر گہر میں روٹی و ہشتنگ کی دیکھ دیکھتی رہتی ہے جو ان کے مسلمان ہونے کی نشانی ہے اگر کوئی دریافت کرے تو وہ اندھا کار و ہشتنگی کا کراسٹے رکھتی ہیں، لڑا کر میں مسلمان نہیں دیکھتے گہر میں یہ کون چڑھی ہے، وہ پر ملا ہونے کی پوجا کرتے ہیں اور سنی اور پھر کی حد میں کو کاسا مطلق سمجھتے ہیں،

بعض مقامات پر چند نقاب ملاؤں کی مصیبتیں اور اگر کے اپنی چہرہاں ایک سرورہ میاں کے لئے دم کر لیتے ہیں اور انہیں سے جو توں کر کے جالور بیک کرتے ہیں، وہ سہرے

ترکی اور اسلام

ترکوں کی تجدید پسندی نازی جیسے کمالات کی جڑیں نہایت عمیقاً
مسلمانوں کے نزدیک ایسا کیڑا ہے۔ نازی صدمہ کی اکثر
اصلاحات مسلمانانِ عالم نے بھی نقلت نہیں دیکھا۔ لیکن یہ حقیقت سے کسی کو بھار
نہیں ہو سکتا کہ اس ترکی کے قومی، سیاسی اعتبار سے ترکوں کو جہدِ نفع پر بخایا
ہے۔

ترکی کے دورِ جدید میں تبلیغِ مذہب کا کوئی نظام قائم نہیں۔ کیونکہ جمہوریت ترکی
کے خیال میں اس سلسلہ کا نظام غیر ضروری ہونے کے علاوہ عوام میں ایک خواہ مخواہ
کا مذہبی جو شہ پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے جمہوریت کے مقاصد کو نقصان پہنچنے کا قہر
ہوتا ہے۔ جمہوریت کے نزدیک یہ نقطہ نگاہ کتنا ہی غلط اور غیر اسلامی ہو لیکن
اس کا اثر یہ ہے کہ مسیحیوں کی تبلیغی جماعتیں جیسوں نے ملک میں جا بجا ڈیرے ڈال
دیتے تھے، بالکل غائب ہو گئیں اور بے شمار مسلمان ابد الہ کے گڑبے میں گر گئے۔
محققانہ رائے ہے کہ اگرچہ اسلام کے آج کل میں سیاسی حکومت ترکی سے یہ
مطابقت کر رہی ہے کہ انکو مشرفِ اسلام کہ لیا جائے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کی تعداد
اور خزانہ بھی بڑھ رہی ہے۔ حکومت نے اعلان کر دیا ہے کہ جو شخص مسلمان سونا چاہتا
وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے اسلام کا اقرار کرے وہ اس کو مسند دیں گے،
کہ شخص برفنا و رعیت مسلمان ہو جائے اور اب اس کا نام نکال دیا ہے،

خلافت کے زمانہ میں بظاہر مذہب کے دو رنگ باغیستانوں اور جیوں کے دریا
بہت سے تھامے، جو جمہوریت کے قیام کی وجہ سے اٹھ چکے ہیں اور اب مسلمان
اور مسیحی سب ایک قوم کے حکم میں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب اسلام اپنی عزت کے
کھٹے دکھاتا ہے، ہندوستان میں یہی سلطنتِ ہند کے ماتحت تبلیغِ اسلام
کا کوئی نظام قائم نہ تھا اور عالمِ دھرم کے درمیان جو محاب لازمی ہوا کرتا ہے وہ
موجود ہوتا یہی وجہ ہے کہ دولتِ ہند کے اندر اچھے وقت مسلمانانِ ہند کی تعداد
تین کروڑ سے تجاوز نہ ہوئی اور آج سات کروڑ کے قریب ہے، اللہم زود فرما،

سیکھوں کی غیر انسانی

ابنہ اے حکومت سے سابقین! سفید نے
جس جس ملک اور دروازے اپنی رعایا کے
ساتھ رہی، ہندوستان میں بھی اس کا عالم یہی ہے کہ اس کی مثال نہ ملے گی، ہند
کو بڑے بڑے مناسب اور چڑی بڑی جاگیریں عطا کیں۔ مغز جڑوں پر نہیں مانوس
کیا۔ مسندوں اور گرو داروں کو جاگیریں اور اوقات عطا کئے، عبادتوں کے گڑبے
کو زمینیں ہیں، ان کے مشنوں اور بہتوں کی تعمیر میں ہر طرح دھوکا، پارسیوں

اور انگریزوں کو جیسے اقتدار عطا ہوا وہ اس اوقات کا وہ قدر نام کیا۔ کہ
مسلم غیر مسلم کی تفریق باقی نہ رہی۔ یہ رواداری و رعیت نازی ابلنگ ہے اور پہلے سے
نیا دہ ہے، لیکن بدقسمت ہے کہ اس پر بھی بعض مفتن محض رعایت مذہبی کی وجہ
خداوند شرانگیزوں پرستے ہوئے ہیں اور ستم نہیں کرتے،

نامزد و دکن، اسکے کھنڈن کے گزشتہ عید الفصحی کے موقع پر عادیہ گویاں، رعیتیں
اور مال گویاں کے تنازعہ کی تحقیقات کا بیان دیکر حکومتِ ہند کے خلاف خود پیش
پیدا کردی، حکومت مناسب تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ لیکن بنجائے اگلی دن کے
شریتر پسند رکن اس معاملہ کو حل دینے کیلئے اشتعال کا درد انہیں مل میں لارہے
ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب شریتر میں کسی کیلئے اساتذہ کا ایک وفد نامزد
کے کھنڈن کی نادر و جمہوری کیلئے امرتسر سے روانہ ہو گیا جو اردن ایک بار کا اہم
بھیس کی تباہی کی جا رہی ہے، کس قدر غیر مال اندیشی اور احسان فرموشی ہے۔ کہ
ایک ریکارڈ نواز اور صنعتکار حکومت کے خلاف اس ستم کی پیروی وجہ مذہبی کیلئے
ملکت کر کے سکھ، اہل حق و کفر، دکن کی رعایا ہیں۔ وہ مودبانہ احتجاج
عوم میں عرض اسی مصفا میں اور وہی ستم کی ایسی تباہی کے کام لیا کہ ان کے
اطلاقیہ ستم سے تباہ کر کے ہیں۔ پنجاب کے سکھ خواہ مخواہ دخل و دستبرد ہو رہے
ہیں اور یہی طرح جائز نہیں مصلحتِ بنی اور عاقبت اندیشی کو ہاتھ سے دینا دانش
وری و عقلندہ سی ہے بید ہے،

اعلیٰ حضرت کے شاہانہ خطبے

کوئی ہفتہ اعلیٰ حضرت خضر دکن کے فیض و کرم کے واقعات سے
غالی نہیں جاتا۔ آپ نے حالی ہی میں لکھ کر گیس ایک کتابت
قائم کرنے کیلئے چورہ چورہ روپے دلائے کے باشندوں کو
عطا کئے ہیں، اب تازہ ترین خبر ہے کہ اعلیٰ حضرت نے زمینی تحقیق کی بنا پر کونسل کے
انصرافات کیلئے دلا لکھ دے گا، اگر نقد عطیہ رحمت فرمائیے جس سے وہ محتاج
کہ حضرت صدمہ کی نظر و کرم ہمیشہ فیاضی کے صحیح معرف کی قاسم میں معروف و متجرب
اور جاں کس کوئی نیک اور مفید تحریک دکھائی پڑتی ہے حضرت کا دستِ فیض
یادگیری کو بڑھتا ہے اور اس تحریک کو مالال کر دیتا ہے،

کرشن کمار سبھا اور ملتی غیروہ

گورچاواڈ گورٹ اپنی ۱۸ جون ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں
لکھتا ہے، کہ کرشن کمار سبھا گورچاواڈ نے جو ن کی
مینگ میں ایک تجویز میں طلب پاس کی ہے، لاکھوں
ہندو جہنڈوں اور عرصوں کو مذہبی تعزیم پر جلتے اور مذہبی تعزیم

پنچراج کی طرح قابل تحسین خدمات انجام دینے لگی، اور اسٹنٹ میں پی کی مدیت میں بطریق حسن و بجا فرض انجام دیتے رہے، یہ عشرہ نباتت دہرم دھام سے گزرا پچھلے سال کی نسبت شان و شوکت بہت زیادہ تھی۔ پولیس کا انتظام قابل تعریف رہا۔ المکان پولیس اگر کسی طرح اپنے فرائض کی انجام دیں، میں اپنی ذمہ داری کا اہم کریں تو ایسی تقاریب پر ہنگامہ آوری کا کبھی امکان ہی نہ رہے،

مسائل ہند پر انگریز کابینہ کے اہلکاروں نے جسے جیسفٹو کتب میں ملے ہند پر بغیر **والٹر شو کا تبصرہ** کرتے ہوئے جن عقائد کا اظہار کیا وہ ہندوستان کے معنی مستقبل کے مستقبل حکومت کی پالیسی کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ انگلستان جانے میں ہندوستان کے سیاسی رجحانوں کا زیادہ صحیحہ ملک مسلم کی حکومت کے سامنے پیش کر چکا ہے۔ اسے امتداد زمانہ کے ساتھ اس غرض کے لیے جو اس کی اسیدھا ہر کی مستقبل کے لئے ایک سند سیاسی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنی تعمیر کے لیے برطانیہ اور ہندوستان کے بہترین رجحانوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔ اسی دوران میں کچھ مسائل کمیشن کے متعلقہ کو غلط فہمی پر مبنی قرار دیا۔ اور فرمایا کہ آئینہ دستہ سیاسی کو نہ تو برطانیہ بنائے گا اور نہ ہندوستان، وہ دونوں کے اشتراک میں بن سکتا ہے اور جب تک یہ نہ ہو کہ طرز پر یکساں دستور میں وجہ میں نہیں آسکتا۔

فرقہ دارانہ کشیدگی کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ایک نباتت میں ملت کا اظہار فرمایا۔ آپ نے اشارہ فرمایا کہ بہتری کے آثار میں عوام میں لیکن سیاسی حیثیت سے ہندو مسند مل طلب ہے۔ اگر کثرت رکھنے والی قوم اقلیتوں کو یقین دلانی کے ان کے اہل ان کے حقوق کو کوئی حفرہ نہ ہو کہ قوم مسند کی سب سے بڑی پیچیدگی رفع ہو جاتی،

عزت کا نظریہ غازی امان اللہ صاحب آج ۲۷ جون کو ساحل سندھ کو پہنچے روانہ ہو گئے۔ غور و فکر و تامل کے بعد ان کا یہ نظریہ نہایت مختصر و مفید تھا۔ مسند صاحب مدینہ کے مستقبل سمجھتا ہے کہ انقلاب افغانستان کے اہلکاروں نے جو ایک دروازے میں بابی کے ساحل چتر ہو گیا۔ امان اللہ صاحب نے سرسوت دیاں کی کھجور سے تشبیہ کرتے ہوئے ایشیائی مدینہ کو فرمایا کہ یہ مسند صاحب مدینہ کو فرمایا کہ یہ مسند صاحب مدینہ کے چرنے سے تازہ اہلکار مسند مدینہ میں مسند وصال اور حقیقت فراق توام ہیں۔ کل کا ذکر ہے کہ ان اسدہ قبیلوں کے مشورہ اور حکمت مبارک کی کو گنج میں حاصل ہوئی۔ سے یورپ و ہندوستان کے درمیان جو کہ آئندہ کو انواع کے درج میں ہیں ان کو مصمت کرتی ہیں اور مسند دیاں کی سب سے جاری ہیں، ان کے لیے اہلکار

دعوت دے، اجازت دے، ساتھ ہی اس امر کی تحریک کرنا ہے کہ مسند بلا تحریک پوری طرح ممداد کر کے کیلئے زبردست پراپیگنڈا کیا جائے، ان لوگوں کا رویہ مدینہ انتہائی خراب ہوتا ہے۔ گلیوں میں جاگ رہے لوگ جن میں کی فضول اور شرمناک نفیس کرتے ہیں اس طرح بد بائی حاصل کرتے کیلئے لوگوں کو بوجھل دینگ جسکے اکثر خالص میں مسند نہ کیا جائے وہ اس بات کا تقاضا کرتے ہیں۔ کلاس فضول طریقہ کو معنی کا عدم کر دیا جائے اور غریب سفید پوش اگر سفید کون لوگوں کی غفلت اور تکلیف سے بچا جائے۔

یہ ہے مرسوں کی غفلت نہی اور شرف ذاتی کا صحیح مرفع جس سے عوام اس طرح تنگ ہیں کہ باقاعدہ جلسوں میں اس کے خلاف احتجاج کیا جا رہا ہے۔ اور ان سے سمجھا پائے کیلئے پر زور پراپیگنڈا کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے، اور اس کا مہتمم سٹیٹ بانی مری کا جو کوشش کر رہا ہے۔ "لو کرنا پڑا" کیا ہی جتنے پر عرصیت اور زینت کا دعویٰ کیا جا رہا ہے شرم ہو تو بڑے مرتے کا مقام ہے انالیشہ وانا البیرا جیون،

ہم عجیب بہر کے جلال اہل اسلام اور اہل ہندو کی قوم اس ضروری تحریک کی جانب مبذول کر کے ہوئے پر زور ہمیش کرتے ہیں کہ مرسوں کی جو گویا نہاد کا خیال نہ کرتے ہوئے جرات و دلیری سے کام لیکر ان مفت خوروں کے بوجھ کا جو اقوام ملک کے گدھے سے اتار دھکیلنے کی انتہک مسامحی سے کام لیں، مرسوں کو اپنے گریبان میں مسند ڈال کر اپنی حرکات کی وقعت پر ادیبہاد و ہمت کی اس سے بیزاری بخور کرنا چاہیے، اگر انہیں بازی کا شوق و میلرج واسکر ہو چیلے اپنے کردار کی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہیے، شرافت کے مسند آئیں ان کی دانشمندی ہے،

امر سر کا حرم اس دفعہ بی عشرہ محرم میں بعض مقامات پر مسند امرتسر کا حرم شادات و نما ہو گئے۔ امرتسر میں یہ تقریب مشعلیں اہی برہمڈو دہی کشن کی خاص توجہ اور شیخ نصیر الدین صاحب کو کوال کے حسن انتظام سے مناسبت امن و امان سے گزری، مشعل صرف روانہ حالات شہر کا بذات خود حاضر رہنے لگی عشرہ کے روزہ نماز اس کی طرح آپ ہی جلسوں کا اظہار کرتے رہے اور نباتت شانت و خیمہ کے ساتھ ہر اہل تکلیف کو جانتے ہوئے جمع میں ہونی ممکن ہے براداشت کرتے رہے، شیخ نصیر الدین صاحب شادہ روزہ انتظامی امور کی نگہ بال میں محرم دفعہ ۱۲ اور مدد پولیس کو عام کے ساتھ حسن سلوک سے ہمیں آئے کی دریافت کرتے رہے، خان احمد نوز خان صاحب سلیب پکڑ مشین پولیس ڈیوٹن منبر ایک ڈیوٹن منبر

تذکرۃ ائیسلف

خلفاء اسلام کی معارف پروری

بیچئے اس کمرے میں سوئے تھے۔ نصف شب کو قاضی صاحب یونسدے بیدار ہوئے۔ تو بیاس معلوم ہوئی۔ مامون بھی جاگ۔ ہاتھاتاقی صاحب کے چہرے پر بیتابی کے آثار دیکھ کر غیرت پڑ گئی۔ اور جب اس نے بیاس ظاہر کی تو مامون نے خود دوسرے کمرے سے پانی لا کر دیا۔

ایک بار مامون، قاضی بخٹی کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر باغ کی سیر کر رہا تھا۔ جانے کے وقت آفتاب قاضی کی طرف تھا۔ جب واپس آئے۔ تو قاضی متنا نے رنج بدلنا چاہا۔ تاکہ خلیفہ کی طرف سایہ ہو جائے۔ مامون نے کہہ دیا کہ انصاف کے خلاف ہے پہلے میں سایہ تھا۔ اب تمہارا حق ہے۔

ایک بار مامون کے دو صاحبزادے اپنے استاد فراخ کوئی کی جوئیاں سیدھی کرنے پر بیٹھ گئے۔ اور دیر تک بحث رہی آخر یہ بات طے پائی کہ ایک ایک جوئی اپنے استاد کے سامنے رکھیں۔ جب مامون کو اس کی خبر ہوئی۔ تو اس نے فرما کر طلب کیا۔ اور دریافت کیا کہ آج دنیا میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟

فرا۔ امیر المومنین کے سوا اور کون معزز ہو سکتا ہے؟

مامون: نہیں معزز وہ ہے جس کی جوتہاں اٹھانے پر امیر المومنین کے ٹپکے جھگڑا کریں۔

فرا۔ پہلے میرا ارادہ منع کرنے کا تھا۔ مگر پھر خیال کیا۔ کہ ان مشہور آدمیوں کو اس ثواب سے کیوں محروم رکھا جائے۔ اسلئے میں نہیں گیا۔

مامون: اگر آپ منع کرتے تو میں سخت رنج ہوتا۔ اس سے میرے لڑکوں کی عزت میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ بادشاہ، باپ اور استاد کی اطاعت اور خدمت سے ذلت نہیں ہوتی۔

اس کے بعد مامون نے فرما کر وٹ ہزار درم عن کے۔ خلیفہ رشید اور امام مالک کی حکایت مشہور ہے کہ امام مالک نے درس دیتے وقت خلیفہ رشید کو مسند خلافت سے اتار کر عام لوگوں کے برابر بیٹھا دیا تھا۔

خلفائے اسلام، علمائے کرام کی بعدِ قدر و منزلت کیا کرنے، اور اکثر معاملات میں ان سے مشورہ لیتے۔ انور سلفیت میں بھی ان کو بہت کچھ دخل تھا علمائے کرام کے اس قدر احترام کی خاص وجہ یہ تھی۔ کہ خلفاء خود دولت علم سے مالا مال ہوتے۔ خلیفہ جس قدر زیادہ ذہنی علم ہوتا۔ اس کے زمانہ میں علماء کی اسی قدر زیادہ ضرورت ہوتی۔ آج تک کوئی خلیفہ قابل نہیں بنا۔ کم سے کم علم شریعہ میں ہر خلیفہ کو ذہنی علم تھا۔ عباسیہ خلیفہ مامون الرشید علاوہ علوم شریعہ کے فلسفہ، منطق، لغت، نجوم وغیرہ بھی طرح حادی تھا۔ خلفائے اندلس میں حکم بن ہامر بھی بہت بڑا عالم و فاضل تھا۔

علمائے کرام میں خلیفہ ہارون الرشید تمام خلفاء سے سبقت لے گیا۔ ایک بار اس نے علامہ ابو سعید کی دعوت مانگ لی۔ تو بدلت خود آپ کا ہاتھ دھوا۔ ہارون کے عہد میں وہ بہت مشہور عالم تھے۔ ایک کسان اور دوسرے محمد بن حسن ہارون۔ دونوں کو اپنے سامنے سبزی گریہوں پر بیٹھا لینا اور حکم دے دینا کہ جس وقت وہ اٹھے۔ تو وہ دونوں حضرات اس کی تعظیم کے لئے نہ اٹھیں۔ اسی خلیفہ کی زمانہ میں حدیث کے فن میں حضرت مالک بن انس امام وقت تھے۔ خلیفہ نے ان سے پوچھا میں ظاہر کی کہ جس کے لڑکوں راہیں و مامون کو اگر تعلیم دیں۔ امام صاحب نے جواب دیا کہ علم کے پاس لوگ خود آتے ہیں۔ علم خود کسی کے پاس نہیں جاتا۔ خلیفہ نے یہ معقول جواب سن کر اپنے صاحبزادوں کو حکم دیا۔ کہ امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی درسگاہ عام میں تعلیم حاصل کریں خود خلیفہ ہارون بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب ابراہیم موصی و کسان و عباسی نے انتقال کیا۔ تو خلیفہ مامون کو حکم دیا کہ وہ خود جا کر جنازے کی نماز پڑھائے۔ خلیفہ مامون انرشید بھی علماء و فضلاء کے انتہا خاطر تو اسنے کرتا۔ ان کے ساتھ باطل و دوسرا بڑا دیکھا کرتا۔ ہر شے کو مناظر ہوتا۔ جس میں ہر شخص ہر مذہب کے علماء شریک ہوتے۔ اور ہر شخص کو بڑا امتیاز ملنے لگتی سے

حارہ مامون کے زمانہ میں زانو ملاکر اس مجلس میں بیٹھنے۔ اکثر شب کے وقت اہل علم مامون کے کمرے میں اس کے بستر پر بیٹھ کر سو یا کرتے ایک دن قاضی

دائستان پانینہ

لیکن یہ دیکھ کر کہ اس کا مالک زمین سے اٹھ نہیں سکتا۔ یہ میں گھڑا اس کے گرد گہر بنے لگا۔ اور پر وہ چکا جس سے عبد اللہ جھکا پڑتا مٹھیں اٹھا کر گہر سے بھاگا۔ شیخ اور دیگر قاضی کی پہلے ہی عبد اللہ کے گہر پر چپکے تھے اور گھوڑے کے آنے کا انتظار کر رہے تھے اتنے میں وہ گھوڑا عبد اللہ کو نہ میں اٹھ کے گہر کے دھاک پر آ کر گھڑا ہو گیا۔ اور اسے جیسے آرام سے زمین پر رکھ دیا۔ لوگوں نے جلدی کی عبد اللہ کے بند گھوڑے اور اس سے بوجھا۔

مٹھیں میں طرح مٹھتے آنے سے تکلیف آتیت ہوئی ہوگی، عبد اللہ نے کہا کہ ہاں نہیں۔ میرا گھوڑا مجھے اس سبب دفناری سے لایا ہے کہ سلطان جیکھا نہیں لگا۔ شیخ اور سب لوگ یہ تا نہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور شیخ نے ایک خوبصورت سانڈ فی عبد اللہ کو بطریق نام دی جب یہ لوگ اپنے اپنے قبیلوں میں گئے تو عبد اللہ کے گھوڑی کا اور یہی چرچا ہونے لگا۔

ان دنوں ایک خانہ بدوش قبیلہ میں ایک لڑکی کے حسن و جمال کا بہت شہرہ تھا کہی ایک نوجوان اس سے شادی کرنے کے ارادہ مند تھے لیکن یہ طوطی حوافض کی تیلیوں سے بہت گہری تھی۔ یعنی لڑکے جو عبد اللہ کے گھوڑے کی شہرت سنی، تو اس نے یہ اعلان کر دیا کہ وہ اس آدمی سے شادی کر لگی جو اسے عرب کا یہ شہر گھوڑا بطریقہ دیکھا۔

اس قبیلہ میں ایک نوجوان قاسم نام بھی رہتا تھا۔ قاسم مالدار آدمی تھا۔ وہ برسر طوس کے عبد اللہ کے پاس پہنچا اور باقوں باقوں میں حرف مطلب زبان پر لایا۔ عبد اللہ نے صاف الفاظ میں گھوڑا فروخت کرنے سے انکار کر دیا یا

قاسم بولا دیکھو بانی گھوڑے کے عوض میں اس اونٹ لے لو، عبد اللہ انہیں صاحب یہ اونٹ نہیں سبارک میں بھیجنا گھوڑا چاہتا ہوں نہیں قاسم اس کو جیسے معلوم ہے تم کوئی مالدار آدمی نہیں ہو میں اونٹ ہی لے اور جاساں بیٹروں کا بیڑا بھی لے لو،

عبد اللہ نے آپ راجع اصرار کرتے میں میں نے تو کہہ دیا کہ مجھے گھوڑا چاہیئے نہ اونٹیں قاسم سنو سنو! اسی سے اس اونٹ اور ایک سو بہت بکری کا بیڑا بڑھ کر لایا اور ایک غلام خدمت کے لئے دیا ہوں یہ معاوضہ کچھ کم نہیں،

آخر کار کے پاس ایک نہایت خوبصورت اور بے جل گھوڑا تھا۔ اور اسے لوگ مرگ گھوڑا دیکھنے کیلئے آیا کرتے، عربوں کو مہینہ اعلیٰ اس کے گھوڑی رکھنے کا شوق رہا ہے اور عربوں کے گھوڑے دنیا میں اپنا نام ہی نہیں رکھتے لیکن یہ گھوڑا تمام ملک عرب میں اپنا نام ہی نہیں رکھتا ہر جسے مالدار آدمی گراں بہا قیمت بھی چاہے کر چکے تھے لیکن شیخ احمد اس کو چھینا پسند نہیں کرتا تھا۔

ایک دفعہ کسی میدان کے موقع پر بہت سی لوگ بڑھ گئے اور اسے اگر ایک مقام پر اکٹھے ہوئے عرب کے میدان میں تیرا انداز میزہ بازی اور گھوڑ دوڑی دیکھنے کے قابل چیز بنی ہوئی تھیں عبد اللہ ہی اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر میدان کے چند نوجوانوں کے ساتھ میدان گیا لوگ یہ مدعیہ لفظ گھوڑا دیکھنے کیلئے ایک دو سو برسے بڑے تھے، دیکھتے تھے لیکن طبیعت یہ نہ تھی۔ ایک تہذیب کے شیخ نے عبد اللہ سے کہا گھوڑا دیکھنے میں واقعی بہت خوبصورت ہے لیکن اس کا کوئی وصف بھی دیکھاؤ،

عبد اللہ! یہ وصف کیا کہے کہ گھوڑا دوڑ کے میدان میں کوئی گھوڑا کی گراؤ کو نہیں دیکھتا مشیہ! یہ تو شک ہے لیکن کوئی خاص خوبی بھی ہے؟

عبد اللہ۔ جو کمزور نہیں وہ بھی رکھائے دیتا ہوں آپسی وقت میری گاؤں کی طرف جہاں میں اس سہیل سے ہے جے جائیں اور دیکھ کر گھوڑے کو میرا انتظار کریں اور اپنے خدام کی گہری کہ وہ مجھے لہری سے کچھ دور ہاتھ پاؤں باندھ کر چھوڑ آئیں۔ اور وہی کریت میرا گھوڑا بھی ساتھ لے جائیں۔ پھر کہیں کہ گھوڑا مجھے کس طرح گھوڑا بتاؤ لیکن میدان میں جا کر گھوڑے کو چھوڑیں وہ خود ہی مجھے تھما کر لے گا۔

شیخ نے عبد اللہ کی تجویز پسند کی اور اپنے دو چار خدام کے ساتھ عبد اللہ کے گاؤں کی طرف روانہ ہوئے، جہاں میں بہت سے لوگ بھی یہ تا نہ دیکھنے کیلئے اس کے ساتھ ہوئے۔ جب ان لوگوں کو گئے گھوڑے پر پہنچ کر عبد اللہ شیخ کے ایک دو خادموں کے ساتھ سستی سے کچھ فاصلہ پر آیا۔ ایک نے تو گھوڑے کو بچھڑے کہا اور دوسرے نے عبد اللہ کی مشکیں باندھ کر اسے زمین پر لٹا دیا اور پھر ان میں سے ایک گھوڑے کو نیلے میں لے آیا۔ اور دوسرا یہ تماشا دیکھنے کیلئے وہیں کسی جگہ چپ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گھوڑے کو اس نے گھوڑے کو چھوڑ دیا۔ گھوڑا بہت سستی میں جس جگہ پہنچا۔ جہاں عبد اللہ زمین پر پڑا تھا اور اپنے مالک کے پاس جا کر گھوڑا ہو گیا

عبداللہ لوں تو عہدوں دیکھا میں نے گھٹا کس طرح لیا ؟
عبداللہ بے باجو دیکھ کر حیران رہ گیا اوپر ہر لولا
”تھیر دیک بات سننے جاؤ“

قاسم ! اں بول لیکن وہیں سے کھڑے ہو کر۔ تم نے دھم اٹھایا تو میں علا،
علیہ ! نکرمت کرد، میری بات سنو، اگر کوئی بات بوجھے کہ عبداللہ سے گھڑا
کیسے لیا تو مت کہنا کہ زب دیکر لایا ہوں ایک مسلمان کی شان سے یہ لیبہ
ہے کہ وہ ہو گا یا زب سے کام لے،

عبداللہ کے یہ الفاظ سننے ہی قاسم گھڑے سے اتر ا اور علیہ کے پاس آکر
باگ اس کی طرف بھیک کر لولا۔

سچ کہتے ہو، یہ گھڑا تمہیں ہی مبارک ہو کیونکہ جھٹ بولنا ہی سلم کی شان
سے لیبہ ہے، یہ کہا اور تارکی میں غائب ہو گیا۔

اس واقعے کے دو ایک روز بعد قاسم کے چہ ایک غمزہ آتا اب عبداللہ کے
پاس آئے اور قاسم کی محبوری جان کرنے کے بعد طالب معافی ہوئے عبداللہ نے
ان لوگوں کو صرف یہ مناجام دیکر رخصت کر دیا کہ قاسم سے کہنا کہ عبد کو اپنا بیٹا
سمجھو۔ اگلے روز عبداللہ اپنے من نا دیکر بڑے پروردگار کے شہید میں جہاں علی
زہنی بھی پہنچا اور ایک شخص سے لینے کے گہرا پتہ پوچھا، دہ شخص بولا تم کہاں سو
آئے ہو ہمیں لینے سونکا کام ہے،

علیہ ! آپ سلی کو مانتے ہو؟ اسی کہا، اں ہاں میری وہ لڑکی ہی بول گیا کام ہے؟
عبداللہ ! یہ گھڑا میری جانب سے سلی کو دیدیجئے اور کہدیجئے کہ قاسم نے شادی کی شرط
پوری کر دی ہے، میں قاسم کو بھائی کہوں، یہ لکھ کر اپنا گھڑا سلی کے باپ کے ہر دور
دیا اور گہروٹ لیا۔ سلی نے جب وعدہ قاسم سے شادی کر لی اور عبداللہ کی نیا نیا
کا گہر لہر چا جوئے لگا دیا

علیہ ! کون کہتا ہے یہ سادہ دم کہ ہے لیکن میں نے تو ہوں کہ دیا کہیں گھڑا اگر نہ چوچکا
مترجیب قاسم کہ یقین ہو گیا کہ عبداللہ تو گھڑا بیچنے کا نہیں، تو وہ رخصت ہونے
کیلئے ساندہنی پروردگار اور بولا، اب تو میں جاتا ہوں لیکن یہ گھڑا تمہارے پاس
رہنے دوں تو قاسم نام نہیں،

اس واقعہ کو کئی روز ہو چکے تھے ایک روز شام کا وقت بنا۔ لیلای خبیہ چاندنی
کے لباس میں لبوس ہو رہی تھی عبداللہ کا دستہ رہتا کہ دن دھننے کے ساتھ ہی
اپنے گھڑے پر سوار ہو کر نکلتا کی طرف جاتا، اور نماز مغرب کے بعد براہیں
خشی پیدا ہو جاتی تو گھر لوٹتا۔ آج کسی بات وہ دیر تک بارش پھرا کہ جب وہ گھر
کی طرف لوٹا تو تاریکی چھا رہی تھی، راستہ میں ایک سیٹا بنا جب عبداللہ میں شیشے کو
پاس سے گھڑا تو یہاں اسے ایک شخص زمین پر پڑا نظر آیا جو در سے بیتا ہو کر آ
رہا تھا۔ عبداللہ کو اس کی حالت پر جسم آیا اور وہ گھڑا روک کر لولا۔

تباہی تم کون ہو، غیر تو ہے؟

شخص ! سچہ پر رحم کر دو اگر ہو سکے تو مجھے گاؤں تک پہنچا دو
عبداللہ یہ سن کر گھڑے سے اتر ا اور اس شخص کے پاس گیا۔ اس کی ٹانگ پر
ایک کپڑا لٹا ہوا تھا اور مجروح معلوم ہوتا تھا، کہا دو ہوشو سوار ہو جاؤ،
شخص ! میری ٹانگ میں سخت درد ہے زخا وہی اٹھا کر سوار کرادو،
عبداللہ نے مجروح کو سہارا دیکر گھڑے پر سوار کرادیا اور جب باگ پکڑا کر اگلی طرف
چلنے لگا تو وہ شخص بولا،

تباہی ! تھیر میری چادر تو میں رکھی ذرا اٹھا لائیو،
عبداللہ گھڑے کی باگ چبڑ کر چادر اٹھانے چلا تو وہ شخص جو در میں قاسم
تھا اور جس نے شخص عبداللہ سے گھڑا چھیننے کے لئے یہ بہانہ تراشا تھا۔ گھڑا کو لڑی
لگا کر اسے چلایا اور در سے تہجد لگا کر لولا،

تفسیر و تفسیر

اس کے دیکھنے میں اس کو تار دیا کہ ”صدقت نے نفع نہ پائی“، موکل نے اس کے جواب
میں تار دیا کہ خدا پہل کر دو،

تھے تباہی جو کر گیا ہے؟ نفخا۔ گھر میں باا در ماں کہا کرتے ہیں با نچھال
اور میں سید ہوتا ہوں تو چھال اور چھال میں سواہ نامہوں تو تین سال،

باب ! اور کیا حرکت ہے کہ گھڑے پر سوار ہو اور ماہ میں کاغذ اور پیل ہے؟
انور ! ماسٹر صاحب نے کہا تھا۔ کوکل گھڑے سے چھینوں لکھ لانا۔ لیکن گھڑا
بٹا ہے۔ لکھا ہی نہیں جاتا۔

ایک سے پہلے مقدمہ میں تیرہ بیٹے سے سلی کی دوسرے شہر ملا گیا۔ چند گھنٹے کے بعد

مراتبا

(۲)

رسالہ "القرین" اہمتر مہینہ ۲ مئی ۱۹۱۰ء ۲۷ جون ۱۹۱۰ء
میں چوتھیاں رات میری جانب سے انجمن قرین گوجرانوالہ کے متعلق شائع ہوئے
ہیں۔ ان کی نسبت انجمن مذکورہ نے میرا اہمیتناں کر دیا ہے، اور میرے
شاگرد رفیع ہو چکے ہیں اور میری فہمی ان کی صحیح توجہ کے متعلق بھی ہو
چکی ہے، میں ان کو قرینی تسلیم کرتا ہوں، مرنہ ۲۷ جون ۱۹۱۰ء

دستخط

(مولوی) محمد سعید عالم نادونی گروارد ناٹو گھوٹے بقلم خود

نقل مطابق اصل ہے،

(دستخط) مولوی محمد حسین اپل ثالث مقبولہ قرین،

ایک تجویز کی تائید

نالے میں کے سنان اور جنرل کونٹوں میں
جریہ فزیدہ "القرین" کی اجالوں کی اشاعت میں ردق القوم جناب مولانا
صاحب دینی نے ایک تجویز کے سنان سے ایک لائحہ عمل ترتیب دی جو اسے خود کو جوفی
مقابلہ کیا ہے وہ ہاں میں جو کوہ متحد و متفق ہو کر اس کو سعی عامہ پہنچائے،

"ضعیف القوم" مراہمی ذہنوں کے قرینی مٹنی "عاجناب ناشی نظیر میں صاحب
نادونی نے قریشیان جناب کے نام ایک مکتوب مفتوح تحریر فرماتے ہوئے فری
اعلام کے انعقاد کی جو ہمیشہ ظاہر فرمائی ہے۔ اور قریشیان جناب کی توجہ
کو وقت کے سب سے اہم تر من حیظ طرف منہ دل کر دیا ہے وہ ہاں میں مبارک ہے

اور اس کا قول سے فعل میں آنا انہیں مزید ہی ہے، لیکن مجھے ادیت ہے کہ یہ مکتوب
مفتوح ہی تو ہم کی بے انتقامی کی نذر نہ ہو جائے۔ مبارک کہ اس سے فعل میری تمام
اپلیں، مسرتیں اور تجویزیں تو ہم کی بے اعتنائی کا شکار ہو چکی ہیں۔ وہ سب تو اپنی
سراہری سے مجھے بہت دفعہ ایسا کیا، لیکن میں ذہن سے بزرگ رہ کر کہیں
سے کبھی یاس نہیں ہوا اور ہمت اپنی تو ہم پر اس کی جنت کے نزول کا ہے انا

منظر ۱۔

فضیلت چاہ شرف و متکلف مولانا محمد علی صاحب صلیقی میرا تو قرین امیر
السلام حکیم رحمتہ اللہ علیہ کہتا، انجمن قرین گوجرانوالہ اور مولوی محمد سعید عالم صاحب
نادونی کے درمیان جو تنازعہ رہتا ہے میں نے اس کے متعلق چیزیں ثالث مقبولہ قرین
بائستغاثے طوفان مضیقہ کر دیا ہے اور قرین سے جو تجویزیں حاصل کی گئی ہیں ان کی
نقول برفیق اشاعت رسالہ "القرین" ارسال خدمت ہیں۔ چونکہ یہ سنانہ قطعی
طراز باسبب ہو چکا ہے اور قرین کے درمیان اس بارہ میں صفائی ہو چکی ہے اس
کے تکلیف دہا ہوں کہ نقول متذکرہ اپنے بریدہ ہندو کی قرینی اشاعت
میں شائع فرما کر ہر منست فرمائیں، والسلام

گوجرانوالہ ۲۵ جون ۱۹۱۰ء
آپکا صادق و مولوی محمد حسین اپل لی۔ ۱۱۰۱
ثالث باخیر

(۱)

انبار قرین لاہور طبع ۱۴ مارچ ۱۹۱۰ء میں ڈاکٹر مروج الدین
کے بیان کے حوالہ کی بنا پر شائع ہوا ہے کہ منشی غلام غوث سابق صاحب
قرین گوجرانوالہ بعد ۲۷ مئی ۱۹۱۰ء کے انجمن قرین سے نکال دیے گئے ہیں
کیونکہ وہ قرینی نہیں، میں بحیثیت پریذیڈنٹ انجمن قرین گوجرانوالہ سر
مذکورہ بالا کی قطعی تردید و تکذیب کرتا ہوں اور اس کو ساقط الاعتبار قرار
قرار دیتا ہوں اعتراف کرتا ہوں کہ صاحب سابق صدر مذکورہ دیگر مستغنی شدہ
ارکس انجمن خارج نہیں گئے۔ بلکہ ان کی خواہش کے مطابق ان کے
استغنیہ منظور کئے گئے ہیں اور میں اس امر کو تسلیم کرتا ہوں کہ وہ سب قرینی
المن ہیں ۲۲ جون ۱۹۱۰ء

دستخط

(مولوی) غلام علی قرینی صلیقی، بقلم خود

نقل مطابق اصل ہے،

(دستخط) مولوی محمد حسین اپل ثالث مقبولہ قرین،

۱۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،

دو ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۱۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۲۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۳۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۴۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۵۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۶۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۷۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۸۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۹۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۱۰۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۱۱۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۱۲۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۱۳۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۱۴۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۱۵۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۱۶۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۱۷۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۱۸۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۱۹۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۲۰۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۲۱۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۲۲۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۲۳۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۲۴۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۲۵۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۲۶۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۲۷۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۲۸۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۲۹۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۳۰۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۳۱۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۳۲۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۳۳۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۳۴۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۳۵۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۳۶۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۳۷۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۳۸۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۳۹۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۴۰۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۴۱۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۴۲۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۴۳۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۴۴۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۴۵۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۴۶۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۴۷۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۴۸۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۴۹۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۵۰۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۵۱۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۵۲۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۵۳۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۵۴۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۵۵۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۵۶۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۵۷۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۵۸۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۵۹۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۶۰۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۶۱۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۶۲۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۶۳۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۶۴۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۶۵۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۶۶۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۶۷۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۶۸۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۶۹۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۷۰۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۷۱۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۷۲۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۷۳۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۷۴۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۷۵۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۷۶۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۷۷۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۷۸۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۷۹۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۸۰۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۸۱۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۸۲۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۸۳۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۸۴۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۸۵۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۸۶۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۸۷۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۸۸۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۸۹۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۹۰۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۹۱۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۹۲۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۹۳۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۹۴۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۹۵۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۹۶۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۹۷۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۹۸۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۹۹۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،
۱۰۰۔ ممبروں کے اخبار کا نام ہے،

ایک خط کا خلاصہ

:- تاحی زہیر حسین صاحب خدا ان کو بھلا کر صلیح حال اللہ
 شہزادہ ہندی تین کیسے جو درمندا آپس کر ہے میں وہ پھر کو بانی کی طرح بہا دی کا اثر کہتی
 میں سیکر بلز ان ترقی کا دل تیرے ہی زاید وقت واقع ہوا ہے اس حکومت جمہور کا جادو کر
 گیا ہی اور اتنا اثر کر گیا ہے کہ وہ اپنے غفا در مضار پرورد کر کے قابل ہی نہیں ہی اور ہر کو
 اور موت کی نیند سوچے، صاف کہہ دو اگر میں صاف صاف الفاظ میں یہ عرض کر دوں کہ
 اس بغیر قیام کی بھاری کیسے لغوں کا نسخہ لگا کر نہ ہوگا یہاں کہتے ہیں کہ یہی ضرورت ہے
 تاحی کی تجویز متوال ہے کہ اس ہی جو، میں نے اپنی تعلیمی دورہ میں بعض مقامات بعض
 اصحاب کی گفتگو کی، اس کی بھی بعد ہوا ہے اور جو کہ یہی صلاحیت رکھتے ہیں میں
 مافروہ نہیں کی دوسری جانب متوجہ ہوئی ملت نہیں جی، اگر کوئی خاص کام اور لائحہ عمل ہے
 میں کروں اور اس کیسے خاص داخل دہرزد پر اپنی گننا، اختیار کریں تو میں امید کرتا ہوں کہ
 زراہ نہیں تو ۳۰ فیصد ہی تو آپ کے شریک ہو سکتے ہیں ہفتس ہر کسی وقت میں اگر کوئی گننا
 حال کہلا اور پھر پراگیندا ہی ایک تو تہی جو منزل مقصود پر پہنچا سکتے ہیں ۲۴

اب تجویزیں اور تائیدیں کرنے کا وقت نہیں رہا۔ زمانہ بہت آگے چل گیا ہے
 اور جسے ابھی ترقی کی ابتدا کی منزل بھی ہے نہیں کی اس لئے عملی تائید درکار ہے
 میری تمام ہمدردیں خواہ وہ کتنی ہی ناچیز کیوں نہ ہوں۔ میری تمام امدادیں
 خواہ وہ کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہوں اور سیکر تمام ذرائع اعانت خواہ وہ کتنے ہی
 مختصر کیوں نہ ہوں، سب اس قابل ہی تجویز کی تائید جہالت کے لئے وقت میں
 میں قوم کو بیدار دیکھنا چاہتا ہوں، دشمن کے مقابلہ میں سینہ سپر تار دیکھنا
 چاہتا ہوں۔ مرسدیں کی موت کے اندر دیکھنا چاہتا ہوں اور اپنے جیسے قومی
 خوشکار دیکھنا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ میری قوم مجھے پھولے، خدا نہ
 کرے کہ مجھے قوم کی طرف سے پائوس ہو کر لکھا پڑے کہ آہ
 زویل چین رہے ہیں جگہ شریفوں کی
 جاناہ اٹھ گیا آفاق سے شرافت کا
 خادم القوم وحبیبہم زین الدینا دی

بزم تیش

ہم تجویز کی تکمیل کر دی جائے،

۴۴ :- بے بنیاد اب کمال خریدی قیام ہے، اجرن کا اخبار انکی تیشیں نصیذی
 بی راسن ہوگا، اگر کوئی صاحب آئندہ ہی کا جاری رکھنا منظور ہو تو وہ اطلاع دیں۔ تاکہ
 دی کی کی بکسی نقصان کا موجب نہ ہو، فیض حسن حبیب، ۴۵، پیر علیار تہ صاحب ۴۶،
 شریفی نعل کریم صاحب ۴۷، قومی حسین صاحب ۴۸، تاحی عین الدین صاحب ۴۹
 زینتی عیاد زین صاحب ۵۰، زینتی نیر محمد صاحب ۵۱، تاحی حسن علی صاحب ۵۲، سید فاکر
 علیہ صاحب ۵۳، محمد غلام میران تہی صاحب ۵۴، سید محمد اکرم شاہ صاحب ۵۵، میان
 کریم شاہ صاحب ۵۶،

۵۵ :- جن درمندان قوم نے خاندان سید فریدی جون کے القرض کے دی بی ہیں کہ
 اپنی ذمہ داری کا بوقت دیا، ان میں ایک صاحب سی۔ آئی۔ سی۔ ۱۰۱، سی۔ ایم سی۔ ایم
 ایک بی ہیں سی ایچ بی کلپ سٹنٹ اور ایک دیکن اداریک بیڈ کلک ہیں۔ قومی بھاری
 اور علم دوستی کا سوا نہ فرماتے۔ یہ لوگ مال مال ہونے کے باوجود فانی روزانہ کاٹنا
 موت سمجھتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں سب راجعون

۶ :- زینتی محمد نیر حسن صاحب کی مجلس کے ابتدائی اغراض کے لیے پانچویں کی امداد کا

۱ :- جن برادران گرامی نے انجن فرسیدان پنجاب کی رسمیت قبلقرائی ان کے
 اسمائے گرامی بشکر ہی درج ذیل ہیں، ۱۱، مروی محمد علیہ عالم صاحب نارتی بی اور
 ان کے گوارہ دار کوٹھے ۲، مولوی غلام غوث صاحب پشتر کوٹھ ۳، بشی محمد
 عبداللہ صاحب پٹا در ۴، زینتی محمد رمضان صاحب بخیر پورہ ۵، زینتی محمد جاننا
 صاحب ماناوالہ ۶، زینتی محمد چراغ صاحب جیل پورہ خورہ،

سکرٹری انجمن ہما

۲ :- انجمن زین کوہ اور ان کے صدر ہوں کے ہیں جو انجمن تازہ عانت
 خوشی کا مقام ہے کہ کارپردازان انجمن کی جنسٹس پر مولوی محمد حسین صاحب اپن
 بی۔ اے دیکن کی توجہ سے سمجھ گئے، انجمن کے صدر سکرٹری صاحبان اگر ابتدا ہی
 دنا اور انگریزی و مصحف کی کام ہے جسے ڈاکٹر سراج الدین کے بیان کی تردید کی گئی
 کہتے نہ جانات ناوشنگار صورت اختیار نہ کرے، تاحی حسن علی صاحب ۱۰۱، سید فاکر
 چترن، محمد مروی محمد حسین صاحب کی اس معاملہ کو کشش انہیں اور غلطی مل کرے۔
 اور انجمن انجمن برادشت اور صلح جو کی اور خدمت قوم کی توفیق، آمین،
 صدر ہمدردانہ کا مورخہ جہن اصحاب کے ذمہ اور اب الوداع ہے، بہت جلد یہی ہوں

خاندان سید فریدی کی تیشیں نصیذی، ۱۱، مروی محمد علیہ عالم صاحب نارتی بی اور ان کے گوارہ دار کوٹھے ۲، مولوی غلام غوث صاحب پشتر کوٹھ ۳، بشی محمد عبداللہ صاحب پٹا در ۴، زینتی محمد رمضان صاحب بخیر پورہ ۵، زینتی محمد جاننا صاحب ماناوالہ ۶، زینتی محمد چراغ صاحب جیل پورہ خورہ، سکرٹری انجمن ہما

۱۰۱، سی۔ ایم سی۔ ایم

In Dera Ghazi Khan The Doms or Mirasai are a low class of Mohammedans.

دیکھو گلاسری جلد دوم صفحہ ۲۷۷

In Dera Ghazi Khan the Doms or Danga are said to be an occupational group of the Mirasais, and to be the Mirasai of the Baloch tribes. In the other words they are identical with the Dom or Domb, whose name means minstrel in Balochi.

ترجمہ :- ڈیرہ غازی خان میں ڈوم یا لنگا میراسیوں کا ایک پیشہ ور گروہ ہے جو بلوچ اقوام کے میرانی ہیں۔ بالفاظ دیگر میرانی - ڈوم یا ڈومب ایک ہی میں بلوچی میں اس لفظ کے معنی مطرب و گویا رکھے ہیں۔ دیکھو گلاسری جلد دوم صفحہ ۲۵۰ اکبری جاٹ بیگنوں کا صلاح ثانی جائزہ رکھنے میں بعض ایسی اقوام کی پوری کرنے میں اور انہیں دربار کی رسم جاری ہے جس میں دیگر اکبری خاندانوں کے مرتوبوں کو دیں دینے کا رواج ہے۔ دیکھو گلاسری جلد دوم صفحہ ۳۷۷

And in practising darbara which is a custom of giving "Vails" at weddings to the Mirasai of other Akbari families.

اگر یہ درست ہے کہ سمبڑیالی کامراسی مرہٹوں کو بعض ہندی ایس اقوام کی طرف سے "دادا" کہے جانے کے متعلق چابک سٹیج پر غور و نامہ کرنا ہے۔ تو یہ لفظ دادا سے مراد اس کو منسوب کئے جانے کے متعلق سے یہ تاویلی و تفسیری میں لینی چاہئے۔ اگر کس دربار کا بہت۔ حرنے بس است۔

The Mirasai of the Kuchans is called "dada" and gets a rupee a year.

ترجمہ: کچنوں کے میرانی کو "دادا" کہا جاتا ہے اور وہ ایک روپیہ فی سال لیتا ہے۔

دیکھو گلاسری جلد دوم صفحہ ۲۵۵

Kuchans is a "got" of Mirasais,

اس قاعدہ کے اتباع میں میں نہیں؟ اور کیا یارفتوں کا یہ دیرینہ اور قدیم نظریاتی عمل ان کے سوا رکھلاں گروہ میں سے ہونیکا طرح جنت تو نہیں؟ اگر آپ کو یہ ادعاؤں پریت و ترشیت چھیننے؟ لو آپ اپنے "دام میں صبت" آگیا

اب خدام میں کس کے لگایا نہ لازم پر کی طرف ہی ترجیح ہونا چاہئے۔ زخمیر میں جبیش کو چار بائی پر دینا یا جانا ہے تو کسی معمر نبی کی حالت میں سرخ کپڑا نہائی یا مبرائی کو دیا جاتا ہے،

And in the case of an aged person the red cloth is given to the barber or Mirasai,

دیکھو گلاسری جلد اول صفحہ ۸۸۰

ہندی نزار چھانوں کی یاد شاہدوں اور ستے ناطوں کے انتہام پر مرنے والی کی کو نام نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ اسکے دیگر حصہ اور کشتہ لگے کار ہی ہیں اور اگر مرسی ہے انتہام کے لازم متعلقہ کو اپنے لئے دیں ترشیت گروہ اس پر تو ہے یہی ہیں اپنا پٹا

Marriages are arranged by the Mirasai (barber) The Chhimba (washerman) and the Mirasai (village bard and genealogist)

ترجمہ: نائی یعنی حجام چیمبہ یعنی دھوبی اور میرانی یعنی گاؤں کا بیاٹ اور لب خواں شاہدوں کا انتہام کرتے ہیں۔ دیکھو گلاسری جلد دوم صفحہ ۱۹۰ گویا انتہام شادی کے کام میں نائی چیمبہ اور میرانی بچاؤ لاگے ہوئے ایک ہی کیٹا سٹیج پر ہیں۔ کہو مرسیو! اس پر؟

بادجو دیگر جو میرانی کا ہم لب ہے لیکن زنا جو ٹپے کے توہمت کی کیفیت اور نزاکت ملاحظہ ہو کہ اگر جو شرافت سفر پر جائے اور میرانی سستے آجائی تو جو شرافتیں لٹتے آتا ہے۔

If a Chura goes on a journey and meets a Mirasai, he goes back.

دیکھو گلاسری جلد دوم صفحہ ۲۰۷

ڈیرہ غازی خان میں ڈوم یا میرانی کی ایک اسٹے جماعت ہے۔

لے کیوں کیا میرانی ایسا ہی ممکن ہے؟ سہ مرسیو! ذخیرہ کرنا۔

۵
راستہ

مساز کو جب چلتے چلتے کچھ عرصہ گزر چکا۔ تو قطع منازل سے گھبرا کر بھیج گئی۔
دشوار گذر گئی مٹوں سے اس کی آبدیانی نالردکان بھی، نشیب و فراز سے اس کے ہلکا
دجوارح فرما دی۔ نہ بے نیکی عادت نہ چلنے کی سکت۔ آفتاب بن بہر کے عالم فانی
کے عبرتناک نظارے، کچھ کرند رو ہو چکا ہو چکا تھا۔ اور اپنی آخری نگاہیں صفحہ
مستی پر ڈال کر چھپا جاتا تھا۔ بیور کی آوازیں چند لمحہ کیلئے اس کا دل بہلا سزائی تھیں
اس کے بعد ایک سنا چھا جانو لانا تھا۔ اس تنہائی کے عالم میں مسافر کے دل پر مگر
غم کے بادل اندھ کر آئے۔ عزیزوں کی یاد ایک تڑپا دینے والی سبھی تھی۔ جو ہر زمانہ
اس اندھیرے میں جھکتی تھی۔ اس کی آنکھیں شفق شام کے خون میں لگیں تھیں
اور چہرے پر انتہا درجے کی مادیسی۔ اس کجی کی حالت میں اسے اپنا دھن تکان کرنے
کی فکر دل میں پیدا ہوئی کہ اس کی جستجو نہ لگا میں جاؤں دلظرف دور لے گئیں اور
بڑھک کر قدموں پر آئیں اور تھوڑا سا راہ کے چکر کہ وہ گامزن تھا کوئی فتنہ نہ پانا
تو سے سے یوں گرا ہوا۔

میسرے فنی اتری غریزی فامت کی طرح داز ہو۔ تیرے پیر و خم زلف سے
تے کی طرح کم نہیں۔ تیری آنکھیں ایسی ہیں جن میں ان دنوں توڑ کر جانتے ہیں
کشتلے جو ہر راہ کو کھینچنے جاتے ہیں۔ تیری معافی ساز کی انتہا فحشی اور
تیرے کانٹے پہلو کے خاموش کیا تو بتا سکتے ہیں کہ ہر ذرہ کو تیری تلاش کیوں ہے،
ہو نا ہوا مسافر تجھے کیوں دلتہ تہا ہے۔ تجھ میں کیا ناما تیرے کوسا فرما کہ تیرے تیری
حرف ہی انتہا ہے۔ حال کا کہنے غاشی۔ بے سر دسانا۔ تنہائی۔ جدائی، تیری رائے
کا ادرین انعام ہے مگر یہ بھی ان ہر ایک چکر کو تیرے لئے چوڑے کو راضی ہو جاتا ہے
اور اگر کچھ بوجہ (داز راہ) بھی اسے اپنا تیرے تو اسے گوارا ہے اسے یاد ہے
کہ تو اس کا بوجہ ہلکا نہیں کر لگا اس کا ہاتھ نہیں ٹاٹا گیا۔ یہ کچھ ہوتے سائے
اس کا منہ تیری طرف ہو کچھ نہیں ہو سکتا۔ کیا تجھے اس سے پہلے کبھی مسافر
کے حال پر حسم آتا؟ اگر نہیں تو آج نہ اکٹھے میرا اس تنہائی میں مٹوں ہو
اور میرا غم غلط کرنے کیلئے کچھ راہ کا اف کر دے کہ آخر تجھ میں وہ کدو فونی ہو
دیکھ میں کن ہوں میں جب گھر میں ہوتا تو کچھ ہوتا مگر تیرے ساتھ مل کر کتا
ہو گیا۔ آدام کے بے لگام اور راحت کے حوصلے زحمت اپنا راہوں۔ تو دیکھتا ہو
کہ اس وقت میں ہوں اور میرے ہی بے بسی اور تو ہے تیرے سنگی، میں تو ہنگ

کر رہ گیا ہوں مگر تو ابھی تک ایسی بے پردا ہی سے کوہ و دیا۔ فتنہ جس طے کر
رہا ہے۔ دیکھ بن بہر کا سٹکا ماندہ ہوں، بہر کا ہوں، پیاسا ہوں، آگے
رات ہے اور رات کی خاموشیاں ایک شو کا عالم ہو گئی اور یہ ناؤں دندوں
کی پڑ ہوں آوازیں ہو گئی اور ضیف جاں، جن دھن سے اب بیٹا ہوں،
بہوتوں کی شکل جھٹا کر اس کے جھنگل کی ہر ایک چیز میری کہلے کو دور ہو گئی۔ او
تو بے حس و حرکت پڑا مچکا اور تیری اس وقت کی سفیدی سیاہی میں تنگ
لباس میں سری فکر میں ہو گئی۔ ادب بنا وہ تاب نہیں رہی کچھ تو بولی کیا تجھے
ستنا ہی آتا ہے یا کچھ اور بھی۔ تیری انتہا نے ابتدا کو بھی بھلا دیا۔
مسافر کی پنج بکار سے وادیاں گونج اٹھیں۔ پیدائش کا پ گئے۔ تھساں سے
آوازیں آئے گئیں،

یہ کاکٹ سے بھی سرسراٹ پیدا ہوئی اور آواز آئی کہ او مسافر! گھبرا
کیوں گیا۔ اگر تیرے پاس زاد راہ ہے تو سیدہ چلتا رہ، دیکھنا دھن با میں
ہزاروں ایسے موجود ہیں جو تجھے میری طرف سے بے پردا کر دیں گے۔ ان کے پاس
عیش و عشرت کی خوشنا نصیبی اور دلوں کے دھن سے دھن سے، وہ
تجھے کئی سبز باغ اور باغوں میں خوشنما پہل اور لذت ہیں لکھا ٹینگے چھلنگی
مگر دیکھنا ان کی طرف نہ دیکھنا۔ یاد رہے چہ تیری خبر نہیں۔ وہ پہل میرے کانٹوں کو
اچھے نہیں۔ ان پہلوں میں فلت اور بے جوشی کی وہ نہر ہے جس کے لئے بنام
اس ہے اور بیکے کانٹے ترے لئے حیات کا والی کے اسباق میں کہ سنا
حقیقی نے جو تجھ کو تیرے ی نسبت زیادہ جانتا ہے اور تجھ پر تیرے زیادہ فہرین
ہے مگر تیرے میں سمجھنے میں ستا نہیں ہوں آنا ہوں اور منزل مقصود تک
پہنچا تا ہوں جو میری انتہا ہے اور ابت کا پتہ خود لگائے نہیں تو کمر مت ہانڈ
اور چل۔ دیکھ دھن منزل تیرا سے سامنے ہے،

(ربنا اھلکنا لے صراط المستقیم)

نوشہ

(مولوی، امیر علی قادری، رشتی فاضل،

عذر

میری عداوت کا سلسلہ ہنوز ختم نہیں ہوا پرس مجید مسکن کو اپنا پڑا مکرزی
کچھ سے کام نہیں ہو سکتا۔ یہی سبب کہ الفریقین کچھ تاخیر سے شائع ہوا ہے
روشن

اخبار و حوادث

سفارشات اور بندوں کے شعلے جو سفارشات کی تھیں۔ بندوں کے خیال میں وہ سراسر سسلیوں کے لئے سفید نہیں۔ چنانچہ ٹریبون گلنٹا ہے۔ کہ یہ۔ سفارشات پنجاب کے غیر مسلموں کے لئے غلامی کا پروانہ ہے۔ اور قریباً چھوڑی آئیں حکومت خود خفیہ کی یا سورج کے سراسر سسلی ہیں۔ دراصل ہندوستان کے سیاسی بلڈر جرم و سبکی کے ساتھ کسی معاملہ پر غور کرنے کے قابل نہیں رہا۔ انکی سفارشات کی اگر ایک تائید کر دیا جائے تو دوسرا اثر یہ ہو سکتا ہے کہ وہی طرح ہندو پرولٹ کا مسند ہے۔ ہندوستان کی قسمت کا آخر کیا فیصلہ ہو۔

فسادات محرم انیسویں صدی کے آخر میں فسادات میں محرم بڑھنے لگا۔ فسادات گھبر میں آئے لیکن زیادہ ہولناک سانحہ دہلی کی ماسور میں واقع ہوا۔ محرم کے ایک جلوس پر ہندوؤں نے حملہ کر دیا جن پر پولیس نے مجبوراً گولی چلائی جس سے سم شعلہ اُڑا اور ۵۰ مجروح ہوئے۔ دوسرے ہندوؤں کے ہجوم نے مسلمانوں کی کالوں کو جلا ڈالا جس سے پکاس ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ اسی طرح کلکتہ اور دیگر مقامات میں بھی ایسے ہی واقعات پیش آئے جہاں مسلمانوں کو ایک ایسے جہاد پر جبکہ وہ درد و غم سے خون کے آنسو رو رہے تھے۔ برادران وطن کے نظام کا تختہ شیش بننا پڑا۔ حکومت ہندو اور دہلی کی ریاست کا فرض ہے کہ وہ مفید و پرواز عطر کا مہنایات مستعدی سے استیصال کریں۔ جو کہ اپنی سیفیہانہ خیراتوں اور راندہ اربوں سے امن و سکون کا دشمن بن رہا ہے۔

رنگ میں بھنگ ۲۴ جون ایک مسل فوج کی شادی کا دن تھا۔ اس کی شام کو ملٹی کی رسم ادا کی گئی۔ شادی کے بعد دو عورتیں اڑے اڑے گائے سے اتر کر دہلی کے گھر داخل ہوئیں۔ اور انہیں رات گئے کے بعد لے کر گھر میں سے ایک دہلی کی لڑکی لے کر گھر میں لے آئی۔ اور مدت سے اس کے ساتھ تعلقات محبت قائم ہیں۔ چنانچہ ہم جنہیں اس حقیقت سے آگاہ کرنے کی غرض سے یہاں آئی ہیں۔ وہیں بھی فریب ہی سب قہر من بھی نہیں۔ جب اس نے پوجا جلائی۔ تو کہا جاتا ہے کہ یہ نفس آگیا۔ یہ قہر منا کر فوراً وہیں چلی گئیں۔ اور وہیں کے گھر میں افواغی بیخ کنی ہوئی۔ اور ان کی اس لڑکی کی پروا نہ کرتے ہوئے۔ دہلی کے بعض لواحقین اسے بیاہ دینے پر رضامند تھے۔ لیکن وہیں نے خود شادی کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ شادی

شہر بارہن کی اسلام نازن ہند کے دلوں کے شہنشاہ و علمبردار معذور نظام خلد اللہ پنجاب میں آئے۔ مگر وہ نومبر آئندہ میں لاہور رفتی افروز ہوئے۔ اسے ہیں مانجمن حمایت اسلام لاہور مسلمان پنجاب کی طرف سے شاندار استقبال کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ استقبال کی کمی کی ترتیب و تدوین مل میں آ رہی ہے۔ دہلی مہاراجہ کی اس استقبال کے اگلے کئی ہونگے۔

افغانستان ایچ حالات کسی کو معلوم نہیں۔ اخبارات بھی سنی باتوں کی بنا پر بھی سنی کی جگہ اور جہل نادراں خاندان کا حامی و مددگار ہوا کی فتح و کامرانی کی خبریں شائع کر رہے ہیں۔ ان حالات میں افغانستان کے متعلق کوئی کے ساتھ کو نہیں کہا جاسکتا کہ کیا ہو رہا ہے۔

ریٹھاؤں کی ایک جگہ آبادی میں ریٹھاؤں کے دوران میں ہندوؤں و مسلمانوں کے درمیان اور مسلمانوں کا استعمال کیجئے کی قریب دلائی۔ اگر ہندو مسلم لیڈران اپنی اپنی قوم کو کسی قسم کے مفید مشورے دیتے رہتے تو ہندوستان میں بنگالہ اور آری اور خوزیری کی جگہ پر گرم بازاری ہو سکتی ہے۔ وہ کسی شریع کی محتاج نہیں۔ بہتر ہے کہ سورج و نبرہ کے خیالات کو ترک کر کے اپنے وقت آزمائی کر لی جائے۔ جو بڑے سو پائے۔ افسوس کہ یہ رہنماؤں کی حیثیت۔ قیامت خیز مشرئی بنگال اور نام میں پیچھے و لوں قیامت خیز سیلاب نے **طغیانی** صد ہا انسانوں کو بھنگ امل کا لقمہ بنا دیا۔ ہزاروں بے خانہ خانہ اور بونگے گئے بھر رہے ہیں۔ ریلوے اسٹیشن ڈوٹے گئیں۔ سڑکیں خراب دستہ ہو گئیں۔ ہزاروں ایکڑ زمین کی فصلیں اور غریب دیہاتیوں کے بے شمار مکانات تباہ و برباد ہو گئے۔ اس قسم کے حوادث و نوازل غافل انسان کو متنبہ کرنے کے لئے ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اور انہیں انہم لغتوں کی کل عامر حوۃ او حوتین غم (ایو یو) کا دلچسپ ذکر کرنے کیا یہ لوگ اتنی بات بھی نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک بار دوبارہ مسئلہ مصیبت ہوتے رہتے ہیں۔ اور نصیحت نہیں پہنچنے نہیں مگر دعویٰ اپنے اعمال پر غور کرنے اور ان میں اصلاح کرنے کی توفیق عطا کرے اور ان حوادث و نوازل سے بچا کر۔

پنجاب میں کیٹی کی انتہا ساہن کیٹی کی اکثریت نے آئندہ اصلاحات

سے قدرتی طور پر گیس کئے گئی۔ جو ریورس ٹینشن میں روشنی کرنے کے لئے
جسولی جاتی ہے۔

سائنسدان کبھی کبھی یہ خواب دیکھا کرتے ہیں۔ کہ حضرت انسان کبھی
وقت محض ہوا سے دی قوت نامی حاصل کیا کرے گا۔ جو اسے خدا سے حاصل
ہوئی ہے کسی حد تک ان کا یہ خواب پورا ہو گیا ہے۔ کیونکہ ہوا سے ہزارینوں
کو زئیر بنانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جس سے فصل کئی گنا زیادہ ہونے
لگی ہے۔

افغانستان میں نہیں انارے کے کلاٹ کا پوسٹ کر رہے ہیں۔ یعنی کھیل یا ہر سڑ
اُستبار کا ایک پورڈ حال ہی میں لنڈن میں لگایا گیا تھا۔ جس میں تیس
ہزار روپے لگے ہوئے تھے۔ یہ پورڈ پانچ سو فٹ لمبا اور سٹ چوڑا تھا۔
ایکسٹنٹی حال ہی میں دھماکا ہوئی ہے۔ جو چوروں کی آواز سن کر خطرے
کی گھنٹی بجھا دیتی ہے۔ اور ایسٹ روٹن کر دیتی ہے۔

فردوس ایک ایسی فہرست کا مجموعہ ہے، جسے شیخ زین العابدینؑ نے
پنے درجہ ہوں جو قوی دور اور حسلی ذوق دیکھنے ہوں، ان کی نصیب ہو جاوے ایک
گاہ سے دوسرے زیادہ نام لئے جائیں۔ جو احباب سوسوام کی ایسی فہرست
اسال کر س گئے ۷۰ ماہ کے لئے الفرقین ان کے نام معاف جاوے کہ وہاں جا
اسبارہ میں جو خطہ کتابت فیج الفرقین کے پتہ پر کریں،
نوٹ در رسم الفخر صاف اور واضح ہوئی جائے، "مینجی"

معلومات عجیبہ

سال گذشتہ امریکن نے ۹۹ کروڑ ۱۸ لاکھ روپیہ خیراتی کاموں پر صرف
کیا۔ انما ازہ لکھا گیا ہے۔ کہ جنگ عظیم کے بعد امریکہ اسے ساتھ ارب روپیہ خیرات
نکال چکے ہیں۔ اس میں سے نصف رقم مذہب پر صرف کی گئی۔ اور نصف نیممفقان
صحت اور دیگر متعل خیراتی امور کے لئے دی گئی۔ اس میں سے بعض بڑی بڑی خرم۔
نومفید ادارات مثلاً وڈرٹھی انیورسٹی کو دی گئیں۔ اور بعض رقم سے نوع انسان کی بہتر
بہتری کے جدید ادارات قائم کئے گئے۔

امریکہ میں سوسے زیادہ مستقل خیراتی ادارات ہیں۔ پھر بڑے بڑے کے گئے
ہوئے۔ سہ ماہ کی مجموعی مقدار کا اندازہ ایک ارب پچاس کروڑ روپیہ کیا گیا ہے
جس پر ہر سال نو کروڑ روپیہ کی آمدنی ہو جاتی ہے۔ یہ روپیہ ضرورت مندوں
اور محتاجوں پر صرف نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ترقی تعلیم، اصلاح معاشرت، حفظان صحت
انسداد امراض کے لئے مفید مقاصد پر دنیا کے ہر حصہ میں صرف کیا جا رہا ہے
اکثر خیراتی ادارات بیسویں صدی عیسوی کے رنج و آلام میں قائم ہوئے ہیں
مثلاً کے بعد ۱۹۰۰ ایسے ادارات قائم ہوئے۔ مثلاً کے بعد ۱۹۰۰ اور ۱۹۰۰
کے بعد ۱۹۰۰ خیراتی ادارات قائم ہوئے۔ ان میں سے کئی ادارات بڑے۔
بڑے سرمایہ داروں نے قائم کر رکھے ہیں۔

تین تین فیصد میں پانی کے لئے ایک ہجرت زمین میں گاڑا گیا تھا اس

پیام

طلبہ کا سب سے اچھا اخبار

چند سالہ ادارہ

آرود کے تمام اخبارات، رسالے، طلبہ کے پیغامات، تعلیم پر زیادہ
تعلیمی اخبارات، اخبار کے ایک شوقین شاعر، جرنل، اخبار
ناش کے مضامین اور اخباری فنکار، کہانیوں، نغموں، سونوں
ایک ایک پیغامات پر مبنی ہیں، ان کے معانی سے ایک ہی جہاں
ایک پیغام تعلیم پر مبنی ہے، پڑھتے ہیں۔

سالانہ امتحان میں کامیاب

پیام

تعلیمی ضرورت پر مبنی ہوگی

کریٹیک

بہتر ہونی میں مٹا، سکول کے لڑکوں کو ضرورت
کی بھی غور، دیکھو، بارش، تعلیم، سکولوں کے لئے
سکول کی ضرورت، اور طلبہ کے ارد گرد کے ماحول پر غور کرنا
کے لئے اعلیٰ درجہ کی ضرورت، چند سالہ صرف ماحول پر غور کرنا

پیغام تعلیم کا سب سے اچھا اخبار

قابل قدر علی ذخیرہ

کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ اس کا دنیا کی مختلف چھ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور ان کو کچھ حکایت و عظمت پر بہترین کتاب قرار دیا گئی ہے۔ قیمت یہ فی جلد ۱۰ روپے لیکن ناظرین اللہ تعالیٰ کے لئے ۱۲ روپے بلا پیش ختمہ در سار انا

منصور علیہ السلام علیہ السلام کے حکمران حضرت ابو الفضل عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات کو نبی

سیرۃ العباس

کی خبر کتابوں و انتخاب بر زبان آرد و قیمت نیز
مدار اعظم حضرت سید زہرا علیہ السلام قطب مدار کے مفصل حالات آپ کے
 خاص خاندان کے اور اہل خانہ جنتیہ بزرگ و ریشہ و نعت یہ کے ان
 بزرگوں کے حالات میں کو نسبت، اس میں دس ہے قیمت ایک روپیہ۔

مامون عظم یہی خلیفہ مامون الرشید اعظم عباسی کی سوانح عمری مصنفہ مولانا امام الدین صاحب رام گری قیامت ۸۷۱
رباعیات حافظ حضرت ذراغ حسن الدین صاحب شیرازی کی رباعیات جمع تہ ترجمہ و شرح و رسواغ عمری قیامت ۸۷۱

الحُریت فی الاسلام (اہم مسائل، پزیرد دست، بحث، موزنا، جزا، نظام
آزادی، معرکہ، لاء، تصنیف، قیمت ۱۲)

دعوتِ عمل { نہایت ضروری اور قابلِ دیدر سالہ - مصنفہ مولانا آزاد قیمت ۸/-

خطاب بہ اقبال { مولوی سید شوکت حسین صاحب شریعت علیگ سہیل
 میر صادق (ن) روزنامہ سیاست لاہور کا دلنہیز
 فارسی کلام جس میں علامہ اقبال کے فلسفہ اشک دہری پر پتے پھوسے روشنی
 ڈالی گئی ہے، عجیب لطیفہ: سنائیے، طباعت دیدہ و زیب قیمت صرف ۳۰/-

حقیقتہ الیادوت { اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قریش کا خدا نالی لقب سید
اور اس میں سے سادات نبی باطن کا لقب سید و تزیین
ہے جو لوگ سادات قریش کو شیخ کے لقب کا لقب کرتے ہیں غلط ہیں اس لئے یہ قریش
کیسے ضروری ہے کہ وہ اپنے ناموں کے ساتھ لقب سید ضرور لکھیں کتاب قابلہ دیوار
نعمتی کی حیثیت کھتی ہے قیمت فی نسخہ صرف ۳۰ روپے

حقیقۃ السیاحۃ الباشمیری { ایک اعجاز کا زیروست، معقول
سیاحت کا ثبوت } اور یہ کہ آل علی، آل عباس کی جھڑا عقل سب سادات میں
اچھا نہیں دیکھتے، لقب سے آنحضرت کے زمانہ سے آپ کا لقب ہے میں رعیت

صرف ۴

القریش بنی نمبر ۱ : اس میں شتر بنی سے جنگ کریم کی مصلیٰ اور صلہ رحم
 کے سوانح حیات و فضائل پر فنی معانی کو کھنگینے
 میں۔ لغت، شذرات، رخصت، ماہ سیح الاول، ولادت، آنحضرتؐ، ہجرت،
 آپ کی تاریخی فعالیت، ایک چرچا کا فوق و دیر، آپ کا سب سے بڑا معجزہ آپ کے
 فرامین، صبر و شکر، صفو، صلہ رحمی، ان سلام، رسول کریمؐ نے کیا کیا اور ایک
 چٹا گستاخی کی سزا، دیر و مقام، رمضان، دلچسپ اور قابل دیریں، یاد گار طعنت
 و کتابت دیدہ، غریب، امردوق رنگین، روشنی الہی کے نولوستے میں غیب کے عقیقہ
 خاص، غرض خاص، انخاص، تمام کے ساتھ نشان کی گائیڈ، ناز
صدیق نمبر ۲ : سیدنا محمدؐ، حضرت ابوبکر صدیقؓ، منسکے فضائل و اخلاق
 اور اثنا و لطف کا وہ جامع الاولیاء صاف مجموعہ جس سے نفوس انسانی کے حالات
 و تربیت کی اصلاح، تکیس، زبرد تقویٰ، عقلمند و عفاف، احسان، رحم و بخور
 عزم، ذہانت، اثنا و لطف اور غیرت و استقامت کا سب سے قیمتی پارا لے۔

القریش نظام نمبر ۱
 اس میں دولت اصفیٰ کا تحفظ تاریخ اور دکن کے مروجہ
 فیما بین دواہر الزلزلہ کی لاش علیحدت سرسری عثمان خان
 انارالدہرہ کے فضائل شہر یادی پر ایک مبسوط تاریخ لکھی گئی ہے۔ اس میں
 دولت اصفیہ اور سرکار مغربی کے تعلقات اور دوستی کے ابتدا اور حصار انگلیسی
 ۱۹۵۷ء کے زمانہ سے اس وقت تک کے تمام جہت تاریخی حالات نہایت خوبی
 کے ساتھ جمع کئے گئے ہیں۔ نظام نمبر واقعہ سر نہایت عزیز می دوست شاد
 کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ ریو کاٹن، مملو سے پڑھے۔ جو اداؤں دولت ضعیف
 کے لئے ایک اجاب تحفہ ہے۔ قیمت۔ وراثتی فی نسخہ ۸

پیامِ امین { یہ لاجواب کتاب صد انگیزی جرئی فرامیسی ہنوستی اور چینی کتابوں کا انتخاب ہے قرآن کریم کے متون علیٰ معنویات کے خیالات کا بیان ہے کتاب پاک کی نسبت دنیا کا اعلیٰ دماغ کیا رائے رکھتا ہے؟ دنیا کی کس کس زبان میں کلام پاک کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ یہ ترجمے کب اور کہاں کہاں سے شائع ہوئے۔ قرآن کریم کی محلاتِ دنیا میں کون کون فرامی سے اور کون کون پھیلے۔ ان سوالات کا صحیح اور حقیقی جواب صرف پیامِ امین ہی کے اوراق میں مل سکتے ہیں۔ ان میں شتر کے قریب دنیا کو نامور مورخ مضمون اور نامور لوگوں نے قرآن کریم کی عظمت و وحدانیت کی زبردست شہادت دی ہے۔ ملکہ مکند و راکار بن مولانا حمید سعید صاحبِ عالمِ جمیعہ (العلماء ہند) خواجہ حسن نظامی علامہ راشد لائبریری، جولا تاد اور دہلی، مولانا یعقوب خان و فوہزم نے اس کو بے حد پسند کیا ہے۔ ان کی رائے کے اس کتاب نے لا بہتیت کے منتہی مثا دئے ہیں اور محدث حاضر کی تمام ضروریات کو درکار دیا ہے۔ تمام امین

فہرست کتاب قانونی

مجموعہ ضابطہ فوجداری { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۹۸ء جو ۱۹۲۸ء کی ترمیمات اور اصلاحات کے ساتھ مکمل قیمت فی جلد چارہ۔

مجموعہ قوانین تعزیریات { لینے ایکٹ نمبر ۴۴ مستند و مطبوعہ ۱۹۲۸ء اور اصلاحات مطابق ترجمہ گوشت قیمت فی جلد چارہ۔

قانون شہادت { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء مطبوعہ ۱۹۲۸ء اور اصلاحات و ترمیمات کے ساتھ قیمت فی جلد ۱۲۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت فی جلد ۱۲۔

شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت فی جلد ۱۲۔

شرح قانون جوار و وقف علی الاولاد { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

شرح قانون ہندو مات نمبر ۱۸۷۲ء { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

شرح قانون رجسٹری ہند { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

شرح قانون میعاد و سماعت ہند { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

شرح قانون سود و نا واجب { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

شرح قانون تعزیریات ہند { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

شرح قانون نابالغان نمبر ۱۸۷۲ء { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

شرح قانون انتقال جائیداد { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

شرح قانون شرع محمدی { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

شرح قانون انتقال ارضی زرعی پنجاب { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

شرح قانون مالکدار ارضی زرعی پنجاب { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

شرح قانون نقل و عینانہ پنجاب { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

شرح قانون وراثت ہند { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

شرح قانون شہادت ہند { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

مجموعہ کتب امتحان عرائض نویسی پنجاب { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

دبیرہ ۱۸۷۲ء و دبیرہ ۱۸۷۲ء قواعد و نمبر ۱۸۷۲ء { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

دبیرہ ۱۸۷۲ء و قواعد و نمبر ۱۸۷۲ء { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

گنجینہ عرائض نویسی { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

گنجینہ و تفسیر نویسی { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

مجموعہ کتب امتحان امید و ایمان پٹوار نمبر ۱۸۷۲ء { لینے ایکٹ نمبر ۱۸۷۲ء قیمت ۱۲۔

دنیا کے اسلام و عیسائیت { عیسائیت کی طرح ایک ہزار سال سے اور اسلام کو کیونکر برہنیت کی کہ وہ کرسٹی کی جڑی ہے۔ اس کی پوری کیفیت اس نادر تالیف میں ملے گی قیمت صرف ۶۔

مجموعہ کلام مشبہل { مولانا شبلی کے اردو کلام کا مجموعہ جس کا ایک ایک شعر اس میں شہنوی مسدس قومی و سیاسی نظیں غزلیات اور قطعات غزلیہ ہر زمانہ اور ہر صنف کا کلام موجود ہے قیمت ۱۰۔

وجدانی نثر { (سورہ لہزار) اہل اللہ کے راز و نیاز و سوز و ساز و سکو و اضطراب و حال و حال اور وجد وصال کا ایک لازوال و حالی خزانہ قیمت فی جلد ۱۰۔

اذکار الشیعہ { مصنف مولوی حافظ تاج الدین صاحب مفتی نجانی نظم کا بہترین نمونہ ضابطہ کتاب ہے قیمت ۸۔

الفاروق { خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مختصر سوانح عمری۔ اسلامی نثرات اور تاریخ اسلامی کی شہادت و منظر و منظر نامہ شہابی مرحوم کی بہت مقبول تصنیف قیمت ۱۰۔

مسدس حالی { مولانا الطاف حسین صاحب حالی کی مشہور و مقبول مسدس حالی قیمت ۱۲۔

قال اللہ { حقوق العباد و ذرائع کار و بار و دینی طرز معاشرت کے متعلق قرآنی احکام مع اردو ترجمہ قیمت ۵۔

قال الرسول { حدیث نبویہ کا ضروری اور کارآمد نصاب اور باب مع اردو ترجمہ و تشریح کے قیمت ۴۔

ازواج النبی { حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا تذکرہ و مکمل سوانح و مکمل لکھائی چھاپی دیدہ زیب کاغذ سفید چمکا اعلیٰ قیمت ۵۔

بنات الرسول { حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کی مکمل و مفصل سوانح و مکمل لکھائی چھاپی نظر فریب کاغذ سفید چمکا اعلیٰ قیمت ۵۔

حامل شریف بی بی ترجمہ { ترجمہ اردو با حوالہ از شاہ عبدالقدوس برہنہ شیعہ مختصر و مفصل لکھائی چھاپی اور کاغذ اعلیٰ محلد چرمی قیمت ۵۔

حامل شریف بی بی { بی بی سائبر پر واضح اور خوش خط اعلیٰ کاغذ پر کدہ چھاپی سے مزین ہے قیمت ۵۔

ملنے کا پتہ: مینجر کتب خانہ متعلقہ "القریش" اترسہ (پنجاب)

دربارہ ۱۸۷۲ء و قواعد و نمبر ۱۸۷۲ء

إِنَّ اللَّهَ يُغَيِّرُ مَا يَشَاءُ وَيُغَيِّرُ مَا يَشَاءُ مَا يَشَاءُ اللَّهُ يُفْعَلُ

المرشد

ایک سیر
محمد علی رفیق صدیقی

جلد ۱۱ | امرتسر - ۱۴ اگست ۱۹۲۹ء مطابق اربع الاول ۱۳۴۸ھ | نمبر ۱۱

رحمۃ للعالمین

جب حرا کے غار سے چہرہ دکھایا آپ نے نورِ وحدت سے جہاں کو جگمگایا آپ نے
کف اور باطل زمانے سے مٹایا آپ نے دین کا سید ہا میں رستہ دکھایا آپ نے
حکے چکے بت پرستی کو گھٹایا آپ نے دُشمنِ حق پرستی کو بڑھایا آپ نے
بائستِ رحمت ہو ساری جہاں کی واسطے حکمۃ للعالمین القاب پایا آپ نے
کردیا شمعِ حقیقت کا اجالا چار سو ہر عالمِ تاب کو خیاں دکھایا آپ نے
آدیت پر بھی کتنا آپ کا احسان ہے نوعِ انساں کو غلامی سے چڑھایا آپ نے
جھیل کر سوختیاں لے کر ہزاروں کلفتیں صبر و استقلال کا نقشہ جمایا آپ نے

بکہ اوصافِ حمید جمع تھے آپ میں
احمد محمود و حامد نام پایا آپ نے (صلی اللہ علیہ وسلم)

مردانہ اور لکھنؤ پر واقع الیہ السلام سرسبز باغات میں ایک چھوٹی سی درخت پر بیٹھ کر نور العارفین اور سرسبز باغات میں

حکمت و معنویت

والدین کا ادب

خواجه بابر پر یہ بے بسطی
چوتھے سلطان عاضد شاہ
نصیر شاہ میں ایک دن شکو
پانی پینے کی جھگڑا ہوا ہے
اسنے میں آنکھ لگ گئی انکی
بتا خاندانے لب جگا دینا
صبح ہوئے جب ہوئے مینا
اک جھگڑا یہ آجڑہ ہے
باتہ سردی سے ہو گیا جوش
خون پانی کا آب سے لیکر
تجربہ میں پانی ہونے کی صفت
ادب والدین سے بچو !
جس گھڑی آج دل سے نکلیگی
ہوگی مقبول باب ماں کی دعا

ارشاد است

ہے خاندان تین وصال سے اسراف و تبذیر سے اور عمن کی کرشمے
اگر تیرا نام ہے
کو تیرا دستہ کی خبر دو چہ تیرا سے دست بکھریں
وہاں ان جڑا ہے جو لوگوں سے بعین رکھے اور لوگ اس سے بعین بکھریں
قلب کی حالت سکون دل میں سرشتہ اعتدال کو تیرا سے نہ
جائے دو
عنا اور فقر کسی حالت میں ہی میانہ روی ترک نہ ہو

ظلم

ایک جنگل میں دو جاں اک شیر
جاں اور اس کے ظلم سے تنگ
جس پر چاہتا ستم کرتا
جب ہوا اور ضعیف اور بیمار
لوٹری نے بھی کر دیا ستم
لات ماری گدے نے بڑھ کر دیا
دو دیا شیر و بکھر کر یہ حال
ظلم کا ہے ہی ذوقِ قاتل

اشارات

میرے موتی چاہ کر ہے نہ تیرا بیٹ
دور درائی کے واسطے کیوں اتنی الٹی
چریا تیرے واسطے لگے سہی ہل پات
قدرت چو کا سے ہی بے کر کر ہاتہ
اپنی کر نہ کچھ کریں ملک وطن کے ہیں
سوتلی بچی خود سے اور سب کا سے لہاں
چھپا کل فنا پکے گلا کل کل ہو
اس کل کل کو چھوڑے آج نہ بیکل ہو
(خواجہ) دل محمد و صاحب ایم اے
چو ظلم کرے اسے معاف کر دو خطا کا جواب عطا سے دو
خوشی میں شان فخر پیدا کر دو
نہیں سہرا پانڈ کیر ہو
گناہ گناہ حیرت ہو
نصیحت عذر سے سنکر اس پر عمل کی کوشش کر دو

اللہ کا پہلا پیام

اس وقت جبے مانڈا ایک ہو رہا تھا
جس کی ضیا میں غمراہ کبوں سجتا نہیں
وہ نور خستہ آواز میں کے دو پر
ناداں کی چوٹیوں پر نازل ہوا احسانا
دنيا کا وہ فہم سید ہوا رہا تھا
ہر شے پہ چارہی تھی عزتوں کو راستی
وہ نور میں نہ تھا غار حواء سے نکلا
ہر شے لرز رہی تھی ہر شے میں تھی بقا
وہ رہنے ہی میں نہ تھا لے کے آیا
تخلیق کی ضرورت ہر شخص کو بستا دی
اس کا پیام، پہلا پیام لایا
دنیا کو پر دکھایا تخلیق کا نتیجہ
جس نے جہاں کو ہر مہر و سیر کر دیا تھا
تخلیق کی مدد سے، توحید کی فوا سے
آخر وہ دشت آیا اب کو نصیب مسلم
عشرہ مبشرہ سے گرا دہرا ہوا تھا
ملت سے فطرتیں تھیں مذہب سے متاعاقل

چہرہ سارا کستہ، غرض میں یہ چمکا
تاریکے نظریں لیکن ابھی نہیں
نوروں میں جہاں پہرہ ک آفتاب بنکر
غبار حوائے آخر میں نور کو نہلا
آئین حق پرستی ہموار ہو رہا تھا
انگڑائی کیلئے گویا تھی حق پرستی
اں ایک فرد واحد اس کا نام سیر
تاریکیوں کی گویا دنیا مٹی ہوئی تھی
دنیا کی رہبری کا سامان لے کے آیا
راہ نجات گویا دنیا کو یوں دکھا دی
تخلیق دین حق کا دنیا میں کام لایا
دربارہ حق نکلا چہرہ سارا ایک نظر
سیراب کر دیا تھا شاداب کر دیا تھا
گو تھا ہوا تھا عالم اک صوبہ دلپاسا
احساس زرق و گہر پر ہم نصیب مسلم
عفت پستیوں میں خاموش سر دہا تھا
گراہ عذمتیں تھیں آسودہ تہاں
مسلم تو آج اپنی ملت کا پاساں ہی
مسلم کو آج اپنی ضیائیں دکھا دی

دست شرب پیام حرم دہوا کا مرکز
دل حق سے بیخبر نہاں کھکس پہاڑ جوتیں
حال بنا کو حسد ہم آہیں کفر باطل
لیکن یہ تازیانہ ہشتاد کر گیا ہے
ہشتاد ہو چکے ہیں اسلام کے ندائی
ہمت کی جستجو ہے نشت کی آرزوی
تخلیق اولین کا احساس ہو رہا ہے
آنکھیں فدا اٹھاؤ، غریبوں کا راز کچھو
کیلئے خیر میسم اعلان کفر باطل
بطلان حق کی کوشش یہ کا زنجیر ہمت
بشر! جاگ جاؤ، آج جس میں ہی آؤ
اس کا نام کر دو، اس کا کام کر دو
اسے سطر اثواب مرکز کی سمت آؤ
اس کا نام لیکر ہمت سے کام لیکر
اس کی امانت، اس کے نام پر دو
ہوتا ہے دے دانے سے جہان عزمین
نقارہ ہی نظروں مگر بننے میں بحر قلم
ہر ستر تیرا درگنجیہ جہاں ہے
ملت کو رشت کو تو پہلستان بناؤ

پامال کر چکا تھا ہشتاد دہوا کا مرکز
تصویریں مگر ہی کی ذلت رد ہو رہیں
یت کے بن کے دشمن مذہب کے ہو کے قاتل
سوئے ہر دس کو آخر سید کر گیا ہی
بیدار ہو چکے ہیں اس نام کے فدا کی
ہر ساز و حریت اب نغماں در گلو ہے
قانون ابتداء کی پیرا پس ہو رہا ہے
غفلتیں یوں کا اپنی مائل دیکھو
حق کوئی سے مگر تم کتے ہوئی ہو غافل
اعلان حق سے غفلت پہ آج کی بصیرت
حق مشائروں سے کچھ ہفتادہ اٹھاؤ
تخلیق عام کر دو، تخلیق عام کر دو
توحید کو جگاؤ، تخلیق کو بڑھاؤ
دنیا میں چین جاؤ، حق کا پیام سیکو
کیا شے ہے مال دولت جان بیک شاکر
ادراک گل سے بنے ہیں لالہ زار گلشن
جینس سے تارہ کی سازیں ستر نم

پیام ذات باری ہندوستان کو کہہ دے
ہندوستان کے کہہ دے جہاں کو کہہ دے

خان صاحب، محمد کبر خاں صاحب، اکبر میدی

نبیوں کی طرح کفار کیلئے دعا کے بدلہ فرمائی۔ یہ کسی قوم پر کوئی خاص مذہب آپ کے دشمنی کے سبب نازل ہوا۔ آپ سوائے دعا کے بددینت اپنے سخت سے سخت دشمن کے حق میں بھی کچھ نہ فرمائے تھے یہی خصوصیت تھی جو آپ تمام عالم کیلئے سراسر رحمت ثابت کرتی ہے۔ ارشاد مہیا ہے: **وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَّا رَحْمَةً بَنِي آدَمَ** (ہم نے ایک رحمت کے لئے بھیجا کہ تمام عالم کیلئے رحمت ہوں۔ یہاں تک کہ اوپر کہا جا چکا ہے کہ روزِ رحم ۱۵ء کے دو لقب آپ خاص القاب سے خدا کے رحمن و رحیم نے رحمت فرمائے۔

مقام نبوت (جسے انبیاء علیہم السلام آئے، ان سب میں نبی اُمی علیہ السلام پر علم کے سوا کسی کی شریعت ایسی حالت نامعنی ہو جیتی کہ تمام عالم کے لئے کوئی اور نبی مبعوث نہ ہو۔ لیکن اس وقت میں مرسطی علیہ السلام نے شریعت محمدیہ کو روغنِ نریت کے ساتھ کہا جب روغنِ شریعت کے بجلی کی نبوت ابواسمیر کی نفوذ ہو سکا کہ سلسلہ نبوت تمام ہو جائے، اس لئے خزانِ پاک نے صاف لفظوں میں کہہ دیا۔ ماکان ھمما ابابا احد من رجا لکھر لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین رکان اللہ، بھل شیئی علمنا۔ ترجمہ: (اے لوگو! محمدؐ خاتم النبیین ہے)

علیہ وسلم کہارے جو ان مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے سمجھے ہوئے
 آدم و نوح علیہ السلام کے بیٹوں اور اللہ پر چڑھا دیا جانے والا ہے، جو کہ اس وقت تک غیر
 نبوت کے خاص مرتبہ علی کا اعلان مقصود تھا۔ اس لئے کہ ان کے لئے سے نہیں، بلکہ ان
 نام کے کریمہ اہل محمد قائم القیام نہیں، بلکہ اہل علیہ وسلم

مِثاقِ واقرانِ نبیاء | خصوصیت بھی نبی اُنی صلے اللہ علیہ وسلم کے سبب امتیاز ہے
 کہ تمام نبی علیہم السلام سے روزِ مِثاق اُن کی نبوت کا اظہار کیا گیا۔ شہادت دلائی گئی
 تاکہ وہ شہادت دیں۔ تصدیق کریں ایمان لائیں۔ (سورہ زل عمران پ ۱)

وَاَوَاٰ اِذَا مَا مِثَاقُ النَّبِيِّنَ لَمَّا
 اسْتَبْلَغُوا مِنْ كِتَابٍ وَحَكْمَةٍ شَمْرُ
 جَاؤُكُمْ رَسُولٌ مَصْدَقًا لِمَا
 مَكَّمْهُ لَوْعَنَ بَنُو لُطَيْمٍ رَمَتْهُ
 قَالُوْا اَقْرَبُ مَرَدٍّ وَادْخُلْ عَلٰى
 ذٰلِكُمُ الصَّرِيْحَ قَالُوْا اَقْرَبُ مَا نَاوٰلِ
 نَاسْتَفِئُوْا وَاَمَّا مَعَكُمْ مِنَ النَّاسِ اَذٰنِ

اور جبکہ مجھے پیغمبروں سے وعدہ لیا کہ جسے تم کو
 کتاب و حکمت دی جائے۔ تمہارا کسب اگر وہ رسول
 آئے جو تمہاری کنایوں کی تصدیق کرے گا تو تمہارا
 ہم سب کے سب ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا
 خدا نے کہا کیا تم نے اقرار کر لیا۔ اور میں بالوں پر
 کہ ہم نے سجدہ کیا ہے۔ وہ یقین لیا یا نہ یقین ہوئے
 ہم سب اقرار کرتے ہیں۔ خدا نے فرمایا۔

بس اس افراد کے گواہ رہو۔ اور ہم بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہیں۔ سبحان اللہ

لیکون للعالمین نزیرا
(فرقان: ۱۱)

کتاب فرقان اُتاریج تاکہ سارے جہان کو
دُرانِبِ الامو۔

معیت جامعہ | قرآن پاک کی تمام تر آیات میں ہیں ایمان و کفر، نصیحت و تکذیب، اطاعت و تعصیت، محبت و عداوت، امر برائی، و عہد و وعید و فکاہ و کفر ہے۔ ان سب میں خداوند عز و جل نے لفظ اللہ کے اپنی الوہیت اور بظن رسول سے آپ کی رسالت کو ساختہ ساتھ ظاہر کیا ہے۔ اس سے زیادہ قرب اس سے بڑا کرم معیت کیا جو ممکن ہے کہ ہم کو حق و باطل پر اللہ کے ساتھ ساتھ رسول کا خطاب اپنی رسالت کا طلعہ کو واضح کر دیتے۔ ان آیات کو پورے طور

آیات ترجمے

[illegible]

رحمت عامہ | جس طرح آپ کی رسالت سارے عالم کیلئے ہے۔ اسی طرح آپ کی رحمت عامہ جس طرح سارے جہان کے لئے عام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اور

تذکرۃ السلف

حُفْلَةُ اِسْلَام کی مناف پوری

اِسپین (انڈس) کے مشہور عالم دوست بادشاہ خلیفہ عبدالرحمن ثانی کے زمانہ حکومت میں ایک نفیسہ بچی کا اس قدر اقتدار تھا کہ سلطنت کے بڑے بڑے - عہدے شل و قضا و قضاء و انتظام عہدہ انہیں حضرات کا بل کئے جاتے تھے۔ جن پر بچی کی نظر عنایت میرے تمام ملک کے دینی امور بالکل اتنی کے ہاتھوں میں تھے۔ ایک بار میرے عبدالرحمن ثانی کا روزہ ٹوٹ گیا۔ جب بچی سے کہنا کہ کفارہ کیا ہے۔ تو جواب دیا کہ آپ ساتھ روزے رکھیں چنانچہ میرے حکم کی تعمیل کی۔ بعض علماء نے بچی کے اس فیصلے پر اعتراض کیا اور کہا کہ کفارہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ بروز روزہ کی باغلام آزاد کرانے یا ساتھ ساکنین کو کھانا کھلاوے۔ اس نفیسہ نے جواب دیا کہ میں یہ صحیح ہے۔ لیکن اگر میں یہ فیصلے دیتا۔ تو بادشاہ بروز روزہ ٹوٹے۔ کیونکہ ایک بادشاہ کے لئے ساتھ فقروں کو کھانا کھلانا ایک بڑا آزاد کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔

دنیا کی سب سے زیادہ فطیم نشان اور خوبصورت عمارت انڈیا کا جب تعمیر ہو رہی تھی۔ تو امیر المومنین عبدالرحمن ثالث خود اس کی نگرانی کرتے۔ اس کام میں وہ اس قدر متنبہ تھے کہ سترائین جعد کی کنار قضا ہو گئی۔ قرطبہ کے قاضی علامہ منذر نے خلیفہ کی اس حرکت پر توجہ دلانے کی ٹھانی۔ جب خلیفہ جیسے جیسے مسجد میں آئے۔ تو قاضی منذر نے اپنے خبط میں خدا کے عذاب سے ڈرایا۔ اس خطبہ کا بہت بگبگہ اثر خلیفہ پر پڑا۔

اور وہ بہت شرمندہ ہوئے۔ مگر دل میں قاضی پر سخت ناراض ہوئے۔ جب اپنے محل پر واپس آئے تو اپنے لڑکے کو لے کر آیا۔ کہ آج میرے قاضی صاحب نے مجھے بہت ذلیل کیا۔ اسی دن خلیفہ نے اس قاضی کے پیچھے نازیر بھیجے۔ سے قسم کھائی۔ ایک دن انکم نے عرض کیا کہ اگر جناب قاضی منذر سے اس قدر رکھتے ہیں۔ تو انہیں مستبد کیوں نہیں کر دیتے۔ خلیفہ نے فرمایا کہ تمہارا جانشینی سے معزول کیا جانا آسان ہے لیکن قاضی منذر جیسے عالم کو معزول کرنا دشوار ہے۔ میں نے قاضی کے پیچھے نازیر بھیجے سے قسم کھائی تھی۔ جس سے اسے سخت افسوس ہے۔ میں اپنی قسم کا کفارہ دینے دیتا ہوں۔ اور اپنی زندگی تک میرے قاضی کے پیچھے نازیر ہو گا۔

اس کے بعد خلیفہ نے قاضی منذر کی ایک پرتکلف دعوت کی۔ جس میں تمام علماء شریک تھے۔ اور جمعہ جیسے دن قاضی منذر سے معافی مانگی تاجی صاحب نے اس وقت بھی رعایت نہیں کی۔ اور ہر ایک خلیفہ کو بصوت کرتے رہے۔ انکم میں ناصر بھی علماء کا بہت قدر دان تھا۔ اس کے عہد میں ف۔ طیبہ یونیورسٹی کے پروفیسر مشہور فقیر۔ ابو براہیم تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ وہ طلبہ کو درس دے رہے تھے کہ ایک خواجہ برائے حاضر ہو کر عرض کی کہ امیر المومنین نے محل شاہی میں فوراً حاضر ہونے کا حکم دیا ہے۔ اس حکم تھا۔ جس کی معافی ہونی چاہیے تھی۔ کسی شخص کی اتنی جرأت نہیں کہ سلطان وقت کے حکم کی تعمیل میں ایک لمحہ بھی تاخیر کرے۔ کیونکہ خلیفہ کے کسی حکم کی نافرمانی بدتر ہے۔ مگر اس مسئلہ نے بغیر کسی براہ کے قاصد سے کہلا بچی کہ حضرت امیر المومنین کی ٹیٹی سے یہی بدتر ہے۔ تو مگر قاصد نے مجھ سے ایسے وقت میں ملاقات کی کہ جب میں طلبہ کو حدیث کا درس دیتے میں مشغول ہوں۔ درس کے بعد فوراً حاضر خدمت۔ میرنگہ۔ اگر اس وقت حاضر ہوتا ہوں۔ تو طلبہ کا سخت نقصان پہنچتا ہے۔ قاصد سخت گھبرا گیا لیکن مجھ پر امیر المومنین کی نصیحت میں حاکم کے جواب کو عرض کیا۔ معذرتی درجہ بعد اسی قاصد نے مجھ فقیر سے جب کو حاضر ہو کر کہا۔ کہ حضرت امیر المومنین جناب کے جناب سے بہت خوش ہوئے۔ اور اس غلام کو حکم دیو۔ کہ جب درس سے فارغ ہوں۔ تو ساتھ لے کر امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہوں۔ امیر المومنین جناب کے منتظر رہیں گے۔

ایک بار انکم آمل کو جانا محل بنانا اتفاق سے جہیز میں پہنچ گئی۔ اس میں ایک غریب بیوہ کا جہیز بڑا ہموار تھا۔ اس بیوہ کو کہا گیا کہ یہ زمین دے کر اس نے اٹھا کر دیا۔ خلیفہ نے فرمادہ کہ اس زمین کو نہ کرنا محل بنوایا۔ اس بیوہ نے قاضی کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی نصیحت کی۔ قاضی نے اس سے کہا کہ تم جس وقت ہمارے میں افسانہ کرنے کی کوشش کرنا۔ جس وقت پہلے پہل انکم اہل محل اور بلع ملاحظہ کرنے گیا۔ تو اس وقت قاضی بھی وہاں خود ایک گھرا اور ایک خالی بورے کر گیا اور خلیفہ سے وہاں کی ٹیٹی لینے کی اجازت چاہی۔ اجازت دی گئی۔ قاضی

الوصول البنی الاھی الذی یجدوہ ذلک ما عندہم فی التواء ولا یجیل (الہم)
(مولانا رحمہ اللہ کہتے ہیں)

بہر دور انجیل نام مصطفیٰ: اس میں پیغمبران با صفت
نمود کر حیدر باؤنجل اور: بہر دور کر صوم واکل اور
باوصف تحریف و تبدیل ساہا سالانجک موجودہ تورات و انجیل میں کچھ نشانیں
باقی ہیں جنہیں دیکھنے والے کہتے ہیں: دور پتہ دے کے جتنکر نکال پیتے ہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم (الہی الامین و علی آلہ و صحبہ امین)
(شفیق رضی کان سلمہ)

ایک دفعہ اندوس سے سب پیٹروں سے تصدیق و فرار کے ساتھ شہادت دے کر
دوسرے خود بھی شہادیں اور تصدیق کرنے والوں میں شامل ہو کر گریا دوسے
کو مدلل کر دیا صدق اللہ العظیم و صدق البنی (اکر حیدر)
لقب انجی و بشارت سماویہ: ہم نے بہاں عربت انہیں خصائص کو لکھا ہے
جو قرآن مجید و فرقان حیدر سے تعلق رکھتی ہیں سادہ کتب عمادہ تورات و انجیل وغیرہ
کی بنیادات و شہادت بلکہ مضمون میں آسکتی ہیں۔ اس آیت کو کلمہ کو ختم کرنا بہرہ
تواپسے ہمارے لقب انجی کو تھامنے کے علاوہ بشارت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورتی ہے اور
تورات و انجیل میں آپ کے نام نامی دوام گرامی تک درج ہونے کا پتہ دیتی ہے

خلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حیاتی: جب کوئی ایسی بات حضور کے سامنے کی جاتی جس سے حضور کو کراہت ہوتی
تو پھر مبارک سے فوراً معلوم ہو جاتا کہ عاقلہ طیبہ کا بیان ہے۔ اگر کسی شخص کی کوئی حرکت
جی تھی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ آتی، تو اسکو نہ ہم کیسرت نہ فرماتے، بلکہ عام الفاظ میں
اس حرکت و فعل کی بجا فرمادیتے۔ حالات و معاملات میں اپنی جان پر تکلیف اٹھاتے۔ مگر
دوسرے شخص کو ازراہ شرم کام کرنے کو نہ فرماتے۔ جب کوئی مذہب و آراء سامنے آکر سامانی
کا طالب بنتا تو بغیرت سے اللہ علیہ وسلم شرم سے گردن مبارک ہٹا لیتے۔

عاقلہ طیبہ کا قول ہے کہ میں نے آنحضرت سے اللہ علیہ وسلم کی پہلی کو کبھی نہیں دیکھا
میر و سلم (آئین منہ ایک پیغمبر کی تھوہی سے اللہ علیہ وسلم کو اسکا فرض نہ تھا، وہ ایک
روز آیا۔ آئے ہی چادر آپ کے شانہ سے اٹار لی جس کے پرے پر کھڑے، اور ڈرائے لگا، بعد اطلب
و اسے بڑے نادبند ہوئے میں نے مگر غار و بی سے اتنی سے جہاز دیا جی سے اللہ علیہ وسلم
بہنس پڑے، فرمایا ہم نہیں لازم تھا کہ میرے ساتھ آؤ اس کے ساتھ آؤ طرح بڑا کر کے مجھے
حسن ادا لگی کیلئے کہتے آؤ اس حسن قناعت سکھاتے، پھر زبیدی جانب حضور مخاطب
ہوئے فرمایا اچھی تو وعدہ میں تین دن باقی ہیں پھر عرس فرمایا، اسکا فرضہ آکر دو، اور بیس
صلح زباہ بھی دینا کہہ کر تم سے، دیکھا یا آؤ ڈرائے بھی تھا۔ رحمۃ اللعالمین

جو دو کرم: آنحضرت سے اللہ علیہ وسلم ساری کبھی رو نہ دے تھے، زبان مبارک پر جرات اکل
نہ دے تھے، اگر کبھی بھی دیکھ کر پاس نہ ہوتا تو سامنے سے مذکر کرتے تو باکوئی شخص سامانی چاتا
ہے۔ ایک نے آکر سوال کیا نہ آیا میرے پاس تو اس وقت تو کبھی نہیں ہے، تم میرے نام پر
فرض سے تو پھر آتے ہمارا، دنگا، ٹرنا، زوق لے کہا کہ نہ آئے، ایکو یہ کلام بے بس دی
کہ قدرت سے بڑا کہ کام کریں جی سے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے، ایک انصاری نے
پاس سے کھدیا۔ یا رسول اللہ خوب دیجئے۔ رب انوش نامک ہے، شکستہ جی کا کیا رہے۔
جی سے اللہ علیہ وسلم بہنس پڑے پھر ہر سبک پر خوشی کے آثار اظہار ہو گئے، فرمایا جان
مجھے جی سے کہ لاٹے۔ ایک بار ایک سائل کو آدھا دستہ نقد قرض لے کر دیا۔ قرضو وہ
آئے خدا کے لئے آبا جی سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے ایک دستہ نقد دیدو، آدھا قرض
قرض کا ہے، آدھا ہماری طرف سے جو دینا کا ہے

نہا کر کے: کوئی شخص قرض مر جائے اور مال باقی نہ چھوڑے۔ تو ہم اسے ادا کریں گے
اور اگر کوئی مال چھوڑ کر مرے۔ تو وہ حق دانوں کا ہے۔
نہہ جی: اس حدیث سے کہتے ہیں کہ پردہ نشین لڑکی سے بڑھ کر جی سے اللہ علیہ وسلم میں

اعتذار

پچھلے ہفتہ میں بدلت در مسرت مصیبت میں مبتلا۔ انگریز مشن کے مطابق تبدیل آب دہرائے اکثر باہر رہا پڑا۔ اس نے عید ۱۷ جولائی اور ۱۸ اگست
کی مشاعر میں۔ سادہ زمین کرام کے اس نقصان کی کافی دہائی پیدا فرمادی جس میں ایک ایک مہینہ کی انداز سے کو بیجا لگا۔ اب آقا تو سے لکھ کسی وقت دور ہوجاے گی
پھر دہشتہ کہیں اس وقت کی ترتیب میں ہی میں کوئی حد نہیں لگا۔ اور خط کے جواب میں ہی قاهرہ اسے کہ برادران کو ہی اس عید کیلئے بھیج دے جس کے اردو سامنے

۱۱ اگست ۱۹۷۷ء - سارا سارا دہشتہ

داستان پارینہ

اسلام کا بصیرت افروز معجزہ

کی فکر کے اہل دنیا کو کاروبار میں معروض کر رکھا ہے۔

اس وقت جزیرہ مالدیپ پر عجیب خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ تمام گھانسی بند بازار سناں اور چوک و برائے نظر آتے ہیں۔ سوداگروں کی گرم بازاری اور بازاروں کی خرید و فروخت کا کہیں یہ نہیں ملتا۔ گھروں اور بازاروں میں جہاں دیکھیں لوگ سیاہ پوش اور خاموش نظر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ بادشاہی دربار پر بھی سیاہ جھنڈا باد و وزل سے بڑا اور خاموش مرکز میں نظر آتا ہے۔ اور اہل دربار پر بھی ایک سکنت کا عالم ہے۔ امراء و وزراء سب سیاہ لباس میں ملبوس افسوس سے سر جھکے۔ نظریں زمین پر لگائے اپنی اپنی جگہ بیٹھے ہیں۔ شاہ خسرو رازہ نے اس ظلم کا خاموشی کو توڑا اور کہا۔

اے دیوان سلطنت میرا دیوان ملک تھیں معلوم ہے کہ آج سال کا آخری دن ہے۔ ماورق رات کو سمندر سے ایک بلا آئے گی۔ اچھے بگے ایک دو شیرہ لڑکی بھینٹ چڑھا دی جائیگی۔ اور یہ ظلم میں رہتی آنکھوں سے ہر سال ہونے دیکھنا ہوتا ہے۔ گناہ کا فون اپنے ہاتھوں سے کرتا ہوں۔ اب تک کوئی صورت اس سے نجات پانے کی اور بے گناہ کی جان بچانے کی نہیں ملتی۔ افسوس میری پیاری ریت میری پیاری ریت کا فون ناقص ہو جائے۔ اور اسے ایک دلہن کی خوشنودی سمجھا جائے۔ وہ دلہن تو نہیں ظالم ہے۔ دلہن تو میرا ہوتے ہیں۔ وہ قہر مان ہے دلہن تو ہوتے ہیں۔ وہ زہم ہے۔ شہم ہے۔ اور غنیم ہے۔ اسے ایک معصوم کا فون کرتے ترس نہیں آتا۔ اور ہر سال وہ اپنی عادت کے موافق ہمیں شادا اور ایک دو شیرہ کو لے جاتا ہے۔ دستور الجبر سے اب ظلم دیکھا نہیں جاتا۔ میرا دل بھرا ہے کہ اب تک میری سلطنت جو اس طرح بے گناہوں کے خون جوئے رہی ہے۔ اور اب تک میری رعایا کا معصوم بندے اپنی جانوں پر ہر قسم ہیں گے۔

آج میں نے معصوم ارادہ کو لیا تھا کہ سمندر میں کودوں۔ اور اس دلیوان کی خبروں۔ مرا جواؤں کا مار دوں۔ اور دیکھ کے لئے یا تو رہا یا تو رات نصیب ہو جائے یا بچے اس اندھ سے نجات ملے۔ وزیر اعظم نے مجھے روک لیا۔ ورنہ اب تک اس امر کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ مگر یہ لکھو اور اپنی جانیں مٹاتی ہر کہہ لو قسم لیا کہ ایک دلیوان کو اس دلیوان کی بھینٹ نہ چڑھا جائے۔ اور اس دلیوان سے جو در حقیقت ایک بلا ہے۔ اور بلائے بے درماں بظاہر دلیوانا خیال کیا جاتا ہے۔

کسی اور ہاکی دور کسی جنگل کی جغرافیہ کے اضطراب کی وجہ سے بھی کسی غنیم کا خطرہ کسی دشمن کا ڈر۔ اسکی بیقراری کا سبب نہ تھا۔ اولاد کی کمی یا رعایا کی کمی اس کے طلاق کا باعث نہ تھی۔

مگر اس کا اندازہ اور چہرے بے خوابی کی جھانپوں اور غیر معمولی نگاہیں بتا رہی تھیں۔ کہ کوئی اندہ ہٹناک واقعہ درپیش ہے۔ جس شخص کو رات بھر اصرار خداری اور بیقراری میں رکھا۔ صبح کا دلکش وقت تھا۔ سارے ایک ایک کر کے آسمان سے نصرت ہونے لگے۔ باد مہانے خوشگوار دھوکوں نے گلشن کو چھایا۔ رنگس نے آنکھ کھولی۔ فچھے مسکرائے۔ پھول کھلے اور پرندوں نے مل کر سوز کی آواز نکالتی گئی۔

شاہ خسرو رازہ اٹھا اور محل کی مشرقی جانب کا دروازہ کھول کر سمندر کو دیکھنے لگا۔ آہ! اسے ظالم توجہ میرے دکھ کا باعث میری تکلیف کا موجب اور جبر ریخ کا سبب ہے۔ تیری ہی لائی ہوئی مصیبت مجھے ستاتی اور میری رعایا کو رلاتی ہے۔ تیری ہی سخت گیری ہر سال ایک جان بیتی ہے۔ اور تیری ہی پیدا کی سیولہ ہمارا عیش و آرام کھوتی ہے۔ اس نے کہا۔

سمندر خاموش تھا۔ لہریں نرم نرم اٹھیں۔ اور محل کی دیوار کو چھو کر وہاں بس ہوئیں۔ اس نے بھر کہا۔ دیکھ۔ ہر سال کی مصیبت کو شادا ہوں۔ اور میرے پاس آتا ہوں۔ جو آفت و معانی ہے۔ دھار۔ جو مصیبت لاتی ہے۔ میں اس کا مقابلہ کر دوں گا۔ ہر سال ایک لڑکی کا بیدار چڑھاؤ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ میں خود بیدار چڑھتا ہوں۔ اور تمام آنے والی مصیبتوں کا خاتمہ کرتا ہوں۔ لہریں زور زور سے اٹھنے اور محل سے ٹکرا کر جہاں بننے لگیں۔ گو یا سمندر سخت نصتے ہیں بھر کہہ میں کف بھر لیا۔ جیسے بادشاہ کی نادانی پر وادت پس رہا ہے۔ قرب تھا کہ شاہ خسرو رازہ سمندر میں کود پڑے۔ کہ کسی نے پیچھے سے آکر اس کا بازو ختم لیا۔ (۲)

دس دن کے فچھے اور آفتاب لکھ لکھ اپنی مدت بڑھا رہا ہے۔ گلشن کی طرف صبح نصارت کے ساتھ نصرت ہو چکی ہے۔ بزد اپنے خوش آنکھ چھوڑے سے خارج ہو کر ٹلش آب دودھ میں کہیں کے کہیں جا بیٹھے ہیں۔ اور ریتی

لوہی کی ماں بڑھیا نے سنا۔ آواز کیا تھی۔ ایک تیر تھا۔ جو بڑھیا کے ہمارے ایک بھائی تھی۔ جو اس کے خرم جبر پر گری اور جلا گئی۔ ایک خزاں کا جھونکا تھا۔ جس نے اس کے دل کی کوئی بڑھڑوہ کر دیا۔ اور آواز کا قصور تھا۔ جس نے قیامت پر ہار کر دی وہ بے ہوش ہو گئی۔ لوہی دوڑی آئی جہرے پر گلاب چڑھا۔ لٹخو شکلا۔ جس سے بڑھیا نے آنکھیں کھول دیں۔ بیوٹی میں آئی اور کہا۔ میرے اندر میرے گھر کا آگاہ میری آنکھوں کا مارا میری غنیمتی کی جان۔ اور میری زندگی کا راز ماں۔ میری بیٹی میری پیاری بیٹی۔ آہ تو مجھے خدا ہو رہی ہے۔ میں کسکو دیکھ کر آنکھیں کھنڈی کیا کرو گئی۔ کسکو سینے سے لگا کر دل کی آگ بجھا پا کر دے گی۔ کسے پیار کیا کر دے گی۔ کس کی بلا میں لو گئی۔ آہ تو میری ستمی سہارا۔ میرے گھر کا آگاہ اب مجھ سے جتنا ہو رہی ہے لاش میں آج سے پہلے مر چکی ہوئی۔ اور میرا اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتی۔

لوگرا مجھ کیسے پر رحم کرو۔ عاجزی فرما۔ سہنو۔ اور دو کو پہنچو۔ کیا میرے کیا علم ہے۔ کیسا ستم ہے۔ کہ میری اگلی بیٹی میری جان سے پیاری اور دلاوری بیٹی کو ناحق آواز کے گند میں ڈالا جائے۔ کیا لوگوں میں رحم اٹھ گیا ہے۔ اور کوئی میری بیٹی کو موت کے منہ سے بچا نہیں سکتا۔ کیا اس کے عوض میری قربانی جائز نہیں ہو سکتی۔ ہائے میری خبر گیری کون کرے گا۔ کسے دیکھ کر میرے دل کو تسکین ہو سکتی اور کس سے باتیں کر کے دل بھلایا کر دے گی۔ آہ میں نے بڑی مصلحتوں سے اسے پالا ہے رات دن ہزاروں نکلیں اٹھاتی ہیں۔ کہ میری غنیمت کا یہی تھکا تھا۔ کہ جب یہ میری خدمت کے قابل ہو موت کے رشتہ کی بھینٹ چڑھا دیا جائے۔ لوگ میری اس ستمی سی جان نے ابھی دنیا کا کچھ نہیں دیکھا۔ ہزاروں مرتب میرے دل میں اور لاکھوں تمنائیں اس کے پہلو میں تڑپ رہی ہے۔ آہ میری ضرورتوں اور اس کی تمنائوں کا خون نہ کرو۔ اور جرح جو کے مجھے اس کے بدلے موت کے سپرد کر دو۔ اور اسے بچاؤ دیکھا میری درد میری آواز اور میری فریاد کوئی نہیں سنتا۔ باہر دروازہ پر کسی نے آواز دی۔ میں میری خدمت کر دوں گا۔ اور انشاء اللہ تیری لوہی کچھ آؤں گا۔ (۴)

بیلانے شعب نے پتی سیاہ زلفیں کسی بیٹا کے ماتم کے لئے کھول دی ہیں۔ اور سارے کسی معصوم کے خون کا نظارہ کرنے کے لئے نکل آئے ہیں اور ہر طرف غامض سی چھائی ہوئی ہے۔ اس وقت ایک بھنی کوزہ لباس پہنا کر شاہ ہادیب کے نوکر بت غاد کی طرف بلجا رہے ہیں۔ کہہ کر بادشاہ نے بھنی کے گھسنے کے مطابق اس بڑھیا کی لوہی جگہ موت کے منہ میں جانا منظور کر لیا ہے

لیکن اصل میں ہمارا دشمن جان۔ لوہی گئے۔ مر گئے۔ اور با اس کو جینے کی چند سالوں گئے۔ با خود لغو اہل نینکے۔ اور اس طرح اپنی مصیبتوں کا خاتمہ کر بیٹھے اور بانوں نے بادشاہ کی درد میری تقریر کو سنا۔ اور خاموش رہے۔ لیکن وزیر اعظم اٹھا اور نہایت ادب سے یوں کہنے لگا۔

خداوند آپ نے جو ارشاد فرمایا تھا اور مرنا پانک و شب سے معرا ہے لیکن حضور نور و نبی۔ کہ جس بلا کے لیے درماں کا علاج ہمارے آباؤ اجداد سے نہ ہو سکا۔ اور جسکی خوشنودی کے لئے آج تک ایک و ذخیرہ بھینٹ چڑھانے رہے۔ اور جسکے وجود و سلطنت کے لئے سخت خطرناک ہے۔ جو آدم خوری میں بے باک اور ظالموں کا خون گرا نے میں سفاک ہے۔ جسکی شکل و یکپہ کر شیروں کے دل میں جاتے ہیں۔ جسکی آواز درخشاں دلوں کو پاش پاش کرتی ہے۔ اور جس کی بھینٹ..... وزیر شاہی کہنے پایا تھا۔ کہ بادشاہ کا چہرہ دھتے سے تھما آٹھا۔ اور دھتے میں آکر کہنے لگا۔ کیا نفرت اس کا نام ہے۔ کہ دشمن سے ڈر جائیں۔ اور عزت کو ہاتھ سے گنو ہیں۔ کیا تمہاری شجاعت اور بہت خاک میں مل گئی اور اس طرح ناموس سے ہاتھ دھو رہے ہو۔ کیا تہیں شرم نہیں آتی کہ تمہاری قوم میں سے نا حق ایک وزیر بادشاہ کا خون ہر سال ہوتا ہے۔ اور تم بڑی خوشی سے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہو۔

بڑا دلدار شرم کر دو نفرت کو کام میں لاؤ۔ اور اس ناموس پر غور کرو۔ کسی مصیبت کو خطناک سمجھنا کسی دشمن کو قوی خیال کر کے اس سے ڈرنا اور اس کا مقابلہ نہ کرنا کسی بلا کو خواہ کواہ اپنے سر اٹھانا بزدلی ہے۔ حافیت ہے۔ بے فیرتی ہے اور نہایت ہے۔ وزیر اعظم نے بھر نہایت عاجزی سے کہا۔

جہاں بناوا ہے ملک ہم دشمن سے نہیں ڈرتے۔ جانوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ آپ کے حکم پر ہم کمر باندھیں گے۔ جاہل لوہی گئے اور ہرگز ہرگز بھرا نہیں گئے۔ لیکن جہاں شہر کام نہ دے سکے۔ تدبیر سے کام لینا چاہیے۔ اور جہاں فتنے سے کام لینی ہو۔ نکت کو لینا کا بنانا چاہیے۔ اس وقت بے سرحے کیجئے آواز کے منہ میں جانا دانی ہے۔ جسکا انجام پریشانی ہے۔ فی اعلیٰ فرقہ اندازی کرنی چاہیے۔ ایک خوشخبرہ بلدان چڑھا جائیگی۔ تو خیر و قبح بلا سر سے ٹل جائیگی بھر سارا سال ایسی تدبیریں سوچ سکتے ہیں۔ جن سے نجات حاصل ہو۔

آج رات کو بڑھیا کی لوہی سندھ کے دیوتا کی بھینٹ چڑھائی جائیگی۔ یہ آواز غمی جو دھڑ دھڑا رہے وہ بڑھیا کو بے میں کہت بھرتا تھا۔ اور جیسے اگلی

تو کہہ رہا تھا میں نے یہ سب کچھ سنا لیا ہے۔ مجھے سنا لیا ہے کہ یہ اچھا ہی ہے جس نے بڑھیا کی دردناک فریاد سن کر اس نے کہا تھا کہ میں تیری خدمت کروں گا اور انشاء اللہ تیری لڑکی کو کچا دلاؤں گا۔ اور اس نے اس نے بادشاہ کے روبرو کہا کہ مجھے عورت کے لباس میں بت خانہ میں بٹھاؤ۔ جو بلا رات کو آئے گی۔ وہ مجھ کو کھٹا جائے تو پرہیزگار نہیں۔ مگر اس مظلوم بڑھیا کی بیماری بڑھتی چلی جائے۔ چنی کا نام اب وہ اہلکارات ہے جو بڑھیا پر سنا دلا ہے۔ ساحت کی وہیں جو سائی تو بیکر کرتا کرنا یہاں بھی آئے۔ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ اسلام کا نور اہلکارات عالم میں پھیل رہا تھا اور مٹی جان نثار سے توحید کو لے کر ہر جہاں میں صفت جان بھر رہے تھے اور عرب کے قرب و جوار میں اسلام اپنی حقانیت کا سکہ چکا چلتا تھا۔ مگر جو چیزہ مالدیپ تک تو رینڈین کی شامیں نہ پہنچی تھیں۔ اور یہ جزیرہ کفر کے بحر طوفان میں ڈر رہا تھا۔ مگر ہند کے مغربی ساحل پر مسلمان تاجروں کی آمد و رفت تھی۔ جن کے حسن سلوک سے متعدد ہندوستانی مغربی ساحل کی مسلمان چوکی تھیں۔ اہلکارات ابھی تاجروں میں سے ایک تھا جس کے دل میں اسلام کا نور اور دماغ میں توحید پرستی کا بخیر خلد ملا۔ وہ اپنی درجہ کا بڑھیا پر سنے کے حافظ قرآن بھی تھا۔ اور قرآن پاک کی برکت ہی کا انھی تھے۔ جس نے اسکو خدا کی راہ میں ایک سیکس بڑھیا کی امداد کے لئے آدھ کیا۔ وہ بت خانے میں بیٹھا صلیب کے بلوں کا انتظار کرتا ہے۔ کبھی اسے بڑھیا کی حالت پر کبھی لوگوں کی جہالت پر اسفوس آتا ہے۔ آخر کار تنہائی اور تنہائی میں کوئی رفیق نہ پا کر وہ خدا کی ہادیں معروف ہو گیا۔ اور کلام مجید اور فرقان مجید کی تلاوت شروع کر دی۔ جسے اللہ و ام الکونین نصیر ہوئی و مخلص ہو گیا۔

(۵)

رات کی بھی صبا غامضی اور خوفناک یاہکی پر غصے کی آوازوں اور سورج کی روشنی سے بدل گئی۔ لوگ ٹی الصبح اٹھ کر اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔ شاہ مالوپ کے مقرر کردہ نوکریں خانے کی طرف چلے۔ کمرات کے کمرہ کی بڑیاں اٹھ کر کھانے لگا دیں۔ اور اچھی کار کا سامنا نشان بھی دیا۔ شاہ مالوپ کی جہانوں نے اگر دیکھا۔ کہ وہ مرد خدا باوجود حق میں مشغول ہے۔ اور اسے کوئی آہنج نہیں آئی۔ تو حیران اور خوفزدہ ہو کر بادشاہ کی طرف لوٹے۔ اور وہاں بھی کے زندہ باقی رہنے کی خبر دی۔ جسے منکر سب انگشت ہندوئی زہر لگے۔ لیکن خبر تھی کہ اسلام کا شہنشاہ اس کشتار میں توحید کا اعلان کر کے آیا ہے۔ اور فاشی خدا ابلیت سے ڈرنے والا۔ مگر کبھی ہمیشہ زندہ رہنے والا۔ ابھی اس طرح ہنجر

تمام لوگوں کو پکائیے آیا ہے۔ بادشاہ اور تمام اہل و عیال کے وہ کیا کہ وہ نہایت اطمینان سے یاد خدا میں مشغول ہے۔ خیالات کا ایک کھوٹا اور حیرت کا کھوٹا سوجن مٹا۔ بلو شاہ کو اس اجنبی کی ذات کے متعلق شبہ نہیں۔ بلکہ یقین ہو گیا کہ یہ مرد فوق انسان بیٹھ ہے۔ جو اس کا سرت کے دوتا سے بچ جائے گا۔ لیکن وہاں وہ ذرہ سا اور نہایت لہجہ سے کہنے لگا۔ اے اجنبی! تاج تاجن کو بن سے اور کس طرح سندھ سے آؤں گی بلا سے بچ گیا میں ہرے انسان جو نے میں شک ہے۔ اور تو مرد کوئی دوتا ہے۔ جو اس سے بچ گیا۔ کیونکہ انسان کی جھلی نہیں۔ کہ اس سے نہایت باسے۔ اہلکارات نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔

اسے بادشاہ نے اور فور سے سنی ہے۔ اس آواز سے کچا اور غریب اور کبھی میں ساجد رہے اور مسیحوں کا ذکر کرنا۔ بلاؤں سے نکات دینے والا اور دشمنوں کا سازا کرنا۔ اور ابھی خدا ہے جسکے توفیق قدرت میں میری اور تمہاری جائیں ہیں۔ وہ تمام جہان کا پیدا کرنا اور اپنے لئے والا اور مارنے والا ہے۔ اس کے حکم کے بغیر ایک ذرہ بھی حرکت نہیں سکتا۔ وہ محتار ہے جو چاہے کرتا ہے کر سکتا ہے۔ اور کرنا ہوگا۔ اس کی ذات کو خدا نہیں تہا۔ اسے دیوی دوتاؤں اور مسیحوں کی طرح اسے کسی نے نہیں بنا یا۔ بلکہ تمام جہان اس کا محتار ہے۔ وہ بے نیانے کھائے ہوئے جانے لگے۔ اور وہ خدا کی آمد و رفت میں اسے حیرت میں۔ مگر وہ چاہے تو ابھر کر تفرقا و تفرق کر شاہ باؤ فر کرے۔ وہ اپنے ایک بندہ میں پر ہندوئی جم کر رہا ہے۔ اور ان کی مخالفت کے لئے ہر وقت حاضر و ناظر آؤں گا۔ اس لئے اپنے بندوں کو راہ راست بنانے اور ان کی ساری راست دھانے کے لئے رسول بھیجے گا۔ جو ان میں محمد رسول اللہ نے خدا کی توحید کا نشان بنا یا۔ اور اللہ کا کلام یعنی قرآن مجید ہم کو بتایا۔ ہم خدا کی وحدت اور توحید صاحب کی رسالت پر ایمان لائے اور اسلام کے نور سے ہمیں ناموس اور مرد سے جدا و آزاد بنا دیا ہے۔ ہم سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈرتے۔ اور اسی لئے وہ ہمارا حامی و ناصر ہے۔ اسی کے کلام پاک کی تلاوت غیب بھر کرنا رہا ہوں۔ اور اسی کی باوری سے میں نے اور تم سے نکات پائی۔ اور میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ وہ اور ابھی آئے گا۔ خدا سے اسکا نشان ایک شاہ دیا۔ اور ابھر کر اسکا یہ انعام اس کے ماننے والوں پر بھیجتا ہے۔ اور عیسٰی پر بھیجتا۔ اہلکارات کی صداقت ہماری تقریر بنیام حجت تھی۔ جسے تمام کے شہداء اور تمام اہل جزیرہ نے بادشاہ کے ساتھ مل کر کہا تھا۔ انشاء اللہ وہ شہد ان محمدی عسدرہ و رسولہ اور تمام جزیرہ اسلام کے نور سے منور ہو گیا۔

لہ آج بھی جزیرہ مالدیپ میں ایک جاح مسجد کا کتبہ اس بات کا شہادہ ہے کہ شاہ م

افلاس اور جہالت

کا کھڑا اگر کسی ہیری میں بھی پڑا ہو اے گا۔ تو بیک کے اٹھا بلکہ اور نعمت سمجھ کر کھا جائے گا۔ صدق اور ہزار یا ایسے دل ہلانے والے منظر غم دیکھنے ہو اور انگلیہ بچا جاتے ہو۔ نہ تو تمہارے اخباروں میں اس کا ذکر ہوتا ہے۔ نہ کن بوں میں۔ نہ کانفرنس میں اور کانگریس۔ سیاسی یا تعلیمی مسائل پر غور کرنے کے لئے قائم کرتے ہو۔ سیکڑوں انجمنیں مذہبی و غرض کے واسطے تمہارے ہاں قائم ہیں۔ مسجدیں درست کرتے ہو۔ مندر بناتے ہو۔ گنہ گناے غم کے بنائے نہیں۔ کنگاں غم و غم سے بچیں۔ سیکڑوں مصیبتیں ہیں۔ جہاں۔ گھوٹے بنتے ہیں کتنے پالنے میں ہزار روپہ و پٹ ہو جاتا ہے۔ کیا غریب انسان کئے۔ گھوٹے لگائے بکری۔ ایٹ پٹے سے بھی بدتر ہیں۔ سبکہ ان کو جوڑے غم ان کا خیال کر۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ انسانی طبقہ اپنے طبقہ اور نسل اپنے جانوروں سے بھی کم خیال کرتا ہے۔ اور ضرورت کے وقت خود اور فقیر میں ان کو بٹا بٹائی اور زور دیتا ہے۔ یہ مسجد۔ مندر اور گرگ چاہے اس وقت سوچتے ہیں۔ جب انسان کم سے کم دو وقت پیٹ بھر کر کھا لینا ہے۔ دماغی روختی بھند ہے۔ اخلاق پیٹ بھرے انسان کے واسطے ہے۔ جن دو انسان نما جانوروں کا اوپر ہم نے کیا۔ ان سے اگر پوچھو کہ تمہارا مذہب کیا ہے۔ تو وہ کہیں گے روٹی۔ اور وہ بیشک جرح کہتے ہیں۔ غم پیٹ بھرے مذہب بگھارتے ہو۔ اپنی عبادت گاہوں میں آرام سے بیٹھے کے واسطے لکھو کھا روپیہ صرف کر دیتے ہو۔ ایک طبقہ تمہاری قوم کا بھوکوں مر رہا ہے۔ اور جہالت کی قعر میں گر رہا ہے۔ اس پر تم کو کوئی توجہ نہیں۔ تمہارا مذہب ہے۔ تم ہندو مسلمان شیعہ۔ سنی کا جھگڑا کرتے ہو۔ تمہارا ادنیٰ طبقہ اس کوشش میں مرا جاتا ہے کہ کسی پیٹ بھر کے کھا لائے۔ اگر کوئی چیز ہے۔ اور مذہب جو غم مانتے ہو۔ قح ہے۔ تو تمہارا سوا کے جنم کے میں پتہ نہ ہوگا۔ اور اگر یہ سب بھی کچھ نہیں صرف فلسفے کی اصول بتاتے ہیں۔ تو بہت جلد تمہاری قوی ہستی فنا ہو جائیگی۔ اس وقت ہندوستان میں یا تو مذہب کی پکار ہے یا تعلیم کی۔ یا مذہب اور تعلیم انصاف سے کہو کہ تمہارے طبقہ کے واسطے ہے یا اس طبقہ کے واسطے جو ہمارے پیش نظر ہے۔

میں طرح ٹوک نام ہو۔ اپنی برکاتوں سے پیدا کئے ہوئے افراد میں کو ملازمہ یا کرتے سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ان دو ملک اور ہزار اور ملک ہوئے انہوں کو بھی چھپاتے ہیں۔ جیسا کہ نام افلاس اور جہالت ہے۔ نہ ملکی تارکوں میں ان کا ذکر نہ کوئی گنا۔ نہ قومی انصافوں اور شیخ کے کلام میں ان کا پتہ پائے مگر ان دو بلاؤں اور مصیبتوں کا جو زہر نہ یا قبل میں اسی طرح تھا۔ جیسے کہ اس وقت ہے۔ ملک کثرت سے برائی ہوئی ہیں۔ افراد آپس میں ایک دوسرے کی شکایت بہت۔ سہاوت سے کہنا کر کے ہیں۔ ایک دوسرے کے تشدد جہر اور ظلم کا علم کرنے کے واسطے ہر وقت آمادہ ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ ظلم جو اپنے اوپر خود کیا جاتا ہے۔ اس کو کوئی زبان برقی نہیں داتا۔ قوم بھی ایک دوسرے کا زور دیتی ہیں۔ ایک نے اگر کوئی نقصان پہنچایا۔ تو جنگ کی تیاری ہو گئی لیکن خود اپنے کو ہلاک بھی کر داتا۔ تو منہ سے انہیں اٹھتی۔ افلاس و جہالت کی دیر میں مارے والی۔ مگر وہ فوسا بھاریاں اپنے انہوں تم پیر کرتے ہو مگر اس کو چھپانے چلے جاتے ہو اور جب ان کے نتائج ظہور میں آتے ہیں۔ تو اس کو تھکا کی مرضی اور فقیر و شہیت دوسروں کے ظلم اور برائیوں کے سر نہ پتے ہو اگر تمہیں ان زخموں کی ہیبت ناک شکلیں دیکھنا ہے۔ اور ان کے نتائج کا سامنا کرنا ہے۔ تو شرعی اقوام کی حالت کو ذرا غور دیکھو۔ اگر تمہیں اس بات میں شک ہے کہ انسان ان مرضوں میں مبتلا ہو کر انسان باقی نہیں رہتا۔ جانور ہو جاتا ہے۔ تو دور جانے کی ضرورت نہیں۔ یہیں ہندوستان میں بہت سے انسان نما جانوروں کو دیکھ لو۔ ہر شخص کی نگاہ سے ایسے منظر گردے ہو گئے کہ ایک امیر آدمی نے لوگوں کو قح کر کے کچھ خیرات بائی۔ اور محل میں ایک مرتبہ بکھار دینے سے سیکڑوں اور ہزاروں آدمی اکٹھے ہو گئے۔ ایک صورت چلی آتی ہے کہ اسکے تہ کرانی پڑا عزم پوری طرح چھپانے کے واسطے نہیں۔ پہلی کی نہ کھال کی طرح جسم پر نہی جاتی ہے۔ بالوں میں جو ہیں اس طرح کچا رہتی ہیں۔ جیسے گوبر میں کپڑے۔ ایک بچہ اسکی گود میں اور ایک اگلی بکری سے اسکی پیچ پیچھے ایک رہے۔ جسکے تن کے اوپر کپڑے کی قسم سے کوئی چیز سوا کے تشنگی کے نہیں۔ بیمار ہے یا نہیں مگر بیمار سے بدتر ہے۔ ناقہ کشی کی وجہ سے اسکی تمام اعضاء سکڑ گئے ہیں۔ دماغ خالی ہے۔ روٹی

کر لیتے تھے و تعینش کیلئے وہ دو ایک ہوتا تھا، جاتے تھے۔ فرمان اقدس کے آخر میں دولتِ ہفتہ کی تاجی رواداری کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

ہر حکومت کا فرض ہے کہ وہ ہر فرقے کے حقوق کی حفاظت کرے
مقامات، عبادت اور جان و مال کی حفاظت کرے۔ میرے آزاد
ای مسلک پر کاربند رہے۔ میں ان کا جانشین ہوں ان کے نقش و
قدم پر چلتا ہوں میں نے یہی رواداری کا ایک عقیدہ ہوں اس لئے میں نے
فرمان صادر کر دیا ہے، یہ نہیں گوارا کروں کہ تمام مقامات و عداوت کو ہر
مدافعت سے محفوظ رکھا جائے۔

ہم سکھ بھائیوں سے دلسوزی کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ کہ وہ ان حالات
شہرہ زدوں کی کشش عدل و انصاف کا دل سے اعزاز فرمائیں اور شکریہ ادا کریں
ساتھ ہی مسلمانانہ طریقے بھی اختیار کریں۔ کہ وہ اپنے محبوب سلطان ہر
دل عزیز بادشاہ کے فرمان پر نیاز مند نہ ہو، تسلیمِ خم کرنے کے لئے تیار نہیں اللہ
نمائے ان کی تقدیر میں ایک ایسے واقعہ میں دے کہ جی ہے جو عدل و انصاف کا پیکر
دلعلمت و رواداری کا ہمیشہ محبوب اور اسلام کا سچا ترجمان ہے، اللہ تعالیٰ اسے تاج و سلطنت

اور یہ آخری کوئی فیصلہ ہوگا۔ جیسے بعد ازین میں سے کسی کی اپیل کا حق باقی نہیں
رہیگا۔

فیصلہ آخری قطعی ہوگا

ظاہر ہے کہ خاص حالات کے اعتبار سے فیصلے کے پیر میں صورت تھی جسے مغفرت
کی حکومت نے اختیار کیا۔ حکومتِ ہفتہ کے جو خواہ کتنی ہی صبح اور منعقد فیصلہ
کرتے۔ لیکن سکھوں کے دل سے یہ تہہ و زبر نہیں ہو سکتا تھا کہ ان کا فیصلہ منعقد ہے
اور وہ انھیں ان کے ساتھ ملے سکتے تھے۔ اب ایک بیرونی یورپین بیچ مقرر فرما دیا گیا
تاکہ قریبوں کو بھی انھیں سکھوں کو جیسے ہر کسی نے ان کے شہر کی کوئی گنجائش باقی نہ
رہے۔ انھیں شہر بار کن کے فرمان میں یہ بھی فرما دیا گیا کہ اس بیچ کے فیصلہ کو نافذ
کرنا حکومتِ نظام کے ذمہ ایک ام فرض ہوگا۔ اور جو فریق اس فیصلے کی مخالفت
کرے گا اسے حکومتِ ہفتہ حالات و وقت کے ساتھ دو بٹگی۔ اور حق ہے کہ اسیا کرنے
میں بالکل حق بجانب ہوگی

رواداری کا عظیم تنظیمیکر

راہدوسرا تعیند یعنی عید الشہی کے مناسبات تو ان کی نسبت فرمانِ عالی میں
تصریح فرمائی گئی ہے اور ان کا فیصلہ حکومتِ ہفتہ کی عدالتوں میں ہوگا۔ اور جو فریق

خواجہ کوئین

مطرح شانِ جمال کما ہی صلی اللہ علیہ وسلم
منبع فیضِ استابی صلی اللہ علیہ وسلم
امر و ناہی امر و ناہی صلی اللہ علیہ وسلم
سر تا پا توحید الہی صلی اللہ علیہ وسلم
خواب شب و بیدار صلی اللہ علیہ وسلم
بہر دو عالم الہی و نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مطلع آن بجا الہی صلی اللہ علیہ وسلم
حرمِ عالم نازش آدم شائع محشر تا سیم کوثر
مطلع وحدت مقطع کثرت حدیث ختم رسالت
جسمِ مہر شاہ وحدت ثابت پاک انکت شہت
از پے جلوہ حق آئین قاصد نو قصد ویرینہ
صبر تسلیم تو رضا جو خلق بتخلیق تو دعا گو

اے فرجِ ہاد ز درگناہاں چنہ بمانی ہم نالوں
درد کن گر بخش خواہی صلی اللہ علیہ وسلم

کرورتی حسدوائی

انتہائی ناریسی سے انتہائی ترقی

میں ملازم ہو گیا۔ یہ کام اسے پسند نہ آیا
۱۹ سال کی عمر میں اس نے نوپس جمع کئے واپس سے اس نے ایک ڈپٹی
کی شکل کا ایک پیسلا فریدا۔ اور اس سے ایک ٹین کا تجربہ کیا۔

بلا شرف پیرس کے گھر اس نے گزرتیوں اور گزرتیوں کی شکل کے۔
سانچے طیارے۔ اور اپنی ماں سے کھانڈنی۔ اپنے ماں باپ کے مکان کے
فصل خانہ کو کارخانہ بنایا اور تیسے کا جو لہا اور آنکھ سے کی دہجی بنا کر مٹھائی
بنانے لگا۔ اس طرح اس کو درپتی معنوائی بادشاہ نے سب سے پہلے مٹھائی تیار کی
اس کاروبار میں اس نے چھ ماہ اس بات کو پیش نظر رکھا۔ کہ جبراجھی
بے۔ اور سستی بنی جائے۔ ہفتہ میں چار دن وہ مٹھائیاں تیار کرتا۔ اور تین
دن انہیں لوگری میں بے بیچتا بھرتا۔

ان اوصاف کی بدولت اس کا مال کئے لگا۔ اور اس کے کاروبار کو ترقی
ہونے لگی۔ اب اس نے لوگے کی جگہ ایک ٹرائیڈل فریدی جس پر رکھ کر
وہ مٹھائیاں بیچا کرتا۔ اور اس کے والدین مٹھائیاں بنانے لگے۔

پھر اس کے ایک کارخانہ بنایا۔ اور ایک گھوڑا گاڑی رکھ لی۔ چھوڑے
ہی عرصہ بعد اس کے کارخانے کی عمارت میں توسیع ہو گئی اور اس نے مال
بیچنے کے لئے چار میزوں والی گاڑی بنائی۔

شروع شروع میں موٹروں کا رواج ہوا۔ تو سب سے پہلے بیک راٹرٹن ہی
نے موٹر فریدی چو لہا ابھی تک آنا اولیت کے طور پر محفوظ ہے۔ لیکن فصل خانہ
جو سب سے پہلے کارخانہ بنا گیا تھا۔ اب معدوم ہو چکا ہے۔ اب اس کی جگہ
بیک راٹرٹن کا سفید خوشنما شہر آباد ہے۔ جس میں واپڑے بڑے کار
خانے ہیں۔ اور جو اس کے گزرتیوں پر بیچتا ہوا ہے

بیک راٹرٹن اب بھی اپنے ہاتھ سے کام کرتا ہے۔ اس کی عمر ۶۰ سال
کی ہے۔ لیکن صحت اب بھی اچھی ہے۔ نو جوانوں کی سی ہے

مہات غنیمت سے اسے وہی ہے۔ حال ہی میں اس نے قطب جنوبی
کی تفتیشی جہم کو دس ہزار پونڈ دیئے ہیں :-

آسٹریلیا میں ایک کرورتی ہے۔ جس کی دولت کا شمار کرورتیوں
کی طرح ڈاروں میں نہیں بلکہ یونٹوں میں کیا جاتا ہے۔

یہ کرورتی آسٹریلیا میں بادشاہ صلاوائی ہے جو مٹھائیاں بیچتا ہے۔ ۱۹۷۷ء
میں اسے کہا گیا تھا۔ کہ وہ بیکس لاکھ پونڈ کے مواد میں ایک کاروبار فروخت
کر دے۔ جس کا جواب اس نے یہ دیا تھا کہ کیا میں اپنا کام بیچ کر باطل ہے
دیکھ رہا ہوں جاؤں۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا

بہت شخص اپنے کارخانہ کے آدمیوں کی سفید وردی پہن کر خود کھانڈا لائے
کا کام کرتا ہے۔ حالانکہ اس کے کارخانہ میں ۱۰۰ ملازم رکھے ہوئے ہیں اور
پانچ لاکھ آجی ہزار پونڈ سالانہ ملازمتوں کی تنخواہوں میں ادا کئے جاتے ہیں
اس کو درپتی کا نام بیک راٹرٹن ہے۔ اس کی ابتدائی زندگی بڑی
سبقت آموز ہے۔ جو دو سال کی عمر تک وہ دس جگہ ملازمت کر چکا تھا بعض ملازمتوں
کو وہ جو جبرج کر چکا تھا۔ اور بعض جگہوں سے نکال دیا گیا۔ وہ اخبار چھپتا رہا۔ حمام
کی دکان میں لوگوں کے چہرے صابن ملتا رہا۔ کاک کانتارا۔ واپس میں سے
لید اٹھاتا رہا۔ گاڑی چھٹاتا رہا۔ دکان میں کام کرتا رہا۔ چہاں چاندے میں
ملازم رہا۔ اور کارخانے میں مزدور رہا۔

اس نے عرصہ ۴ ماہ کے لئے تعلیم حاصل کی۔ ان دنوں اس کے سر پر کام
کا پراپر جہر تھا۔ علی الصباح تین بجے اٹھ کر وہ ایڈن براکے جاتا۔ اور اخبار کے
دفتر سے پرے کے کورسز سے سات بجے تک بیچتا۔ سارا سہ بجے تک حمام کی دکان
پر کام کرتا۔ وہ بجے صبح سے ہم بجے شام تک سکول میں رہتا اور ۶ بجے شام سے
اٹھتے رات تک پھر حمام کی دکان پر کام کرتا۔ اس وقت اس کی عمر دس سال کی
تھی۔ وہ سولے سکول میں بھی باقاعدہ جایا کرتا تھا۔ لیکن اس کی ابتدائی زندگی
فہم و فائدہ دہی کی گنج بوب کو توڑ دیا ہے۔ جس کی یاد میں اس پر ۳
لکھ روپے نہیں جرمانہ ہوا تھا۔ اور اس کی ماں نے اسے لڑکے کی طرح

۱۴ سال کی عمر پر وہ غلطیاً پانچ لکھ روپے دیئے گئے۔ اور جاتے ہی ایک قصاب کی دکان

مراسیت کے ادعا و قرینیت کی تاریخی حقیقت

ضمیمہ نمبر ۱۱

اب ایک جدید پیرایہ میں تاریخی حقائق کے ایک نئے باب کا آغاز ہوتا ہے اسلئے اصل موضوع کے متعلق کچھ کہنے سے پیشتر اس بات کا اظہار ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ جہاں مراسیت کے ادعا کے قرینیت کی تردید و تکذیب کے سلسلے قلم اٹھانے سے قبل میں اس حقیقت سے غور و اعتدال تھا کہ جو گروئی و مذمت کی غرض سے لکھا جاتا ہے اور قریب بہ قریب اس کی تفسیر کرنا مراسیت کے اجراء کا آربی بیٹھ ہے۔ اور مشہور و منظم خرافات نگاری اسکے بعض افراد کا عام مشیوہ۔ وہاں اسکے بالغالب من حیث القوم قریشیان پنجاب کے درمائیگی و پسماندگی اور ان کے جمود و غمزدگی کی حالت بھی آنکھوں سے اوجھل گئی تھی۔ اور یہ امر بھی غیر معلوم نہ تھا۔ کہ عدم احساس کے لحاظ سے دیوبندی قرنی کے مشہد وہ وہ مذہب مدید سے موت کا سا سکوت اور قبرستان کا سا سکون پسند کر چکے ہیں۔

لیکن ان تمام باتوں کے جاننے کے باوجود جس معاوضہ آرزو نے علمی نے مجھے تمام قسم کی مشکلات کے منہدم ہار میں کودنے پر آمادہ اور مجبور کیا۔ وہ یہ ہے کہ امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ کہ قریون لیث خراسان کا ایک بادشاہ تھا۔ اور مشہور حاکم جس کو وہاں کہتے ہیں۔ خواب میں دیکھا گیا۔ اور اس سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ سے کیا۔ اس نے کہا کہ مجھے بخش دیا۔ کہا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے۔ کہا کہ میں ایک بھارتی کی جوئی پر ایک دن چڑھا۔ اور میں نے اوپر سے اپنے لشکر کو جھانکا۔ تو ان کی کثرت سے میں خوش ہوا۔ تب میں نے آرزو کی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ تو آپ کی اعانت و مدد کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے میرا یہ عمل پسند کر لیا۔ اور مجھے بخش دیا۔

جو کہ مراسیت کا ادعا کے قرینیت سید الانبیا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک اور نسب طہر پر ایک خطرناک حملہ ہے اس لئے اس نام پاک حملے اور گرد و غلطی سے قلعہ و قلعہ کی اسکائی۔ اس کے لئے اس کا پتہ تھا۔ صفحہ ۱۹۹

کوشش پر آمادہ ہونے میں میرا مقصد بعض اور مقصود بالذات نقطہ یہ ہے کہ مجھ پر از معیال کی وجہ و ناچر سخی جس کی توفیق خدا تعالیٰ ہی نے عطا فرمائی ہے۔ بالکلیہ رہائی میں شرف و اجابت پا جائے۔ تو رحمت خداوندی سے بعد نہ ہو گا۔ کہ لافظہ میں رحمت اللہ کے ارشاد پاک کے ماتحت میری یہ تمنا بھر آئے۔ کہ بخشہ یا جاؤں لہذا نکل جانے دم خیر سے قدموں کے نیچے بجی ادلی صرت یہی آرزو ہے

اس کے بعد اب اصل موضوع پر توجہ دی جاتی ہے۔ و چونکہ مراسیت کے یہود و مشر و شنب کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے۔ کہ اگر اچھا نا ایک لمحہ کے لئے مراسیت کو گروہ مخالف وطن کر لیا جائے۔ تو پھر ملاقاتی کہنا بڑے گا۔ کہ مراسیت کے ادعا کے قرینیت کے استیصال کے لئے چند ہر انیسویں قریشیوں کی تاریخی حقیقت کے غبرو سے غبرو تک کے ذریعے علمی محاذ جنگ ترتیب دیا گیا۔ مراسیت کی تاریخی حقیقت کے عنوان سے نیمہ غبرو سے ضمیمہ نمبر ۱۱ تک کے ذریعے مراسیوں کی مہمومہ قرینیت زنیے اور یارحہ میں آگئی۔ اور محض ہو چکی۔

اب جدید عنوان سے مراسیت کے ادعا کے باطل کے جو ادبی قلعے پر تاریخی گولہ بارود کا قلعی بمبار ڈالتا ہے۔ یہ وہاں ہے۔ تاکہ مراسیت کے ادعا کے قرینیت کا فتنہ مدہم اور نیست و نابود ہو جائے۔

Miraoi, fem - au - Amir aoi, a genealogist - fix Arabic miraoi, anti-iridance

ترجمہ برائے "سینہ نمونہ میراثی"۔ اور یہی ہے۔ نسب ان لفظ عربی میراث یعنی ارث سے مشتق ہے۔

فٹ نوٹ - لفظ لیل شیدا قریشیوں میں کہ اب جو کہ تمام کے چٹوہ میری باری آئی ہے جو کہ مدائن تاریخیت میں ہے۔ اور یہ محقق کو حقیقتات اور امتیازات حق حاصل ہے۔ لہذا اسنے کہ آج سے قریب اربع سال پیشتر جبکہ

ساتھ اپنی تاریخی حقیقت پر غور کریں۔ تو ہماری اس تمام علی اور علیہ جہ
 اس جہد کے نفس میں ان کی بھلائی کا سامان بھی مناسب حد تک موجود ہے
 اس لئے یہ کہنا غیر سوزوں سا نہ ہو کہ

یہاں کہہ رہے ہیں کہ اسے چھوڑ کر کہاں

یہ دعا مانگو سینوں عاشقوں کا دم رہے

گو جسرا لوالہ { تافضی نظیر حسین فاروقی
 کلیم جبرانی ۱۹۳۹ء { رطیا بروستہ فی

تکم جہانی ۱۹۲۹ء [رطیاہر وستیہ فی

انی سمجھا جاتا ہے۔ جہر طوائفوں کے ہمراہ طینہ اور سا رنگی بھجنا ہے۔ اکثر میرانی لڑکیاں ہی جھوٹی ہیں۔ ایسے لڑکوں کو جہر طوائف یا سیدھر کی کہتے ہیں۔

ایٹیشن کی رائے میں سید انی عافوں کا ڈوم اور میراثی ایک ہی
دیگر کلاسری جلد دوم صفحہ ۲۴۷

اب کوئی شخصیت سامنے نہیں، بلکہ تاریخی حقیقت کے انکشافات
سلسلہ پیش قرار ہے، تاہم اگر میراثی شعفاۃً طریق سے نمونہ کے دل کے

[illegible]

تفسیر و تفسیر

اجی نہیں وہ تو... ایک بیڈر ہے، اور لوگ اسے پیٹ رہے ہیں۔
 بیڈر تو بھرا خصال ہے۔ کہ میں پہلے اپنی جانے کی بجائی ختم کر لینی چاہیے

لیڈر؛ تو بھر میرا خیال ہے۔ کہ ہمیں پہلے اپنی جائے کی بیانی ختم کرنی چاہیے

ختریدار۔ (دکاندار سے) دال خرید کر کبھی گل جائے ہی۔

دکاندار۔ اہی حضرت افور اگل جائے گی

فہریدار نے دال دیں پلٹ دی۔ اور کہنے لگا کہ کہیں راستے میں نہ گل جائے۔

ممتاز نے اپنے دوست کو کارڈ دکھایا، اور آخر میں یہ کہہ دیا: ”نرا ہواہو اس لئے نہیں لکھا کہ ایک پڑھ لیگا۔ دوسرے دن ایک کارڈ لے کر آیا۔ یہ رکتب الیہ کو دیکر فہم میں بھرا، براہِ کرا کہ ”ممتاز جہتِ کتب“ ہے۔ میں کسی لحاظ نہیں برعطا۔“

افسوس ہے کہ میری عدم حاضری میں کتابت نافس مرنے کی وجہ سے وہ شان قائم نہیں رہ سکی۔ احباب معذرت و خیالی فرماؤں رہ سکیں گے کہ چند صفحات آئندہ اشاعت میں بھی اسی قسم کے موجود گئے، اس لئے احباب سے پیشگی معذرت کی حاضری ہے۔

اور وہ کی قیمت اگر کسی کے سرخوہر بونے نے اپنی جیب خرچ کی محرومات
 کا نظر رکھتے ہوئے دادی رہاں سے کمرس کا تھنہ نقدی کی صورت میں
 کیا۔ دادی رہاں نے اسے ایک نصیحت بھر خط لکھا جس میں کفایت خدای
 میں کی گئی تھی۔

اس کا جواب یوں ہی دیا گیا۔ وہ قابلِ ملاحظہ ہے۔ واجبِ تعلیم دینی آپ کے بزرگانہ نصائح کا شکر ہے! میں نے آپ کا خط پانچ پڑیڈ میں فروخت

ہے۔
 نے کی پیالی | حامد! کھڑکی سے جہانک کر لوگ کسی کو بیٹ رہے ہیں۔
 اکوئی بد معاش ہے کیا ہو یا کوئی جھگڑا لو! سیکن کوئی کچی مہو۔ ہم غیر خانوئی
 نیس ہونے دیں گے۔ جلد اسے چھوڑ دیں۔ مگر یہ کوئی بد معاش نہیں جسے پیٹ
 ں۔ بد معاش نہیں تو بھوک کوئی چر رہا ہوگا۔ ہر حال کوئی کچی مہو کسی طرح
 س بھڑا دیں سے نکال دینا چاہیے۔

گھر پہ تو چڑھ بھی نہیں۔ تو بھر کیوں ہے؟ کوئی خنجر دوزخ بھی۔ کسی دلیر الہ جنگ لڑے۔ کوئی ناوہ مند سرمایہ دار کوئی لوگوں کو دھوکا دینے والا کوئل۔ کوئی فساد کی اہل بڑ۔ آخر یہ کیوں ہے؟ اچھی کوئی بھی سبب نہیں۔ اس کی مدد کو فرم کر سنا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سیادت قریش کا قومی و سیاسی اوتارنی پند و رسالہ

اِنَّ اللّٰهَ اَكْبَرُ دَا بَعْمَ حَتّٰی لَا یَعْبُدُ مَا کَانَ فَعْبُدْهُمْ

دور جدید

ایڈیٹر

محمد علی (دوق صیدیقی)

قیمت سالانہ ۳۰

نمونہ کا چھپہ ۳۰

جلد ۱۵ امرتسر ۱۹۲۹ء ۱۲ ابریل ۱۳۴۸ھ نمبر ۱۳

دلیلِ راہ

(از جناب امیر معین صاحب تغیر)

پھر اسی انسانِ کامل سے وفا کا باندھ	جس کے در پر چمک گئی شانِ کئی آنِ حجتی
بن گئی جس کے غلاموں کی کنیزِ خاندانہ	قیصری کج خستہ می، زاریِ حند و بی، رستہ
بے خبر خاکِ درش از کیمیا افزوں تراست	حسرتِ اسکندری داری و از کوششِ رمی
عصمتِ اقوام کو دے اپنی ہستی کا ثبوت	دودہ آدم سے آخر تو بھی ہے اک آدمی
مَنْ ندانم کار و انہما تا کجا راہِ برودہ اند	این قدر دانم کہ گلبانگِ جرسِ آیدہی
در شہادت گاہِ ملتِ بندہ تسلیمِ نیت	مُسلم ارگوئد کہ از جہانم نیاید ضیعی

عشقِ حتمِ الکلیاء سے عشقِ تکِ وادکر
نورِ لائقِ بعدی کو فلکِ انداز کر

ہجرت و الوعظۃ

اکل حلال

مکھے ابراہیم ادم طالب اکل حلال
جہاں ڈالے اقل کیا نہ ہاتھ انوکھیں
پہرے پہرے ہو گئے وہ جیلوں سے لاسید
تب گئے طوطوں کو گس تہی کی نرین
دس دم ملے پانکی تنخواہ انکی مساجد
باغوں میں وہ لوکر ہو گئے آٹھ کھیں
باغ کے مالک نے ناکہ ایک ن شیریں ڈالا
تو لڑے وہ ترش تو چرخی کچھ دیں
پہر میں بھی کہ لاؤ ایک شیریں تھوڑا
لائے تو پہر ہی ترش باز رہ گئیں
ان سے بولا کیا نہیں بنے ہم نہیں درش
کنے ناوا لعل ہو گو تھو پہر میں

تب دیا اس کو یہ ابراہیم ادم نے جواب

میں تو سیووں کا کہنا انوں میں کیا نہیں

(شوق نہ دلی)

نافرمانی کی سزا

(بچوں کے لئے)

اگر سسر کہ بنا بلند رحمت
کی سمجھتے کو بس نے نصیحت
ہے آدمی اک منہمید و دانا
تم اس سے معتاند نہ کرنا
بچو جوان ہو گیا جب
ڈرنے لگے میں جو مالو رب
آئی جھگڑا کی ان میں طاقت
سب جاؤں پیچھی سمیت
طاقت کے گہڑے میں یہ سرجی
دیکھیں چلو قوت آدمی کی
بہ سرجے کے کھلا فوج ان کشیر
ان کو کرنے کیلئے زیر
بخت کڑی کو پیرتا ہوتا
کیا مجھے تھے بھڑکے تھر تھر
آئی مجھے تو لڑنے کے لاکھ تھی
تو ہی اسے جبر کو کہا دے
سنتے سے بہت پڑ وہ
ٹوٹی تھی جو بیچے بیچے تو
شہر کو چیرا ساتھ ہی ساتھ
بس ڈال کر اس تکافین ہاتھ
دو نوں سرے گئے کڑی کے
نافرمانی پر سخت آفت آئی
بس دب کے ہی رہ گئی کلائی

بہتر اگر چہ زور مارا
جھگڑا کے فتنہ سوسا جھگڑا
قوت نہ دنا ہی کام آئی
بس لوٹ کے رہ گئی کلائی
نگرانا ہوا اگر اپنے کیا
یہ دیکھ کے بولا باب اس کا
کیا کام کیا یہ جٹا فوٹے
بولا ہوئی کشتی آدمی سے
ناعی بھی جو مولی لڑائی
کر گیا ہوں نذر میں کلائی
انے نہ پڑوں کی چوٹ
جیسے گا ذوقین وہ بیت
ذہانت

اشارات لطیفہ

ایک شخص جناب فاروق عظمیٰ حضرت عمرؓ کی ملاقات کو گیا کیا دیکھتا
ہے کہ آپ آستین و اس پڑا ہے اور ہر دو در ہے میں اس شخص نے پوچھا۔ یا
امیر المؤمنین کیا باعث ہے کہ آپ اس قدر متروک ہیں؟ فرمایا بیت المال کا ایک
اونٹ بھاگ گیا تھا اس کو بھی انگلی سے پکڑ لایا اور اس کے بازو ہنسنے میں معرظ
تھا، اس نے عرض کی کہ اس کام کے لئے آپ کو بلفظ نفیس رحمت اٹھانے کی
کیا ضرورت تھی؟ کسی غلام سے فرما دیا ہوتا وہ اس کو کچھ لایا۔ آپ نے فرمایا صحت
اعبد منیٰ مجھے بڑھ کر اور کون غلام ہے!

ہم زمیں پر محض کہانے پڑھنے سوئے اور بیکار رہنے کے لئے پیدا
نہیں کئے گئے، ہمارے پیدا کرنے سے بڑی عسریں خدا تعالیٰ کی یہ تھی
اور فرشتوں کو کہنا منظور تھا کہ ہمارا بندہ دنیاوی کاروبار میں معرظ
رہ کر اور طرح طرح کے مصائب و مشکلات میں مبتلا ہو کر ہر قسم
کو نفس بہتلا۔ اور ہر وقت اس کے پیش نظر بس ہماری ہی ذات
باری ہے!

ان صلائی و نسکی و محیائی و مساتی یشیر

دب اللہ لکین

(ادغام ۲۰۶ پ ۸)

اپنی بے تعصبی پر جس سے زیادہ غرور ہے اور جو نر غرور اصول صحافت کا یکہ و تنہا غلبہ رکھتا ہے، انصاف و صداقت کا خون کرنے میں بہترین معروف ہوتا ہے،
 اعلیٰ حضرت ہزار گز اللہ والی اس کے خلاف اس نے بار بار انفرادی و مجموعہ طریق پر بعض تعصب کی بنا پر تہمید کیا اور عموماً غلط جلی فافوں کی ترش خواست سے انہیں بدنام کر رکھی تاکہ کام چلی کی۔ لیکن حق حق ہے اور باطل باطل، اس نے ہمیشہ منہ کی کہاٹی اور کبھی اپنے نفعوں مندوبوں میں کامیاب نہ ہوا،

حال ہی "تباہی" کے پیش نویس نے اپنی عادت ثانیہ کے مطابق اعلیٰ حضرت کے خلاف اسے اس شان میں پریکٹس خانہ شذوہ سپر، قلم کر کے اپنی مفروضہ بے تعصبی کا ثبوت پیہ پیہ چاہا ہے۔ اس میں اس نے جہاں کیا نہ کی دولت و ثروت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "نظام دکن کے خزانہ میں ادبوں مدیہ موجود ہے، اور وہ کیونکر جمع ہوا؟ اس وقت بارہ ہزار بائیکل لوگوں کے پاس موجود ہیں ادھر بائیکل کے مالک کو ایک روپیہ سالانہ سرکاری خزانہ میں داخل کرنا پڑتا ہے۔"

یہ بے صداقت پسندی اور دیکھنا داناہ اصول صحافت کی پابندی، بارہ ہزار بائیکلوں کے ایک روپیہ سالانہ ٹیکس سے ادبوں مدیہ شاہی خزانہ میں جمع ہوا۔ کاشن اور ڈائمنڈ اور دیگر اعلیٰ وضع سیم سے کام لیتا ایکس کی نوع پر غور کرنا۔ ملکہ کا عالم کہ وہ ٹیکس شاہی خزانہ میں جمع ہوتا ہے، کس قدر عجیبی۔ لاطمی اور جہالت کا ثبوت ہے، لیکن وہ کیا کریں بیکھو چینی کیسے کوئی بیانیہ تو چاہیے، خواہ وہ غدر لنگ ہی ہو، ہم جناب مقدس صاحب کو بتا دیتا چاہتے ہیں، کہ اعلیٰ حضرت ان دایاں راستہ میں سے نہیں ہیں جو زمین و ثروت میں خزانہ غالی کر دینے ہی کو مصلیٰ بیکھو لی جیسے ہیں، وہ ایک سید مرتضیٰ اور شہرہ فخران میں، اور سلطان ابن سلطان، بار شاہروں کے خزانہ میں روپیہ نہ ہو تو کمان ہو اس قدر بیوٹا اور میوٹا (معرض ہے،

بریں عقل و کوشش بیاد گریست

آپ کو یاد دہنا چاہیے کہ آپ کا کئیہ حوس داد میں قسم کی لاپی کوششوں سے کبھی چر نہیں ہو سکتا۔ وقار و اہمیت کو قائم رکھنا ہے۔ تو انصاف و صداقت کی اسی کو مضبوط ہوتا ہے،

خدا ہے برتر و اکبر

حضرت فقہ عالم ادا م اصرار اللہ واجب اللہ کو اپنے حفظ و امن میں رکھے،
 رہتی، مستانہ کامی آپ کے قدم چلی رہے اور آپ کے بدخواہ ذلیل و خوار رہیں، آمین خیرین!

پیشہ اعلیٰ انجم

آلقریش امرتسر

۱۴ ستمبر ۲۰۱۹ء

اعلیٰ حضرت حضور نظام اور شہد جہاد

نپاک شہی ثابت کی جٹو فروشی

پیوہ الزام

اعلیٰ حضرت حضور نظام عالی مقام شہزادہ کن کی حکومت نظام سلطنت کے لئے اسے ایک پیش حکومت ہے، اور خود تاجدار بادشاہی رعایا نواز ہی وغیرہ پروری مسادات و دروادی، عدالت گسٹری و لغت شکاری، بذل و بخشش اور ایثار و حق پروری کی وجہ سے مدینہ منورہ میں ایک جذبہ ستانی ہی نہیں دینا کے گوشہ گوشہ میں آپ کے عدل و انصاف اور انصاف و انصاف کے کام شائستگی کے چرچے ہیں۔ وہ ایک ہر دفعہ زندہ بارو میں ہی دراپنی، و فیصدی غیر مسلم رعایا کے حقوق کی مہم جوئی نگہداشت کرتے ہیں جس طرح ایک مسقف مزاج حکمران کے ذمہ آئین و قانون کے لحاظ سے عائد ہوتا ہے، دکن کا منہ و رعایا کو آپ کے عطف کبھی کوئی اور کسی شہر کی شکایت پیدا نہیں ہوئی، لیکن یہاں تک کہ بعض متعصب ہندو اور اہل ہندو جبرائیل بعض تعصب اور رقابت مذہبی کی وجہ سے ان تمام خصوصیات کو نظر انداز کرتے ہوئے اس عالی مرتبت بے تعصب فرمانروا کو بدنام کرنے کے لئے مذہن لنگ تھان کی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور اوجہ نابجا رنگہ عینی کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں،

"طالب" اور ہر پانچ ہفتہ کا قوربان نہیں، جھوٹ اور فرار پر داری ان کی گہٹی میں چڑی ہے اور تعصب و رقابت ان کا پیدائشی حق، لیکن انیس ان جہاد و مدیران جہاد کے عقل و ادراک پر ہے، جہد تعصبات سے بالاتر رہنے اور ادو صداقت دینے کا دہرہ ہیں،

دیوان سنگھ متھن جو اپنے آپ کو یہ استہبابہ ہند کے حالات کے کٹا حہ قیاف ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے، اور جس نے دیاستوں کے اندر اپنی نغمہ جن کی دہتی ہی کے خیال سے "ریاست" نامی ایک جہتہ دار اخبار کو بیسے جاری کر رکھا ہے اور جسے

سرمایہ تنظیم

حادثہ یعنی جب مسلمان منہ کی جانب راہ میں تھیں ہوتے تو شہرین نے جب انکی زندگی کی طرح کر دی تو نہیں تنظیم ہوا تو ملت کی سبھی، جو تہذیب سے کام لیں اس میں آیا اور انکو کچھ کی ہم اپلوں سے ساز باز کر عاتقہ المسلمین نے اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے "محفوظ سرمایہ تنظیم نہیں دل کہہ کر جنسے دینے شروع کر دیے اور اس حد تک ایک تیس سے عرصہ میں جنسے دینے شروع کر دیے اور اس حد تک کہ ایک تیس سے عرصہ میں کم و بیش دس ہزار روپے کی رقم جمع ہو گئی، "انجا تنظیم کے مدیر مولانا قزاقی" اور صاحب کے معتمد فاضل نور دہی روپہ وصول کرتے رہے اور انہی کے ہاتھوں بنائے اعلان اخراج رقم نہ لدا۔ یہ ایک مبارک تحریک تھی اور مسلمانوں کی معیتوں کا بڑی حد تک یہی ایک بہترین علاج بنا۔ عوام اس کے بہترین نتائج کے لیے تابا نہ نظر تھے، کہ ایک ایک صورت حال بد گئی ترقی صاحب نے فاضل ادارت کی اور بنگلے سے ماہر اٹھایا اور انکو صاحب کو کسی جو سے غیر متہمسیمہ سرمایہ تنظیم بقول قزاقی صاحب مولانا غلام بیگ صاحب تبرک اور عبد الرحیم، معتمد مسلمانوں کے نام منتقل کر دیا گیا۔ شک شبہ کی گنجائش پیدا ہو گئی عوام میں جو گھوٹیاں ہونے لگیں۔ اخراجات میں بیانات کی اشاعت ہوئی لیکن اس وقت تک اس بات کا سراغ نہیں مل سکا کہ تو مسلمانوں کا وہ درجہ جو ایک ہم ضرورت کے لئے جمع کیا گیا تھا کہاں ہے اور کس معرف میں آ رہا ہے، قزاقی صاحب ٹی میں کسی درجے سے شغل میں مصروف ہیں اور انکو صاحب اور فاضل بھی نہیں۔ حال ہی میں مولانا غلام بیگ صاحب تبرک کا بیان شائع ہوا ہے جس میں آپنے انتقال سرمایہ سلاطی کا اظہار کرتے ہوئے بتایا ہے کہ انہوں نے قزاقی صاحب سے بنگ کی کتاب اور دیگر کاغذ کا مطالعہ کیا ہے، مولانا صوفی نے اپنے واسطہ میں سمجھنا کا ذکر نہیں کیا۔ کو آپ نے کہ بنگ کی تاریخ کو قزاقی صاحب کے مطالعہ کیا۔ بہر حال، اوچن کے بددی کو لکھا ہوگا لیکن جو بنگ کے اس وقت تک قزاقی صاحب نے کون جو اپنے دیا۔ اور مولانا صوفی کہیں فاضل میں مسلمانوں کا بہت سا سرمایہ ہی قسم کی بے پرواہی میں نہ ہو چکا ہو اور ہو رہا ہے، بیشتر ازمین میں جو چھٹی باز دکان پر کاشی زار روپہ ضائع ہو چکا ہے اور اس نے مسلمانوں کے دلوں میں ناخوشی ڈال رکھا ہے، اور کسراہٹ غلط کا غیر صحیح معرف اس پر شک شبہ کی کام کر رہا ہے، اگر عیسویا یہی سہیل ضائع ہو گیا تو دونوں کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ آئندہ قری ضرورتوں کے لئے جنسے میں ایک تحریک وصول نہ ہوگا اور ہم، ہم اسلای کام دہسے کے دہسے رہ جاسکے، لہذا ضرورت کا شدید اقتصاد ہے کہ مولانا اور دیگر بنگاں اس سرمایہ کو فوراً اپنے قبضہ میں لے لیں اور ایک

قانون تحدید عمر ازدواجی

اعلان کے ذریعے اس عام غلط فہمی کو دور کر دیں جو عاتقہ المسلمین کو مقید کر رہا ہے، عاتقہ المسلمین خصوصاً اہل ہندو میں بچپن کی شادی کا رواج عام ہے۔ جو کہ اس کے عواقب و نتائج عاتقہ تکلیف اور مصیبت زاناہت ہوتے ہیں۔ اس لئے اہل ہندو سے قانون کے ذریعہ سے روکنا چاہئے۔ چنانچہ ۲۰ جون ۱۹۲۰ء میں "قانون تحدید عمر ازدواجی" کا مسودہ مایہ صحت ہر بلاں شاد دیکھن سبھی نے پسند کیا کہ اسے قانونی صورت میں لے کر تھوڑے ہی میں اس پر ایک کیسی بنائی گئی جس نے ۶ ہزار دفعہ صحت کے پاس دیانت طلب امور کیسے ضرورت ارسال کی۔ چار سو گروہوں کی شہادتیں طلب کی گئیں، اور ۶ ہزار میں صرف ۱۲ سو کے جوابات وصول ہوئے۔ کیسی نے جن مسودہ کو اپنی رپورٹ میں پیش کی جس ایک ممبر مولوی محمد یعقوب صاحب نائب مسدہ سبھی نے رپورٹ سے اصولاً اتفاق کر کے ہوئے مسلمانوں کا نقطہ نگاہ مذہبی پہلو پیش کیا اور تمام روئندہ کا بخیر اندیش نظر

اصلی مذہب میں مخالفت یا جن معاملات میں مذہب نے تیسرے قائم نہ کی ہوں ان میں مفید قائم کرنا رد انہیں رکھا جاسکتا۔ جو لوگ مذہب کو ایک محکمہ دیگر و حکموں سے متعلق کرتے ہیں وہ بنگ سے مذہبی معتقدات اور جذبات کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مسلمان کی زندگی جہ سے دیکھ سکتے ہیں مذہبی اعمال کا ایک سلسلہ ہے اور اس لئے کوئی فرد غرض جو ان معاملات پر مفید قائم کرنا چاہتا ہے مذہبی نقطہ نظر سے روئندہ نہیں کیا جاسکتا۔

"اسلام ایک مہتمم مذہب ہے۔ ہمارے یہاں اپنے تمام کم قوانین موجود ہیں اور معاملات مذہبی و معاشری میں مثل ازدواج طلاق، ولایت، ازدواج مذہبی اور وقف علی الاولاد میں ہم اپنے خاص قوانین کے ماتحت عمل نہاد چاہتے ہیں۔"

مولوی صاحب نے اس مفصل اختلافی نوٹ میں جس کے جسے جیسے جیسے ناپزنی کوام کی واقفیت کے لئے درج کر دئے گئے ہیں مسلمانوں کی مانگ کی فرض بطور حسن اور کارہائے مسلمان کسی شخصی قانون کو خدائی قانون کے مقابلہ میں مذہب ترجیح دینے میں قاصر رہیں گے۔ اس لئے حکومت اگر متحدہ ہندوستان کے متعلق کوئی قانون بنانے کے حق میں ہو تو وہ جس ان لوگوں کے لئے قابل عمل ہونا چاہئے جنہیں اپنی ضرورت کا احساس ہو رہا ہے کہ یہ مسلمان قانون الہی کے پابند ہیں؛

دعوتِ عمل

(از جناب شیخ داد صاحب عاشق نادری)

پہلا ہے زمناں میں	اسلام کہاں کیوں کر	یہ راز نہیں پنہاں	ظاہر ہے زمانے پر
دنیا کو کیا روشن	حمد نے یہاں لکر	وحدانیت حق کا	پنہاں دیا گہر گہر
سردارِ دو عالم نے	اسلام کو دعوت دی	ناموس خدا بن کر	اک روح نئی پہنچی
پہلوں سے لدی ڈالی	ہر شخص امت کی	خلعت کدہ بتاعلم	بھر اس میں ضیاءِ پیلی
وہ نور خدا آیا	حضرت کی ہمت سے	لوراء بنا بن کر	عثمان کی سخاوت سے
حضرت کی شجاعت سے	زہرا کی عبادت سے	حسنین کی چرات سے	خاندان کی شہادت سے
اسلام ہوا روشن	بر دین تدبیری میں	مردم ہوئی خلعت	ادد نور خدا بھلا
اک زلزلہ سا آیا	ہر چار طرف چلایا	اک شمسِ بدایگر	ہر ایک کو دکھایا
منور دیکھتے ہی اس کی	کفار پریشاں تھے	طاغوت زمانے کے	سب دیکھ کے چلے گئے
کفر اور ضلالت کے	جو کچھ سردماں تھے	وحدت کی منیا بن کر	مردم تھے پنہاں تھے
پہلا ہے دنیا میں	کس شکل و وقت سے	خون اپنا بنایا ہے	کس قدر دوسرت سے
جہیل ہے ہر اک سختی	کس جوش و فدا سے	ہارے نہ کبھی ہمت	تخلیفِ سعیت سے
دی جان شہیدوں نے	غالب ہو کر کی تمہیر	اک شان و فہا بن کر	بھیر صفحہ عالم پر
یہ بات ہے غیرت کی	اس شاو مکرم پر	اس نعل کے پیکر پر	اس نورِ محبت پر

تخلیفِ صاحب میں

غازی کی ادایگر

(مدحہ)

اصلاحی لطیفہ ایک انیوی کٹر تنگ میں ایسے سرسبز رہتے کہ دونوں گھنٹوں میں سر آ رہتا۔ آخر یہ خیال ہوا کہ چروان کر رہا ہے، جوش میں جو آؤ تو ایک لکڑی پاس رکھ لی، اور کہا کہ اسے جو آئے گا تو بچہ خانی نہ جائے گا۔ پھر چوبلی سی حالت طاری ہوئی، دھن سے لکڑی رسید کی، کہنے میں درج معلوم ہوا تو بولے، وار تو خانی نہ گیا، ایک کہا لی اور ایک کہلائی، اولے کا بدلہ، سید علی سرست، سودا دست بدست،

داستان پاپیہ

بینہ حسن

فنا کر۔ یہ دنیا ایک نانا ہو جائیگی۔ اٹھ اور کھڑے ہو جا۔ دروازہ بند کر لے اور اس وقت تک مت کہوں۔ جب تک ہم اس دنیا سے چل نہ سکیں،

خزیمہ کی موی یسٹکر پوٹ پوٹ کر دے لگی۔ بہت جبر کر کے اٹھی اور دروازہ کو اندر سے متعلق کر کے کھینچ کر خزیمہ کے حوالے کر دی،

(۲)

خزیمہ کا دروازہ بند تھا۔ کچھ عرصہ تک تو انہوں نے کسی طرح کی کچی چیزیں پرکھا کیا۔ آخر وہ بھی ختم ہو گئیں۔ اب کہنے کے لیے کچھ نہ تھا۔ ناخن پڑنا نہ ہو رہا تھا۔ دونوں میاں موی لاغر و نحیف ہو گئے۔ انکھیں اندھ بنی چکی گئیں۔ چہرے پر چھریاں پڑ گئیں اور دانت کا بند ہونا کسی بھٹی نہ تھا۔ لوگ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے۔ یہ خبر تمام ملک میں مشہور ہو گئی۔ کئی جھینے گذر گئے۔ مگر خزیمہ کا دروازہ نہ کھلا۔ اور نہ کسی نے اڑا رہا۔ آخر اس کے کہوانے کی کوشش کی۔

آج خزیمہ اور اس کی موی کی موت کی رات تھی۔ دونوں اپنی زندگی کی آخری لپٹیں گزر رہے ہیں۔ آخری رات گذر گئی کہ باہر دروازہ پر کسی نے دستک دی۔ خزیمہ نے سمجھا۔ شاید کوئی آپس میں باتیں کر رہے ہوں۔ وہ بے پروا ہو کر جا رہا کی ریلیدار۔ تھوڑی دیر بعد پر کسی نے دستک دی اور پوچھا کیا خزانہ میں بستر ہیں؟

خزیمہ گرتے پڑتے دروازہ تک گیا اور کہا "کون ہے؟" آواز آئی۔ کہو دروازہ کھولو۔ مجھے کچھ کہنا ہے۔ خزیمہ نے دروازہ کھول دیا۔ باہر ایک نقاب پوش سوار بیٹھ تھا۔ اس نے چادر اور اسٹریٹ کی تپتی خزانہ کے حوالے کی اور کہا۔ یہ بھاری ٹیکٹ ہے۔ اس سے اپنے اخراجات پورے کرو۔ یہ کیکر نقاب پوش سوار علی سے

لفظوں سے غائب ہو گیا۔ لیکن خزانہ پیچھے دوڑا اور پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ نقاب پوش نے جواب دیا میں ہوں خزانہ کا دوست اور ہمدرد۔ خزانہ نے گھبراہٹ سے کہا۔ اس کی زبان پر

مرحمت نہیں پہنچی۔ نقاب پوش نے پشیمانی سے جواب دیا۔ مجبوراً خزانہ پر گریز کیا۔ موی سے سب واقف ہو گئے۔ موی نے کہا کہ جس کے ہاتھ میں اس کی خوشی کی ایک لپٹ ہو گئی۔ چلنے و دشن کیا اور تپتی میں سب بستر فضاں پا کر دونوں بہت خوش ہوئے،

اخراج دیکھ کے ایک مشہور جبر سے میں خزانہ میں بھڑکی امدادی ایک شخص رہتا تھا۔ جو اپنی سعادت و خوشی کی وجہ سے بہت مستعد رہتا۔ جو درویش کے باب میں بے اختیار تھا۔ اپنا مال دوسروں کی امدادی میں صرف کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ملک افریقہ میں اس کو عزت و قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا اور افریقہ کا پھر جو اس کے نام اور کام سے واقف تھا دولت دھلتی ہوئی چھاؤں ہے۔ کیسی کے ساتھ وہاں نہیں کرتی کوئی کس کے ساتھ کتنا ہی اچھا سلوک کیے گا اس سے حسن سلوک کی توقع نہ کرنا چاہیے، یہی سلوک اس نے خزانہ سے کیا اور اس کو کڑی کڑی کا محتاج کر دیا۔ کل چوبیس بڑا دولت مند اور سخی مشہور تھا۔ آج وہ فطانت اور سخی کے معزز خطاب سے یاد کیا جا رہا تھا۔ کل جو لوگ اس کی طرح میں سیکڑوں نصیب سے ملے تھے آج اس پر تل کا الزام دینے لگے۔ کل جو دوست تھے، آج وہ دشمن ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک اور دشمن وہ دوستوں نے اس کی مدد کی لیکن آخر کو اٹھا کر دیا۔ ان میں وہ ہمدرد مثال تھے جن کو خزانہ اپنی دولت کا مالک سمجھتا تھا۔ جن کی ہمیشہ خاطر و مدارات کبھی تھی۔ آج ان کے اکھاڑے سے جتنا اس کو صدمہ ہوا وہ ناقابل بیان ہے۔ نانا کی یونانی کا نقشہ اس کے سامنے تھا۔ اس کے دل میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہو رہے تھے کبھی دوستوں کی بے اعتنائی اور بیونانی کا خیال کرنا جن کے لئے اس کا چوہا ہوتا تھا گرم رہتا تھا جن کو وہ دل و جان سے عزیز رکھتا تھا۔ کبھی اس انقلاب کا خیال کرتا جس نے کیا ایک اس کی کاپی لپٹ دی۔

اپنی موی سے کہا۔ میرے لئے اب مرنا بہتر ہے میں موت کو ہر زندگی پر ترجیح دیتا ہوں۔ جن دوستوں کے ساتھ میں نے دیے احسانات کئے کہ وہ عمر بھر نہیں ادا کر سکتے۔ آج وہ دست پیچھے ہٹ رہے ہیں، اے جن دوستوں پر مصیبت کا دھت آجانا تو میرے لئے کہاں پناہ ہو جائے۔ اول ان کی خبر لیتا ہوں اپنے متعلق کچھ کرتا۔ آج وہ میری مصیبتوں کو دیکھ کر ہستے ہیں۔ اب میں اپنا دروازہ بند کر دیتا ہوں۔ جو کسی عرصہ نہ کھلیگا۔ اب کسی کے آگے یہ لپٹ نہ پھیلاؤ گا۔ میری پیادگی! تو ہی میرا سہارا ہے۔ اپنی عزت کو مت

ہوا اور آداب سلطنت بجالایا۔ سلیمان نے اس کی عزت کی اور سفر جگہ پر بیٹھنے کا اُسا کیا۔ پھر چچا خیر نے تم بہت دلوں کے بعد در خلافت میں حاضر ہوئے ہو۔ اتنے دلوں سے کہاں تھے، خیر نے عرض کیا۔ دینے میری سادہ بہت بیوفائی کی، مجھے کوڑی کوڑی کا محتاج بنایا جبکہ وجہ سے میں حاضر نہ ہو سکا۔

پھر کیا دنیا بھاری دونا دار ہو گئی جس سے تم بیاں تک آ گئے۔ سلیمان نے ہنس کر کہا۔

خیر نے اس پر نقاب پوشن سوار کا قصہ بیان کر دیا۔ خلیفہ نے کہا۔ نام کیوں نہیں پوچھا؟۔

میں نے نام پوچھا۔ مگر انہوں نے اس قدر کہا۔ خیرین کا دوست، ہمدرد، کیا تم اس کی صحبت سے بھی واقف نہیں ہو؟

جی بالکل نہیں،

سلیمان! کائنات تم اس سے واقف ہوتے تو میں اس کو اس غیر معمولی سہمدی کے مدد میں سلطنت کا بیٹ جڑا عہدہ دیتا۔

خیر! میری کم بختی ہے کہ میں اپنے رے کے بڑے محسن کو نہیں جانتا جس کی وجہ سے میری حالت سدہ ہو گئی۔ اس کے بعد خلیفہ سلیمان نے خیر کو انقرض میں اس خیر کا والی مقرر کیا۔ جہاں اس کا دل تھا۔ جب خیر وہاں پہنچا تو وہاں کا دل جو ابھی سعادۂ کیوہ سے مکرہ العیاض شہر تھا۔ مع فوج کے خیر کے استقبال کے لئے آیا اور نہایت ہی شان و شوکت سے اس کو دارالراست میں لگیا۔ دوسرے دن خیر نے دربار کیا اور بہت بڑے مجمع کے سامنے تخت ولایت پر بیٹھا۔ اور تمام حسابات دیکھنے شروع کئے۔ لیکن بد قسمتی سے بہت سا دیر حکمران کے دہرے ہوا۔ خیر نے روئے کا مطالعہ کیا۔ مگر حکمران نے جواب دیا۔ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ میں اتنا روپیہ اور کتنی طاقت نہیں رکھتا۔

پھر غصہ کیسے ہوا۔ خیر نے غصہ میں کہا۔ مجھے غلطی ہوئی ہوگی، اس کے بجائے آپ جو تڑاؤ میرے ساتھ کریں۔ میں تیار ہوں، حکمران نے بار بار یہی جواب دیا اس کی پیشانی پر کسی قسم کے شکن نہیں تھے، اس کے چہرے کی نشاں شکنجہ تھی جیسے وہ لب لباب کی کیفیتیں پہننے کو خوش تیار ہے۔ خیر نے اس منہ کے ضمن میں حکمران کو قید کر دیا۔ پاؤں میں بیڑیاں ڈالیں اور اس کو اپنے حکمران کے قید خانہ میں بھیج دیا گیا۔ لیکن اس وقت تک اس کے چہرے سے کوئی تردد کا نشان ظاہر نہ ہوا۔

(۳)

نقاب پوشن آدھی رات کو اٹھا اور گہوڑے پر بزن رکھ کر کعب کو چل دیا۔ میری کو باکل خبر نہ ہوئی وہ اطمینان سے سو رہی تھی۔ اتفاقاً وہ خرابے بیدار ہوئی شہر کو بستر پر نہ پا کر کہہ سکتے کہ عالم میں آگئی۔ شہر کے مستقل طرح طرح کے بڑے خیالات اس کے دل میں پیدا ہوئے تھے۔ یہی وہ اپنے دل کو مطمئن بنا رہی تھی۔ مگر دل مطمئن نہیں رہتا چاہتا تھا۔ اسی حالت میں کچھ وقت گزر گیا کہ کسی کے آہنگی آواز سنائی دی۔ اور ساتھ ہی اس کا شہر داخل ہوا۔ میری کو مضطرب دیکھ کر کہا کیوں پریشان کیوں ہو؟ میری کچھ جواب نہ دیا۔ دوبارہ پوچھتے پر کہا۔ صحن مہارے حسن مبارک سے اس وقت تم کہاں گئے تھے؟

مجھے کچھ کام تھا،

میں یہ ملنے کے لئے کسی طرح ہی تیار نہیں ہوں کہ تم رات کے وقت اکیسے باہر نکلو۔ دن کو کعبین جانے ہو تو ساتھ ملام رہتے ہیں (ادرات کے وقت بغیر غلام اور ہتھیار کے۔ جیوت کی بھی مدد ہو گئی۔ میری نے ذاتی تیری سے کہا۔

قسم ہے خدا کی میں جیوت نہیں لوں گا۔

میرے اطلاع دہریوں کیوں نہ گئے۔ اگر دوسرا نکاح کیا ہے تو صاف کہہ دیجئے تو کیوں ہو۔ نقاب پوشن نے قسم کھائی اور کہا میں نے دوسرا نکاح نہیں کیا۔ مگر ایک سخت مزاحیہ کام تھا جس کا راز میں رہنا چاہتا تھا۔ میں اس کو بیاں نہیں کر سکتا۔ لیکن مجھ سے مخفی رہنا چاہتا تھا،

تم وعدہ کرو کہ کسی کو نہ بتاؤ گا،

میں جتنے دل سے وعدہ کرتی ہوں کہ کسی سے نہ کہی گئی۔ نقاب پوشن نے سارا قصہ کہہ سنایا جس کو سن کر میری بہت خوش ہوئی اور کہا کہ میں خوش ہوں اور میرا دل اس سے بالکل مطمئن ہو گیا ہے،

(۴)

میں میری بیوی کے بعد آج دروازہ کھولا گیا۔ جتنا خیر پر قہر تھا اس نے اگر دینا اور صاب سباق ہو گیا وہ دن دن اس پر اپنے دل میں دلیلیں اب اس کا دل وہاں سے اپنا نہیں لے گیا۔ اب اس نے مطمئن جانے کا ارادہ کر لیا۔ جہاں اندرون سلیمان بن عبد اللہ کا قہر تھا۔ جب سلیمان نے خیر کو قہر کے وقت کو ملے گیا، ظہر کر لائی۔ خیر کو کافی شہرت حاصل کر چکا تھا۔ خلیفہ سلیمان ہی اس کو واقف نہ تھا۔ خیر سلیمان سے خیر کے اندر اپنی اجازت دیدی۔ خیر میرے محل میں داخل

(۵)

حکمران کو قید ہوئے تین مہینے ہوئے، ایک دن اس کی بیوی نے اپنی باندی سے کہا۔ آج نہیں شہر کے حاکم کے پاس جاؤ اور اس کو تنہائی میں بلا کر کہو کہ انہیں کا مقام ہے۔ ایک شخص کسی کی حالت کو درست کرے احسان کرے اور دوسرا اپنے حق کو احسان کے بدلے میں تیار کر دے۔ انہیں،

باندی یہ سیکرادی دقت خرمیہ کے محل میں گئی اور اس کو تنہائی میں بلا کر سب کچھ کہہ دیا۔ جس کو سننے سے خرمیہ آگشت بہ زبان ہو گیا۔ ہنوز دیر اسی طرح خاموش رہنے کے بعد خرمیہ نے باندی سے کہا۔ تم جا کر اپنی بیگ صاحبہ سے حرف آنا کہہ دو، آپ کا شکر، مجھے سخت افسوس ہے۔

باندی کے چلے جانے کے بعد خرمیہ نے نام دوسرا اور بڑے بڑے عہدیداروں کو اپنے پاس بلوایا اور ان سب کو قید خانہ کا رخ کیا۔

حکمران کو قید کی ٹانگ نالیک کو تھری میں بیٹھا خدا کی یاد میں بخوبی۔ اب بھی اس کے چہرے سے غم عمیق بے نشانٹ چمکی ہے۔ گو قید کی سختیوں نے اس کی بہت بڑی حالت کر دی ہے۔ کسی کے آنے کی آہٹ پا کر حکمران سر اٹھا کر دیکھا تو خرمیہ معجزہ معجزہ شخص کے کو تھری کی طرف آ رہا ہے۔ حکمران قید ہو گیا۔ وہ یہ سمجھ کر رہ گیا۔ کہ اب وہ قتل کر دیا جائیگا اس خیال سے وہ شردہ ہوا اور چہرہ پر ابدی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ مگر اس کی حالت بدل گئی اس کے چہرے پر ہفتالی کی جھلک پیدا ہو گئی۔ اور وہ خوشی سے آئندہ آنیالی محبت کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہو گیا۔

جو نہی خرمیہ زبیر پہنچا وہ دوڑ کر حکمران سے لپٹ گیا اس کے منہ سے ایک چیخ نکلی جو بیسٹیک کو تھری میں کو تھری میں گونج اٹھی۔ حکمران انقلاب دیکھ کر سہرپوت ہوا اس نے ہنوز دیر بعد خرمیہ سے کہا۔ آخر خرمیہ کی کسی اور سختی کیسی؟

خرمیہ نے کہا، میں اپنے دشمن کے ساتھ یہ سلوک کروں، مجھے تو دل سے معاف فرمائیے،

میں معاف کرنے والا ہوں؛ خدا ہم دونوں کو معاف کر لگا۔ حکمران نے متانت سے جواب دیا۔

اس کے بعد حکمران کے پاؤں پٹریوں سے اُڑا دیے گئے اور دونوں قید خانہ سے باہر نکل گئے۔ حکمران نے اپنے گھر جانا چاہا لیکن خرمیہ نے کہا میں اس حالت میں آنکھو گہرنہ جانے دوں گا۔ مجھے آپ کی وجہ سے بہت شرمندگی ہے،

خرمیہ حکمران کو اپنے محل میں لے گیا۔ وہاں حکمران نے غصہ کیا۔ نہی پوشاک

زبیر تن کی خرمیہ پہلے ہی سے حکمران کے گھر کھانے پہنچے کا سامان اور بہت سا روپیہ بھرا چکا تھا۔ حکمران کو لیکر اس کے گھر گیا اور حکمران کی بیوی سے معافی اور معذرت چاہی۔ حکمران کی بیوی ایک نیک بخت اور تیر فہم عورت تھی، وہ اپنے شوہر سے بہت ہی محبت کرتی تھی۔ اپنے شوہر کو زندہ اور کھف دیکھ کر اس کو بہت رنج ہوا اور پھر خرمیہ کی معذرت و دستغاب کی کیفیت کا انہیں کے قلب پر ہوا جس نے بلا تماشائیں کی چیخ نکلی گئی جس سے گلوں نے سمجھا۔ کہ شاہد اس کی روح پرواز کر گئی لیکن وہ سہیل گئی اور خرمیہ سے کہا۔ مجھے وہ الفاظ نہیں ملتے جس سے میں آپ کا مشکر ہوا اور اس کے

خرمیہ نے کہا۔ اس میں شکر ہے کی ضرورت نہیں۔ قعد میرا اور شکر ہے آپ ادا کریں، حکمران کی بیوی نے کہا۔ مجھے اپنے شوہر کی دعاؤں ایک لمحہ بھوکے لئے یہی منظور نہیں ہے۔ بعض اسی لئے میں نے باندی کے زہر دیا کہلا سچا۔ بالفاظ دیگر اس کو احسان جتانے سے تیر نہ کیجئے۔ دن میں شوہر کی دعاؤں قبول کر لیتی، لیکن اس واقعہ کا اظہار نہ کرتی،

حکمران نے کہا مجھے سخت افسوس ہے کہ تم میرا کر سکی۔

بیوی! واقعی میرا قصور ہے،

خرمیہ! مجھے شرمندہ مت کیجئے۔ یہ سب کچھ میرا قصور ہے،

بیوی! لیکن آپ نے جو سامان بھرا ہے اسے دلہ لے جانے۔ ہمارے پاس خدا کا دیا ہوا سب کچھ ہے۔

خرمیہ! وہ آپ اپنے مصارف میں صرف کریں۔ علاوہ انہیں اسیر لونین میرے دشمن کے دیکھنے کے مشتاق ہیں،

خرمیہ نے سب واقعہ کی طبعاً سیماں کو دی جس نے وہاں حکمران کو آرمینیا اور آذربائیجان کا دلی مقرر کر دیا۔ اور خرمیہ حکمران کی ماتحتی میں آگیا۔

وہ سخن (حیدر آباد)

اطلاع

جن صاحب کا سال خریداری اکتوبر میں ختم ہوتا ہے انکی خدمتیں آئندہ اشاعت کا سال دی پی ارسل ہوگا۔ پس کرنوالے بہر اہن پہلے ہی اطلاع دے دیں۔ منہو

۱۳) مایر کوٹلی میں مسنورات کا قہر ہے۔ کہ شیخ صاحبہ میں ہر آئندہ حاجات میں اس سے اپنا چرہ مقصد کے لئے وہ منت مانگی ہیں۔ کہ اگر کام دل ہوسر آجائے۔ نو مزار پر چلا دیا جڑائیں گی۔

They often perform the Ceremony 'Hagrat Shaikh ki Chauti'. Sometimes they keep awake the whole night and employ a mirasan who sings songs, especially eulogies of the Shaikh, and sometimes play the Chauti in the day time

The Mirasan beats her drum and sings the Shaikh's praises

Then the Mirasan sings more vigorously, generally repeating over and over again the part of the song at which the woman showed the first signs of having fallen under the Shaikh's influence,

ترجمہ۔ وہ اگر حضرت شیخ کی چوکی کی رسم ادا کرتی ہیں۔ بعض اوقات وہ رت بگاڑتی ہیں۔ یعنی تمام رات جاگتی ہیں۔ اور ایک میرافن میٹھ کر بیٹھتی ہیں۔ جو سوئے گا گاتی ہے۔ بالخصوص شیخ کی مشقت۔ اور بعض اوقات میرافن دن کو بھی چوکی کرتی ہے۔ میرافن اپنی ڈھولک بجاتی ہے۔ اور شیخ کی مدح گاتی ہے۔

(جب چوکی کرتی والی عذرت نکالت تو دیکھو مرنے سے بلا تاخیر گاتی ہے) تو اس پر میرافن زیادہ فروش و فروش سے گاتی ہے۔ اور بالخصوص گیت کا وہ حصہ بار بار دہراتی

مراسیت کے ادعا و قرینہ تاریخی حقیقت

رضی اللہ عنہ (۱۳) انٹ (نوٹ متعلقہ ضخیم نمبر ۱۱)

۱۴) میرافن۔ اس سے پیشتر میرافن کے بعض قسم کے مجلس مشافعی اور ان کی نشر و تحریک سے ہم نے علم آ کر ہزار ہا روکھا۔ اور یہ بھی ہم باطنی اس کی تفصیل میں جانا پسند نہ کرتے تھے۔ لیکن سرلی بزرگ حقیقت ایک ایسی غزلی پر بھی پکا ہے کہ جس کے رو سے تاریخی حقیقت کی طرف سے فردوتا اس طرف ملحق ہوتا ہے۔ لہذا یاد رہے۔ کہ وہ کوئی مخصوص مشاعرہ نہیں ہے۔ اور وہ کوئی ملحد مقصود۔ بلکہ اظہار حقیقت مطلوب۔

۱۵) میرافن	میرافن	میرافن
۱۶) میرافن	"	میرافن
۱۷) میرافن	"	میرافن
۱۸) میرافن	"	میرافن
۱۹) میرافن	"	میرافن
۲۰) میرافن	"	میرافن
۲۱) میرافن	"	میرافن
۲۲) میرافن	"	میرافن
۲۳) میرافن	"	میرافن
۲۴) میرافن	"	میرافن
۲۵) میرافن	"	میرافن
۲۶) میرافن	"	میرافن
۲۷) میرافن	"	میرافن
۲۸) میرافن	"	میرافن
۲۹) میرافن	"	میرافن
۳۰) میرافن	"	میرافن
۳۱) میرافن	"	میرافن
۳۲) میرافن	"	میرافن
۳۳) میرافن	"	میرافن
۳۴) میرافن	"	میرافن
۳۵) میرافن	"	میرافن
۳۶) میرافن	"	میرافن
۳۷) میرافن	"	میرافن
۳۸) میرافن	"	میرافن
۳۹) میرافن	"	میرافن
۴۰) میرافن	"	میرافن
۴۱) میرافن	"	میرافن
۴۲) میرافن	"	میرافن
۴۳) میرافن	"	میرافن
۴۴) میرافن	"	میرافن
۴۵) میرافن	"	میرافن
۴۶) میرافن	"	میرافن
۴۷) میرافن	"	میرافن
۴۸) میرافن	"	میرافن
۴۹) میرافن	"	میرافن
۵۰) میرافن	"	میرافن
۵۱) میرافن	"	میرافن
۵۲) میرافن	"	میرافن
۵۳) میرافن	"	میرافن
۵۴) میرافن	"	میرافن
۵۵) میرافن	"	میرافن
۵۶) میرافن	"	میرافن
۵۷) میرافن	"	میرافن
۵۸) میرافن	"	میرافن
۵۹) میرافن	"	میرافن
۶۰) میرافن	"	میرافن
۶۱) میرافن	"	میرافن
۶۲) میرافن	"	میرافن
۶۳) میرافن	"	میرافن
۶۴) میرافن	"	میرافن
۶۵) میرافن	"	میرافن
۶۶) میرافن	"	میرافن
۶۷) میرافن	"	میرافن
۶۸) میرافن	"	میرافن
۶۹) میرافن	"	میرافن
۷۰) میرافن	"	میرافن
۷۱) میرافن	"	میرافن
۷۲) میرافن	"	میرافن
۷۳) میرافن	"	میرافن
۷۴) میرافن	"	میرافن
۷۵) میرافن	"	میرافن
۷۶) میرافن	"	میرافن
۷۷) میرافن	"	میرافن
۷۸) میرافن	"	میرافن
۷۹) میرافن	"	میرافن
۸۰) میرافن	"	میرافن
۸۱) میرافن	"	میرافن
۸۲) میرافن	"	میرافن
۸۳) میرافن	"	میرافن
۸۴) میرافن	"	میرافن
۸۵) میرافن	"	میرافن
۸۶) میرافن	"	میرافن
۸۷) میرافن	"	میرافن
۸۸) میرافن	"	میرافن
۸۹) میرافن	"	میرافن
۹۰) میرافن	"	میرافن
۹۱) میرافن	"	میرافن
۹۲) میرافن	"	میرافن
۹۳) میرافن	"	میرافن
۹۴) میرافن	"	میرافن
۹۵) میرافن	"	میرافن
۹۶) میرافن	"	میرافن
۹۷) میرافن	"	میرافن
۹۸) میرافن	"	میرافن
۹۹) میرافن	"	میرافن
۱۰۰) میرافن	"	میرافن

۱۲) میرافن۔ مٹ۔ "a singing girl" یعنی مایرانی لڑکی۔ دیکھو سٹوڈنٹ پریکٹیکل ڈکشنری۔ صفحہ ۵۲

۱۳) مٹ۔ فیروز پور میں جہن سدا مسنورات کے مقیدہ میں آنکھنہ دولت و خزانہ کہا جاتا ہے۔ اور دروغ خیالات بھی مسنورات آسیب زدہ دولت سے سہ کی چوکی یا چٹک کرانی کی خواہش کرتی ہیں۔ نوادہ سوت

Then, seated in a mirasan's house who sing in jain shah's honour

ایک میرافن کے گھر میں چٹک کر جو میں شاہ کی شان میں سوئے گا گاتی ہے۔ آسیب زدہ اپنے سر کو زور سے بلا تاخیر دھارتی ہے۔

The mirasan takes the offerings

میرافن چڑھاوے لیتی ہے۔ دیکھو گامری جلد اولیٰ صفحہ ۵۲

حکمت و بیوعظمت

اشادات لطیفہ

سانہ کہ پیادے خدا کے جوتے نہ کرتے تھے وہ دونوں کو بھی تنگ
تجے کیسے حاصل ہو یہ مرتبہ کہ ہے کہ توں کی پی پی پناہ تنگ

ایک عین اگر سو محفل میں، ہو گئے وہاں کی خفا دل میں
حرف اگر اک گلاب سی ہوہوا ایک کتا پلید کر دے گا

پٹ کو رکھ ہدام سے غالی کہ نظر آئے سرفٹ کا نور
تو بے شک سے اس لئے غالی کہ ہے کہانے سوا یک سہو

جو عالم کہے اس کو دل سے سنو نہیں ہے وہ عامل بلا سہو
سنو! قول یہ کچھ بھی سچا نہیں کہ سوتے کو سوتا جگاتا نہیں
سدا بہ نصیحت سے تم بہرہ دو لکھی گو نصیحت ہو دیوار پر

چپے جب تک آئی پر میں ہی گفتگو سے کہتے ہیں بیہ ہنر
بنہ سستی میں ہری ہر چیز کیا کون جتاے کسی کو خبر کیا
ترجہ گستاخ مخدوم

حکایت

مشہوری میں ہے کہ ایک شخص ایک عورت کے پیچھے چلا، اس نے پوچھا کہ تو میری پیچھے کیوں آتا ہے۔ کہنے لگا کہ میں تجھ پر عاشق ہو گیا ہوں۔ اس نے کہا۔ یہ میری پیچھے میری بہن آرہی ہے وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے، ہوسٹ کہ تو بہتا ہی۔ توڑ پیچھے دوتا۔ دوتا ہی پتا کہ اس نے ایک بول اس کے رسید کیا۔ اور

گفت اے ابلہ اگر تو عاشقی دہ بیان دہ دہی خود صافتی
پس چرا غیر انگشتی نظر میں بود دعویٰ عشق ادی بلے ہنر
کہ مرود اگر تو عاشق بنا تو فیروں پر کیوں مجاہد کی محبت تو دہ جز ہے کہ۔
سجھتا ہر زخم ہاں تم وہ خیال ہی چہ کہہ کہ چشم کہین کہین کہین کہ

جن کو خدا سے تعلق ہو جائے بہر جا ہے تمام دنیا ہی حسینوں سے بہر جائے۔ مگر۔
اپنے سحر جتنی کہ چھوڑ کر کبھی دوسری طرف متوجہ نہ ہو،
اسی نہ عشقت آنکہ ہر مردم بود
ایں فساد خردن گسندم بود

کیسی محبت کہ دعوتے خدا کی محبت کا اور دوسروں سے تعلق ہے، اگر جان کہانے کو نہ
لے تو سب بہول جائیں۔ یہ سب نفس کی شہوات ہے اور یہی وجہ ہے کہ عشق ان ہی
کو بہتا ہے۔ جن کو خوب فرصت و فراغ ہے وہ نہ جو لوگ کام میں لگے ہوئے ہیں مان
کو کبھی ایسی لذت کی نہیں محبت۔ انفس ہے کہ خدا قائلے تو زہنت اس لئے
دی تھی کہ دین کا کام کرین۔ مگر زیادہ تر ایسے ہی لوگ عہد میں۔ خوب کہا ہی،
خوشا روزگار سی کہ دود کے کویا زار حش نہ باشہ بے
بقدر ضرورت یار سے بود کند کار سے اندر کار سے بود
کہ پڑا خوش نصیب یہ وہ جیسے حرم نہ ہو اور ضرورت کے موافق کہانے کو لے۔ لیکن
انفس ہے کہ ہم تہ نہیں کرتے اور اس سبب ہی میں عینیں لگا لیتے ہیں،

عنایت نفس

کسی قوم کی ترقی کا ایک بڑا اصول یہ ہے کہ اس کے ہر فرد کو حسن حیث انعم سلف
رسکت یعنی خود اپنی عزت کرنے کا خیال دلا یا جائے۔ اسلام اور قرآن پاک نے اپنی
تعلیمات میں اس نکتہ کو بھی بوجہ اہم غور دیا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا
گیا ہے۔ کہ کنکتم خایہ امتاً دئم تمام قوموں سے بڑھ کر ہو

قرن اول میں یعنی جب تک اسلام اسلام رہا۔ یہ خیال تمام مسلمانوں میں اس قدر
جاگزیں تھا کہ کو تم کا ہر فرد حسن حیث انعم اپنے آپ کو بغض نہیں کرے، عالم بہتا، یعنی
عزت نفس کا احساس تھا۔ جو مسلمانوں کو بہت کم کی دوسرے مسلمانوں، الوافروں اور
بلند خیالوں کا باعث تھا۔ تاریخوں میں تھے پڑا ہو گا کہ ایک مسلمان کی دھوکا مسلمان
ہی تھیر کر کھسکے کہ وہ بد میں کن لیری آدنا ہی سے سوال و جواب کرتا تھا۔ انفس
کہ اس مسلمان میں یہ مبارک احساس باقی نہیں یہی وجہ ہے کہ وہ ہر جگہ دلیل
دروہا نظر آتے ہیں ؟

جلد

منہالو

بسم الرحمن الرحیم

القریش

آخر تیرہ تمبر ۱۹۲۹ء بمطابق ۱۰ ربيع الاول ۱۳۴۹ھ

صحائف حاضرہ کی مشکلات

قومی جرائد کی پیدائی

صحافتِ حاضرہ میں مسائل و مشکلات کی شرح کی محتاج نہیں، حالات موجودہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس بات کا قطعی یقین نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی اخبار ناغہ الہی اور کامیابی سے چل رہا ہو، زمیندار ایک قوم و مقتدر روزنامہ ہے اور کہنہ مشوق و کمزن کے زیراہتمام مدت سے چل رہا ہے، لیکن دورِ حاضر کی مشکلات اور زمانہ کی بدولت نے اسے بھی بادلِ ناخوشہ اپنی نعمات و دامت کم کر دیں پر مجبور کر دیا، انقلابِ ایک سین اور بہترین اسلامی روزنامہ ہے، حکومت کی ہمدردیاں بھی کسی نہ اس کے شریک حال ہیں، لیکن سچے خند و ہنسی میں نہیں،

جب ان وسیع مقاصد اور اعلیٰ پایہ کے اجناس کا جو بہت بڑی حد تک اسلامی حقوق کے ٹکڑاں کا سبب بنتے ہیں اور جو صریحہ و شبہ کے مستحق وسیع معلومات رکھتے ہوئے بہتر سے بہترین اخباری خدمات انجام دے رہے ہیں، یہ حال ہے، تو ان جملہ کی بے جا کجی کا موازنہ کرنا کچھ مشکل نہیں، جو مخصوص مقاصد کے حامل ہیں، اور جن کی وسعت کسی خاص قوم یا نسل و نعرہ تک محدود ہے، اور جن کے لئے نہ صرف مقاصد کے لحاظ سے بلکہ نام کی نسبت سے بھی دائرہِ مخصوصہ سیما پر دم بکھن غیر نسبت خیال جاتا ہو،

سیاستِ حاضرہ کی پیچیدگیاں اور گونا گوں الجھنوں نے حیات میں اس قدر تضاد پیدا کر دیا ہے، کہ اقتدار و مخالفت میں قوم و مذہب کچھ باندھیں، ایک ایک کا مخالف اور ایک ایک کا دشمن! پھر کسی کی قوم اور کسی ملت، یہ ہیں وہ اسباب جو

قوم جسہ اندکی بے جا رنگی کا موجب ہیں اور جن کے سبب تباہیاں ہیں،

القریش کا مستقبل

"القریش" جو محض اصلاحِ مذہب کے فہم و کرم اور عقائدِ غلامِ مرقمہ کے لطافتِ شانہ پر جاری ہے، اسوہ سال سے قومی خدمات انجام دے رہا ہے، ان خدمات کا بارِ ذمہ کیوں سوزنا بی اور بخیر و اعتراف کیا گیا، اور القریش کا وجود قوم کی ضروریاتِ مخصوصہ کے لئے اتنا مفید اور کارآمد خیال کیا گیا، کہ اس کا ہر ناخوشگاہی کے درجہ تک پہنچتا ہے، لیکن اس ہمہ اس کی افادت و مسامتہ کے وعدے ہمیشہ وعدے رہے، اور کبھی عملی اعتراف کا ثبوت پیش نہ کیا گیا، تو وسیع اشاعت کے لئے کبھی وہ کوششیں برپا نہ کیں، جو ایک قوم کی طرف سے اپنے قومی ترجمان کے بقا و احیاء کے لئے آتی لازم ہیں، یہی نہیں، بلکہ برادرانِ قریش نے بارہا ان قیمتی مواقع کو دستہِ حاضرہ کر دیا، جن کی حاضری ترقی و ترقی خالی کے لئے اہم مفید تھے، اور جن سے منفعہ عروج و اقبال پر جلوہ گر ہونے کے ذرائع پیدا ہونے کی توقع تھی،

ہمارا سو سالہ تجربہ شاہد ہے کہ قریش میں اثر و زندگی بانی نہیں، وہ کی آواز پر ہی کان دینے کے قابل نہیں، ہی، سرسبزوں نے ان کے نسب ناموں کو شرمناک حد کیا، انہیں غیر باپ کی جانب منسوب کیا، انکی تحقیر و تذلیل میں کوئی و تفریق اٹھانہ رکھا مگر وہ بیدار نہ ہوئے، یہ حضراتِ عظیم و جبر کی طرف سے ان کے لئے ایک آخری وعید تھی، لیکن ان کے قلوب کچھ اس قدر ہی پتھر گئے ہیں، کہ اس انتہائی تذلیل و آخری وعید کا بھی انہیں کوئی اثر نہیں ہوا۔

اس جہود و سکوت اور جہمی کے عواقب و نتائج سوسے اس کے کچھ نہیں ہو سکتے کہ وہ مٹ جائے اور غیر اس کی جگہ لیں، لہذا سوسے اس کے کوئی چارہ نظر نہیں آتا، کہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ کر خدا کے فاعل اسلوات و افلاک سے کسی اور اسلامی خدمت کی انجام دہی کی توفیق چاہی جائے، و باشرِ التوفیق!

قوم کی سردہری دے دیں اور کچھ بدل کر دیں، اس بات کی دعا ہے کہ ہم اپنا نصیب میں بدل دیں اور اس کے انجام و راحت میں حصہ نہ لیں، لہذا بفضلِ اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعتِ سنیِ القریش کا رنگ ترتیب پاگل جدا گانہ ہوگا۔ اسے کسی خاص فرقہ و قوم کے کوئی خاص ننگ و نہ ہوگا۔ وہ فاعلِ اسلامی اخبار ہوگا اور حق، مکان و انیسات کی الجھنوں سے پاک اور بالاتر، کہ فاعلِ اسلامی خدمات انجام دینے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مؤمن و داد و دوس میں برکت عطا کرے۔ آمین! تم آمین!!

یوم میلاد النبی

ہندوستان کے طول و عرض میں "یوم میلاد النبی" نہایت بزرگ و اہتمام سے منایا گیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر تقریریں جو کتب و خط کے لئے، اصلاحی امور پر غور کیا گیا۔ بعض مقامات کے مسلمانوں نے رواج کی پست کرتے ہوئے تعظیم و رات اور بچہ امور کو کثرتی احکام کے تحت انجام دینے کی پرورد تعین کی اور عوام نے اسے بطیب خاطر قبول کیا۔ اگر مسلمان ہر اسلامی تقریب کو اسی شان سے منانے کے حاکم ہوجائیں تو ان کی تمام سہولتیں گلیاں اور خوشیاں دو ہو سکتی ہیں بعض علاقوں میں اگرچہ بچہ ہوں اسے تعظیم کی مخالفت میں ہی مشر ایگری سے کام لینا چاہیں لیکن خدا سے ہر توانائی کی رسی رانہیں ہونے لگی، مولانا کشی شاہ صاحب نے تقابلی حد مبارک کہا دیں۔ کہ ان کی یہ نیک تحریک بدرجہ اتم مقبول اور بوجہ حسن کامیاب ہو لی،

دولتِ اصفیہ

اعبادات میں یہ جہر و ثن کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے کہ تاجدارِ کوکن و امامِ اہل بیت (ع) اللہ جل جلالہ حکومت کے نظم و نسق میں کچھ تغیرات کرنا چاہتے ہیں، اسے عالی یہ ہے کہ شہزادہ اعظم جاہ بہادر ولیعہد کو جاہ راجہ سرکش پشاد صاحب وزیرِ عظم کی سبک دہشی پر صدرِ عظمیٰ بابِ حکومت کی خدمات تعزین کی جائیں۔ اور چوٹے صاحبزادہ کو صرف خاص کی وزارت سپرد کیا جائے انبادات کا بیان ہے کہ حکومتِ مروج انسان نے اس مسئلہ میں حکومتِ ہند کو گفت و شنید کرنی ہے، اعمام میں اس تجویز پر پسند نہی لگا اظہار ہو رہا ہے اور وہ اس لئے کہ شاہی خاندان کے اراکین کو کبھی ایسے ذمہ دارانہ مرتبہ سپرد نہیں کئے گئے۔ اگر ان تجاویز نے حقیقت کی صورت اختیار کر لی تو ان تجربات کے نتائج کا کبھی کے ساتھ اختیار کیا جائیگا۔

آہ اہم کہہ جا رہی ہیں

ہندوؤں اور دیگر مذاہب کے مذہبی اہلکار اپنی امتام کرشنش مذہبی تبلیغ اور فی تعلیم پر ہر دم کرتے ہیں لیکن مسلمانوں کے مذہبی جہاد بخلات اس کے میدانِ مناظرہ گرم کر کے دلوں میں بغض و عناد اور کدوا کدوا کرنا مجاز کر دینے ہی کو پیرین اسلامی خدمات سمجھتی ہیں جس سے نہ صرف اختیار کو پسند کا صورت ختم ہے بلکہ ان مواقع سے ناواقف اہلکارہ اسلام کے خلاف زہر لگنے، افتد اہلکارہ کرنا اور اسلامی حقوق تلف کر کے کینے عملاً ہر جائز میں مسلمانوں کا کوئی مذہبی اخبار اظہار کر سکیں، اس میں مسرت و قادی کی تعلیم نہایت کردہ طریق پر جوئی، شیعہ مفنید کے علف در یہ دہن ہوگا۔ توضعی اہل تشیعہ کے علف ہرنہ در۔ چکر لوی وادھی وغیرہ کے جگرڑوں میں اتحاد و اتفاق کا بے

مجاہد خون کیا جا رہا ہے

ایک مقامی مذہبی اہلکار دقت جاری سامنے ہے اور مسرت و سرگرمی کے عمارت سے چھپے۔ جو مضامین اس میں غریب درج کئے گئے ہیں۔ ان کے عنوانات یہ ہیں: "اہل سنت و جماعت اور جماعت اہل حدیث کا زبردست مناظرہ" "اہل حدیث کی زبردست شکست" "سناغریل حدیث کی ذرا سی" "شیعہ کا مناظرہ سے مسرت" اسلام نے فرقہ واری اور دل آزاری کی تعلیم نہیں دی، لیکن ان اسلامی جرائد کی

یہی بہترین اسلامی خدمات ہیں، اناتھ و اناتھ راجدون،

عنوانات متذکرہ کے تحت ایک صفحہ میں لکھا ہے کہ

"شیعوں نے اپنے مقابل اہل سنت و جماعت کے مناظر کی خبر منکر

حوصلہ دار دیا اور جاہ دیدیا، اس لئے شیعوں نے من دقت پر ۱۲، ۱۳ گلت

کو پس میں در خواست دیدی کہ مناظرہ بند کر دیا جائے، ہم منت

کر دے جائیں گے"

یہ ہے اخوت اسلامی اور تحقیق محبت عقائد کا رد یہ کہ کبہائی کو کبہائی سے من کاغذہ لایق ہوا اور اسے پولیس میں درخواست دینے کے سوا چارہ نہ رہا۔ لاشن ایہ زور تبلیغ و اشاعت اسلام پر صرف کیا جائے۔ یہ مساعی تنظیم کو اسے تہہ پر صرف ہوں انیس مسلمان اس کرب و بلا کے دور میں ہی افرات و نشتب سے بچکر تحفہ حقوق اسلامی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے، ناغہ و یا ادلی الا لہار،

افغانستان

افغانی امان اسدخان آج کل مصر میں اور دہلی کا قسہ کہتے ہیں، خبرنا دغاں اور ان کے ہمارے بھائی کے مہم حوں اور متواتر لوشوں نے پورے کے قدم متزلزل کر دے ہیں جس قدر خبریں ملتی ہیں وہ تمام کمال جہل نا دغاں کی فتح مندی کا مہابی کی منظر میں۔ اور ان کی کوئی تردید نہیں ہوتی، جوش و جہان کا یہ عالم ہے کہ ایک حمارہ کے دوران میں افغانستان کی جنگجو قوتوں کو مخالف زون کی عورتوں سے تہہ ہر تہہ دست پست ہونا چاہیے جس میں کسی عورتیں قتل ہو گئیں۔ بچہ مسرت اور اس کے سرداران جنگ نے بیچارہ کے عالم میں تبدیل ہزارہ کے مسرت اور اسے اعداد کے لئے عاجز و درخواست کی جو عقارت کے ساتھ ہندو لکھی، جہل موصوف کی ہمت و جرات اور باہر قادی قابل ہر سانشی ہے، اگر حالات اور بغض اندوزی نے سادت کی تو بغیر کیا جاتا ہے۔ کہ کبہت جلد لوگوں کی حکومت جسکس کر دیا جائیگی، ایک اسلامی سلطنت کے تحفظ کے لئے جہل موصوف انتہائی مساعی میں لارہے ہیں۔ لہذا مسلمان ہند کا دھن

ہے کہ وہ اس موقع پر ان کی ہر ممکن طریق پر امداد کریں اور عدائے قادر و کریم سے اس کے نفع کا امی کی دعا کریں ،

روس اور چین کی جنگ

روس اور چین کی حکومتوں میں کی ماہ سے کشیدگی بڑھتی آتی تھی ، بالاخر پچھلے دنوں دونوں حکومتوں کا پیمانہ صبر و بردباری اور دوسری فوج نے چینی مسٹر کو عبور کر کے سوکھ لاندرا گرم کر دیا اس وقت تک جس بدخبریں موصول ہوئی ہیں ۔ ان سے پیش قدمی اور ناغہ جنگ کے لازم و صبر پر عائد ہوتا ہے ۔ سنہ ۱۹۷۱ء روسی اسکا دوتوں نے ٹوٹ مار بھی کر دی ہے ، لیکن اگر ٹوٹ مار کی ضرورت ہے تو اس کے پیچھے بھی ہیں کہ یہ جنگ بھی سرسبز یاہ و محنت کی جنگ ہے ، اس ٹوٹ مار میں بھی چینی تاجروں پر آنت کا پھانڈ ٹوٹا ہے روس چین کی جنگ معمولی واقعہ نہیں ہے ، سیاسیات عالم میں اس سے ایک ضرورت انقلاب رونما ہو چکی توقع ہے ۔ اگر چین میں اشتراکیت کا نظام نافذ ہو گیا تو منہ بھر کی ہمتا ۔ بہت قوتوں کے لئے ، ایک بہت بڑا خطرہ درخما ہو جائیگا ۔ ہندوستان کے تین دروازوں سے اشتراکیت کا بہت جہاںک لنگھا ۔ اس سے ہندوستان کی سیاسیات پر جو اثر پڑے گا ۔ اس کا اندازہ لگا ناممکن نہیں ،

محوریت ہوں کہ دنیا کیا ہے کیا ہو جائیگی

زمیندار کی مشغلات

مستند روزنامہ زمیندار اپنی ایک شائع میں لکھتا ہے ۔ کہ وہ چالیس ہزار روپے کا مقرر ہے ۔ اور اخبار کم وین ڈیرہ ہزار روپے مالانہ گناہ میں ملے ، اب کارپردازان روزنامے اس کی فیصلہ اور حجم میں غلامی کر دی ہے ۔ بقیہ ہے کہ جس اخبار کی اس بزار کے قریب اشاعت بتائی جاتی ہو ، اور پراہنی کے وسیع ذرائع لکھتا ہو وہ اس قدر نقصان میں رہے کہ چالیس ہزار روپے کا مقرر ہو ، سہارو خیال میں چیلک کی یہ اس بدلتی کا نتیجہ نہیں ہے ، جس کا شمار دیگر اخبار جو ہے ہیں ۔ بلکہ یہ زمیندار کی بعض اپنی غلطیوں کا موجب ہو کر عام اور ان لوگوں سے جو اس کی ہزار ہر سو جان سے قربان ہوئے تھے اس کی طرف متوجہ ہو گیا ۔

زمیندار کی ہزار ہر دینائے اسلام لیک لکھا ، پناہ فرض سمجھتی تھی لیکن جب اس نے زمینداروں کے حقوق کا خیال نہ کرتے ہوئے ہر روٹ کی موافقت میں زمین سہرہ دہائی ، سہارا ناھم علی کے اخبار ہمدرد کی بدین پر انھار افسوس و ہمدردی کے بجائے اپنی تعویک کی اور سیکھ ڈالنے میں باک نہ لیا ۔ انقلاب اور بعض مقتصد مسالوں کی مخالفت میں زباندار ہی شروع کر دی تو اس کا اثر گشتے لگا دیا نتیجہ یہا

کہ آج انہیں زبان خود اپنی بے جا گلی کا اعتراف کرنا پڑا ۔

تسرا اور اچھدہ کے چند میں زمیندار کی ایک آواز پر لاکھوں روپے جمع ہو گئے تھے لیکن غازی امان اللہ خان کی امداد و اعانت کے لئے مسلسل غن ماہ تک ہر روز لاکھوں روپے کے باوجود ڈیرہ ہزار سے زیادہ رقم جمع نہ ہو سکی ، جو اس بات کا مین ثبوت ہے کہ زمیندار اب وہ زمیندار نہیں اور اس کے قدروان اب اسے ان نگاہوں سے نہیں دیکھتے ، کاش ! کارپردازان زمیندار سلامت دوی کو ابھرتے دیتے اور یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتا ۔ سچ ہے ۔

کسی کی ہی تو نہ کر عیب ہے

کہ اس کا خدا عالم الغیب ہے

اعوان برادری کی بیداری

دنیا جاگ رہی ہے اور ہم سو رہے ہیں ، اقوام عالم بیدار ہو رہی ہیں اور تشریف بخواب گراں ہیں ، وہ بڑھ رہے ہیں اور یہ گر رہے ہیں ، انہیں نہ احساس زبان ، اور نہ

شوق نقیب !

حال ہی میں اعوان برادری کا قومی شیرازہ بندی کے لئے خانصاحب پیر صاحبنا افضل کی صدارت میں حسن ابدال کے مقام پر ایک جلسہ منعقد ہوا اور اس میں بڑی بڑی مفید تجاویز پاس لیکٹیں ، خانصاحب ملک اللہ خان ویشی کانسرو ڈیرہ ، ملک شیر باخان کھن ، قاضی محمد مسلم کھن ، لغت قاضی محمد یوسف اوکھلی ، مقتدر اور سزین قوم شریک جلسہ ہوئے ، انجمن کا نام انجمن ترقی قوم اھوان تجویز کیا گیا ۔ قومی اخبار کے اجرائی تجویز ہوئی ، کمپس پور ، سرگودھ ، میانوالی ہزارہ جہلم ، راولپنڈی ، گوجرات ، کوٹل ، جنوں ، پشاور اور ڈیرہ اسمبل خان وغیرہ میں انجمن کی شش غائب قائم کرنے کا جلسہ میں منعقد کر دیا گیا ، لیکن "ترقی" خاموش رہے پروا ۔ ان کی انجمن کا نام لینا گاہ ، اجرائی کو سشن کو انہیں اصلاحی امور کی جانب توجہ دلانا ناہیات ، وہ قومی جلسہ کے نام سے شرماتے ہیں نسب و ناموس ، عزت و وقار خطرہ میں ہے تو ہوا ، ان کی بلا سے ، خدا انہیں حساس دل دے چشم بینا عطا کرے کہ وہ اقوام عالم کو جبید اور دروڑ صوبہ و یکجہ سکس پا

مسلم خواتین اور ان کے حقوق

ان اذیاسلم خواتین کا انٹرنس کے ایک اجلاس میں متفقہ طور پر تصدیق کیا گیا ہے کہ مسلمان خواتین کو مذکورہ کا پڑھنا سہارا سبلا ج کو قوم کیلئے ناہ کن نتائج پیدا کر رہے ہیں اس لئے اس کا معطلہ انداز لکھتے ہندوستان

کہ ان کے حقوق کی دیکھنا نہیں ہے بلکہ ان کی سزا دینا ہے ، خدا انہیں توفیق میں عطا کرے ۔ آمین !

مراسیت کے ادعا و فرشتہ کی تاریخی حقیقت

ضمیمہ ۱۲

یہیں یہ پہاڑی علاقہ میں جو ہڑا مڑتا ہے۔ پنجاب کاسٹس

(۲۲) دُوم موت کا فرشتہ ہے۔ دُوم: بہر بھی اور بکری مرزورت کے وقت کہتے۔

موتے ہیں۔ جھگڑے، کشمکشیاں اور دُومنیوں ٹیڑھا جھٹنے ہیں۔ پہلے آف انڈیا

(۲۳) قوانین منسو کے رو سے ہندی الاصل انیوم میں اعلیٰ اور اونے شریف

اور ذیل کی امتیاز کا جو دستور العمل رائج جلا تلبے۔ اوس کے بعد میری

(س سے) پنجی ذالوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ دیکھو ملتان کے ضلع کا جغرافیہ

اسی طرح سے بڑم بھی ایک پہ گورکانہ اس کے صنلے کا جفرانیہ - صنلے رولینڈی

لاہور اور سیالکوٹ میں میرانی (ٹ سے) پنجابی قوموں میں داخل ہیں۔ دیکھو

افضل علاج مذکور کے جغرافیہ۔

۱۲۴) میرانی شاد بوس اور دیگر خانگی رسومات کے متعلق، نئے خدمات بھا

لانا ہے جس کا معاوضہ اسے بصورت نقدی یا فسی دیا جاتا ہے :- وہ فصل کے

موقع بر خیرات بھی مانگنا ہے۔ دیکھو گزشتہ سیر علاقہ بھی بدوستان

(۲۵) میراثی فٹ سے ہریاس سے لحاظ مطالب و مدعا پاکستان مختلف قسمیوں

میں عام طور پر جن ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہیں۔ ۱۔ میرانی ۲۔

ایک عجیب و غریب کہانی

ایک انگریز لڑکی کی منگہڑت کہانی

ذیل کاچھڑا سانسداد جو کسی گھر پر لڑکی نے محض غرضی سنی زبانوں سے متاثر ہو کر کہا۔ اور اس میں ہندوستانی تمدن و معاشرت کا ٹھکانہ خیر و شر کا کچھ نہ ہوئے اپنی بڑھتی کاغزت دیا ہے۔ اس ناظرین کو ام کی دلچسپی و تشنگن کیلئے اور اسلئے کہ احباب ان خیالات سے جو ہندوستانیوں کے متعلق یورپین لوگ کہتے ہیں۔ واقع ہو جائیں جناب سیدنا انفار علی صاحب ترقی المذہبی لی۔ اے کے الفاظ میں پیش کرنے ہیں۔ کیونکہ اس انگریزی افسانے کا آپ ہی نے ترجمہ کیا ہے۔

مقدمہ نہ کہچھڑا سانسداد ایک نو جوان انگریز لڑکی نے جو ہندوستان اور اس کی معاشرت سے محض نادانانہ تھی۔ ہندوستانی تمدن اور معاشرت پر ایک ناول لکھ کر اہل انگلستان سے خوب داد لی۔ ذیل کا ایک چوڑا سانسداد بھی ایک انگریز لڑکی ہی کا لکھا ہوا ہے اس خاتون نے ہندوستان اور اس کے باشندوں کو انکھ سے نہیں دیکھا بلکہ اس کی معلومات کا ذخیرہ اس کے فوجی بھائیوں کی کہانیاں ہیں۔ جو اسے اکثر سنا کرتے تھے۔ سبحان اللہ! ہماری زندگی کا عجیب نوٹ ہے! اس انگریز لڑکی نے افسانہ میں کئی جگہ ہندوستانی الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جس صاحبہ اہل انگلستان پر واضح کرنا چاہتی ہیں کہ وہ ہندوستانی زبان سے بخوبی واقفیت رکھتی ہیں۔ مثلاً گراہن کی جگہ جلی۔ چار پائیل کی جگہ چھانیاں۔ چار بیوں جگہ چار پائیاں۔ اسی طرح جس شخص مزاحی سے ہندوستانی معاشرت کا نقشہ کھینچی ہیں۔ وہ مفہم خیر بھی ہے اور قابل افسوس بھی۔ ایسے دلال بھگت و مغربی مصنف ہیں ہندوستانیوں کی دل آزاری کا موجب ہوا کرتے ہیں۔ مزاج

علی محمد ایک نو جوان سکھ اپنی مشغولی رونا کے انتظام میں کھرا گراہن کر گھڑا۔ کاٹا باغیچہ کی طرف کا سکھ ہونا اس کی شکل و شباب اور پوشاک سے عیاں تھا۔ پورھی منڈی ہوئی (نہ کہ سکھ) بھی لکھا تھا اور اس نند سے مقدس تھی۔ یعنی سکھوں کی بدی تندر لکھ بری تھی۔ وہ چلتے اپنی ہندوستانی گھڑ کے کش لگا رہا تھا۔ اور اپنی پیاری موہنیا کے لئے سمجھتی جنم من رہا تھا۔

فوریات موہنیا ایک باسلیق خاتون تھی جو جوہر کے بہنوں کے ایک سوز گھرا لے کی چشمہ پران تھی۔ موہنیا کا باپ اپنی ریاست وادار کی وجہ سے نہایت مغرور اور تکبر تھا۔ مگر اس نے اپنی نو لڑکی کو تعلیم و تربیت میں کوئی دقیقہ فراموش نہ لے جس صاحبہ کو شامی علم تھا کہ سکھ نہیں تھا کہ اسکا استعمال حرام ہے۔ ایلر

پہلیں کیا مٹا جس کی رکت سے وہ دو زبانیں بولی وہ وہ ہندوستانی کمال فصاحت و سیرت بولی سکتی تھی۔ ایک لخت ایک گھوڑے کی گھٹل دوڑنے کی آواز نے ہمسرا نظر اس کی آمد کے دل کی حرکت کو بڑھ کر دیا۔ اب موہنیا پر گہر سے ایک آتی تھی۔ آخر وہ ایک جھک کر اپنی ہندوستانی موٹر کار پر سوار ہو کر سیرت سے گھر وادار ہوئی اس کے صحن چرے سے خاندانی صحن اور امیرانہ رعب بیک رہا تھا۔ موہنیا نے ایک سفر خانہ انداز سے گھوڑے کی باگ خانہ سنانا۔ اپنی ہندوستانی سانس کے ہاتھ میں دی جو اس کے پیچھے جھکے ہیں۔ پہلا تھا بھوڑا سے کھنکھار کر۔ دھڑا دھڑا جس کا طلب ہے کہ چھ جلا خانہ سنانا ادب ادب بکالایا۔ اور گھر کو راہی ہوا۔

موہنیا نے اپنی ناک اپنے عاشق کی ناک سے دوڑیں منٹ بہت دیر گزری کہ نہ کہ ہندوستان میں اور بچے گھرانوں کے لوگ اسی طرح سلام کرتے ہیں جب اس ناک سے ہوا ہوا کی سلسلہ ختم ہوا تو اپنی گھر کی سی اور مرد و عورت بچہ بچہ اپنی آوازوں سے ایک لایا۔ میری غزال رعنا کیا تمہارا سوز باپ ابھی تک ہماری شادی پر رضامند ہیں ہنا مرہینا نے غم سے انکھیں پٹی کر لیں بہت کہہ کہ کسمانی بھر غم کی سانس لی۔ اور وہ لاہور پہنچ گئی۔ میرے پیار کے دل سے والد سے تو پیسے سے بھی زیادہ اڑے بیٹے ہیں جب میں نے ان سے یہ بات چھڑی تو انکا چہرہ مارے قہقہے سے لال لگا دیا گیا۔ انہوں نے زمین پر زور سے ہاؤں مار کر کہہ نہیں نہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ میری پیاری موہنیا جسکے کئی سببوں میں سولہنوں سے بہتر خاندان کا بکاؤ خون جو چون ہے کس طرح کسی کیلئے اور بیخ ذات سے خدائی کر سکتی ہے۔

علی محمد کا لگ زور ہو گیا۔ سیرے پر میراں اڑنے لگیں۔ تمام جسم میں کچھ دھڑکی کچھ دیر کے بعد کچھ غم نہ تھا۔ اپنی بیوی اور اس کو لا گیا۔ وہ قہقہے سے اس کی پیٹ پیٹنے لگی۔ کوہ قہر کیوں کہ میری کئی بہن ہندو ملک خیالات میں سنوڑ رہا۔ آخر جب کچھ بھید کی چمک نظر آئی۔ تو قبول لکھا۔ لیکن میں اس کا کچھ تدارک ضرور کرنا چاہتا تھا۔ آج رات وہ کوسں باہر جائیگا۔ امان رات کو کہا۔ راجہ کے دل کی آگ بھڑکتی ہے۔ موہنیا نے جواب دیا یہ سکر علی محمد کی خوشی کی کہہ اور تمہاری اور جو ش سرت میں اس نے میں چار لٹا دیاں بھی لگا دیں۔ کیونکہ ہندوستانی دینی خوشی کا اخبار اسی طرح کیا کرتی ہیں۔ آہ ب تو بازی اپنی ہی ہے مگر میں چاہتا تھا کہ ابھی ابھی ہاتھ نکلیں۔ اور میری (رجولی افس) میں کار پڑے۔ یہاں دیکھیں۔ اور کیا مگر کار و بار باریں۔ تو پھر

لاہور کے فاکرولوں کا شریف اور ممتاز خاندان کبھی جموں سے بھی ایسے ناپاک جانوروں کے گوشت کو نہیں چوسکتا، ہم سوائے ترکازیوں کے اور کچھ نہیں کھاتے بلکہ ہری دے۔ تو ہم گائیں پر ہی گذران کر سکتے ہیں۔ جوں جی چاہتے ہیں۔ لیکن ہماد مذہب ہمیں حیوانیت کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میرے جسم میں اب خاندانی خون دورہ کر رہا ہے۔ ہاں وہی خون جو تہوڑے شجاعت کے مہرمنوں پر میرے آباد اجداد کی رگوں میں دوڑتا تھا۔ بس تم آئندہ اب کبھی خائون کا دل نہ دکھاؤ گے۔ لوہیں دنیا کو ایک نفعول بی بی بی مندوستانی کہتے تھے کہات دلوانا چاہتی ہوں یہ کہہ اودھی محمد کی بی بی اُس سے جیوں کی۔ اور ایک بی بی دھتھ میں اُس کا کام تمام کر دیا۔

جب لاش کو اٹھا گیا تو معلوم ہوا کہ تھوڑا پیٹھ یعنی منہ تانی دل میں لگی ہے

جینے کے لئے بے شکے ہو جائیں گے۔ میری موہنیا پیاری موہنیا میں طرکیم کا تہارا طلق گوش رہو گا۔ میری انا کی میں تہین شکایت کا سوچ نہ دو گا۔ تہاری تمام عمر آرام و خوشی میں بسر ہوگی۔ بڑے سوئے نیلے نرم اور عمدہ چٹانیاں ہوگی۔ اور۔ بڑے کھانے کے لئے لذیذ اور مرغی چارباںیاں ہوگی۔ بلکہ تیرے دسترخوان پر بھی۔ کی قی ہوئی تیارباہیوں کے سوا اور تم کے کھانے لئے کھک کی بھی سخت ممانعت ہوگی۔ میری پیاری بی بی میں مرث اسی پر ہی قناعت نہیں کر دو گا۔ بلکہ مرج ماننے سے پہلے مغل میں شکار کرو گا۔ اور تیرے لئے اونٹ اور اونٹنی شکار کر کے لاؤ گا۔ بیٹے بی بی موہنیا کے نفع کا پارہ ۲۱۲ درجے سے بھی اونچا چڑھو گیا اور اُس دلوہنے پر یوں بھر دئے گئے۔

نیلں خرم میں آئی کہ مجھے اس وقت سیکس بج رہی تھی شک کرنے ہوا۔

اختصارات

قید و معقت کی سزا ہوئی۔

— حکومت بٹیا لے ۲۲ کالی قید یوں کو رجا کر دیا ہے۔

— امسال کانگریس کا اجلاس لاہور میں ہونیوالا ہے۔ لیکن لاہور کانگریس پارٹی میں شدید اختلاف ہے۔

— جنرل نادر خاں نے اپنے نائب قاضی پر سے کی اجازت نہیں دی۔ وہ ملک کو ڈاکوؤں سے پاک کر کے غازی امان اللہ کے مقابلے میں لانا چاہتے ہیں۔

— مہاتما گاندھی نے کانگریس کے صدارت سے انکار کر دیا ہے۔ حالانکہ سندھ کی صبح کو وہ آزاد مہاجر ہونیوالے تھے۔

— کانگریس کی بعض فیہ قاعدہ گروں کی وجہ سے مسلمان شرکت کانگریس کو کوئی مفاد کے متافی ضیا کرتے ہیں۔

— مولانا احمد سعید اور بعض مسلمان احکام اسلام کے خلاف شادی کے لئے تین مہر پر زور دے رہے ہیں۔

— دوسرے سالہ میں ایک ماہ برابر بارش ہوئی راجی مطلع امیرانہو رہے تھی وہ سے سورج سالمہ ماہ دیکھا نہیں گیا۔

— طہرین میں فوجی سب سے ہزار سالانہ منہم وریک سو فوس پاک بچو — ملتان میں ایک شخص کو کہہ گئے کہ "اسلام میں ایک دن قید اور ایک ماہ رہنا"

— ناگپور کے بوسٹ ہسپتال کے دفتر کے ایک کلرک نے ہاں خیال خود کشی کر لی کہ کھٹک تھوڑا کھانا کاغذ پر چاہیو لے۔

— ویانا میں انجمن کی کانفرنس ہوئی جن میں ۲۲ ممالک کے ایک سو مندوبین شرکت کیے۔ لندن میں لارڈ ہیلنگ ایک نئی سجدہ کی تحریک شروع کر رہے ہیں۔

— ملاپ میں ایک گمنام خانے ہوا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انقلابی جماعت نے اپنے ہی بکیرہ کو قتل کر دیا ہے۔ کہ وہ بچہ سقا کو، استہزاک فیل کر دے

— گذشتہ سہ ماہی میں سندھ سن کے تجارتی تنازعات میں بکاس لاکھ دن کا نقصان ہوا۔ چندہ کو کہ مزدور بیکار رہے۔ ۲۲ مہرہ بڑھان کی نوٹ آئی۔

— مولانا ظفر علی خان دفرہ کے مقدمہ میں تین رفاہ اور سات قید کے گئے۔ — علی حضرت حضرت قلم دانے کو کہہ گئے کہ ایک کاغذ کو جس کھنڈال کی

وہ سے بیشتر نقصان ہوا تھا بکاس لاکھ روپیہ قرض طلب فرمایا۔

— بلخو میں سیاسی تعلیم کے لئے ایک معلم افغان اور ساہوکار نام ہوئی ہے۔ — پنجاب کے اچھوٹوں کی اودھم کانفرنس ہوا کانفرنس کا طالع بد کر رہی ہے

— فلسطین میں یہودیوں اور عربوں کے جنگ میں فریقین کی بہت سی ہلاکتیں تلف ہوئیں۔ — فریوید اس انڈیز بنگلہ کو سرور و دھم کی گستاخی کے پادش میں مہ ماہ

تھہرہ زردون (دیکھتم کا زمانہ تاج جس میں دیہاتی عورتیں پیرائیں کرتی ہیں۔
دیکھو گلابری جیلد اول صفحہ ۹۱۹

۱۳) *blinam as dancers*

تھہرہ پیرائیں۔ رقاصہات دیکھو گلابری جیلد اول کے نمبر کا صفحہ ۵۵۴

۱۴) تاج گائے میں پیرائیں سوزن خانوں کے پاں جاکر طرح طرح کے کرتب دیکھ کر ان کا دل خوش کیا کرتی ہیں۔ اس کام میں ان کی آمدنی بھی کم نہیں ہے۔ مگر ہر خوش بھلا صفحہ

۱۵) تانیں گائی ڈوٹی ناچے نال بے نال۔ (بخیلی حرب اشل)

۱۶) دیکھی بندہ آدرشی میں ڈوم دیکھی بلیوں کو بچپن ہی سے تاج گائے کی تعلیم دیتے ہیں
دیکھو گلابری

۱۷) گلو گلوں میں طوائفیں انگریزوں کی روک تھام کرتی ہیں۔ دیکھو گلابری جیلد دوم صفحہ ۱۸۱
دوڑیل کی مسودات ملک بھر میں رائج ہیں کلام کرتی ہیں۔ مرم شکاری دھڑتانی برائے

۱۸) لڑکوں کی عورتیں چاند دیکھنے اور قسمت بتانے میں۔ دیکھو گلابری جیلد اول صفحہ ۱۴۰

۱۹) اداں لڑکیاں گرگرس وہ ہزار۔ زن و مرد ہر دو ہم پیرائیں۔ (سناہن نامہ)

۲۰) خانگی لیلیاں خوش خبریں کا ہزار۔ چال ہزار ہزاروں کرکڑاں تھان ہزارا (عاشقا)

۲۱) لولی قہہ کافہہ بائندہ منسوب بہ ان۔ است۔ بران قلع

۲۲) لولی۔ دندہ دستان قہہ کافہہ لگو بند۔ بران قلع

۲۳) برنام ترن پکی حوالہ جات اعلیٰ کے مضمون میں کہ میرانی پیرائیں لفظ رات سے

مشتق نہیں بلکہ اس کی نسبی حقیقت کچھ آدر ہی ہے۔

۲۴) اندکے باؤ گلفتم دل ترسیدم۔

۲۵) کہ دل آذرہ شوی درد سخن سبداست

۲۶) کیم سترگر جو رانوالا

۲۷) فانی نظیر حسین فاروقی

۲۸) ریل سترگونی

۲۹) ۱۹۲۹ء

۳۰) ۱۹۲۹ء

۳۱) ۱۹۲۹ء

۳۲) ۱۹۲۹ء

۳۳) ۱۹۲۹ء

۳۴) ۱۹۲۹ء

۳۵) ۱۹۲۹ء

۳۶) ۱۹۲۹ء

۳۷) ۱۹۲۹ء

۳۸) ۱۹۲۹ء

۳۹) ۱۹۲۹ء

۴۰) ۱۹۲۹ء

۴۱) ۱۹۲۹ء

۴۲) ۱۹۲۹ء

تصحیح

ضمیمہ نمبر ۱۱ میں حسب ذیل غلطیاں رو گئی ہیں، احباب اپنے اپنے

۱) صفحہ ۱۰۰ دوجیل گئی تھی کی بجائے اوجیل نہ تھی ہونا چاہیے

۲) "متا بھرتے" "متا برائے" "

۳) صفحہ ۱۲ "ہمارا پٹ ہوتا ہے کی بجائے ہمارا پٹ فانی ہوتا ہے"

۴) "جسے دیکھو" "جسے دیکھو" "

۵) "جسے دیکھو" "جسے دیکھو" "

۶) "جسے دیکھو" "جسے دیکھو" "

۷) "جسے دیکھو" "جسے دیکھو" "

۸) "جسے دیکھو" "جسے دیکھو" "

۹) "جسے دیکھو" "جسے دیکھو" "

۱۰) "جسے دیکھو" "جسے دیکھو" "

۱۱) "جسے دیکھو" "جسے دیکھو" "

۱۲) "جسے دیکھو" "جسے دیکھو" "

۱۳) "جسے دیکھو" "جسے دیکھو" "

۱۴) "جسے دیکھو" "جسے دیکھو" "

حِکْمَةُ الْمَوْعِظَةِ

ہے، آخر کار ہیبت اور خوف و حراس کی وجہ سے انہوں میں خوف پیدا ہو گیا۔ اور تلواریں
سے چھین گئی،

وہ کوئی فوت و طالت بھی کہ جس نے ایک ہفتے اور بے سرو سامان مسلمان پر
ایک مسلح سپاہ کو حملہ آور نہ ہونے دیا؟ وہ بعض اہل اللہ میں سے کا تقویٰ اور آپ کا تقدس
تھا۔ واقف اور عالم ان اصرار سے المستعین اور بقہ،

نسخہ کبیر

اک مولوی صاحب نے سربراہ گذر آ
ملت کی غوی کی دکھا لی کہیں نصیر
بولے کہیں زردوں پر بتا سیلاب ہاڑ
ہر سوچ و دان جس کی ہنسی چلتی ہوئی شمشیر
اعمال کا یہ رنگ سلاطین تھے شند
اقبال کا یہ ڈھنگ کہ تھے صاحب قبر
ہم نذر موت کی نظر آتے تھے تنویر
کچھ لہجی ہوا اپنے زمانے میں نہ پائی
کرنا تھا ہر اک پر وہاں غرت و توہر

اب داغ دیر ہے کہ وہی چرخ وہی ہم
کلمہ دہی لب پر ہے وہی لغز کبیر
پہلے ہی تہجد کے لئے بخت تھے شب کو
اب بھی ہے وہی رزا وہی نالہ شمشیر
اتنی تو بے تبدیلی کہ خون میں نہیں جنیں
ہاں قلب و جگر میں ہی نمایاں نہیں تاثیر
چمائی ہوئی ندوی سی ہے صورت چٹائی
ہر سلم دل خستہ نظر آتا ہے دلگشید
مروڑے کیا مریض اسلام کو پامال
اچڑی ہوئی کبیر کی نظر آتی ہے تصویر
ہاں سچی مسلم کا سب کوئی تیلے
معارض ترقی کی تیلے کوئی تہ سب

اس نے جو سنی مولوی صاحب کی یہ تقریر
ہو اذن مبادک تو میں کہوں لب تقیر
جدا تھا اور ہرے کوئی دیوانہ کھلکر
انصاف کے دوچار نہیں کچھ
ہو لاکھ خطا داروں اسے ہاؤی ملت
لڑنے ہی رہے با دنیاں اپنی بنا کر
پس کا سب اکے سوا اور نہیں کچھ
رینا سے نہیں کہہا ہے خواہش نے تہا
رہا تو ہن سے ترقی کی اگر آپ کے دل میں
کے کا رہے بکا رہے یہ شکوہ لغت دیر
نہاں کی تعلیم ہو اور حسن عمل ہو
بن عابد بزرگوں کی طرح کیوں نہ جیا بگر
اصدا کا وہ طرز عمل سامنے رکھ لو
کرے تھے جو دم دیدہ دل خان کو تسخیر

انسان سہرت و حق آسانی، انعام و راحت سے نہیں بلکہ مشکل و رقت میں پڑے
اور مضنی جیسے آدمی بنتا ہے، رقتیں انسان کے لئے سچی کام دہتی ہیں، جو اس
کا جبر چکا دیتی ہیں، یا سستا رہیں کہ مار مار کر ہٹائیں عقل سکھاتے ہیں، انسان کا سیالی
سے زیادہ ناکامی سے سوسنا رہتا ہے اور تجربہ حاصل کرتا ہے، دنیا کی بڑی بڑی اچکائی
اور ستم انسان کا مرنے کے آغاز میں پیشہ پیشے ناکامی ہوئی ہے، لہذا انسان طلب
صاف و غم باخیزم اور استقلال کا پتہ ہونا چاہیے،

اپنے ہاتھ پاؤں اپنے دسائل اپنے روپے اور اپنی تدبیر پر سپرد کرنا اور مشکل
علی اللہ مشکلات کا مقابلہ کرنا ہی طالت، ہیبت اور زندگی ہے اور جہاں ہیبت ہی نہ
ہو وہاں کبھی بے بسی اپنے اپنے دے ہو گا کوری اور سارے حیران بھی اور باری کے
سامان جمع ہیں، غالی ہیبت آدمی پالی کی طرح اپنا راستہ تلاش کرتے ہیں اور معروف
مرد منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں بلکہ اپنے ساتھ دوسروں کو بھی پار لگا دیتے
ہیں،

گفارد میں دم پہنچتے پیچھے اور پتہ لگتے لگتے جب غار نرنگ پہنچ گئے
تو حضرت ابو بکر صدیق نے بہت سنی، نہایت مضطرب ہوئے اور آپ کو عرض کیا کہ گفارد
آن پہنچے اب ہم دونوں کا یہیں غامدہ ہے، حضرت رسول خدا نے ایسے نازک حالات
میں میکہ موت آنکھوں کے سامنے پڑی تھی اور تمام امیڈ کا غامدہ تھا بنیغیر توکل
باللہ وہ تعقل و عظیم الشان حاکم و رزاق الا تخرجن ان اللہ معکما
و اے ابو بکر کیا غم ہے، اللہ ہمارے ساتھ ہے، (توبہ ۱۰) یہ وہاں بخش الفاظ میں
جو صفحہ تاریخ میں آپ نے اسے کہنے کے قابل ہیں اور توکل و اخلاص باللہ کی تحسین تصویر
ہیں، یہ اس جو ستم مسلمانوں کے لئے قابل توجہ و مل ہے،

خلیفہ ثانی حضرت عثمان کا خطاب اپنے ہاتھ سے پیش کیا کرتے تھے ایک
روز اسی حالت میں تنگ کر آپ آرام لینے کی عرض سے دوپہر کی وقت کسی اور رخت
کے سامنے ہیں وراسی در کے لئے لیٹ گئے۔ لیکن کیوجہ سے نیند آگئی مسلمانوں اور
اسلام کا دشمن خوشخوار و سفاک انعام کے لالچ میں تیغ برائے ہوئے اچھی طرف بڑا
چلا آتا ہے، اہل اللہ میں کو بے خبر باور اس کی مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی، مگر جوں جوں قرب
آتا جاتا ہے اس کی بات و سبب واری، شجاعت و مردانگی جہن و دوزی سے جلتی جاتی

میں اضافہ کے اسباب پیدا کئے ہیں اور وہ خرمین میں ایک چنگاری ڈال کر نشانہ دیکھنا چاہتے ہیں اور بس!

شریعت حقہ اسلامیہ کے خلاف ایک قانون پیش کرنا اور اسے اکثریت کے بل پر پاس کرانے سے سو اسی کے کچھ معقول نہیں، کہ مسلمانوں کو حکومت سے نکالا دیا جائے اور انہیں باغی سرکشی ثابت کر کے اپنا الوسیہ اکر لیا جائے، ہم کہیں گے اور بلا خوف تروریسم گئے کہ یار ان ہٹن کی ریب سیاسی چالیں ہیں، انکی تمام کوشش اور تمام سماجی دنیائے اسلام کو نقصان پہنچانے کیلئے مختلف ہندوں میں صرف ہر ہی میں، اگر جمع ہے اور لغتاً صحیح ہے تو ہم انہیں بنا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ان عبادوں سے تہیں کپی شاہد معقول حاصل نہ ہوگا، ہندو مسلم اتحاد کے سینائی بریلیک زبردست چوکا ہے اور اس سے ملکی مفاد کو اس قدر نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کہ سال ہا سال کی فرامیاشاں اکارت جائیں اور وہ چیز جسے ہم ”سوراج“ کے نام سے یاد کرتے ہو اور جسے ہم لیلیائی معقول سمجھتے ہو کہی ہاتھ نہ آئے،

لیکچر پر سلسلہ کو یہ قانون نافذ ہوگا اور قابل عمل قرار دیا جائیگا۔ جو لوگ اس کی خلاف ورزی کریں گے ان سے قانونی مواخذہ کیا جائیگا۔ لیکن مسلمان اپنا ارادہ کا اظہار کرکے میں، بار اجاتا جا چکا ہے کہ کدھی ایسے قانون پر جو شریعت، مسیح کے خلاف ہوگا عمل کرنے کیلئے تیار نہ ہونگے، لہذا ہم حکومت کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ اگر اس قانون کی پابندی سے مسلمانوں کو مستثنیٰ قرار نہ دیا گیا تو اسلامی ہند میں غلط و غضب کا طوفان برپا ہو جائے گا۔ اور اگر ضرورت ہوگی تو مسلمان اس قانون کی کٹہر کہتا خلاف ورزی کرینگے، اور اس میں سرکاری، غیر سرکاری، فنیہ مسلمان و آزاد، سیاسی و غیر سیاسی، انتہا پسند و اعتدال پسند، اخلاقی و غیر اخلاقی بلا تیز سب شریک ہونگے، کیونکہ مذہب میں است اندازی ہرگز برداشت نہیں کی جاسکتی،

ہم واپس لو ہند کی دانشدہی و دہتر اور حکومت کی مصلحت کشی اور سماجی فہمی سے اس کو کٹے ہیں کہ وہ نفاذ قانون مجوزہ سے قبل ایک خاص اعلان کے ذریعہ مسلمانوں کو مستثنیٰ کر کے نہیں مطمئن کر دیں گے؟

بہنوں کا تاج کا اندیشہ

ہر گز یہ اسلامی تنظیموں اور جماعتوں اور معتقد مسلمانوں اور عوامانہ قوم کی طرف سے حکومت کو اس کے ہر ناک حقارت و سناٹے سے علیحدگی کا جوش نہیں کی جا رہی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”الْفَرَلِش“ رتیر

۲ اکتوبر ۱۹۷۹ء

ایک ناقابل قبول قانون

شار دابل اور مسلمان

قانون متحدہ ہند اور دہلی جو ”شار دابل“ کے نام سے مشہور ہے اور جس کے جواز و عدم جواز پر سال بہرے بحث و تھیں ہو رہی ہے اور جسے مسلمان قانون آجلی میں عروج و خلعت خیال کرتے ہیں، ہندوستان کے تمام مقدّمہ علمائے کرام کے فتاویٰ اور معزز ترین جرائد اسلامی کی آراء ظاہر ہو جانے کے باوجود آخر آجلی کے ۳۲ سیر کے اعلان میں ہندو اکثریت راستہ دہلی سے ۱۷۷ آگے کے مقابلہ میں ۷۷ آگے پاس ہو گیا، ممبران آسبلی نے یہ جانتے ہوئے کہ مسلمانان ہند اپنے مذہبی قوانین میں کسی قسم کی امت اندازی قبول نہ کرتے ہوئے اس کی خلاف ورزی پر مجبور ہونگے، اور ملک میں ایک نئے فلسفہ کا ظہور ہوگا قانون نہ کو کر پاس کرنے میں ذہن پر تہرہ و تفرنگ اور دور اندیشی سے کام نہیں لیا۔

ہندوں میں یحییٰ کی شادی کا رواج عام ہے اور اس کے نتائج بھی بلا مشتبہ پریشان کن ہوتے ہیں اور اس بارہ میں ان کی مذہبی آئین ان کی کوئی دستگیری و رہنمائی نہیں کرتی، لہذا انہیں اپنی ایسے قانون کی احتیاج تھی، لیکن مسلمانوں کو جن کا ایک مسئلہ اور معقول تر یہ قانون شریعت صحیحہ ہے، ایسے قانون کی پابندی کے لئے مجبور کرنا یقیناً ان کی دل آزادی اور شریعت حقہ اسلامیہ کی کمی ہوگی تو ہمیں ہے۔ جسے مسلمان کسی طرح اور کسی حالت میں ہی برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں اور نہ ہونگے، لہذا ممبران آسبلی کا فرض اولین یہ تھا کہ وہ مسلمانوں کے جذبات اور قانون آجلی جس کے کہ وہ پابندی میں کا احترام کرتے ہوئے نہیں اس کی زد سے محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے، لیکن انہیں نہیں کیا گیا جس سے ہم خیال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ شریعت دہلی میں نہ ہونے اور ممبران آسبلی نے مسلمانوں کے جذبات کا خیال نہ کرتے ہوئے اس کی تائید کر نہیں راستہ اور نہ ہی رقابت سے مسلمانوں کی پریشان

برسال کم از کم دو ستر روپیہ صرف کیا جائے، بیکار لوگوں کو ہنگامی روزیت
شکریہ کی جائے، اسپتالوں کے لئے آسانیاں سہولتیں بنائی جائیں۔ لوڈ کیٹ
سے ایک سال جاری کیا جائے، ہر فرد کو کم از کم چھ ماہ کا وہ آمدہ مرد شہری
میں اپنی قوم "راول" تحریر کرائے، اور راول بلڈنگ کے نام سے ایک
قومی عمارت تعمیر کرائی جائے؟

کس قدر سلیج ہوئے اور قابل تعقید خیال میں، اور ہزاروں تیلیٹیوٹ اور
قومی بلڈنگ کے لئے تجاوز پاس ہونے ہی دونوں فنڈوں میں معقول رقم
جلد ہی میں جمع ہوگئیں اور ملی کام شروع کر دیا گیا، سچ ہے کام کرنے والے
بائیس نہیں بنایا کرتے اور بائیس بنانے والے کام نہیں کر سکتے،

سہی خیال ہمارے نقصان اور حرمیوں کے ختم میں "راول" برادری بھی
فرسیت کا اعلان کر چکی، لیکن نہیں، اسٹیجی راولی باب کا مینا بننے میں غر نہیں
وہ کام کرنا چاہتے ہیں اور راول رہ کر اپنی قومی اصلاح کے خلاف ہیں وہ کوئی نئی
کیمپلی بل کر پشیمان نہیں ہونا چاہتے ان کے دل میں ترقی کی آہنگ اور اصلاح
کی تمنا ہے اور یہ امیدیں جی پی پی کی ہوتی ہوگی جس کی صداقت کو ابھرتے نہ دیا
جائے، مراسیوں نے اپنے باب کو کھنسا جواب دیکر غریب کی اولاد بننا چاہا
نہ نہ کہ بن گئے ان کی انہیں ہر اہم دستہ پر یکے سے عاری ہوگئیں، شاہراہ
امید پر چلنے سے ان کے پاؤں لنگ ہو گئے اور نہ اوپر کے رہے اور نہ اوپر کے
ہم راول برادری کے احساسات کی دل سے تھرتھرتے ہیں اور وہی میں کہ
خدا انہیں اپنے غم میں کامیاب کرے اور سہوہ تعادل و ثبات قومی کے ساتھ قومی
خدا انہیں انجام دیتے رہیں، اور کسی کے غلیل و آذر و سخت زمین جی پہلو نہیں لیں

افغانستان

انہیں کیا، ہاں اتنا ضرور ہوا کہ جنرل داؤد خان کی حکمت
عملی اور متواضع و جد سے ہوا کہ جس کی قدر تبدیل ہو گیا ہے اور حالات کسی حد
تک امید افزا نظر آتے ہیں، تاہم اطلاعات منظر ہیں کہ "بچہ تھر" کی قومی
نہایتوں پر نہیں ہٹا کر لائے پاؤں ہانگ رہی ہیں اور ناراض خانی افواج بڑھی
چلی جا رہی ہیں، اگر خانہ ساز علماء کے فتاویٰ کو اب بھی جبریل موصوف
ادمان کے مساوی کے خلاف جاری دساری ہیں، لیکن جیسے قبائل نے کئی
بتا ہی اور خانہ برادری سے شاہزادہ کو نادی افواج کی قوت و دباوت کو دو گونہ
کرنے کے لئے عملی قدم اٹھایا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اب سعودی افواج کے قات

کو وہ مسلمانوں کو قاتل نہ کو کر کے زور سے مستحق کو اسے، اسی سلسلہ میں مشراے، ایچ
غزنی ایم۔ ایل۔ اے نے اخبارات میں صوبہ ذیل بیان شائع کر دیا ہے۔

ان لوگوں کو جنہوں نے مذہب کو کسب بن کر کہا ہے یقین دلانا بہت مشکل ہے اور
بد کی تعویذ انکار نہیں۔ کہ اس قسم کا قانون میں کا مخالفانہ و فرہنگوں اور مسلمانوں
میں سے کسی ایک کے مذہب کی اس واسطے پر چاکر کرنا ہے سبھی میں منظر ہو گیا،
مستند نہ ہی نے حکومت کو شہ کیا ہے کہ وہ اس قانون کو جو ان کا حریف
ہے کرتا ہے، اس میں درج کر کے گویا ایک پتلی ڈالنے کی طرح ہوا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ
حکومت کی اس بات کا مطلق احساس نہیں کہ اس قانون کے نفاذ سے کیسے ناکارہ نتائج
رونما ہو گئے، جس حکومت کو بنا دیا جاتا ہے کہ وہ ان کرنے سے ہندوستان کے
تمام مسلمانوں اور بہت سے دنا دار ہندوؤں کی مہم دی اور تادیب و حمایت ناہتہ سے
کہہ دیجیے،

مشرع غزنی انہیں کہتے ہیں، لوگ اس بات پر آمادہ ہیں کہ حکومت کے خلاف
بہت بڑے جہان پرستہ گرہ کریں، حکومت نے چند برسوں میں ریاضیوں (مصلحتیں)
کو دھن کر کے لئے عام تادیبی اور عدم اطمینان پھیلائے کی کوشش کی ہے، ری
فامردوں کو اس امر کا قطعاً احساس نہیں کہ وہ ایک ایسی آگ کو جو دیکر شعلہ
افروز کر رہے ہیں، جسے جیسا ناٹھل ہو گا،

زندہ ادبوت سے زندہ رہنے کی سستی قومیں بیدار ہو رہی ہیں
اور قومی شیرازہ ہندی اور اصلاح حال کے لئے معرکت
کی بیداری
میں، وہ منصفہ و درج پر کامیابی کا پرچم اٹانے کے
لئے متحدہ سامی سے کام لیتی ہوئی شاہراہ پر دران دران ہیں، لیکن جنہیں نہ
ہونے ہوئے جی اپنی صورت کا یقین ہو گیا ہے وہ حرکت نہیں کرتیں اور پہلو تک
بہلنے کے لئے کوشش کرنا ہے سو کہیں ہیں۔

کسی گذشتہ اشاعت میں "اعوان برادری کی بیداری" کا ذکر ہو چکا ہے۔ آج
ہم قارئین کو رام کو "راول" برادری کی سبھی حید اور بہت مردانہ سے سن لینے کی
دعوت دیتے ہیں،

"راول" برادری نے اپنی قومی ترقی اور سماجی اور پروردہ کر کے کیلئے اپنا ایک
"نہزول بورڈ" قائم کر رکھا ہے جس نے اپنے ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲

دربار و ہوس، ملیشی کی بیماری اور بھن و دیگر ناگزیر واقعات نے زمینداروں کی حالت، اس قدر پستی کر دی کہ وہ مجتہدہ صاحبہ بدلی نارغ البالی سے ادا کرنے کے قابل نہ رہے اور بعض میں تدریجاً موقوف ہو گئے کہ انہی ملکیتی اراضی فروخت کرنے پر مجبور ہوئے اور اکثر علاقہ بادیں تاش معاش کی وجہ سے چلے گئے، ان حالات میں تقاضا صرف اسی تھا کہ یہ تہا کہ اسٹران مجاز کونسل کے مدیہ نصیحت کے مطابق ضلع امرتسر کے بند و سبب کا میں سال تک اور ضیال نہ کرتے اور اگر کسی وجہ سے یہ نہیں ہو سکتا تھا تو ایک مسکن مسیاد کے لئے اس تجربہ کو ملتوی کر دیتے، مگر انہوں نے کہ ان حالات پر کوئی توجہ نہیں دیتی زمینداران ضلع نے بند و سبب کے خلاف مختلف جلسوں میں صدائے احتجاج بلند کی اور اسی لئے بند و سبب کے لئے بند باگ استعفا کی جس پر اسی صاحب لالہ لوان

مقامی انفرن کا سہمہ دروازہ

صاحب روہنہ اسٹنٹ اور جوہری جلال الدین صاحب تحصیلدار امرتسر نے انصاف اور سہروئی سبک کی راہ سے اسٹنٹ اب رائے عامہ کی ضرورت محسوس کی، چنانچہ تحصیل امرتسر کے زمینداران کو جب تالہ اور کھنٹھنگل کے مقامات پر جلسہ کرنے اور اس میں اپنے آواز و خیالات ظاہر کرنے کی دعوت دی گئی، جلسے منعقد ہوئے اور قیام میں زمینداروں نے اپنے اپنے حالات پر بغیرہ کرتے ہوئے اعداد و شمار کا سہمہ ثابت کیا کہ گذشتہ چند سالوں میں زمینداران کو کس قدر اکیس قسم کے نقصانات کا تحمل ہونا ہوا ہے، انہوں نے یہ بھی بتا دیا کہ زمینداران پر اور بدتر تو تک فروخت کر کے معاملہ ادا کر رہے ہیں، اور بعض اس قابل ہی نہیں رہے۔

رائے صاحب اور جوہری صاحب کی رعایا نوازی و سہروئی ہر نوع قابل ستائش ہے۔ زمینداران امرتسر کو ان کا مشکور ہونا چاہیے کہ انہوں نے ان کے احساسات کو سن کر صاحب نشان کشتر پنجاب کی خدمت میں پیش کر دیا ہے، اگر صاحب موصوف اس خوفناک طغیان اور تباہ کن سیلاب کو جس نے پنجاب کے اکثر حصوں کے زمینداروں کو بے خانان کر کے ایک خوفناک خطفے کا شکار پیدا کر دیا ہے اس کے عواقب شایع چرچہ کرتے ہوئے ضلع امرتسر کے بند و سبب کو چند سال کے لئے ملتوی کر دین، تو بیک وقت عامہ کی سہمدی و سہاسی گذاری میں ازمین حاصل ہو سکتی ہے اور اگر اس پر کوئی توجہ نہ دی گئی تو بند و سبب کا نتیجہ یعنی سالہ ۲۵ فیصدی کا اضافہ زمینداروں کے لئے ایک نئی مصیبت کا باب کھول دیگا۔ اور رعایا سخت از سخت مشکلات میں مبتلا ہو جائیگا

کہتے ہو رہے ہیں، اگر خدا کو خطر ہوا حالات نے سادمت کی، تو یقین غالب ہے، کہ انصاف سامان کا تا مستقب قریب میں پیر چال ہو جائیگا۔

یہ امر ضرور قابل انصاف ہے، کہ کٹا ہی غاڈن مختلف حصوں میں تقسیم ہو گیا ہے، غازی امان اسرافا ٹری پور پٹنگے اور حکومت ٹری نے آپ کی خواہش پر حسبہ مامور میں آپ کی دانش کے لئے ایک مقام تجویز کیا۔ مگر ٹری کی والدہ استنا نہ بڑی سمجھ و تدبیر میں غاڈن اور غلام حیدری غاڈن اٹھالیہ میں اقامت گزین ہو گئے اور کھنٹھنگل اور مٹاٹ اسرافا ایران میں اور غلام نبی دس میں اور امیر غاڈن اسرافا پھرن میں، دست علی بنا، ایک سے ایک چھو گیا۔

مکن ہے کہ جبریل نا در غاڈن کی بغ و کا مرانی کے بعد یہ لوگ پیر چال میں جمع ہو گئے اور خداوند کریم غاڈن کی شیرازہ بندی کی از سر نو کوئی صورت پیدا کر دے،

سلمان مہد کا فرض ہے کہ وہ نا در غاڈن موصوف کی نعمت و کامیابی کے لئے خدا کے برتے و دعا کریں اور صحت و امکا ان کی مالی اور دین کار سے رنج و غم

سرمات مہد میں صرف صوبہ بنگال ہی کو صرف حاصل ہے کہ وہ اپنی گناہوں حیدری کے ساتھ "بند و سبب" کی مصیبت کو مامون و محض ہے اور یہ اس وقت کے بنگال کی دیوان کی نہیں

سندی کا نتیجہ ہے، جنہوں نے انگریزی حکمرانی کے آثار میں حکام وقت سے اس بات کا قطعی فیصلہ کر لیا کہ صوبہ بنگال کا بند و سبب دو ہی ہوگا اس کے بعد اسے اس مصیبت میں مبتلا کر بھی کوشش نہ کی جائیگی، اگرچہ بعد میں بنگال کو درجہ صوبہ میں لائے جانے کی کوشش کی گئی لیکن حالات نے سادمت کی اور بنگال میں کاتوں تقسیم ہونے سے منع کیا گیا۔

چونکہ دیگر صوبہ میں اس ضرورت کا احساس نہ کیا گیا ہے اس لئے ان کیلئے بہت سادہ بند و سبب تجویز ہوئے اور اس پر حکمران ہونا ہوا۔ یہی تاہم وہ نا در غاڈن کے مطابق صوبہ پنجاب کے ضلع امرتسر کا غالباً تیسرا بند و سبب ہے، میں کیا گیا جس میں مایہ کی شرح تقریباً ۳۵ فیصدی ہونا چاہیگی۔ یہ شرح اگرچہ زیادہ تھی، لیکن مشرک ملک ہند و سبب نے اپنی آخری رپورٹ میں یہ الفاظ سب و تلم کر کے کہ ضلع کی حالت عمومی اور سبب اور کے ساتھ اسے مجوزہ شرح بہت قلیل ہے" مگر بند و سبب کی دعوت دی، چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ ایسی ہر حکام مال نے فیصلہ کیا ہے کہ سبب میں ضلع امرتسر کا پیر بند و سبب کیا جائے، معتبر ہے کہ چند انتظامی امور طے ہو گئے ہیں اور درجہ مایہ کا ابتدائی کارروائی شروع ہو جائیگی،

گذشتہ چند سالوں میں کبھی اس کا اور کبھی سیلاب کی وجہ سے کبھی باغیچہ تباہ

مذکرۃ السلف

مادت کامل تھی امدین بیدوستگیر
شیخ عہد اقدار مصطفیٰ ان کا نام تھا
ان کی ساری زندگی گذری تھی حق کی یادوں
پر برس جاتے سلمان ہیں زیارت کیلئے
ان کی سچائی کا پاک دل چسپ قدم ہے سنو
غوثِ زمین ہی سے ان کو ہو گیا تھا مسلم کا
آپ بچہ کو یوں بارت تاکہ ہم بغداد جاؤں
شہر سے ان کے بہت متعلقہ ہندو کا
اس زمانہ کا سفر جہاں تھا مشکل کس قدر
دیکھیں ہر گھمراہیوں کے اندریں کے نشن
لا کر بچا تھے سامانِ ادول پر تمام
اور کٹے ہوئے جاتے تھے بہت سے آدمی
تھے مینوں میں بیٹھے سنبل منقوسہ پر
جس سے کچھ پر دس میں دیکھ رہا تھے جی
ہر کا کس ماں کا بچہ کہنے کو ہے کا جگر
علم ہی کے واسطے تھا چوکیدہ یہ ہلا سفر
اور مسکرتا کیا رخصت انہیں
کھانے پینے کی چیزیں جو ہیں جیسے کیا
بکہ وہ بچہ بھی خریدنے کے لئے ان کو روک
بندر کے صدی کے سست میں ان کو سیایا
ثم سے میں کہا بات کا اقرار اپنی جوں اگر
یہ کہنا بیٹے میں حاضر ہو کر کچھ حکم ہو
ان کی ماں نے کہا بہر وقت تم جی پوسٹ
کی کہ وہ قرار اپنی ماں سے بہ رخصت ہوئے
سب مسافر مات اور دن کرتے جاتے تھے سفر
خانوں نے ان کی گیارہ رات کو سب قافلہ
ان کا سب دھاب لٹا اور انہیں رخصتی

ناگتے ہیں عیدک جن کے نام سے کثرتِ فقر
داتِ دینا تسبیح اور درود و دعا کا نام تھا
پس بہت مشہور ان کی قبر ہے بغداد میں
دریافت وہ جگہ ہے ایک نعمت کیلئے
یہ نعمت جس میں ہے جو کچھ کچھ کو
کونے کچھ بہت انہوں نے اپنی ماں کو کہا
اور وہاں جا کر پڑھیں ایک روز تمام بچے اُٹھ
آئے جہاں وہاں رہتے تھے ایک فلاں کا
جس زمانہ میں تھیں اس سال کچھ ہفتہ
تھیں کہاں اس وقت میں یہاں اور یہ کمال
پانی اور سارے کاموں تک نہیں ہو تھا تمام
تاکہ کچھ غلاموں میں بڑا مانے ان کی زندگی
دیکھ کچھ سلسلہ تھا اور تھے بنا کر
قریب پچاس ہون کی اس سے بچا کچھ
کالے کوسوں اور دو بونکریں سے جب فوٹو
اس لئے ماں نے بنا یا بنا چھ کا جگر
کری بھی گوشت چھین یہ فوٹو انہیں
یہ سفر میں تاکسی کے آگے پھیلائے نہ جا
راہ میں چوری چکاری کا جوڑ تھا اسلئے
شیخ کی پیشانی کو جو باجھت سے کہا
اسکو پورا کسو پچھ کچھ نہیں کچھ کو خطر
میں بچا فلاں گا اسکو پاب بند نہیں تو
جوٹی باتوں پر دم اپنی زبان کو کھولنا
دوسرے عمارتوں کے ساتھ میں وہ چلا
بولی ان کا کسی جھگڑ میں اس کو جب لڑ
قافلہ خانوں میں لانے کا نہیں تھا وہ صد
سینچ کے بھی پاس آیا ایک ڈاک اور کہا

لو کہ کچھ کہت ہے تو بیک مال بھی چڑھا
تو مسکرتے ہیں دیا کو وہ بچا جھوٹ ہے
ایک فلاں اور آیا اور ہی اس نے کہا
افرن آئے کئی ڈاکو، مگر نادان تھے
شیخ کو پورے گئے مدی سے وہ اندر کہا
پوچھا افسر نے کہا میں وہ روپے تم کو دیا
ڈاکوں نے دیکھا لو کہنے لگے وہ روپے
سارے ڈاکو اسکی اس سچائی پر حیران تھے
دیکھو صورت کو ان کی پھر یہ افسر نے کہا
یہ روپے حق جانگے معلوم ہو جائینگے جب
کیا سمجھ کر لڑنے سے کچھ دیا پورے ہلا
میں سو کہے واسطے تھا کہ سے وہ پچھلے
تو عید ہوتا تھا تو گو معیت تجھ سے آئے
تو بھٹا تھا کہ میرے روپے میں جانینگے
لیکن اپنی ماں سے جو اقرار تھیں نے کیا
چوروں کے حوالہ کے دل پر پڑا اس کا اثر
جس قدر اسکو ہے اپنی ماں کے کھنے کا خیال
کاش ایسا ہی خدا کا جیسو بھی جو تافیاں
نوبت رہتا تھا ان کاموں میں پڑا ہی نہیں
یہ کہا اور شیخ کے قدموں پر رکھ اس پر
اور اگر بھی بہت نام ہو کے تو توہم کی
دیکھو کہ بچے کی تیج بات نے کیا کر دیا
تیج گئے تھے گنجوں سے ملے ہو گئے

نئی نکلیں اٹھائیں میں مغرب سے کھڑے
علم حاصل کر کے تمہارا پورا ہے اپنے گھر
اک زمانہ جاتا ہے اُکو اپنا دوستگیر

جب انہوں نے یہ کہا ہاں کہ روپے میں ہی رہا
یہ تو خود تیج ہے کیا ہو گئے پاس اس کے روپے
اور ایسی جھوٹ مسکرتے شیخ کی وہ ہنس پڑا
جب تو ان میں شیخ کی سکر وہ سب بڑاں تھے
دیکھت تھا بچہ حال اپنے گھر کے پاس
شیخ نے صدی کا ستر کھول کر دکھلا دیا
اور میں پر پھینک کر فلاں کھائے وہ روپے
اس کی اس حالت پر اور درانی پر حیران تھے
جانتا تھا کہ انہیں اس بات سے واقف تھا
ایک پانی کی بوتلی جب میں پورے کب
ہم کو بھی معلوم ہو، شیخ نے اس سے کہا
میری ماں جانے کے بعد قافلہ مجھ سے لیا
بھوکھ لگی جھوٹ بڑے ہونے لگا نہ پائے
جائے پھر واپس نہیری جب میں رہا
تو دینا میں اگر اسکو تو بے شک بھڑا
ساتھ وہاں سے کہا یہ سرد وہاں کچھ کمر
اور وہاں کے جانے کا گز نہیں اسکو تافیاں
اور میرے دل میں رہا اس کے وعدے کا خیال
خوف سے دل بٹاپ تھا ان کو سنا ہی نہیں
صدق دل سے تو بھی کی بات کہنے چوم کمر
اور کیا اقرار پھر دیکھ نہ مار گئے کبھی
کس قدر محبت تھی ان کے دل میں ہو دیا
اور کہنے سے اپنے وہاں ہی نہیں ہو گئے

علم بھی حاصل کیا تو کچھ نہ تھا جس کا عین
اور لوگوں کو سکھایا ان کے لئے جو مسکرتے
آج تک وہاں میں ان کا نام ہے پیران پیر

بصائر و عبرت

تایخ کا ایک عبرت انگیز ورق

سودان محمد علی باشا کے زمانہ سے مصر کا جزو سمجھا جاتا تھا۔ اگرچہ وہاں چہرے چوڑے اور نیم خود مختار کی حالت میں حکومت تھی لیکن مسئلہ اس کے قریب وہاں ایک نہایت نیک و پاک باطن اور خیر و باہمت بزرگ کا نمود ہوا جس کا نام محمد احمد تھا اور جو تاریخ میں بہت سی سودانی کے نام سے مشہور ہے، یہ بزرگ بڑا خدا پرست بڑا صالح اور بڑا بہت درہنہ سوداں میں مصری شریعت سے متعلق رہا کرتے تھے، اور وہاں پر انہیں ہتھیار پہنچی ہوئی تھی، بڑے بڑے پردہ فروشوں نے جا بجا منڈیاں قائم کر لی تھیں اور وہ بڑی جدیدی کے ساتھ سودانی جوہن اربچوں کو کچھ کر کردہ فریخی کیا کرتے تھے، محمد احمد نے یہ حکا دیکھے تو اس کا دل درد و کرب سے سموم ہو گیا، اس نے خدا کے نام پر فہم کو دعوت دی اور گفتی کے دلوں میں اس کی تحریک و درود بیکسپل گئی، مسئلہ وہ کے قریب اس کے پاس الفضاہ کا ایک ہیبت بڑا گروہ جمع ہو گیا اور اس نے سودان کو ظلم و جبر و ستمات دہلنے کا ہتھیار کیا، جب مہدی کی تحریک نے مصریوں اور انگریزوں کیلئے ناک موت حال پیدا کر دی، تو گارڈن کو سودان کا گورنر بنا کر بھیجا گیا، گا۔ دہلے مسئلہ اس دہاں پہونچا لیکن اس وقت مہدی کی حالت سودان کے حصہ میں نہیں تھی، اور وہ فخر و پرستی نہی کر رہا تھا مسئلہ میں تمام ملک بعد فخر و پرستی مہدی کا قبضہ ہو گیا، اور گارڈن مارا گیا، انجمنستان کے باشندے میں انتقام کا شور مچایا مگر حکومت برطانیہ کو چونکہ اس وقت کابل کی مہم و پیش تھی اور وہاں سے جنگ چڑ جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا، لہذا مصری اور انگریزی فوجیں سودان سے ہٹا لیکیں اور مہدی کو اس کے حال پر چھوڑ دیا گیا۔ مہدی مصر کو بھی انگریزی قبضہ و تصرف سے نجات دہلنے کا آرزو مند تھا مگر مسئلہ اس کا انتقال ہو گیا، اور اس کی جگہ علی محمد مہدی کے انتقال کے بعد خلیفہ عبد الصمد سودان کا امیر بنا۔ تیغی ہی بڑا والہ العزم اور بہت درہنہ اور اس کے سپہ سالار انتہائی قابلیت کے ساتھ فوج کی کمان کرتے تھے ان میں عثمان سب سے زیادہ مشہور ہے، مسئلہ ایک انگریزوں کو سودان کی طبعیت منوجہ ہونے کی جرأت نہ تھی اور درویش مہدی کے سپرد، آسام سے حکومت کرنے سے مگر مسئلہ میں حکومت اٹلی میں جس میں شکلات سے دوچار ہو گئی، اس نے اس کے ایک طرف اٹلی میں اس کا ناظمینہ کے جیسے تھے اور دوسرے طرف وہ اپنے سپاہیوں کو بلوایا تھا، حکومت اٹلی نے انگریزوں سے درخواست امداد کی، انگریزوں نے سودان پر قبضے کے آرزو مند تھے

اس مرتبہ پر حالات نہیں سازگار نظر آئے اور لاؤ کچھ کو جو اس وقت جنرل کچھ مصری اور انگریزی فوجوں کے ساتھ سودان پر چڑھی کا حکم کیا۔ لیکن امداد ہی کیا گیا کہ جملہ مصر کے نام پر آدمی مصر کی خاطر تباہ کیا گیا ہے،

جنرل کچھ کو بے ساز و سامان کے ساتھ حملہ آور ہوئے درویشوں کی افواج نے بے درپے شکستیں کیا کیں اس کے پہلے دھوکہ اور بربر پر انگریزوں اور مصریوں کا قبضہ ہو گیا، بعد ازاں مالکیت سے لاؤ کو ادا حاد ان کے ہاتھ آ گیا، اپریل ۱۸۹۸ء کو غترہ کے میدان میں درویشوں کی بہت بڑی قوت ہال ہو گئی اور ان کا منہدر جنرل امیر محمد پوچا گیا، مسئلہ کو ام اور ان کے میدان میں شدید خونریز جنگ ہوئی جس میں اس کے ساتھ سے اس کے قریب درویش شہید ہو گئے اور خلیفہ عبد الصمد ہر امر میں کی قیاس جہات کے ساتھ بیگ بیکلا ہم ۲ نومبر ۱۸۹۸ء میں وہ غریب ایک چوٹی سی لڑائی میں ہلا گیا،

بیان کیا جاتا ہے کہ لاؤ کچھ نے گارڈن کے انتقام میں مہدی کی قبر کاٹوا دی تھی، لاؤ کچھ سندس مرنے ہو جانے کے باعث اسی قبر سے محروم رہے تھے، علامہ اقبال نے ایک نظم میں لاؤ کچھ کے انجام کو قدرت کے انتقام کا کرشمہ قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں،

خوہر اپنہا پیٹھے بگو کا مگارے روز ناکاے بگو
آدمی کو صید آدم سے کند سنگ خود بر تیشہ خود میرند
دہلش تیشہ خدا کے دیر گیر تا بہند ویر گے آمد اسیر
تاجرانہ اور عملہا مغرست چین من پامان کارے کچھرت
پیر اور از میں گوسے نداد جان خود جز و دیم شہدے نداد
انکے اندیش گر واری نظر انتقالے خاک دہیشے منجر

گندم اگر گندم برہو جورو

اور ملکات میں غافل شو

فتح سودان اگرچہ مصر کے نام پر جس میں اٹلی ہی، مگر غریب فوج انگریز اور مصری مشترکہ طور پر سودان کے حاکم بن گئے مسئلہ اس میں تو فتنہ پاشا کا انتقال ہو گیا اور ایک حکم عاقل علی پاشا خود مصر بنے جوں وقت مصر سے جلا وطن ہیں، عباس علی اگرچہ بہت بڑی صاحب عزم نہیں تھے تاہم وہ انگریزی قبضہ و تصرف کو چھٹا تھا ہوں سے نہیں دیکھتے تھے۔ اس کو انگریزوں نے انہیں کی نمانہ میں پسپائی کیا اور انہیں خلا میں نہیں حکومت مصر کو علیحدہ کر دیا،

۱۲۔ مرت میرانی ہی ہیں، بلکہ بھاٹ بھی جسے پنجاب میں اکثر بھاٹ بھی کہتے ہیں۔ میرانی کی طرح کلاہٹ اور نسب دان ہے۔ اور بعض لوگ اسے ستاحوں بھی کہتے ہیں۔
لیکن بھاٹ چونکہ اکثر اس قدر زور دیتا ہے کہ شادی بیاہ کے موقعوں پر بھائیائیں جاسکتی
اٹھنے میرانی یا ڈوم کو گھر لانا اور ضرور رکھا جاتا ہے۔ جو پتے موقعوں پر بھاٹ کام کرتا ہے۔
دیکھو پنجاب کاسٹس۔ نمبر ۵۲

۱۳۔ بھاٹ بھی میرانیوں سے خدمت رکھتا ہے کام نہیں کرتے۔ گز بعض بھاٹ اقوام کا
موروثی نسب دان سنا سکتے ہیں۔ راجپوت بھی مولوا بھائیوں کے علاوہ میرانیوں سے بھی
کام خدمت رکھتے ہیں لیکن میرانی نسب دان سنا سکتے ہیں۔ مطلب یہی، اور گز بھی
میرانی کی ماخری حالات تمام مخفی، اقوام کی طرح بدست گز جی رہتے ہیں۔ لیکن میرانی بیاہ
شادی اور چھوٹے دامات پر بڑے خوب لگے اس پر زور دیتا ہے۔ دیکھو پنجاب کاسٹس
اقوام سانسٹی، ان کا وسطی پنجاب کی بھاٹ اقوام سے کچھ عجیب قسم کا تعلق ہے۔ میں کہہ
موروثی نسب دان ہیں۔ بیاہ کلاہٹ۔ پنجاب کاسٹس

۱۴۔ میرانی اگر ہندی اصل۔ اقوام کی چند ہیئت کہ نسب دان ہیں کہ کرتک برہمن، اور
ہستہ اپنے لئے اصل فرقیات خیال کر سکتے ہوں۔ تو پھر اس معیار کے لحاظ سے، دامائے فرقیات
لاحق سانیوں کو بطریق ادرے پہنچا جائے۔ کیونکہ بعض بھائیوں کے نسب نامے بھی میرانی
لئے بڑے سانیوں سے ہیں۔

پہلے پھولے میں قصبہ میر فرہاٹ امیر
اب پتے مسجد جامع کی، راجست کے لئے

میراٹھ دیکھئے مرادہ مالی۔ درندہ کیوہ عربی صفت فردی جلد اہل
میراٹھ عربی فردی زبان کا لفظ ہے، لیکن ڈوم میرانیوں کے لئے اس سے دلیل فرقیات د
فرقیات سب نہیں ہو سکتی۔ اور اس سے ان کے عربوں و عربوں کے دھماکے فرقیات جدا کا
قبول ہی مل سکتا ہے۔ اور ان سنیوں میں اس لفظ کا اطلاق میرانیوں پر ہو ہی سکتا ہے کیونکہ
لفظ اندرس کا سوال نہیں اٹھتا۔ اور اس کی بحث نہیں، بلکہ سوال یہ ہے کہ نسب کا ادراک نہایت تو
نسب کی پس نسب کے۔ ہستہ سانیوں کا سوال ایسا ہی صاف اور واضح ہے، جیسا کہ قبائلیات
سے قبل اقباب کا جھوٹا خدوئی سے طبع ہونا اور غریب میں غریب ہونا

دیکھئے اقباب کے نام، یہ سنیوں کی جو سبک دیتے ہیں کہ ڈوم، چوہڑہ، اور پتہ جیسو
اور گز سب ایک ہی اقباب، ایک ہی بنیاد، ایک ہی حق، ایک ہی اصل، ایک
ہی نسل اور ایک ہی نسب سے ہیں۔

میرانی کے ہم ہندو نسب ڈوم چوہڑے۔ چوہڑہ، جیسو، اور پتہ سب تاریخی اقباب سے

مرسیت کے دامائے فرقیات کی تاریخی حقیقت

(ضمیمہ نمبر ۱۲)

فٹ نوٹ متعلقہ ضمیمہ نمبر ۱۲

۱۔ ارمہ مانتیں ہیں مہر سنی بنو، کے گز ویش میں اس حد تک مرسیت کو چکا ہند
اور وہ اس کے اس قدر خائف تھے کہ ہندو سنی کی ویشاہت کی طرح انہوں نے ایک کی مرسوں
کی بھی ڈانٹیں کیں۔ چنانچہ ۱۸۰۸ء میں جیم پیکم۔ برہمن ہیں۔ ۱۸۰۹ء میں کبک بھوت۔ کشتری
ہیں ۱۸۱۳ء گاندھار۔ کبک۔ ویش نہیں ۱۸۱۴ء کالی۔ مہاراجہ سکران کاکگ ساہا مہاراجہ۔

ڈوم میرانی خود کلاس طبقہ کی ان سادہ آدمیوں میں سے ہیں۔ جیسا کہ اصل میں انہوں نے ملین د
متفاد کیا تھا۔ تو میں منہ کے مطابق پیش کی قسم کار کے لحاظ سے منہ دگر دگر کیا اور
لاگیا نہ ڈوم کے میرانیوں کا تو ہی ہشت گیت اور ہے۔ مزید یہاں ہے بھائیوں کی چند ہیئت تک
ویشاہت (نسب) یاد رکھیں۔ ان کی کہانیاں کرنا، اور ان کے اپنے اپنے گیت یاکر ساری اور بیا
پر گمانا ہی ان کے فرانس میں داخل ہے، بلکہ ہندو بیاہ رنگین اسلام پر تو ٹھنڈا گز مہندی
اسل اقوام کے ڈوم بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ تو اسلام سے صرف تبدیل مذہب ہی سے
واسطہ رکھنا، اور ان کے پیشے کوئی تعرض نہ کیا۔ اٹھنے اگر چہ مٹتی سے تراشی کی ہیں لیکن۔

لیکن مفہوم ہوتا ہے کہ ڈوم، اپنے بعض قسم کے دینہ مشاغل و فعل کی وجہ سے عہد اسلام میں
آئیرامی یا تیرامی بھی پکارے گئے جو رفتہ رفتہ تمام میں میرانی کہ گئے۔ اور پھر کسی وقت
میرانی میرانی سے اس سیدل ہفت ہو کر میرانی ہو گئے، لیکن جس طرح بیگ گانے سے مزور
زندہ نہیں ہو سکتے۔ وہی طرح اس سیدل ہفت ہوئے سے میرانی عربی نسل نہیں کہتے
کیونکہ سولہ غفلت یا غرض کے تفرقہ قبل کانیں، بلکہ نسب کی نفی ہے، اور بھلا طلب
قیم ڈوم، چوہڑہ، میرانی، بھائی، جیسو اور پتہ سب ایک ہی اصل اور نسل سے ہیں۔ پس قصہ
قیم، اور اس ہفت کی کف نذر دردی، تمام اہم جوت کی غرض سے ہم کہہ دیتے ہیں کہ
میرانی سے مراد ہی جوئے تو، اور اگر میرامی سے مراد کہلے تو، دونوں قوموں میں پایا
جاتا ہے کہ کہیں۔ م۔ ہی ہی تاریخی حقیقت ہے افسانہ کردیا

۲۔ نسب گمان۔ یہ زور میرانی، اپنے بھائیوں کی تہنیں (نسب) یاد رکھتے ہیں۔

اور سب ان کی کہانیاں کرتے ہیں۔ تو اس میں نہیں ہیں پتوں تک سرزانی کہ جاتے ہیں
اور ان کے اپنے ہی گیت بنا کر سادگی اور باہر گاتے ہیں۔ دیکھو غرضی دس چوہڑہ ہندو

ملتی ملتی غرضیوں۔ ملتی ملتی غرضیہ

اخبار و حوادث

بھارت۔ پابیس کی موجودگی میں منہدم کر کے زمین سے ملا دیا۔ حکام موقع پر گئے لیکن کوئی کارروائی نہ ہوئی۔ کئی شہر صاحب نے مسلمانوں کے دھرم کو مٹا دیا کہ وہ اس کے متعلق ایمان دے سکیں۔ اس ساری کارروائی کے خلاف سلسلہ احتجاج جاری ہے۔ مظفر گڑھ گورنمنٹ اور گورنر سپریمز کے نوٹنگ مکتبہ، اندیمانہ کیس پور پٹنہ اور راولپنڈی، مکتبہ لاہور اور امرتسر وغیرہ میں جلسے کئے گئے۔ اور حکومت کو صوبہ حالات کی رپورٹ اور غیر مذبح کی جانب توجہ دلائی جا رہی ہے۔

فلپائن میں بدستور فتنہ و فوج پر کابزار گرم ہے۔ اور نئے سورج کوئی نہ کوئی نیا خوشہ کھرا ہو جاتا ہے۔ لہذا اسلامی بندیں اس پر سخت تہذیب و تشریف جاری ہے۔ حکومت برطانیہ سے غیر جانبدارانہ تحقیقات اور انصاف کیلئے فوج پیش کی جا رہی ہے۔ اور اس کے لئے طول و عرض بندیں احتجاجی کے جلسے ہو رہے ہیں۔

شماروں کے پاس جہلے سے بڑھتا دکھایا ہے۔ اس نے مسلمانوں کیلئے ایک پریشانی کا دھڑا بھول دیا ہے۔ اس کے لئے بھی حکومت سے بنائی اسلام کو متستہ رکھنے کی خوشی کی جا رہی ہے۔ اور احتجاج جلسے ہو رہے ہیں۔ نتائج کا انتظار ہے۔

ریاست میسور ریاست میسور میں اسلامی حقوق سخت بے پردی سے کیے گئے۔ یہاں کے جا رہے ہیں۔ ریاست میں، ولایت کی آبادی ہے جس میں پانچ لاکھ برہمن اور پانچ لاکھ مسلمان اور پانچ لاکھ برہمن، مگر ملاوٹیں ۹۰ فی صدی برہمنوں کے قبضے میں ہیں۔ اور انھیں غیر برہمنوں اور مسلمانوں کے قبضے میں۔ اور اس پر بھی مسلمانوں پر تشدد کیا جا رہا ہے۔ اور ہمارا جو صاحب کو جھک نہیں۔

فساد مال شری گورو اور پور بند کبھی کو حیدر آباد کن سے اطلاع ٹیکری کو مظہر مرحوم ملے ہوئے ہے کہ گذشتہ عید کے موقع پر سکھوں اور مسلمانوں میں خوف و جواہر تھا۔ اس میں جس قدر مسلمان گرفتار تھے۔ سب مارا کر دیئے گئے ہیں سکھوں کے خلاف کا وہی جاری ہے۔ تو شیخ کی جانی ہے کہ ایک ایک تھیک نیچھد ہو جائے گا۔ کہیں کوئی نہ کراہے یا تو یہ اختیار کرتی ہے۔

برہمن گرو لندن۔ ۲ ستمبر۔ برہمن رومانی کو لیا کہ ایک برہمن پیغام منظر ہے **گاندھی** کو فرزند ان آزادی پر ہندو گت۔ کہ برہمنوں کو جو ہمارا ہندو کو مرزا با جوئے تھے۔ مرنوی اپنی اپنی سرگشتگی پر لگی۔ باقیہ کو کوکھوت کے حکم کے مطابق دیکر دیا گیا۔ لیکن ان سے عہدہ سے لیا گیا۔ کہ وہ خانوں کی چکر چکے۔ میری خانوں پر زور دیا

حیدر آباد کو حیدر آباد کوئے اخبارات میں خبر شائع ہوئی تھی کہ اٹھتے حضور نظام صابی مقام بہر صاحب اور گاندھیند اقبال ہائوٹ طر پر پرب جانے کا حکم رکھتے ہیں۔ لیکن اس کی تردید ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جہان پناہ آئندہ موسم سرما میں روٹا بندیں ایک قبل سیاست فرمائیں گے۔ دلی۔ لاہور۔ مکتبہ۔ اور دہلی وغیرہ مقامات اپنے عہدہ ہیئت انوم سے سر فراز و ممتاز فرمائیں گے۔

پنجاب کی سب سے بڑی اسلامی انجمن انجمن حمایت اسلام کا ارادہ ہے کہ اٹھتے مدوح کاہرہ میں شہداء طریقہ برستقبال کیا جائے۔ اور آپ کو جو دولت چائے دی جائے۔ اس میں کم از کم پانچ سو مسلمان شریک ہوں۔ اور وہ مبارک ہے۔ مسلمانوں کو اٹھتے سے جو عقیدت ہے۔ اس کے خلاف یہ تشدد کو کچھ زیادہ نہیں۔

ہزار کیلینجی ہمارا کرشن پر شاہ صدر اعلیٰ صاحب حکومت کو لکھی میا واہ اکتوبر میں فتم ہونی چاہی۔ اٹھتے نظام دکن چائے تھے۔ کہ اس میا واہ کے خاتمہ پر سلطنت کی وزارت دیہید کے پرکردی جانے اس کو جو کرشن پر شاہ نے بھی پسند کیا تھا۔ اور پٹیا پٹو جانے پر اپنی رفاہ سندی ظاہر کی۔ لیکن اس کو جو کرشن کے متعلق خسرو دکن نے جو گورنمنٹ ہند سے استغواب رائے کیا تھا بعض اخبارات کو معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔ اور ہمارا جہاد کی سیاح میں سال کا مرنہ اٹھا کر دیا گیا ہے۔ دائرے کے ہندو فائدہ ناہو سر میں حیدر آباد جا چکے۔ انتظامات کیلئے مجلس انتظامیہ قائم ہوئی۔

سکھ اور کانگریس ۲۵ ستمبر کو لاہور میں سکھوں کا شاندار اجلاس منعقد ہوا جس میں کانگریس سے بددی و جمالی ارتق کا اعلان کیا گیا۔ کہ کانگریس ہنرور پورٹ کو منظور کر کے ملک کو کھل آواہی کے صراحت سے گرانے کی کوشش کی ہے۔ اور قدرتی کوئی کوئی رکھنے ہوئے سکھوں کے ساتھ بھاری بے انصافی کی ہے۔ لہذا جب تک کانگریس ہنرور پورٹ کو مسترد اور سکھوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتی۔ اس وقت تک کوئی سکھ کسی طرح کے ساتھ مل دکن نہیں کرے۔

کیا بچہ ستق رسول بڑے ملاری کو مسلم ہوا ہے۔ کہ پٹنہ دس زبردست فزگرم ہے **قتل ہو گیا** کہ اہل میں کسی نے بچہ ستق کو قتل کر دیا ہے۔ ایک اخبار کیا بیان ہے کہ پورب سے واپس آئندہ اسے افغان جوانوں میں سے کسی ایک نے بچہ ستق کو قتل کر دیا ہے۔

سلسلہ احتجاج اچھتہ نون سکھوں قادیان کی مذبح کو جو مدت سے یہاں بنا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المرسلات

سیدنا و شہید کا قومی صدیقی اونیسویں صدی ہجری بہت سارے روزہ ہر سال
دو جیبیہ
آیدیٹ
محمد علی رفیق صدیقی

بفرمان عالی نشان سلطان العلوم اعلیٰ حضرت تاجدار کن آدم اللہ اعبالہ و اجلالہ مدارس سرکاری کیلئے خریداجاتا ہے
جلد ۱۵ امرتسر ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء مطابقت مع اجماعی الاول ۱۳۳۱ھ

قوم سے خطاب

(مولا مافذ اکبر محمد علی صاحبزادہ)

قوم کی خدمت میں اب یہ عرض کرنا ہے مجھے آگیا نہ کو کلیجہ کوئی کب تک چپ رہے
اتفاق اسے قوم ماہر قوم ہر ملت میں ہے اپنے ہاتھوں آپ تو بے انتہا ملت میں ہو
نور دیکر غیر کو ہے کس لئے غفلت پسند کیوں ہے راحت کے عوض آخر تجھے آفت پسند
دربار کامل نے تیرے سب تجھے سمجھایا فرق تھا جو حق و باطل میں اسے دکھایا
نور سے معمور ہے غفلت کے کوسوں دور ہے کیوں رو اسلام پر چلنے سے تو معذور ہے

اتحاد اسے قوم اب بہر خدا کرتا

ہے یہی بہتر کہ ہوا پس میں بہتر اتحاد

حکمت و موعظت

تنظیم الاخلاق

(از جناب ناظم السلام افغان مولانا ذہبی، دکنی)

کئی پر عمل کرنا ملک کو بہتر بنانا
نہ شرقی نہ نام تیرے پوشش ہونا
ترا خواہاں نہ کوئی عاقل، غیاہ میں ہونا
نہ کرتا شر کو نہیں شیطان مردود و لغوی ہونا
بچے ہونی اگر کچھ پس اندام اجاڑ میں ہونا
نظر آن نہیں غنقا مگر مشہور عالم ہے
سبھی سے تھے مخلوق خلقت تلخ گوئی سے
بڑے موزی کو عالی جہی سے مار سکھا ہے
کہنگنا کیوں بسان ہوا ہر دم چشم ہر دم میں
چسپا کا خلق کی آنکھوں کو کھٹکے گزرا دم
زمانے میں نہوتا منفصل یوں بل کے باعث
اگر کھیل غم و فن کی ڈوکرنا آہیں ہوتا

جب بزرگ کے سفر کے وقت جناب رسا کتاب علی الصمد علیہ السلام
لاکڑ قوم ہونڈی اچھڑتی ہوئی بیت کی طرف سے ہوا تو آپ خود فرما ہو گئے، اوروں کا کراہ
سے فرما ہا کہ جب یہ بچی آنکھوں کے سامنے رہے عذاب الہی کا بار بار کئے تو بار بار دھمکا
گھسیں حق بات کے صلہ میں کرنے کی نیت سے باحیجہ سہ رو بافت کرنے کیلئے
سنا تھا کہ جاتے اور اختلاف داتے کا اظہار ہو تو فریفت میں ہی اجازت ہے، لیکن
مگر وہ لوگ کو شک و شبہ اور تشویش میں ڈالنے کیلئے بابقا مٹاؤ غرض پچھتی، ایک دوسرے
سے اختلاف کیا جاسکتا ہے (حرام ہے)

ایک دن دو بھائیوں کو حضرت علی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے وزن کریم
کی ایک آنت کے مطلب میں اختلاف کرتے اور جھگڑتے دیکھ کر آپ نے انہیں توجہ سے
منہ سے لہرے لیا کہ اگر ہم بعد از مسیح سراج کے اختلاف و جھگڑوں سے
ہلکے ہوں گی

تاریخی جو ایر رینے

امیر سنگین کا خواب

امیر ناصر الدین سنگین جبکہ ایک مولوی شکاری سے بڑھ کر کوئی عیشت نہ کھاتا
اور کچل میں ان پر شکار کی خان میں آواز پیرا کرتا تھا۔ اس نے ایک بڑی کچھ پکڑ لیا اور بیکر
چلا پیچھے پر کر دیکھا تو برنی بچے کی ماس میں پیچھے چلی آئی ہے، سنگین نے بچہ کو
چوڑا دیا اور برنی بچہ کو سہرا لیکر چلی گئی، رات کو خواب میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو دیکھا ارشاد فرماتے ہیں کہ امیر ناصر الدین تو نے ایک بکس سے پس پریشان حال تھا
پر شفقت کی، خدا قاتلے نے بچہ پر ہرانی کی کہ بچہ کو بارش ہٹا کر دی، بچہ کو لازم ہو
کہ مخلوق کے ساتھ ہمیشہ سے ہی جسم گرم کا بڑا کرے، اچانچ اس کے بعد جسد
ہی کہ سنگین کو بارش ہٹ گئی۔

محمد اسم زشت ابی شہر عالم کتاب تاریخ زشتہ میں منہاج السراج طبرانی
کے حوالے سے کہتا ہے کہ امیر ناصر الدین سنگین نے سلطان محمد غزنوی کے پیدا
ہونے سے ایک گھنٹہ پیشتر راہ عمر کی درون شب موت سے (۷۰) خواب میں دیکھا کہ اس
کے آستان سے ایک دخت پیاہا، اور اس قدر بڑھا کہ پہلا کہ مخلوق عالم اس
کے سایہ کے نیچے بیٹھ سکے،

میداد ہر کرانی قیصر کی فلک میں بنا کر مشن نے فرود فرما دیا۔ امیر ناصر الدین
سنگین نے محمد نام کہا۔ ظاہر ہے کہ یہ خواب کھجور پیاہا اور محمد کے کشتہ سلطنت۔

بانی سلطنت عثمانیہ کا خواب

عمر نے قرآن میں کہیں دوسرا خان ترک بانی سلطنت عثمانیہ نے جبکہ انہی ہونڈیا
خبر کے یہاں مہمان تہلدا کہ خواب دیکھا کہ اس کے مہربان کے سینہ میں ایک اہل لال نکلا اور
اسکے سینہ میں اظہار کرنا ہو گیا، پس اس کے دشمنان کے سینہ میں ایک دخت نکلا جس کی
خوبصورتی و عید برہم گئی اور وہ بچے ہونڈے دنگے بڑی حصہ پر چا گیا، عثمان خان کی
آنکھ کھلی دوسری لے اپنے مہربان سے خواب بیان کیا۔ وہ بچے نہ ناسکے ولی کا لابی ہو
انہوں نے یہ خواب سنکر اپنی بیٹی لکھا تو ان کی شادی عثمان خان سے کر دی چنانچہ
اسی ملک قانون کے پیش سے دو صاحبان کا ولی کی صحبت نظر آئی، چنانچہ ملی، وہ اب
نیک دینا کے نرسے حصہ پر چکران ہے،

خاں کے لئے کیوں الگ احاطہ فنڈ منظور کرادیں میں فراخ دل ادکٹ وہ بیٹا کی کے ساتھ چندہ دیکر صحت یابی تہذیب کا کافی اظہار کیا یا تا جو مسلمان ہندو کو جیل موڈ میں کی ناخوشی کا سیلابی کیلئے بھیجنا چاہتی ہے،

مسلمانان ہند پر ہندو مسلم کی غلط فہم میں ابراہامی اور ہنسی کا خون کر چکے ہیں، اسی قسم کی غلط فہم کا چند افراد اپنی ذاتی رائے سے پیرا ہوا دہ کر کے پرتے ہوئے ہیں، متنازعہ مسلم باجوت نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بہت خوب لکھا ہے۔ کہ

”ہندوستان کے مسلمانوں نے اکثر غلط فہم کی ہے اور اس غلط فہم کا خیانہ وہ

بڑا بہت بھگت چکے ہیں کہ وہ ایک تحریک کے لئے دوسری کو پس پشت ڈال کر

ہیں اور دینی جوڑنے کے لئے اپنی مشغول تحریکوں کو زمین میں نہیں کو دیتے

بلکہ بعض اوقات اپنے اہل حق سے ان کا کھانا کھاتے ہیں تاکہ ان کی دوبارہ

تنگی کا امکان ہی نہ رہے میں چاہتا ہوں کہ اگر تنظیم مساجد کی ضرورت آج

سے دو سال پہلے مسلم تہذیب اور اس کی تحریکوں کو مسلمانوں کا ہر عاقل میں سب سے

بڑا فرق قرار دیا جاتا تو کیا یہ ضرورت آج تحفہ افغانستان کی دوسری

مغفرت ہو گئی ہے؟ افغانستان کی فغان جنگی نے تہذیبوں تک میں خیال کرتا

ہوں تنظیم مساجد کی ضرورت اور یہی نمایاں کر دیتی ہے، انان اسرار کے

آزاد ملک کو مساجد کی قدرتی حکومت“ ہی نے تباہ کیا ہے، اور یہی دوسری

حکومت کا تباہ کرنا یا ہی ضروری ہے جیسا کہ ایک آزاد اسلامی حکومت

کو قائم دینی لکھا اور یہ دونوں کام یک نیت جاری رہتے چاہئیں۔ اگر اس

اصول کو تسلیم کر لیا جائے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ مسلمانان ہند نے جن جن

وشیوں کے ساتھ مل کر کے دور ابتداء کی دستگیری کی تھی اس کو وہ افغانستان

سے پہلے رکھیں اور عقول مردم تعمیل تمام جمع کر کے خیر دل نا دھال کے

پاس دراز کر دیں، افغانستان کے لئے ناک وقت میں سرمایہ تنظیم نہ رہے

کو سرمایہ افغانستان کی مینا دروازہ دینے کے کیا ہمیں نہیں بھیجے جاسکتے کہ

مسلمانان ہند کہنے کو افغانستان کی آزادی کو ایک بہانہ گزاردے

نئے سمجھے ہوئے لیکن دل سے اب نہیں سمجھتے اگر یہ خیال غلط ہے تو وہ کوئی

سرمایہ تنظیم جو چھوڑ کر نہیں آدیں اس وقت تک لاکھوں روپے جمع کر کے

خیر نا دھال کے لئے نہیں کر کے۔“

مکتب کے چند افراد کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ قوم کے سرمایہ کو آزاد و مستقل کرنے کا کوئی مفید کارکنیں اور اس حالت میں جبکہ اس کے تمام وکمال موجود ہونے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انقریش

۱۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء

سرمایہ تعلیم اور اس کا مصرف

ہزاروں بالائے سخت ہمیں اس ہزار کے سرمایہ سے متعلق جتنے تعلیم فرائض ملے۔ اور اس صاحب کار کے کی غرض سے فراہم کیا گیا، اور جو دینی صاحب کی غیر مال الہیاتی باقی نامہ تعلیم کیلئے ہے کم دینش دوسال سے جلا، چڑا ہے، اہل ہنری اشاعت ایک تفصیلی سند پر مبنی کر چکے ہیں، اس میں مولانا غلام بیگ صاحب تبرک اور شری صاحب کی خاص توجہ ملاحظہ کرانے ہوئے غور میں کی گئی تھی، کہ وہ اس قسم کو جلد از جلد اپنے متبعین دیکر اس عام غلط فہمی کو دور کریں جو امت مسلمہ کو بغیر ذکر کر رہی ہے لیکن جناب تبرک کی تازہ ملاحظہ سے معلوم ہو رہے کہ ترمیمی صاحب نے تنگ کی پاس ایک اور متعلقہ کاغذات ڈاکٹر کچھ کی تحویں میں دیئے ہیں اور خود باقی ہیں اس سرمایہ کو افغان تان کے اندامی فنڈ میں منتقل کر کے کی تحریک میں پروردگار اعلیٰ کی اشاعت کر رہے ہیں

ڈاکٹر صاحب پر اعتماد کرتے ہوئے ترمیمی اور وہ بھی جارحانہ مندی سفر کر اور پھر سرمایہ ان کی تحویں میں ڈال دیا اور مطالبہ پر یہ کہہ دینا کہ پاس ایک اور متعلقہ کاغذات ڈاکٹر صاحب کی تحویں میں دیئے ہیں اور خود اصل غرض کو نظر انداز کرتے ہوئے سرمایہ کو دوسرے مصرف میں لے کر تحریک کرنا کچھ پس میں، جو فوہ بخواہ طیارے کو جتنی کی طرف داخل کرتی ہیں، لہذا ترمیمی صاحب کا فرض ادا نہیں ہو نا چاہئے تھا کہ وہ سرمایہ کو ہر کسی میں جنت اور مضابطہ کے شری صاحبان کی تحویں میں دینے اور ہر کوئی اپنی توجہ میں کرتے۔

بائیں ہندوستان کے امداد کی طالب ہے، اجزل نا دھال کی ممت مردہ کو پشت چاہی کی اس ضرورت ہے اور وہ مال دوسری سے برکتی ہے، لیکن کیا یہ ایسے سرمایہ سے ہونی چاہئے جو کسی خاص اور اہم ضرورت کے لئے درناک اسباب کے لئے ہم پر چھایا گیا ہو؟ کیا یہ اس سرمایہ کا جائز اور صحیح مصرف سمجھا جاسکتا ہے اگر نہیں تو یہ سرمایہ اس مصرف میں تحریک کر نہیں کر سکتے نہیں کیا جاتا، اور جزل نا

حاصل ہے اور میں نے یہی کہ پروان مذہب کا دل ادب و عقیدت کے جذبات سے مامور ہو سکے اور وہ ماحمی دروہا دونوں کی علی قدر مراتب حینیت پہچانتے ہیں ،

میاں خدیج بخش بلاشبہ مذہبی قیدی ہیں اور ایسی بنا پر انہوں نے نسائی قیدیوں کے سے سلوک کا مطالعہ کیا اور یہ بہر نوع واجب ہے ، لیکن اس سطح پر کتاب " اور " طاب " کے پیٹ میں درد اٹھا اور انہوں نے اپنی نظرت سے مجبور ہو کر خدیج بخش اور مذہب اسلام پر آوازے کئے شروع کر دیے اور خدیج بخش کے معاملہ جوی کو کسی سرکار سی مسلمان کی جدت پسندی کا نتیجہ قرار دیا سچا لیکہ خدیج بخش کے مقابلہ میں کوئی دوسرا کسی خاص رعایت کا مستحق نہیں ، مہاشے " طاب " کو معلوم ہونا چاہیے کہ جہاں شامانی مذہب کے دل میں اصول ، کانوں اور ایمان کی ضد ہوتی ہے اور وہی ماحمی دروہا کے حقوق کو بہترین طور پر سمجھ سکتے ہیں ، اناکٹ نہ مذہب کو جانتے ہیں اور نہ کسی آئین و قوائد کو ، مذہب سے بیگانہ مذہبی فائز المرام نہیں ہو سکتے ، لہذا میاں خدیج بخش اپنے مطالعہ میں بالکل حق بجانب ہو اور کسی طرح ان قیدیوں سے کم نہیں جنہیں مراعات خصوصی حاصل ہیں ،

تسحیر کا بل

ابھی سچہ کے رنجی ہوئے کی خبر کے حکایت سانبہ کی دند سے یہ خبر بھی زبان نطق نئی کہ جرنل نادر خاں اور اس کے ہمراہوں نے لابل پر قبضہ کر لیا ہے ، چنانچہ اس خبر کی تصدیق فری پریس ، اسٹیل ٹری گزٹ ، انڈیپنڈنٹ مقامات کی نادر اور دیگر خبروں سے ہو گئی ، محس خلافت پنا در کو اطلاع موصول ہوئی ہے کہ قادیانوں کا لشکر جرنل شاہ محمود کی سرکردگی میں اس وقت جیکس پوری افواج مدحوں پر کرکریا گیا ہے انہیں کابل میں داخل ہو گیا ، نواح فوج کابل کے شہر فی حصہ سے شہر میں داخل ہوئی ، توپوں کی گولہ باری سے شہر کے ایک حصہ کی انصاف کے پرچے اڑ گئے ، اہل کابل نے نہایت گرم دھڑکی سے جرنل موصوف کا استقبال کیا ، گئے میں پہلوں کے ڈر اٹلے گئے اور جرنل نادر خاں زندہ ہانکے فنگ ننگ ننگ نگرے لگائے گئے ،

راولپنڈی سے ۱۰ اکتوبر کی خبر ہے کہ جرنل نادر خاں نے ایک اعلان فرسٹ اور پارا چنار میں شائع کیا ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ ۱۶ اکتوبر سادھو پانچ بجے پھر نابل پر قبضہ کر لیا گیا ہے تمام سفیری گرفتار ہو گئے ہیں ، ان گرفتار شدہ اشخاص میں سچو سچو دام مشکری ہے اور اسے قوق و سلاسل میں بکھر کر زندان میں بھیج دیا گیا ہے ، کابل میں امن و سکون ہے اور تمام اہم مقامات پر پولی طرح قبضہ کر لیا گیا ہے ،

میں یہ سب خبر پر فرضی صاحب کو اعلانات کے کچے چترے الفاظ سے قبل اپنی پوزیشن کو ثابت کرنا چاہیے اور فائدہ اسلین خصوصاً مسلمان سرایتظیم کو یقین دلا دینا چاہیے کہ کچھ صحیح و سلامت بنکس موجود ہے ، مولانا سرچرچن ، مولانا سبہ غلامیہ بیگ صاحب فزنگ ، مولانا عبد اللہ صاحب ٹرٹی ہوں یا نہ ہوں لیکن ان کا فرض ہے کہ وہ نرستی صاحب کے حساب میں اور معلوم کریں کہ قومی سرایہ کے معاملہ میں وہ ان قسم کے کہیں کیوں کہل رہے ہیں ، اس معاملہ میں مزید سہل انگاری و بے پرواہی محسن خیال نہیں کی جا سکتی ،

نئے قیدی اور نئے مطالبات

اوسہ کی تقریب پر دستہ دار ہم دانی میں کوئی گناہ تھا کاٹن کو نروالے ، مسٹر سائمن کو نروالے ، ڈائرس نکلانہ طرین پر گولی کاٹ نہ بنا نروالے ، ایوان اسبلی میں ہم بازی اور بستوں کی ٹائٹن کو نروالے ، سیرف کے سازشی اور دیگر سچوٹم اگر سبھی قیدی جو کہتے ہیں اور انہیں امتیاز خصوصی حاصل کرنے کا حق مل ہے جو عزت و کثرت حیرت کا مقام ہے کہ مذہبی قیدی کیوں ان مراعات کے مستحق نہیں ہو سکتے ،

عام گذر گاہوں پر ہم ہینکین ، حصول آزادی کا ذریعہ تھا ، مسٹر سائمن کے قتل سے انگریز حکومت کا شیرازہ منتشر ہو نکلن نہ تھا ، اور ان اسبلی میں اس قسم کی حرکات سے شاہراہ سراج نظردہ آگئی تھی ، اس طرح علی سے نہ سبست حاضرہ کو کوئی مارگر تعزیت پہنچ سکتی تھی اور نہ میں کوئی خاص ملکی مفاد تھا ، بلکہ اگر وہ کہا جائے کہ ان جلد بازیوں اور غیر مال ایشیوں میں ساحل مقصدہ رگم کر دیا گیا ہے تو زیادہ بہتر اور زیادہ معذور ہو گا ، اب سوال یہ ہے ، کہ اگر اس قسم کے لوگ چرچہ ماہ علی سے مستوف ہو کر ملک کو تباہی و بربادی کی طرف لپیڑ ہے تو کسی خاص سلوک اور خاص رعایت کے سزاوار ہر سکتے ہیں تو وہ جو قطعہ ناموس مذہب کے لئے جان جو کہوں میں داتے ہیں کیوں کسی خاص سلوک کے مستوجب نہیں ،

میاں خدیج بخش آٹاکے دروہاں مسلحی اور علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ سے برداشت نہ کر کے اور انہوں نے اچانچ پر حملہ کیا اور عدالت نے اس حسب دم کی پامش میں انہیں سزا دی تو بلاشبہ وہ ایک مذہبی قیدی کی حیثیت میں ہیں اور کوئی وجہ نہیں کہ ایک مذہبی کسی کو وہ مراعات نہ دی جائیں جو سیاسی قیدیوں کے لئے مخصوص ہیں ، ہماری رائے میں سیاسی قیدیوں کے مقابلہ میں اور ان اناکٹوں کی نسبت بہتر نہیں ہے ، لیکن ہم ان کو بہر کاٹ نہ بنا یا مذہبی قیدیوں کے لئے نہیں دیتے ، یہ بہتر نہیں ہے ، جیسا کہ مذہب کو سبست پر فروخت

خدا کا شکر ہے کہ سب سالہ غازی جنرل ناد خان کے غور و فکر کا کوششیں بار آور رہیں اور افغانستان کے سر پر صیبت جو سترہ اور اس کے ڈاکو بغیروں کے قطع کی صحت میں نازل ہوئی تھی وہ ٹل گئی ہے،

بریں مرثہ گرماں ہفت نامہ دوست

ہم اس قریب سعید پر مدینہ ان جنرل ناد خان اور ان کے رفیق مجاہدین کی مدینیں ملت افغانیہ سے تسبیح و تہلیل اسلام کی مدینیں بیہ ترکیب و تہتیت میں کرنے میں اور دھاتے بڑے کسیر کی بارگاہ میں دھاکے میں کافغانستان کو ہر ہی وقت و غفلت غیب ہو اور پھر سترہ ایسے سنی اذنی سفاروں کی کسب و سے محفوظ و مامور رکھے، اس دعا میں درود جہاں آمین بار،

سکھوں کی دھمکیاں پچھلے دنوں سامعہ کالی نے مسلمانوں کو اس نوع کی دی اور ایسے الفاظ میں سن تو غنا

کے ساتھ طنز بھی سرخس ہوتا تھا، فرمایا تاکہ سکھوں کی عظمت و شوکت کا قصہ سلا می سلطنت کے گنڈروں پر قائم ہے، اس لئے کوئی سکھ یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ پنجاب میں مسلمانوں کو اقتدار حاصل ہو اور جب وقت آیا تو تمام سکھ اپنے اقتدار کی بھائی کے لئے متحد ہو کر خون کی ندیاں بہا دیں گے جس کا جواب مسلمانوں کی طرف سے سوز و مناسب الفاظ میں یہ دیا گیا کہ مسلمان خون اور آگ کا پسلیں کہیں خوب جانتے ہیں اور بار خوں کی ندیوں میں پیر چکے ہیں، اب سکھوں کی جانب سے اسی نوع کی ایک دہلی بندہ کو بھی دیکھا جا رہا ہے اور وہ بھی کسی غیر مذہب اور مذہب سے نہیں بلکہ یہی سرور الہیہ کے نام سے جس پر سکھوں میں خاص عزت و احترام کی نظر ہو چکا تھا ہے۔ اور جہاں سے پہلے اور وہ میں ایک ممتاز دھرم کہتے تھے،

یہ دھمکی دھمکی کی ایک دھرم سا جس کا تعلق عدالتی فیصلہ کی دوسرے بندوں کو مل چکا ہے جو ہر ہی تہذیب جاننے کے لئے دیکھا جاتا ہے، سکھ مذہب سے کام لینا چاہتے ہیں، وہ بندوں کو مفادہ اور موچہ لگنے کی دہلی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگلی گورنٹ جیسی طاقت کو کئی بار شکست دے چکے ہیں، تو بندوں کی کسی جرات ہے کہ وہ کالیوں کا مقابلہ کریں، معلوم نہیں کہ سکھوں کی مذہب کو کیا ہو گیا ہے، کہ وہ نڈا نڈی بات کے لئے شری غیظ و غضب بے نیام کر بیٹے میں اور اپنی عظمت و جرات کے انہوں سے لوگوں کو مرعوب کر کے کوشش کرتے ہیں، سالانہ وہ کسی کا کچھ بجا نہیں کہتے، لیکن ہے کہ پندرہ لاکھ کی مچھ کو آدھا دیا ہوئی کوششیں ہوں،

ریاست جے پور کی مسلمان رعایا

ریاست جے پور کے ایک مقام جوں نام سے نہایت دور انگریز اطلاعات موصول ہو رہی ہیں، معلوم ہوا ہے کہ اس ریاست کی دست فرزند ان جو

پرتگ کر دھمکی ہے اور انہیں یہی اجازت نہیں کہ وہ بار بار مذہب طیبہ پر حملہ کریں جوں کے ایک پر صاحب کو جو ایک دینی مدرسہ کے مدرس ہیں، صرف اس جرم کی بنا پر اس طریق و سلاسل کو دیا گیا ہے کہ انہوں نے بار بار مذہب طیبہ پر ہٹنے کی جرات کی، اور حکام کی مخالفت کے باوجود بھی اپنے ایمان کے اعلان سے باز نہیں آئے تھے انتقام کے غرض یہ بتا کر ہے کہ حکومت اس قدر تیز رفتاری کی تحقیقات کے لئے ایک مجلس مقرر کر لی، لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں لگائی، لہذا حکومت جے پور کی توجہ اس فنہ کی جانب جو اپنے اندر قیامت بننے کی صداقت کہتے ہیں منقطع کر کے میں، لکھنؤ کا درود اسلام کا دلین کریں ہے اور کوئی مسلمان دنیا کی کسی طاقت سے مرعوب ہو کر یہ فتنہ اور کرنے سے سرکش نہیں ہوتا، ہمیں ہے پورے زمانہ اس کو گوارا نہیں کہ وہ مسلمانوں کو جس طرح پال سہم ہوتا دیکھ کر خاموش رہو گا اور ان لوگوں کو جو اس عہدہ پر واری کے ذمہ دار ہیں کوئی سزا نہیں دیا جائیگی،

بیدار قومیں

آل انڈیا کشمیری کانفرنس کی نشریں سننے کی کمی کے اعتبار سے ۹ ستمبر میں بی ای، بی ایم اے، بی اے، سینٹری ٹریننگ اور سکول ٹریننگ کیلئے دوسرے چاروں ریاستوں اور راجستھان، اجمہ کی تعلیم کے لئے پانچ سو روپے ماہانہ کے پانچ وظائف منظر کے لئے میں، انٹر ایکٹ انتقال راہی و حوالہ نقصان کشمیری مسلمانوں کو پہنچا ہے اس پر غور و خوض کرنے کیلئے ایئر کی تبلیغ میں جس کا ہالنگا، جو ہر ہی کتب خانہ نامی راجپوت نے اپنے لڑکے کی طرف فتنہ پر رسوم شیعہ سے اثر زد کرتے ہوئے کچھ قسم اپنے قومی الی سکول کلاؤز کو ارسال کی اور کہہ رہے تھے قومی اخبار کی امداد بھی، زندہ اور جوت سے زندہ رہو والی قوموں کے یہ کا نامی مردہ دل و زبانیوں کو دس ہزاری دینے کے کافی ہیں، کوئی ہے جو انہیں کہہ لے؟

امیر سرکار دہرہ

امتیاض انسان جو ہر ہی حلال الدین صاحب عقیدہ اور شیخ نصیر الدین صاحب انتر اخبار شیخ پریس کو کوال، کی توجہ اور جن انتظام سے امرتسر کے مہرہ کی تقریب نہایت من و مان سے گذر گئی، پریس کا انتظام اور عام تدبیر قابل تفریق تھا، کسی قسم کی شکایت پیدا نہیں ہوئی، سال ماہ میں کی نسبت اس سال زندہ نہ تھا، انہوں صرف ہر محال سے تفریق دستاؤں کے معنی میں،

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
لَحْدَةً وَفَتَى عَلَى رَسُولِهِ أَنْكَرْتُمْ

توحید یارتیکے اکیس متعلق آنحضرت ﷺ تسلیم

(نمبر ۱)

اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم ۱ کانت اذک سنۃ ولا فم لہ ما فی
السموات وما فی الارض لمن ذال الذی یشفع عنک الا بادنہ ۲ یقلد
ما بین ایدیہم وما خلفہم ۳ ولا یحیطون بشئی من علیہ الا بماشاء ۴ وسمع
کرسیۃ السموات والارض ۵ ولا یؤدہ جحشہما ۶ وھو العلی العظیم
ترجمہ۔ اللہ کی ذات ہی قابل عبادت ہے۔ وہ زندہ اور زندہ کرنے والا اور خود قائم اور دوسرا
کا سہارا ہے۔ وہ بینہ اور آدھ سے پاک ہے۔ اسی کے لئے ہے۔ جو تماموں اور زمین
میں ہے۔ کیون اس کے سامنے ہر اس کی اجازت کے بغیر نہ کر سکتے۔ وہ
قرب جاتا ہے۔ جو انسانوں نے آگے کیا یا پھینک دیا ہے۔ اور ان کو اللہ کے علم سے
بیکار بھی مائل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی حکومت ہندو کوؤں اور زمین پر ہر جگہ مادی
ہے۔ اور اس کو ان تمام کاموں سے کوئی نفع نہیں ملتا۔ وہ بلند شان و قادر پرستی والا ہے
یحییٰ لمہربک رب اللہ واول الذین آمنوا المستحب لیلہ ۷ (پ ۲)

ترجمہ۔ بہت بہت اچھے ہیں۔ وہ کسی کی محبت کرتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہیے
اور وہ میں ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں نہایت معنوی ہو گئے ہیں۔ یعنی دنیا و مافیہا
کی محبت خدا کی محبت سے کم کر دینی سکتی۔ اللہ تعالیٰ کی محبت ان پر غالب ہوتی ہے۔
اسلام نے توحید کا دہرا مفہم دیا۔ وہی امن صورت میں پیش فرما کر انسان سے پس
کی ہے کہ وہ ہر چیز پر جو اس کی ذات کے لئے پڑے۔ اور زمانہ اس میں غیر پیدا کر
رہا ہے۔ تو تم کو اسی دائمی ذات سے وابستگی پیدا کرنی چاہیے۔ حضرت ابراہیمؑ کا قول کیا ہی
پر حکمت ہے کہ لا ائحب الا فیہ۔ کہ غروب ہو جانے والے اور منقرض وجود سے میں
کیونکر متعلق رہ سکتا ہوں؟

۱۔ لعل توحید اسلام نے صرف توحید اور اس کی حقیقت کو ہی بیان نہیں فرمایا بلکہ
اس کے لئے عقلی دلائل اور براہین بھی پیش فرمائے ہیں۔

۲۔ اولیٰ نظام ہم کی باقاعدگی فرمایا۔

لکان فیہما الہة الا اللہ ففسدنا۔

۱۔ (دوم) اور دنیا کی ہر چیز کا اپنی مقدار اور اندازہ میں بند ہونا اور حقیقی ضرورت کے سامانوں
کا مروجہ رہنا بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیل ہے۔ اگر ایک فرد نہ جتنا توفیق دینا کی ہر چیز
میں ایک ربط اور نسبت ہوتی۔ اور ہی ضرورت کے ساتھ اس کے پورے کے سامان بھی
بیتا ہوتے۔ بلکہ بسا اوقات ایسا ہو کہ یکساں تو ہے۔ مگر اس کو۔ اور کرنے کے لئے پانی
وغیرہ نہیں مرقع نظام عالم کی وحدت و یقینیت وحدت صانع پر گواہ ہے۔

۲۔ (۱) اللہ خالق کل شئی وھو الواحد القہار (رد ۴)

۳۔ خلق کل شئی نقدرہ تقدیرا ۱

۴۔ اعطی کل شئی خلقہ ثم ھدی (طہ ۴) (فرمان ۴)

۵۔ وانا کہم کل ماماء لقوہ وان تعدوا نعمة اللہ

لا تحصوها ان الا انسان لظلمہ کفاد (ابرہیم ۶)

ترجمہ۔ اللہ ہر چیز میں مافوق ہے۔ اور وہ ایک اور ہر چیز پر مستور اور غالب ہے۔ اسی نے
ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔ اور ہر چیز کے اندازے مقرر فرمائے ہیں۔ اس نے ہر چیز کو بنایا اور اس
کے مناسب سامان ضرورت پیدا کئے۔

۱۔ اسے انسان اور اس نے تہجدی برطولی خوش کو چورا کیا۔ اور اگر تم خدا کی نعمتوں
کو شمار کرنا چاہو۔ تو شمار نہیں کر سکتے۔ مگر یا میں ہم انسان مشترک اور انکساری ہو جاتا ہے۔
نعمتوں کے ذکر کے بغیر نظم کے متعلق کہہ کر ترک کی خدمت کی ہے۔ پیچ ہے۔

ان الشکر کا نظم علیہ عظیم ۱

ترجمہ۔ فطرت انسانی کی آواز۔ جب انسان پر معیشت آتی ہے۔ تو وہ صرف اللہ تعالیٰ
سے دعا کرتا ہے۔ اور وہ اسی کے آگے کرتا ہے جس سے خدا ہے۔ کہ توحید کا مفہم ایک
فطری مفہم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وتسبوا فاشکر کون (انعام ۴)

۱۔ آقین یحبب المصطر اذا دعا ویکشف السوء ویکملک خفا الا ان
کو بندہ جب تم نے اس میں دعا ہے۔ تو کیا باقی معبودوں کو بتا دے۔ یہو۔ یا رب اللہ تعالیٰ کو

۱۔ یہاں اشارت ہے کہ یہ توحید اور اس کی حقیقت کو ہی بیان نہیں فرمایا بلکہ اس کے لئے عقلی دلائل اور براہین بھی پیش فرمائے ہیں۔

قصیدہ ملک و شہنشاہ

تغیثیں ہنسے مولانا ظفر علی خاں، رہنمائی اعلیٰ حضرت مرید عثمان علی خان تاجدار کن مدظلہ العالی
(از غلام محمد خاں بیکتا)

جنگجو اللہ نے وہ صبر کی دولت بخشی جو کسی اور ملک میں کبھی دیکھی نہ سنی
جوٹ مطلق نہیں۔ بے باک بکلی بارشاہی میں فقر نہ روش ہے جنگی
ان کی نہرست کا دیا چہ ہے خداں تیرا
میر محبوب علی خان کا تو ہے فرزند انکساری ہے اسی واسطے خود جنگجو بند
سادہ پوشاکیں رہتا ہے ترائل خند ترے خرقہ میں لگے دیکھے ہیں میں نے پٹو
گروہ جسے نہیں کم کچھ بھی ہے سلاں تیرا
ہنہیں کشتی تنہا حد بدستانت تیری عقل حیران ہے بس دیکھ کے زلف تیری
سلبر جلد مذہب پر ہے بخشش تیری حرم و در کو شال ہے نوازش تیری
سادہی اوقام ہے برتاؤ ہے کیاں تیرا
گوراب جو حیل علم کے تاموس کا تو شیخ نور ہے جب دین کے نازوں کا تو
اں دلا دین ہے جیہ جفت نہ تیں کا تو پاسباں جیکے اسلام کے ناموں کا تو
کس نے یہ نہ ہو اللہ نگہب ال تیرا دیکھا نہ دیکھا

مجھ سے کیا صرف ہوا خسرو زیناں تیرا مدح گسترے ناز میں ہر اناں تیرا
نخر ہے مکر ہے اے مختبر سلیمان تیرا ذکر آتا ہے جو عثمان علی خاں تیرا
نام لینے میں محبت سے سلاں تیرا
خوب عالم میں تیرا ہر حکومت جیسا مذہب میں نظر آتا ہے جلد میں کا
نیری چوکت پہ نہ کیوں جمع ہیں شاہ گدا ہے یہی شہنشاہ ہے کینے میں امید خدا
ہاتھ دولت کا ہے اور گشت داناں تیرا
دل دیکھا ہے جو تری شان پڑبان نہ کا آنکھ وہ آنکھ نہیں سمجھ کر جو پہچان نہ جا
کس طرح تری فضیلت کو کوئی مان نہ جاو جان سوا بکلی جانے مگر اُن نہ جاو
اس قدر سخت ہے اسلام پر ایمان تیرا
پرہ در خود و کلاں شیعہ عطا بات کوین لوگ مملکت تری الطاف و مہنات ہیں
شاہ دال ہم ترے اس من سادہ سے میں زندہ شہر کی روایات تری وقت میں ہیں
بہل کشتی نہیں ملت کبھی احساں تیرا

معاملات

شاہی کمیشنوں کے مسائل اور مسائل کے درمیان ہندوستان میں مختلف فرقوں کے مصارف کیلئے ۱۰ اکیشن آئے جن کے مصارف کی مجموعی تعداد ۶۵۵ ہے
پیشہ اور آمدن اور جوروں کی فروخت وغیرہ سے ہونے والے کل ۶۶۴ پونڈ ۶۸۸۹۰ پونڈ کا خالص نقصان رہا۔

فاتح کش اسبانیہ کے دارالسلطنت (ابن کے نواح میں ایک گاؤں ہے، عورت جہاں ایک عورت رہتی ہے جس کی عجیب خوب زندگی ہے ایک دنیا کو محروم کر رکھا ہے، مسلم ہوئے کہ اس عورت نے تین سال سے نہ کھانا کھایا نہ پانی پیا۔ اس شخص کو اس خبر کی صحت کا یقین نہیں تھا، اس نے اس عورت کو ایک کمرہ میں لے جا کر بند کر دیا، مسلم ہوئے کہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۰ء کو اس سے کمرہ میں بے آب و دانا بندھے انداز میں ایک زندہ ہے۔

سارِ اہل

بجانب ہم کو ملی ہے آج کے اخبار سے "سارِ اہل" ہو گیا منظور ہے سرکار سے
واجب انیس ہوا گاہ یکم اپریل کو داؤد کے کشیزنگ سرحد بالا بار سے
ہو گئے اکثر مسلمان مغل آتش نیرپا ہند میں لاجی نرالی بات کے انہماک سے
اس نئے آئین سے اسلام کی توہین ہے یہ صدائیں آہی ہیں کہ چھوڑنا داسو
آج تو بچپن کی شادی بند کرتے ہو مگر روک دو گے کل میں قید کے اقرار
فیض یا تالون ہے تسلیم شرع کے خلاف فیض یحییٰ
اس لئے شکراؤ اس کو پائے رحمت اسی اہل

تصحیح ۲ اکتوبر کے القرین کے سندی کی نظم کے جسے شرف کا پہلا مصرعوں دست کر چکا، "ترے دم سے وہ فتح حاصل ہوئی اسلام کو"

مراسیت کے ادعا و قرشت کی تائیدی حقیقت

(ضمیمہ نمبر ۱۵)

موروثی میں بان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ ان کو اپنے اقداس و رجحانوں کے سہاراں کی خدمتگذار کی کرنی پڑتی تھی۔ زراعت پیشہ جتنیں ان کے علاوہ کوئی اور شاخ نظام میں کی تھیں۔ اور وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنے بھانوں کی خدمتگذار کی سر نشان بھیجیں گی۔ تہنیت و تعزیت کی تقاریر پر مراثرین کو اپنے بھانوں کے ساتھ جانا پڑتا ہے۔ اور نیز اپنے بھانوں کے دور و نزدیک کے لواحقین کو بلوائے جاتے ہیں۔ اور اگر ان کے بھانوں کی دلکی اپنے سرسراں میں جاتے یا بیوی کے رونا پر۔ تو مراثرین کو اس کے ہمراہ جانا پڑتا ہے۔

میراثی اور اس کی بری کو تمام ایسی انبیاء طیار کرنی پڑتی ہیں۔ جو کسی شادی کی حیثیت پر درکار ہوتی ہیں۔ مثلاً۔ بلدی، تنگ، مزاج۔ اور یہ عروسی سے کم از کم بیس روپے شتر کرنا ہوتا ہے۔ میراثی عام، عروہ و دربار کو اعلان دینی ہوتی ہے۔ جسے موت عام میں گن گنھ کے جانا کہتے ہیں۔ اور جب وہ انہیں کو ان کی خدمتگذار کو بنا اور نیز ان تمام انہماکوں کی جو مراثری یا جانا کے موقع پر نہیں۔ جو گری کرنا نہ کہ وہ الصدقات و فدا کی ہدیٰ ہیں۔ اور ان فداات سے دو گروانی کا ارتکاب ہو تو میراثی کو دسہ بد رک جاتا ہے۔ اور انکی ہنگامہ دوسرا میراثی کہہ لیا جاتا ہے۔ میراثیوں کو ان کے حق و خدمت میں تاخیر دینی اور عروسی کے مابین دس بارہ مختلف موقعوں پر اٹھنا سے لے کر دور دور تک نقد و تولی دینی جاتی ہے۔ اور دیگر انعامات میں شامل یا کوئی قیمتی پارچہ جو مرقدہ اعمال و جاتوں کے جنازے پر ڈالا جاتا ہے۔ شامل ہے۔ دہن کے گھر سے برات کے زعمان کے وقت دو ہاتھ میراثیوں کو جو اس مطلب کے لئے توبہ و جوار کے دیہات سے جمع ہوتے ہیں۔ ایک آنہ سے لیکر ایک روپیہ تک حسب توقع انہم کا ہوتا ہے۔ ہاں اس تک کو کٹھا چاری کہتے ہیں جو غریب پسند و پسہ بریک میراثی کو دیتے ہیں۔ اس کا نام کوارہ ہے۔ یہ رواج اس وقت تک مروج ہے پیسے یا مں میراثی اپنے انعامات و داندوں سے بذریعہ چو یا تو مں بٹارتے تھے۔ لیکن جیسے بیاہ شادی کے اخراجات کی تکلیف کے لئے جنگ منہ چو کی

سلہ چنگ بھانوں کی طرف سے انکی پٹریاں اور حالات دراشت کا بار کھانا سیریل کا کچی فروج تھا۔ اس لئے ضرورت پر ان کی شہادت دینی جاسکتی تھی، مگر اب ایسا ضروری نہیں رہا۔ سہ مراثرین چڑھنے کے بطور ہو گئی

اگر یہ درست ہے کہ صرف ہفت روزہ و چھرا ہی معدودیت کو پہنچ چکا۔ اور قرافات نگاہی کا بڑا تجربہ کیا۔ بلکہ مراسیت کے ادعا کے قرشتیت جدیدہ کا سرکار اور عہدہ و برہمی اپنے مسکن میں جاگسا۔ تو سمجھنا چاہیے کہ باطل حق کے ساتھ نہیں طرک سا۔

لیکن سوال یہ ہے حقیقتات اصلیہ کی حقیقت اختیار کر چکا ہے۔ اور اس مضمون میں چند اس امر کی آئندہ رو بہا ہے۔ کہ جناب حضرت کا شہرہ می، انہ لائے بند کے نسب پر بھی ایک محققانہ نگاہ ڈالی جائے اور پرکھا جائے۔ کہ آیا وہ مراثری باعتبار نسب ان کی نسبت سے ہو سکتے ہیں یا نہ۔ اور ہر سب کچھ مصلحت اس لئے کہ

تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جائیں

اگر کچھ ہو سکے تو خدمت اسلام کر جائیں

اس سے پیشتر مسوئوں کی جو مراسیت کی تردید و تکذیب میں جس قدر مسلمانین و تفریق میں شائے کئے گئے۔ ان میں انگریزی مہارت کے حوالہ جات مشتعل بھی دیئے گئے۔ لیکن وہ مختلف کتب تاریخ کے مختلف مقامات سے شتق تھے۔ لیکن اب ایک ایسا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ جس میں مسلسل دہیم انگریزی عبارت کا اندازہ اس صحافت الغرضی پر ایک نذر فرمادی ہو ہے جو اس لئے بوجہ طرقات ترجمہ پر اکتفا کیا جا چکا۔ اور ناظرین کی سہولت کے لئے اخیر میں ایک ہی دفعہ مفصل حوالہ دے دیا جائے گا۔ و بائہ التوفیق

”تقریر جمعہ“

مراثری ان بڑی مختلف النوع جماعتوں میں سے ہیں۔ جن کے ذرائع حصول معاش اور فقیت ماخری میں ملزم تفاوت ہے۔ اور ریشہ ان کا حسب و نسب بھی ایک دوسرے سے باطل مختلف اور جدا گانہ ہے۔ ایسی جماعتوں کو جناب میں معلوماً قوم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اگرچہ بالافتادہ ہم ترجمہ جاتیں نقد و قوم کے کسی نوعی یا مکانی مضمون سے مطابقت نہیں رکھتیں۔ ان کے روزمرہ کشت و عمل کی بہترین کیفیت پر لاپ بند دلبست و محکرتہ و عہدہ کا حسب ذیل مضمون ہے۔

مراثریوں یا دیہات کے بھانوں کے فرائض بقدر ذیل ہیں۔ ایک قوم کے مختلف قبائلی کے سرگروہوں کا شجرہ نسب (پٹریاں) از پر کرنا۔ اور اس سے فی البدیہہ اور رجحان و حافظ سے دہرائے کے قابل ہونا۔ انہما مابین میں تنازعات و دہرائے جانشاد

ہاں اگر کوئی کہتا ہے۔

تہذیب علمی کی تائید

کی مقبولیت کا یہ حال ہے کہ اس کا خانگی مختلف چہ زبانون میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ ماہ و قرآن کریم کی صداقت و عظمت پر بہترین کتاب قرارداد لکھی ہے۔ جنت فی جلد ایک دوسرے لیکن ناظرین القرض کے لئے یہ سہ ماہی اردو پیش قدمی دوسرا شمار

ہیں۔ انگریزوں، مسیحیوں کے لقب سے آنحضرت کے زمانہ سے اب تک مانا رہا ہے۔ یہ نہیں۔ قیمت مرثیہ

کے لئے شمس الدین عظیمی، جہاد عباسی، انعام ضریح، بیات کوپور، گرویا، سید امین

آفتاب برقی پریس میں لکھائی شدہ ایڈیٹر محمد علی حسن کے اہتمام سے چھپکر دہلی نیشنل پریس میں شائع ہوا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سیادت قریش کا توہمی صلاحی ارباب رخی ہندوہ رسالہ ہونہ ہینہ اکویش لکھنؤ
دو جلد
ایڈیٹر
محمد علی رفیق صدیقی

بفرمان عالی نشان سلطان العلوم علی حضرت تاجدار دکن امام السلاسل واجلالہ مدرسہ محمدیہ کا عالی کیلئے خریداجاتا ہے
جلد امرتسر، ۲ نومبر ۱۹۲۹ء مطابق جمادی الاول ۱۳۴۸ھ نمبر ۱۶

نعرہ حق

انصر من اللہ ذلکم قریب
(از جناب خواجہ فیض محمد صاحب فیض لدیانی)

سے سردا سن کفر و ضلالت چاک کر دوں گا حس و خاشاک کی صوت جلا کر چاک کر دوں گا
جہاں سے نام تک نابود ہوگا بت پرستی کا مٹ کر نقش باطل برہم گیتی پاکٹ کر دوں گا
ستارے گم رہی کس قدر میں ڈوب جائینگے دُشمنانِ تیر دینِ شہِ نواکٹ کر دوں گا
سنا کر مر دہ فتحِ قریب رزمِ عالم میں مسلمانوں کو خوفِ غیر سے بیاک کر دوں گا
زمانہ کی روش میں فیضِ تبدیلی عیاں ہوگی
میں پیدا پھر نئی دنیا تیرا فلک کر دوں گا

حکایت و موعظت

عبادتِ نوح تھی بچائی ہے

انسان مختلف خیالات اور مختلف حالتوں کا مجموعہ ہے کہیں اس کا علم اتنا وسیع ہوتا ہے کہ وہ ہر چیز کی ماہیت اور حقیقت کی گتہ معلوم کر لے اور کہیں اس پر اس قدر جہاں طاری ہوتی ہے کہ اپنی ذات اور اپنے تجربے کو ہی نہیں بچاتا اور اپنے تجربے کی شناخت میں اس قدر غلطی کرتا ہے اور جب غور و فکر سے اس کی سرحد کی کیفیت پر غور کرتا ہے شہناہی سے گذر کر خدائی کا ادھر کی کرتا ہے اور خود بھی اس پر اس کا رشتہ ہوتا ہے کہ اپنے سے زیادہ کوئی چہرے اعلیٰ درجہ نہیں رکھتا۔ اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ باطن ظالم ناخدا اس اور سفاک بن جاتا ہے وہ لوگوں کے حقوق تلف کرتا ہے اور اپنی قوت غلبی کے پیش نظر ملک کو برباد اور دیرین کرتا ہے وہ ایک مست باطنی کا جہل ہے بے تیر کی طرح ہر طرف حملہ کرتا ہے اور خوف دہراں پہلنا ہے اور دوسری طرف تنزل کی جانب مائل ہوتا ہے تو اپنے رتبے سے اتنا گرہا ہے کہ جمادات و نباتات کی پیش کر کے لگتا ہے جو جمادات کو مضبوط بنا کر دھاتا میں گرفتار ہوتا ہے اور ضعیف و لافقاری ہر دے جہل کے سامنے بکا رہتی ہے اس حالت میں ہر ایک روح ابتدال کی طرف مائل ہوتی ہے اور اس میں گمراہی اور تاریکی پیدا ہو جاتی ہے لیکن سچا مذہب انسان کو سکھاتا ہے کہ انسان اشرار و مخلوقات ہی وہ سنگ برگزیہ ہے لیکن خلق انسان نہیں بلکہ اس کے اختیارات محمد میں اور اس بزرگی کا حق ہر شخص کو حاصل نہیں بلکہ ان کو حاصل ہوتا ہے جو اس کے سختی میں یہ سختی و اذیتا عطا نہیں ہوتا بلکہ انسان خود اسے پکارا کرتا ہے اور جس کا دل میں رتبے پر پہنچے کو چاہے پہنچ سکنا ہی مذہب یہ بھی سکھاتا ہے کہ انسان کی قوت اور قدرت بہت کم ہے اور ایک الیا خدا سے قادر و طاق اس پر حاکم ہے جس کے افعال کو دیکھتا اور اس سے باز پرس کر سکتا ہے اور ایک اولیٰ انسان کو اس کے سامنے اپنے پیچھے بڑے کاموں کا حساب دینا اور جواب دہی کرنی پڑے گی، ان الذین یصلون عن مسبیل اللہ اھم عذاب شدید بما خسروا للعذاب

عبادتِ الہی ایک طرف انسان کو اپنی حد سے باہر قدم نکالنے نہیں دیتی اور اس میں مجرور و غلام کی کیفیت قائم رکھتی ہے دوسری طرف اسے انسانیت کے رتبے سے نہیں گرنے دیتی اور وہ ایسے خدا کو ذرا کھلا کے سوا جو ہم راہ راہت و مکان سے باطل پاک ہے اور جس کی قوت و عظمت لا انتہا ہے اور کسی کے سامنے نہیں جھکتا۔ سچا و مبرا

میسیم کا ظہور

عمر ستر و دھت کوئی عمر انکی کیا جاتا
شریت میں قیدہ ہو حقیقت میں خدا جاتا
یہ زلم زلم اور وہاں کا غور و غور
فقط ہی میسیم کا چہ روزنات و دھت
اب جبکہ کے حساب سے میسیم کے ہم عمر ہیں جس سے آپ کی نبوت کا زمانہ مراد ہے
اور یہی میسیم جو احد اور احد میں پورے کے طور پر رکھا ہوا ہے، باوث ایجاد کن و دکان
اور موجب پیدائش زمین و آسمان ہے، چنانچہ
اسی ہر سے مدبہ، امرل، املکو، ملکوت اور موکل پیدا کئے گئے،
اسی ہر سے مجرب، محب، محبت، ماہر اور دانشور کا ظہور ہوا،
اسی ہر سے محبت، امر لوی، املو، مفتی، محقق، مفسر، مبر مقرب ہوئے
اسی ہر سے مرشد، مولا، مالک، مخدوم، مشائخ، مربی، میاں، معراج، معارف، مشی، امر تاض اور مریدوں کا ظہور ہوا،
اسی ہر سے لکھ، مدینہ، مدرسہ، مسجد، مصلیٰ، معبرہ، مزار، معابد،
اسی ہر سے مذہب، ملت، مذکر، مرشد، مومن، مسلمان، معراج، اور معجزات کا ظہور ہوا۔
اسی ہر سے مطلع، مقفیض، مظہر، مہر، ماہ، مشرق، مغرب، مغرور، مرکب، مشتری، مخرج،
اسی ہر سے معتمد، موخر، مکان، مکین، ملجا، مالک، ملک، مملوک، مارج، مخرج، معدوح،
اسی ہر سے موسم، اسی سے مہمان اسی سے میزبان اور مہمانسرا،
اسی ہر سے مینہ، ہیسرہ، موت، میزان، محشر، موالید، تلاتہ،
اسی ہر سے مبتدا اور اسی ہر سے منتہا،
العرض اسی ہر سے کل مخلوق اور کل موجودات مروجہ لکھی، جو کچھ پس چشم
بینا کو نظر آ رہا ہے اور آئندہ نظر آئے گا، اور جو کچھ ہماری ظاہری نگاہوں کو
پوشیدہ اور پنهان ہے، وہ سب اسی مبارک اور مقدس ہر کا ظہور ہے،
تھامت میسیم کا شکل مگر مخلص ہوا،
میسیم کے پردے اھکے درمیاں تو ہی آہتا

عاصی

مرزا محمد ابراہیم میسیم

کے سامنے ایک نیا سینہ پیش کر دینگے، لیکن اگلی دفعہ ایمان والوں میں کوہ پست نہیں، اور نہ ہی اس نے اس قسم کی پادشہا باتوں میں آج تک حصہ لیا ہے جنہیں بعض انتہا پسند طبائع قوم و ملک کے لئے ذریعہ نجات سمجھتے ہیں، "القریش خصوصاً" دنگی کام کرنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ قوم کی عقلی، معاشی، تعلیمی، اور اقتصادی حالتیں سراسر بدل جائیں وہ ظلمت کدہ گمنامی سے نکل کر بامِ رفعت پر چوکنے اور میدانِ ترقی میں عملی قدم بڑھاتے ہوئے ایسے رسائل و ذرائع اختیار کرے جو اسے غلامی کی کڑیوں سے ابدی نجات دلا سکیں، لیکن قوم بے پردا ہے اسے ان باتوں کا ذرہ برابر احساس نہیں غالباً وہ "القریش" سے بھی انہی باتوں کی تمنا رکھتی ہے جو عائشی جوش و خروش اور بے غیر ہنگامہ گیری کا موجب ہو کر آتی ہیں،

صحافت کا فرض اولیٰ مذاق عامہ کی اصلاح تھا، اور اسی ایک بات میں ان سیکرل کا کیا بیوں کا راز مضر تھا جو کسی پس افتاد ملک اور پسماندہ قوم کو سنگنا منسلات سے ابھار کر مشرقِ مشرق پر جلوہ گر کرنے کیلئے ہر لحاظ سے مستقیم کام لے سکیں ہیں، لیکن آج صحافت اس قدر مرکز و گرد ہو گئی ہے کہ وہ خود مذاق عامہ کی محتاج ہے اور سرم کی ناک کی طرح ہر طرف مڑ رہی ہے، صحافت کے فرائض پاکستان کوئی نیا کھمبو ہو گئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آج جو شیئے اور دعتہ گوجرانے کے سراپا بن کر کواکبا کی مانند کھینچنا نصیب نہیں، بلاشبہ زمانہ بدل گیا، حالات یکسر تبدیل ہو گئے، طبائع میں تغایر واقع ہو چکا، لہذا کسی ایک یا کتنی کے چند نقد جرائد کے بس کی بات نہیں، کہ وہ زمانہ کے رنگ میں کسی قسم کا تئیر پیدا کر سکیں، اور "القریش" جو ایک بے حس اور درجہ اتم ہے پروا قوم کا اگر گن ہے تو بالکل بس بگڑے ہوئے مذاق کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بنابرین ناظرین "القریش" سے سوال ہے، کہ اس مسئلہ میں ذرا تفصیل کے ساتھ نہ فرمائیں، کہ آخر وہ "القریش" سے

چاہتے کیا ہیں؟

کیا جاسے برادرانِ گرامی ایسے معاشرے کی رہنمائی کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے؟ امراسلات کے تحت کمری، دیگر محبوب عام صاحبِ قریشی لکھنا توئی کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں آپ نے نقداً احمدی پرست زور دیتے ہوئے "افراد قوم سے خواہش کی ہے کہ وہ قومی ضروریات کو پیش نظر رکھتے ہوئے انجمن کی کمیت قبول کریں، یہ ایک ایسا سوال ہے جو پیش ازین بارہا قوم کے سامنے پیش ہو چکا ہے، لیکن قوم بے کوفی تو جو نہیں رہی، قومی مصلحت و ترقی کے لئے فی بحیثیت "الانفعا و اعباس" کی بہت بڑی ضرورت ہے

ڈاکٹر محبوب عالم
صحت کا مطالعہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
القریش
۲۰ نومبر ۱۹۷۷ء

آپ کیا چاہتے ہیں؟
ناظرین "القریش" سے سوال

قارئینِ کام کی عین "قریش" اور برادرانِ قریش کے پروردہ مطالبہ پر "القریش" کو پانچ روزہ روئے گیا، وہ ماہ کا حصہ ہو چکا ہے، ترتیب مضامین کے لحاظ سے جہاں تک ہما خیال ہے علیٰ قدر کمال "القریش" تشریف وقت "القریش" قومی جراند سے بدرجہا بہتر رہا سخت موعظت، بصارت و بصیرت، ماسات، واقعات حاضرہ پر تبصرہ، قوم کے اصلاحی امور پر بحث، ایسے عنوانات ہیں جن پر متقل طر پر پیشہ نگار کو بغیر فکر و لکھنا جانا رہا ہے اور جس غرض ہے کہ اکثر برادرانِ اخبار نے "القریش" کے مضامین کو اپنے جراند کے صفحات کی زینت سمجھ کر بہتر نقل کیا، اور اکثر غلط استہجاب نے اس کی ترتیب پر اندیشہ کیا، انہیں فرمایا، مگر بایں ہر برادرانِ قریش کی سرودھری دیئے "القریش" کا یہ عالم ہے کہ وہ اس قیمتی مواد کے حصول کیلئے چار ماہ اور یا ڈیڑھ پانی روزانہ تنگ کا تیار بھی گوارا نہیں کرتے، وہ اپنی یکپلوں کی دلچسپی کا حصہ دشمن رسلت برابر جاری ہے، "القریش" میں نقص ضرور ہے، کہ وہ اپنے دائرہ مخصوصہ سے باہر قدم رکھنا نہیں سمجھتا، اس کے صفحات عرشِ وجہت کی داستانوں، جہازوں، ہتھیاروں، تقریبی مکالموں، حیا و نفوس، چھٹی تک بندیوں اور جو بیاں تصویروں سے خالی ہیں، اور یہی وہ چیزیں ہیں جو فی زمانہ خارجِ شخص حاصل کرنے کی سعی بھی جاتی ہیں اور یہی مذاق ہے جو عالمگیر ہو رہا ہے اور سوفت الشیرع جراند کی اچھائی بڑی پرکھنے کے لئے کوئی کام دیتا ہے،

تھم حکومت کا تختہ الٹ دینگے، قانون حکومت کے پرزے کجیر کر دھنساے آسانی میں اڑا دیں گے، زمین کو آسمان کی جگہ اور آسمان کو زمین کی جگہ بدل کر دنیا

اور تیری کاموں کا یہی سنگ بنیاد ہے بشرطیکہ اس پہل میں جو،

تجزیہ کی معقولیت میں کام نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ ان مردوں سے ضرورتاً کیا کر سونے والوں کو جگہ کون؟ اس کے لئے سوائے اس کے کوئی تہ نہیں ہو سکتی کہ چند روز سندان قدم کا نام لیا جائے، اپنے وقت کو تباہ کرے، سفر کی مسوئیتوں کی پروا نہ کرتے ہوئے زندگی صورت میں چناب کے مشہور مقامات کا دورہ کرے، مختلف مقامات پر مقامی برادری کے زیراہتمام جلسے کریں، افراد قوم کو عرضیں و ترغیب دلائیں اور اجلاس کی ضرورت و حیثیت پر راز و تقریریں کریں، عمر بنیاد اور چندہ عمری میں کرنے جائیں، اگر کسی مقام کے مذہب و ادیان جلد کے باد کو اپنے کندھوں پر لینے کے لئے تیار ہوں تو بہتر و ذرا خوشی مردوں مقام پر جلسہ کریں، کام شروع ہو جائیگا، اللہ ہنوز روز و رات کا سلسلہ طے ہو جائیگا۔ کیا کوئی بیانی توئی حقیقت کی بات نہ ہے، اس خدمت کے لئے تیار ہے؟ سب سے پہلے خود ان کو صاحب کو تسلیم کرنا چاہیے، اس کے بعد میں ان کی عمری کا ذخیرہ حاصل کرنے کیلئے تیار ہوں، صرف تین افراد بزرگان کی ضرورت ہے، ایسی جگہ یہ ہے کہ کون سے تین ہی خواہاں قوم میں، ہم ضرورت کا احساس کرتے ہوئے میدان عمل میں آنے کیلئے سعادت کرتے ہیں، خود بخود آگاہی انتہائی ضرورت پر ہی برادران بزرگ کی مہم کو ملت ڈوٹی اور ادائیگی ہی قوم میں سے تین احباب بھی اس کا فریضہ کیلئے آمادہ و تیار نہ ہوتے تو یہ خود ان کو صاحب سے درخواست کریں گے کہ وہ پہلے کیلئے انعقاد اجلاس کے خیالات کو ایک مہینہ میں نہیں کر سکتے ہیں، ورنہ ان کو اس قوم کی مراد و فائدہ نہ ہوتا۔

افغانستان کے مشن

آزادانہ خوشش و خرم پانچ طرحی پڑائی کی سرکاری بھی، لیکن اس میں کام نہیں کہ کونفام بھی میں شیر خاں میں موجود ہیں، اور ہمیں خاں میں نے قند کی شکل اختیار کر کے ان خوفیات کا نہ نہ بین کر دیا۔ پچھترہ ایسے بزرگوں اور راکوؤں کو دار الخلافہ پر بلے بلانے کے لئے کہ وہ جلد ہی اور دہلیز نہ طور پر سخت شاہی پر تاجن و متصرف ہو گیا۔ حالات کی نزاکت نے امان اسراں کو وہاں سے نقل ہیلے کیلئے مجبور کر دیا، اور خود ایک ہولناک جنگ چھڑ گئی، جس کے اثرات نے مختلف تہذیبی ادیان کو تباہ و برباد کر دیا، ہزاروں گھریلو بے گناہان جوئے، لالچہ، انیس قلع ہوئے، اور دہلیز نے کس کس پر تہم کے نقصانات برداشت کرنا پڑے، جنرل نادراں شاہ ان اسراں کی طبیعت پر یورپ سے آئے، انہوں نے سب سے آگاہ حسری میں حاضر ہو کر کئی حالت و تقابلی خیالات کا موازنہ ضروری سمجھا، چنانچہ انانک وقت میں جبکہ افغانستان کا پچھترہ سالہ جنگ کے

شہروں سے درخ کا نمود نہ بنا ہوا مشرقی افغانستان میں اپنا کام شروع کر دیا، اور بالآخر اپنے اثر و اقتدار سے اپنے آپ کو اس قابل بنایا کہ غالب پچھترہ کے خلاف جنگ کر گئیں، پچھترہ کے پراپیگنڈے سے ملک غازی امان اسراں کے خلاف ہو چکا تھا اس لئے اس کے خلاف جنگ کرنا اور سخت کارپس لینا کوئی آسان کام نہ تھا،

غازی امان اسراں نے نازک وقت میں جبکہ شاہ ازبکشاہت و بات سے کام لینے کا موقع نہ تھا اپنی جان دیکر ملک سے نکل گئے، لیکن جرنل نادراں کا حوصلہ تھا کہ وہ ان سخت حالات میں ہی جبکہ بار دہلیز میں کوئی تیز رفتاری نہیں تھی، امان کو بچانے کیلئے برابر بڑے اور طرح طرح کی مصیبتیں برداشت کرنے کے بعد آخر ظالم بزرگوں، غاصبوں اور ڈاکوؤں کی ناپاک سہیتوں سے زمین افغانستان پاک کرنے اور سخت شاہی واپس لینے میں کامیاب ہو گئے، اب اگر وہ بچائے ان کے لئے جو کہ کئی محنتیں بوقت کا بن پرچہ گئے ہیں، تو ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے کیا تصور کیا۔ اور وہ کونسی امانت تھی جس میں نادراں طریق پر غیبت کیلگی، صاف اور کبھی ہوئی بات تو یہ ہے کہ اگر جرنل سر موصوف کی سستی پر دکر کار نہ آتی تو افغانستان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تہمتہ منک بچا تھا، ظلم و ستم کا دور کبھی ختم نہیں ہو سکتا تھا، اور اب تو اس عزت کا وہی حقدار ہے جس نے اپنی تیز دند شدت ان آگ میں کو کہ قوم اور ملک دونوں کو بچایا، لیکن یہ کہ جرنل سر موصوف بچاؤ امن اور تائیکے انتظام مناسب کے بعد غازی امان اسراں کے حق میں دست بردار ہو جائیں اور انہیں باقی کی دعوت دیدیں، غلام مند سہیتوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ افغانستان کے تختہ تاج کا فیصلہ کریں اور افغانستان کی معیتوں میں اضافہ کا موجب ہیں، اور اضافات جرنل سر موصوف کو غرض ثابت کر کے ان کے خلاف اپنی گتہ کر رہے ہیں وہ افغانستان کے دست نہیں بہن ہیں اور ایک دفعہ اور اسے معیتوں سے دوچار کرنے کے منتہی ہیں، انہوں نے ہندوستانی جلد بازوں سے ہائیں لے،

قانون جدید و جمعیۃ الیگانہ

۲۴۔ اکثر کو دینی میں جمعیت العلماء ہند کی مجلس مشاورت منعقد ہوئی، قابل غور اس میں اہم ترین مسئلہ قانون تجدید عمر ازدواجی تھا۔ انہوں کا مقنا ہے کہ مسلمانوں کے ذاتیات کے جیکڑے پر مقدمہ پر مذہبی رنگ پیدا کر دیتے ہیں، چنانچہ یہاں ہی صدارت کے مسئلہ پر بار بار دہلیز کیلئے بحث ہوئی ہے، مولانا محمد علی سے چونکہ مالکان زمیندار کو فائدہ ملے گا فائدہ اس لئے مولوی ظفر علی خاں نے ان کا نام صدارت کے لئے پیش ہونے ہی تھا، کاہم زمین انجام دیا، غالباً یہی کہ جمعیۃ میں علیحدہ علیحدہ کیلئے جو کہ دینی و عجمی میں الدین کے مکان پر منعقد ہوا اور چند اکیس حضرات اس سر نشست میں شریک ہوئے تو سافر و

۶۰	۲۹۶	۶۰
۲۲	۵۴	۶۰
۵۹	۲۵۰	۶۰
۶۸	۳۰۰	۶۰
۶۰	۴۵	۶۰

حال کی صدی کے ابتدائی ربع کی کسی کو سینہ محض کے اعداد و شمار جتنا نہیں گنجو
لیکن یہ واقعہ ہے کہ ملک کے اکثر حصوں میں اب بھی خوراک کی ایک سیس حبیب
ملاوہ زمین محض کی مدد تمام ارضہ مندوں کی ادا کیے باقاعدہ دماغی کام بھی سال
لے گذشتہ میں کیا گیا ہے جس سے انکی ہون کیا کم ہو گئی ہیں، لیکن حکومت کا ذکر
یہ ہے کہ وہ اپنی رعایا کی خوشحالی کیلئے ایسے معزز وسائل سے کام لے جس کا فلسفہ
کا معزز اور مکمل علاج ہو۔

مسلمانوں کے مشاغل

انگریزوں میں دمسلمانوں کے لئے جس میں ایک کا مشہور
ایسے اہل کمال کا پروفیسر کو گزروں کی شاہی اس پر
دامت کی کجکھات پر کم پیش دو جن ہزار روپہ ڈاؤن گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کھانہ خوانی
کا فرض قاضی صاحب نے انجام دیا، ایسے جاسے گئے، ہفت بازی چیز گئی اور ہولت کو ملک
پر تکلف دوت دی گئی، یہ جس بے فکرے مسلمانوں کے مشاغل، انا جبر دانا ایہہ احسن
امر تسر کی دیوانی

انعامت رسول اس واقعہ امر کا سید شہید و دیوانی اس قدر
بارون تہا کہ بازاروں میں چلنا مشکل بنا، شراب نوشی تماشہ بین
کے ذمہ دہر گئی نالوں میں پئے، جے، پولیس ان کا بنات مسخریہ کے ساتھ انتظام
کرتی رہی، کوئی مامور شہر دامت نہیں ہوا شیخ نصیر الدین صاحب سٹی پریس انسر کے حسن انتظام
سے آنا بڑا گھبران کا تہذیب بنات میں کے ساتھ گئے گی۔

جلیانوالہ باغ کے جلے

امت سر کے انجمنی مقام جلیانوالہ باغ میں آئے دن کوئی نہ کوئی
جلدہ مرز ہونے، لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ ان تمام مجلسوں
کی حد اتیں مسلمانوں کے لئے وقف ہیں، ایک طرف مسجد میں مذہب
آتش کی جادہ ہیں، تو جن مذہب میں کوئی دقیقہ رہا نہیں رہا جاتا، مسلمان کا لفظ کجکھ
کے شہر سے بدتر ہے اور دوسری طرف یہ رما ہے کہ مجلسوں کی حدات مسلمانوں کی
دانت ہے، ہم نہیں کہہ سکتے کہ تو اس حادثہ کا کیا سبب ہے، حدات کا فرض انجام
دینے والے مسلمان اس پر کھیر تو کر دیں،

بات خود رو کی شروع ہوئی، ساربان پر اب قانونی شکل اختیار کر چکا ہے کہ خلاف
پر زرقوبیں ہوئیں اور علما کے کام لے، کہ ہرگز نہ بنے مذہب کے کام پر دیکھا کہ اب اس
اب ملک ملانی کا وقت آگیا ہے، قربانی کا وقت ہے اپنے خون کو غرضت کھہر ادا کام
پر قربان ہو جاؤ قانون نہ کوئی مخالفت کا تہیہ کر لیا ہے، توڑ کیا گیا ہے کہ پیسے ستم
علما کا ایک دندہ دایہ سیر کی خدمت پر لایا جائے، وہ بدشش ہندوستان کے مختلف
معارف پر پہلے منفذ کے حدات، احتجاج ہند کی حالت اور عاقبت کے وقوف کو ایک
محضر مرتبہ کے قانون کی مستحق کا مطالعہ کیا جائے اور اگر اس کو بھی کوئی تجربہ نہ ہو، تو
پہر وہ خاص ذرائع میں لائے جائیں جو مختلف حقوق اسلام کے لئے مسلمانوں اور غیر
علما کے کام کا لازم آتے ہیں،

تیس قانون نہ کر کے ملے پر زور آئی جو بدھ کی اپنی جماعت ضرورت ہے اور اس
حدوت کا احساس علما کے کام لے گیا ہے، اور وہ شریعت کو قانون کی ذمہ سے بچانے کیلئے
ہر ممکن کارروائی کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے ہیں۔ بشرطیکہ یہ کاغذی کارروائی اور باقی جس
خرچہ تک حدوت مذہب اور علما کے کام اپنے ہمدرد نامہ کو روکی نہ لے کر کام کرنے کے لئے
بھی تیار ہوں، امید ہے کہ گورنر مسلمانوں کے جذبات کی تہہ کر کے ہوسے اصلاح
کی جانب متوجہ ہوگی۔

ہندوستان کا افلاس

ایاب حکومت نے ہندوستان کے جہیز کے کال انداز
ایا نہ کوئی کو قسم کیا ہے، مسلمانوں میں ہندوستان
کا تہذیب و تمدن ایک اظہار ہیں، ہندوستان کا ایک بہت فراہم ہے اس افلاس و شکستہ
ہندوستان کے باشندوں میں سے عوام کا ایک بہت فراہم ہے اس افلاس و شکستہ
کا اب شکا ہے جس کی مثال یہ کہ کسی مسئلہ کو اب برا کے ملک میں نہیں ملتی۔ مشر
کوٹ میں اس کے جانشین مسلمانوں میں ہر مضر مضر دنیا تہا کہ... اب بھی
ہندوستان کے دیہاتوں میں خطرناک، انہیں کا دور دورہ ہے، ایسا افلاس کہ جہیز
اس کے تھکے مشق میں و عرف زندگی قائم رکھنے کیلئے خوراک حاصل کر سکتے ہیں۔

ہندوستان کا ہرگز ادنیٰ افلاس کی مسرت بڑی دلیل وہ خطا ساریاں ہیں
جو سوا تہذیب و تمدن ہیں اور جن نے ہندوستان کے وسط لیکن راج ملک
کے وسیع علاقوں کو برا کر دیا ہے، ذیل میں چند ساریاں کا ایک نقشہ دیا جاتا ہے،

سال	۱۸۰	۵۴	۲۰
۱۸۰۰	۶۰	۵۴	۲۰
۱۸۰۰	۶۰	۵۴	۲۰

دستان پارسنه

تیارخ کا ایک دلچسپ ورق

دور درگاہ میں نام و نشان نہیں ہے، اگر وہ دوکوس کے ناپٹے پر ایک شخص قبلہ درویش کے دف کے نیچے بیٹھا، ودف بات کی حادثہ اس پر یاد کے لئے کہتے ہیں۔ اس آدمی تھوڑے اصرار پر اپنی بند ذہن میں پرینک بے مروت اور مستعد بننے میں اس شخص کے سر پر تاج اور جلاکھیاں ہوں، جن کے پر ہوا میں اس سے ہیں۔ پھر جب سر دراجنا اور کچھ دیر غما بھی گرا کہ شاہ رانی حمادی، وہ دیکھ کر ہنسیا ہے۔ چنانچہ رفیدہ ادوں کی دم کے موافق تندو نیا زاد ہر امیں کو لیکر خانہ پر اور دیکھا تو بادشاہ رانی بخیر نگاہے بیٹھا، اور آدمی اسکی خدمت میں موجود ہیں۔ کونسل پر مایا بلا، نذر کوئی اور بادشاہ کے گزرا طواف کر کے عرض کیا کہ ابھی ایک گشتہ شہر سکوں کی، خارج کثیرہ نے ہمارا سامعہ کر رکھا تھا۔ بادشاہ کی آمد کی خبر سن کر خود بخود بھاگ گئے ابھی زیادہ دور دئے ہوئے، اس نے مناسب ہر کھنڈہ کے قریب منزل اہلال فرامیں، بادشاہ نے کہا۔ کونسل کو کوئی خوف کا مقام نہیں ہے ہم اسی جگہ گردش پر گئے۔ اس کے بعد قلعہ ادوں نے دیکھا کہ افواج شاہی گروہ دروازہ کے بعد گرد پئی آتی ہے شام کی وقت شاہ و حیارہ وزیر بھی آپہنچا اور قریب مین زرافر جمع ہو گئی، اس میں شیخ نقیب جسے جمع کی وقت چہرہ سوزا اور جمع ہو گئے، جاسوس سکوں کی خبر لائیکے تین ہوئے، شاہ و دیوانے عرض کیا کہ حضرت کلاس اس طرح محبت اور بے شرمانی کے ساتھ شریف لانا، اور پھر شہنشاہ کے ملک میں آنا بظاہر محبت کے خلاف تھا، میں چاہتا ہوں کہ مجھ کو اس کے سب سے آگاہ فرمایا جائے۔ احمد شاہ درانی نے کہا کہ میں نے سرور آدمی رات کے وقت خواب میں حضور یرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مجھ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ اے احمد ذاتی زخم اور چرباب کی طرف عہد روانہ ہو کہ وہاں ایک گروہ طبعی سلام کو قہر جہنم میں سکوں نے حماحور کر رکھا ہے اور اس گروہ شیخ الاسلام کی حالت بہت نازک ہے، اس اسی وقت بیدار ہو گیا اور میں نے جاکر حضرت یرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں ایک کلمہ بھی پڑھا، اسی لئے میں نے لشکر کے دست کوئے درلارم کو بھیج دیا کہ میرا کمرہ، اور کراہا، اسب نہ سمجھا اور فیض خدایتی کی تعمیل کر پر ہر برسہ کے قہر روانہ ہو گیا۔

احمد شاہ دولتی ایک مرتبہ تندر میں سوار ہوا تھا کہ وہی رات کیونستہ اٹھا اور باہر آئے ہی بغیر کسی سروکار و اظہار کے گھوڑے پر سوار ہو کر ان میں سے سواروں کے ساتھ چورم سوار کے دروازے پر پہنچا، وہ سب تھے روانہ ہو گیا۔ چنے ہوئے کسی سے کہہ گیا۔ کہ فوراً وزیر غلام شاہ و لیٹاں کو خبر کرو کہ بادشاہ جہاد کیلئے ہندوستان کی طرف روانہ ہو گیا، شاہ و لیٹاں کو یہی وقت بیکار کر دینے کے بعد اطلاع کی گئی، اور وہ ان کے ساتھ پیش آیا۔ کہ میر جیسے سترہ لاکھ ہونے کے بعد بادشاہ اس طرف روانہ ہوا۔ مگر اس نے اس سے کہا کہ فوراً یہاں سے ساتھ فرمیں، اس معون کے کہا کہ ملک کے حصے میں سے سواروں کے کام روانہ کر دو کہ بادشاہ بزمین غز، ہندوستان کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس حکم کے پہنچنے ہی پر وزیر غلام سفر طے کرتے ہوئے چلا اپنے آپ کو بادشاہ تک پہنچا، اس انتظام کے بعد بادشاہ دولی خان فوراً اس حیثیت کے ساتھ جوں وقت موجود رہی بادشاہ کے جلاویر روانہ ہو گیا۔ بادشاہ و رانی پہاڑوں میں مقاب، و دیاؤں میں ہنسنگ اوردیوانوں میں ہوا کی طرح اڑنا، تیرنا، دوڑنا اس سرگت سے چلا کہ سندھ و جہلم و پنجاب و راوی کو عبور کر کے جب لاہور پہنچا ہے تو میں سو آدمیوں میں سے اس کے ہمراہ صرف بارہ آدمی تھے، باقی سب پیچھے رہ گئے اور اس تیز رفتاری میں بادشاہ نے کسی سے کہا کہ ہم ناکاب نہ رہ گئے،

دوبارے راوی کو عبور کرنے کے بعد بادشاہ نے ایک شخص سے جو سرور لاگندہ ملا۔ دریافت کیا کہ سکپ کہاں پہنچے ہوئے ہیں، اس نے جواب دیا کہ تمام پنجاب کے سکپوں نے جمع ہو کر قلعہ جنڈا کا محاصرہ کر رکھا ہے جو امرت سرے سے کوس کے فاصلہ پر ہے اور اس قلعہ کے نامک شاہی فوجی محصور میں جن کو اذان سے روکا جاتا ہے اور اب محاصرہ کے اشتہار سے ان کی بہت ہی ناکام حالت ہے لیکن وہ ترک اذان پر رضامند نہیں ہوئے ہیں، سکپوں کی قلعہ ادھون نے محاصرہ کر رکھا ہے سراسر ہیزی ہے، بادشاہ نے خبر کو سنتے ہی جنڈا کی طرف روانہ ہوا۔ سکپوں کو خبر لگی کہ شاہ دہلی آپہنچا ہے، وہ کھجب۔ قلعہ کا محاصرہ کر دیا گیا ہے، نفوس نامک شاہی نے دلچسپی کو بیڑ سے لے کر ان پر کسی نے تاخت کی ہوسہاگئے ہیں جدوجہد کے بہکودھوکا دیا گیا ہے کہ ہر غافل کی طرح کا دردرازہ کھولیں اور وہ جاکم حملہ آور ہو کر قلعہ میں گس آئیں، جاسوکر روانہ ہوئے اور سیاہی میں لے کے پاس خیر لے کے سکپوں کا

آجاریہ و حوادث

کوائف افغانستان

خدا کے ارادے سے افغانستان ہزاروں کے جنگوں سے ڈھونڈا ہوا ایک محکوم کی زندگی میں آگئی ہے۔ جہاں نادراں تباہی کے مترادف بادشاہ ہو گئے۔ شاہ ولیخان کی شاہی تخت پر ہوئی ہے۔ آپ وقت ضرورت کا انتظام بادشاہ کے ذہن انجام دیں گے۔ شاہ محمد خاں وزیر محتلف خدیش محمد خاں وزیر خارجہ، محمد آخوند خاں وزیر ملک، نریمان محمد خاں علی محمد وزیر تعلیم، محمد ولیب خاں وزیر مال، احمد علی خاں وزیر عدالت، محمد اکبر خاں وزیر تجارت، ان میں سے جن حضرات پہلے ہی شاہی مہلت تھے۔

جنرل مار خاں بادشاہ ہونے ہی اعلان کیا ہے کہ وہ انتظام میں امان اسد خاں کے نقش قدم چلیں گے اور اسی خیال سے انہوں نے ان لوگوں کو دوبارہ مقرر کر دیا ہے۔ جو شاہ امان اسد خاں کے عہد میں تھے۔

حاکم مار خاں میں افغانستان کے جو سفیر مبعوث ہیں ان میں سے کسی نے ہونڈا دھواں کو بادشاہ تسلیم نہیں کیا۔ تو ملک کے افغان مغربی افغانستان کے متعلق پھر کرنے کیلئے ایک کاغذی سند تیار کی ہے۔ شاہ امان اسد خاں نے اس سند کو تخت و تاج شاہی حائل کرنے کیلئے کوئی کوشش ظاہر نہیں کی، البتہ آپ نے بطور فیروہار اپنے پرنا مسند کا اہل کر لیا ہے۔

مرٹھی، ڈی نیکا، نقی جو حال ہی میں ترکی سے ملک کے اے کے کامیاب معاشرہ میں شائع ہوا ہے جس میں مذکور نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک علاقہ کے دور میں مصطفیٰ کمال پاشا سے شاہ امان اسد خاں اور افغانستان کے مستقبل کے مسئلہ میں

کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ افغانستان میں شاہ امان اسد خاں کو زبردستی ڈاکائی ہوئی ہے جس کی وجہ صرف یہ تھی کہ انہوں نے علیہ بازی کی، ملکہ فرمایا اگر وہ نہ اٹھا تو اس بادشاہ امان سے ترک ہو کر وہ لازمی قرونہ دیتے تو اس صورت میں انہیں ملحق نہ ہونا پڑتا، انہوں نے ملک کی مرضی کے خلاف کام کیا، وہ خود جس طرح جی چاہے کرتے لیکن عوام کو ایسا کرنے کے لئے مجبور نہ کرتے، نہ میری جذبات کا احترام بادشاہ کا فرض ہے، نہ تپ پندہ دلی میں ہر نئی بات آہستہ آہستہ دھن کی جاتی ہے، اور ایران کو اپنے مطلب کی طرف لایا جاتا ہے بعضے سال پاشا نے چند دست خور کے لئے کہ فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ شاہ امان اسد خاں کا اپنے ملک میں آئینہ مشعل کام ہے، اگر وہ واپس آجی ہائیں تو اس سے فائدہ کیا ہوگا۔ ان کی نگاہوں کو تو وہ ایک ایسا منظر نظر آئے گا جیسے چاروں طرف بربادی اور بھونکا منظر ہوگا،

جب ملک سے ان کی تباہی کا خاتمہ کر دیا گیا تو ان کو اس ملک میں داخلہ سے کیا فائدہ ہوگا جب نفاق کا قلم لکھ کر دیا جاتا ہے تو اس کے باعث وادری کو انہیں دس لک جاتی ہیں، یہ خیالات ہیں جو شاہ امان اسد سے متعلق ظاہر کئے گئے ہیں لیکن انہیں خدا کو کیا منظور ہے اس بات کی سرکاری طور پر تصدیق ہو گئی ہے کہ جس شخص اور اس کے نقاب حسین خیر گورنار ہو گئے ہیں، انہوں نے نادراں کی اطاعت قبول کر لی ہے، طوق و سلا میں ملکر کر انہیں انداز میں ڈال دیا ہے، انہیں لاکھوں خوں خراہوں اور مظالم کا ان نابکاروں کو رنگ میں صدمہ ملتا ہے،

چام کے سکتے

بائیکہ کر سکتے لیکن باتوں میں خیر تمام کر کے مندر نادراں نے دشمن نام کے ہاتھوں کے بعد پر جا، ہی ہوا اور شاہی غم غلط ہو کر ہے اس کے سرسبز آبادی کے بچہ سکتی چاندی خدیش میں ہو گئی، آ فیض لہبانی چل چکے ہیں جہاں کا اس کے چام کے

حسن کی نمائش

مغربی تہذیبی تہذیب میں اب فائز حسن کی جانب متوجہ ہو رہے، چنانچہ جہاں جہاں صفحہ کے مشہور شہر بائیسویں صدی میں جہاں بائیسویں کی فائز حسن کی ہے، مصنفان جن بڑے بڑے عاشق مزاج مقرر ہوئے جو میں اس تعجب میں رہے، اول ہی اسے تیرہ ہزار روپے نقد اور ایک قیمتی پوشا بطور انعام دی گئی،

ندامت اور ان کی مخالفت

حکومت برطانیہ نے چند ماہ سے لیمن گریڈ میں ایک جدید کالج کھولا ہے جس کا مقصد مذہب اور ان کی مخالفت کی سہولت ہے اس وقت اس میں داخل ہو چکے ہیں،

حوادث فلسطین

فلسطین کے امن کا حوالہ پورا میں زبردستی احتجاج ہو رہا ہے، عراق کے طول و عرض میں سخت اندیش کا اظہار کیا جا رہا ہے،

بغاوت بنگالہ

دلیات بنگالہ ایران کی سرحد سے ملتی ہے، یہاں کے قبائل نے حکومت ایران کے خلاف بغاوت بند کر رکھی ہے، چھپچھپے دونوں باغیوں نے سرکاری فوجوں کو قتل میں مصروف کر لیا لیکن ہوائی جہاز آگ بھڑا کر دو قبیلوں کو قتل و غارتگری کا نشانہ بنا رہا ہے۔

ہندوستان میں طاعون

ہندوستان میں طاعون کا موسم ۳۴ سال سے متعلق ہو چکا ہے، اس طریقہ میں ایک سال بھی ایسا نہیں گذر جیسے ملک اس کے ہنگامہ کے معجزہ دار ہے، چنانچہ گزشتہ آٹھ اڑھائی کے ۱۳۰۰۰۰ میں اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ گزشتہ ہی کے صرف ایک ہفتہ میں ۸۴۹۰ مریں ہوئیں اور ۵۹۰۰ شخص مبتلا ہوئے، اللہ اعلم،

قتل سائڈزس کا مقدمہ

لاہور کا وہ مقدمہ جس کا سائڈزس کے سلسلہ میں پیش مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا ہے شروع ہو گیا ہے وہ وہ صاف گواہی ہے کہ پول نے تمام راز کا بائنا میڈیوٹا اور اس طرح تعصیل سازش بیان کی کہ ان کی جرأت و جسارت پر حیرت ہو تی ہے، مگر میں سرسٹاٹ کو قتل کرنا چاہتے تھے، لیکن غلطی سے سرسٹاٹس پسند کی کٹاڑ بن گئے،

زمین دوزیوں کے

ملک میں رہنے لگی کی تہ زمین کو لٹا کر کیا جا رہا ہے، جن کے نیچے دوسرا رخ بناؤ گئے ہیں، کوشش کی جا رہی ہے کہ سیالہ اور ہڑے کے درمیان زمین دوزیوں کو تیار کیا جائے،

حکومت ہند اور نیا قانون

ہندوستانی حکومت ہند کے قانون تین سن اور دو چار میں مسلمانوں کے ہونا کے مطابق تیسہ کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے، اور اس نے چند امور میں سے سمجھا رہے ہیں کہ کسی حد تک اس قانون سے مسلمانوں کی شریعت پر اثر پڑتا ہے اور اس کا اندازہ کیسے کیا تیرا لائی ہے،

اعلیٰ حضرت خضر گنجی کی والدہ ماجدہ کی وفات

سکندر آباد، ۱۶ اکتوبر، اعلیٰ حضرت معصوم نظام کی والدہ ماجدہ پھر عرصہ بیمار رہنے کے بعد کل اس دار فانی سے بگڑے ملک بقا ہوئیں، انا اللہ وانا الیہ راجعون،

جس میں صدہا جاگناہ میں جن جنہ اللہ کے ساتھ ولی ہر دی ہے اور جاری رہا ہے کہ نہ لے دوسرے موجود ہے چنانچہ رحمت میں جگہ اور سب جائزوں کو میر جیل عطا فرمائے، تاہم کام بھی جاری رکھیں، دعا کے مغفرت کریں،

تہجیر میں زلزلہ

۲۰ اکتوبر کو رات کو ۱۱ بجے تقریباً ۲.۷ کے اکتوبر کو تمام تہجیر میں یکایک زلزلہ ہوئی جو ایک منٹ تک قائم رہی، بعد ازاں ایک دن کے دھمکے کی تازہ کے ساتھ ایک تباہی ناکب زمین پر گراؤ کے باعث تمام تہجیر میں زلزلہ لگیا،

لیکچریشن امرتسر کے کارکنوں اور ایک گاؤں کا سامانہ کر گئی ہے،

بچوں کی شادی کا قانون سزا باطل ہے

ایک مندرجہ بالا پرچہ میں سنسٹے سے عہدہ ہوا بہت سی شخصیات کو قانون جدید کو واقفیت نہیں اور غلط فہمی میں رہے ہیں اس لئے براؤنگی عوام ایک نقشہ تیار کیا گیا ہے جو قانون کا خلاصہ ہے، اس سے واضح ہو سکے کہ دہائی کی عمر ۱۸ سال سے زائد اور بچوں کی ۱۴ سال سے زائد ہے تو کوئی شخص قابل سزا نہیں ہے،

عمر میں یا بچہ		کوئی شخص قابل سزا ہے	
دو لہائی	دو لہائی کی	روپہ	پونہ
۱	۱۸ تا ۲۱ سال	۱۴ سے کم	جرمانہ
۲	۲۱ سے زیادہ	۱۴ سے کم	۱۴ سے کم
۳	۱۸ سے کم	۱۸ سے کم	۱۸ سے کم
۴	۱۸ سے کم	۱۸ سے زیادہ	۱۸ سے زیادہ
۵	۱۸ سے زیادہ	۱۴ سے زیادہ	۱۴ سے زیادہ

(۱) قید سے مراد تینھیں ایک ماہ تک (۲) جرمانہ سے مراد جرمانہ ایکڑ اور دوپہ تک ہو سکتا ہے، (۳) صورت فراہم شدہ بالا میں اگر دو لہائی جرمانہ اور اگر کوئی قید نہیں ہو سکتی (۴) خاصہ پانچ دفعہ میں نے سمجھا دیا کہ ہر ایک نیک بختی سے رہتا ہو کہ ۱۸ سال سے کم عمر کے کی اور ۱۴ سال سے کم عمر کی شادی نہیں کرنا ہے تو وہ کسی جرم کا مرتکب نہیں ہے، (۵) قانون جدید کا مستثنیٰ یہ ہے کہ ۱۴ سال سے کم عمر کی لڑکی اور ۱۸ سال سے کم عمر کے کی شادی نہ ہو لی جائے، (۶) تمام مقدمات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سماعت کرے گا۔ جبکہ ایسی شادیوں کی خبر ایک سال کے اندر اسکو دی جائے۔ ہر ایک غیر گذشتہ سے ایک سو دہائی کی ضمانت لی جائے گی تاکہ اگر غیر ملطہ ثابت ہو تو مذہم کو جرمانہ دیا جائے، سری مام ہیر شرمہ، ملک محمد امین دکن سکریٹری سنٹرل سوشل سروس لیگ، مساجد چرچلہ

دہلی، ۱۶ اکتوبر، پورہ ایک گاؤں سے مشرقی قادیان میں جیسی کہ پورٹ ملی کر معلوم ہوا کہ ۲۳/۱۰/۷۷ اکتوبر کو ہندوؤں نے مسلمانوں کے گزروں پر چڑھ کر ایک اور جیسی وہ بستر بن ہی پڑے کہ کہہ دے شروع کر دی اور جیسی جگہ میں مسجد کی مسجد میں جیسی کہ وہ رہے شہید کر دیے، اور نیا لٹا، ایک مسلمان کی موت ہو گئی اور ایک اور جیسی کہ ۳۰ مسلمان سخت زخمی ہوئے، ۱۰۵۱ پس کے جوان نے پورٹ ٹک کے قتل میں اور قتل کی خبر کی پڑچنے اور جس ہندوؤں کی گرفتاری میں آئی، پورٹ کی قادیان ۱۷ ہزار ہے، جیسی مسلمان صرف ۲ ہزار ہیں سنا گیا ہے کہ گزشتہ ہفتے سے ہندوؤں کے مسلمانوں کا بائیکاٹ کر رہا ہے،

سَادَاتِ شَیْرِ کَا قَوْمِ مَہِیَاحِی اَوِ اَیْرِ حِی سَیَّالِہ

جو کفر آن عالی نشان سلطان العلوم علیہ صلی اللہ علیہ وسلم

الفرس
ایڈیٹ
محمد علی رفیق صدیقی

آزاد شاہ عتبات کی کتاب

پیشکش

جلد

امرتہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۴۸ھ

درد ہو قوم کا جسمیں وہ جگر پیداکر

(انجمن اری محمدیہ انجمن صلی اللہ علیہ وسلم)

پہلے شائستگی علم و ہنر سدا کر
چھوڑے راہ سکندر کی قلمت کی راہ
مثل خالد کے دکھا پنچہ فلواد کا زور
خر دماغی کا سبق کیلئے نہ راہ کی طرح
دقت ذہن میں نظر آگیا خوشی پہنچے
اپنی رفتار کو دیا کی طرح جاری رکھے
باب تیرا بھی بنا جو ملاک آدم
جس میں عظمت ہو خدا کی وہ بنا اپنا دل
مبارک و عظمت شب جب ہو جہاں پر طاری

دل میں پھر درد زباں میں بھی افسر پیداکر
ہمت متوسل و غم خفتہ پیداکر
بوعبیدہ کی طرح دیدہ تر پیداکر
سجدہ حق میں جو گر جائے سر پیداکر
پردہ آنکھوں سے ہٹا نور نظر پیداکر
جب رکاوٹ ہو کوئی راہ در پیداکر
آدمی کے ذرا فضیل بشر پیداکر
درد ہو قوم کا جس میں وہ جگر پیداکر
قلب میں زکریا تو نور پیداکر

صدق ہو جگر پیداکر
علم غماں دکھا
علم علی سلمان کی

ریسٹم ارجن کریم

انگریز

۲- دسمبر ۱۹۲۹ء

افغانستان جدید نئی حکومت کی سرگرمیاں

برطانیہ مغلیہ ہندوستان اور دیگر حکومتوں نے غازی ناد خان کی حکومت کو تسلیم کرنے کے بعد افغانستان میں خود تعین الملک کی فہمت سے راہ ہو گئے ہیں۔ اور ملت افغانیہ ملک میں دوبارہ امن و امان قائم ہو جانے پر بہت کچھ دیکھا سکتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ ناممکن ہے کہ ہم سابق شاہ امان اور الملک ٹریا کی بیستھی پر انحصار انہیں نہ کریں، لیکن یہ امر موجب غلامت ہے کہ امان اور غازی کی بجائے ایک بیدار مغز اور روشن خیال شخص تخت افغانستان پر بیٹھ جائے اور اس کی جاسکتی ہے کہ افغانستان میں اصلاح و ترقی کی کوششیں اٹھائیں جائیں گی۔

غازی ناد خان کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے اپنے دور حکومت کا نہایت فہم و تدبیر سے آغاز کیا ہے۔ سابق شاہ کی دو بڑی کمزوریاں تھیں۔ کہ انہوں نے فوج اور فوجدار جاسوسی کی حالت درست کرنے پر کوئی توجہ نہ کی، غازی ناد خان نے امان اور شاہ کی بیستھی سے کافی سبق حاصل کر لیا ہے۔ اور پٹنہ کی متواتر اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کا بل فوج کی تنظیم اور نو بہتات تعدد و شرح سے کر رہی ہے فوج آئینہ جدید ترقی، آلات حرب سے آہستہ کی جا چکی، کیونکہ غازی ناد شاہ کے تادمہ قول کے مطابق افغانستان کی موت و حیات فوجی تعلیم سے وابستہ ہے لیکن چونکہ حالات موجودہ افغانی طلباء کی زیادہ تعداد غیر ملکی اسکول میں فوجی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیٹھیں تھیں جاسکتی۔ اس لئے کابل میں طلباء کو جدید ترقی فن حرب کی تعلیم دینے کے لئے ایک مدرسہ کھولا جائیگا۔

حکومت کا اہم کام افغانستان میں جو حکمہ جاسوسی کے زیر

آگرائی رہے گا۔ اس کے علاوہ جدید فرمانروا الملک کی جماعت کو بھی خوش رکھنا چاہئے جس چنانچہ انہوں نے ابتدا میں اس کا اعلان کر دیا ہے کہ افغانستان کی جدید حکومت شریعت اسلام کی پابند ہوگی، شراب خوردی پر اسلامی قانون کے مطابق سزا دی جائیگی اور مجلس قومی کے ارکان صاحب عقل اور صلاح کی جماعت میں سے منتخب ہو کر بنیں گے لیکن قوم کی مادی و اخلاقی ترقی کی بناء پر جو کچھ مذہب پر اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ اس سے نادشاہ کا ادا ہے کہ وہ لغزانی اور لغزانی سلسلہ اندر فرما کر کر لیں گے، اور حکمران کو دوبارہ قائم ہوگا اور ملک بدلتے رہے، انہما اور دنیا کی سفر کی مشقتوں سے بالا مال کر دیا جائیگا۔

افغانستان کو سب سے زیادہ چیز کی اس وقت ضرورت ہے، وہ تعلیم ہے، یہ مسئلہ مغرب جدید مجلس قومی کے سامنے پیش کر کے ایک اہم تاریکی جا چکی، اس مسئلہ پر کہ جدید شاہ افغانستان اپنی پویشی اور دوسرے قومی مجلس سے جدید طرز کے اسکولوں اور کالجوں کا قیام منظور کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے، اس تعلیمی اہم کام کو سب سے زیادہ اہمیت دی جا چکی ہے، کیونکہ کسی قوم میں تہذیب و ادب و تربیت پسندی کے جذبات پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کو زور تعلیم سے آہستہ کیا جائے، اس تعلیم یافتہ طبقہ طبقہ آزادی کا قومی ترس بہتوں پر تہ ہے اور قدامت و دنیا ترقی و تہذیب کے لئے اس لئے ہمیشہ کارندایاں انجام دیئے ہیں،

ہذا الملک ناد خان غازی نے ایک فرمان کے ذریعے محمد عمر خان میر سابق مکتب برسنہ غازی کو جو غازی امان اور غازی کے ساتھ کابل سے چلے آئے تھے اور بعد میں ابن و دیال سمیت راولپنڈی میں قیام پذیر ہو گئے تھے وہیں افغانستان بلایا۔ چنانچہ آپ پہلے عشرہ رنگ میاں سے روانہ ہو جائیں گے، یہ محمد عمر خان وہی ہیں جن کے متعلق پہلے بتایا جا چکا ہے کہ پولیس ان کو راولپنڈی اور میر سو خراج کرنے پر تہی ہوئی ہے اور بڑی مشکل سے ان کو اس مشکل سے بجات ملی، آپ کے سوتیلے بیائی محمد امین خان سابق وزیر دربار و ملخصرت امان اور غازی کو بھی وہیں بلایا گیا ہے۔ جو طرزاں میں پناہ گزین ہیں،

بہال کے قتل کے سلسلہ میں غازی علم بہن کو جہانپانی دیا گیا

عاشق رسول

کاجب اندہ

مردانوں کے پیہم، ہر اور حکومت کے مرد و عورت کی مخلص اور نادان کے

مردانوں کے پیہم، ہر اور حکومت کے مرد و عورت کی مخلص اور نادان کے

ہذا کہ ہادی ایک غیر معمولی اور عظیم الشان شخصیت سے لگا ہوا تھا، لوگ نثار عبادت کی حرکت کیلئے اس حرکت سے آئے کہ جانہ ماری کے دین میں وہاں میں ہی ہرے کو گھونٹتی، اس پر غریب و نادان مردانے جو بڑے کسان کسان چلے گئے، اور اس

قدہ ہم پر کہ جب تک ایک دن کی روٹی بچل نظر نہ آتا، بیان کیا جا ہے کہ کہہ دینا چاہیے کہ نوس حبس میں شریک تھے، لیکن ہر سکون ہم پر نظر نہ آتا اور رسول اللہ کے حبس و قتل کی داد دے رہا تھا۔

قابلِ محکک اس سے پہلے قسم تک نے اس قدر شامہ اور صفا دے دیکھا ہوگا، یہ فیصلہ برتری ایک دوسرے پر صورت شخص کو قلعہ قبت رسول میں قربان ہونے کی وجہ سے حاصل ہے۔

یہ جب بلند طبع جس کو دل گلب
ہر دلی کے واسطے اور دس کہیں

مسلم الدین تحفہ ناموس رسول کیلئے غازی سیکر شہیدوں میں شامل ہو گیا اس نے اسکا وہ کہہ دیا کہ قبت رسول میں یوں جان پر کیسا جا سکتا ہے، علم الدین اب غازی علم الدین شہید کے نام سے یاد کیا جا ہے، ہر دل میں اسکی عزت ہے اور ہر جی دنیا تک میں اسکا نام عزت سے لیا جا سکتا، اسکی جنت و شجاعت کا یہ اور تواریخ عالم میں ثبت ہو گیا، اور یہ وہی لوگوں کے سب سے بڑے شہسوار تھے، ہم اس عظیم الشان قربانی پر غازی مغفور کے والدین کو مبارکباد دیتے ہیں۔

مسند میں قوی، اس اور ایشا کا اس قدر قضا ہے
بندوں کا قوی احسان
کہ ان کو کوئی بد دگر بھی تویرہ ان میں نہ چڑھتا، بے پروا جہاں اور بے اعتدالیاں اس حد تک بڑی ہوتی ہیں، کہ گویا دنیا کی کوئی بات نہیں جسکی دلیل ہر ذرت جو اور گونا گونا کی ہے، غی نہیں کھی کبھی عجا اے اور چار دنا چار وہ ہوا کے یزدتند لوگوں سے بچے کیلئے کوئی صاب کار نہ تھنض کرنے کیلئے مجبور بھی ہو جائیں، تو صبح بھانگی کے لئے انہیں کوئی مسکین نہیں ملتا اور یہی ایک وجہ ہے کہ کبھی چورتی کا دور نہم نہیں ہوتا،

بخت اس کے بندہ ہوا، کی کی تنہم اور ایشا کی یہ حالت ہے کہ وہ ایک لو کے لئے نذر اور نفا کے سبب ہلاک ہو کر نہ کرنے سے خائف نہیں رہتے، وہ اپنی جائیداد اور ہی درخت کو قوت کے مصداق دیتی پر نشانہ کر دیتے سے خود اور میں نہیں کرتے، اور یہی ایک سبب اسکی کھسائی ہے، ذیل کی سطور سے ثابت ہوگا کہ بندہ پرواوری کو اپنے قوی اور اجانتہ کا کس قدر احساس ہے، اور وہ قوی ہوں کس قدر شیعہ سے کام لیتے ہیں، بندہ ان کے قوی احساسات و حسالتوں کیلئے سبق آموز نہیں اکاش ہزاران اسلام بھی اپنی قوی ہر ذرات کا احساس کریں۔

۱۱۔ باقرینش دست دربر ہوا بندہ تہم خانہ کو ایک کہہ رہا ہے

۳۴۔ دگر گشت ام اس ہزارے بندہ دغاب کیلئے نصف لاکھ روپیہ ملا کیا ہے
۳۵۔ دگر گشت اور سنے پٹی کے بندہ کا کچ کو دس ہزار روپیہ دیا ہے
۳۶۔ باقرینش و خزانے بندہ دیوہو سستی کو ۲۵ ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہے
۳۷۔ اسی بانو نے شہر مند کے لئے سوا لاکھ روپیہ کی طیارہ رقم دی ہے
۳۸۔ ہمارا چادر نے سائق و معمر کا لفرس ملتان کو جس ہزار روپیہ عطا کیا ہے
۳۹۔ چادر نے ہندی پرچہ کے لئے نصف لاکھ روپیہ کی رقم دی
۴۰۔ راحت بھر توڑنے خد معی خند میں ۵۰ ہزار روپیہ دیا
۴۱۔ چادر نے پٹے پٹے کی خادی پر ایک لاکھ ہزار روپیہ بندہ دیوہو سستی کو دیا

۴۲۔ ہمارا دنا سارے لاکھوں روپیہ کی جائیداد بندہ دیوہو سستی کیلئے وقف کر دی
۴۳۔ ہمارا چادر بھنگنے نے بندہ لاکھ روپیہ و قضا وقت بندہ دیوہو سستی کو دیا ہے
۴۴۔ ہمارا چادر بھنگنے نے بندہ دیوہو سستی کی جو قوی کیلئے ہم ہزار روپیہ ساہا کی مستقل جائیداد وقف کر دی
۴۵۔ دین ہی ہمارا چادر صاحب نے لکھنا قوی نیم کیلئے لاکھ روپیہ دے ڈالا ہے
۴۶۔ ہمارا چادر بھنگنے نے بندہ دیوہو سستی کو لاکھ روپیہ کیلئے دے ڈالا
۴۷۔ یہی ہمارا چادر دیوہو سستی کو مستقل مابودہ ۱۰ ہزار روپیہ دیتے ہیں
۴۸۔ ان ہی ہمارا چادر نے طیارہ سامنٹ کیلئے پچاس لاکھ روپیہ دیا ہے
۴۹۔ ان کے کتب خانے کے لئے بھی ایک لاکھ روپیہ دیا
۵۰۔ مسٹر مٹری رام کے کمرشل سکول دلی کو ۵۰ ہزار روپیہ کا عطیہ دیا
۵۱۔ سید گوری منظر ساکن نورجہ نے تعلیم مسکرت کے لئے ساڑھے پانچ لاکھ روپیہ کی گرانڈ رقم دی

کسی موت استیغاع علم دیدہ کو صیغ معنوں میں اس کے
معاصرین سے شہادت
سب سے مقاصد کے ماتحت ترتیب کر کے کیلئے جس قدر کثرت کو کثرت کی ضرورت ہوتی ہے، وہاں ہر کوام کو در علم و دست احباب کے فنی نہیں کسی شخص کی محنت و ہرگز برتری پر خاصا بہت وسعت تفاوت اور اگر کوئی ایک اب نقل ہے، جو کسی طرح بھی محنتیں خیال کرنا جا سکتا، لیکن بعض معاصرین دیدہ والہی سے اب کرتے ہیں، اور اپنے فرض کا ذرا بھروسہ اس میں نہیں کرتے، تقریش ایک علمی اور تاریخی جویدہ ہے، اہل اسے بہترین علمی و تاریخی دے اپنے مقاصد کے ماتحت دیکھ جانے کے

چار شرتی مغزول تاجدار

وہی آدمی جس سے ان کا عمل کوئی نکتہ نہ ملے اور وہ اپنے نکتہ پر قائم رہے ہو سکے

اس قدر دفعہ کیا کہ اگر وہ قبل از وقت بیٹے ہو گئے ہیں، اور سوز لیند کے ایک چوڑے سے مکان میں رہتے ہیں، اور اس غرت، تنہائی میں اگر ان کو کوئی رین یا غنیمت ہے، تو وہ ان کی سب سے چوٹی اور خوبصورت بیٹی ہے جو اس صفت دیکھا، گنگے کا ہم میں ان کی خدمت اور دلہی کرتی رہتی ہے جسکی ظلم و کینہیں نشتہ کے وقت ایسی غنائوں میں تہو و نعتا تھے نہیں جن پر قدم سلاطین غنائیہ کی ہرے مگر آہ ان سیالوں میں بھی بال آ گیا ہے، سلطان نے پانچ روزا شاہی لباس تو چھوڑ دیا ہے۔ اب ایک چھٹے پرانے اور فتنہ نراک کوٹ سے تن پوشی کر لیتے ہیں، مگر باہیں بزدل کرک نہیں پرانے فیصل کے ترک اور کرک ترک اور اپنے مشرتی تھن پر غفر زیادہ کرتے ہیں،

ملک حسین ازین حسین ملک الحجاز سے ہوا ہے جو انکو کے آدمی ہیں، ان کی زبان سے انکو کوئی بات نکلتی ہے تو یہ نکلتی ہے کہ چھ

دشمن اگر قوی است گنجان قوی ترست

میرے دشمن ضرور قوی ہیں مگر اللہ تعالیٰ ان سے بھی زیادہ طاقتور ہے، یہی نکتہ حکمت اور ہی انتقاد ہے جس کے باعث وہ خوش و خرم نظر آتے ہیں اور باوجود اپنے دشمنوں کے بھی، اسی مرضا نے ایسی ہے نہیں،

یہی ملک انکی آواز سے نکلتا ہے جو یہیں گیا اور یہی ملک ان کے تین مصر میں جو انکا جیسی سرگرمی موجود ہے اور اگر چہ غریب الوطنی میں خوش ہیں مگر دل خان ان کا دل محروک وطن کے رنگ زریں تھے سوئے زور پرانی ہے آپ کی طرح خواب رہا ہے، **احمد شاہ** احمد شاہ دہلی سے گئے تھے اور دیکھتے ہیں، انہیں نے اپنے بچے کو تلے پیرس کے قریب ایک مکان سے لیا ہے جس کے اور گرد چار دیواری ہے،

افزون شاہ موصوف خوش و خرم ہیں، لطف ہے کہ کچھ خیال میں خودی ہر ان اسرت ملک خوشحال نہیں ہو سکتی جب تک وہ تخت پر دوبارہ نہ ٹھکن نہ جوں انکین ہر ان کو چاہیے کہ وہ سب فرنگی بن جائیں شاہی مجلس کا یہ حال ہے کہ جازوں کو موسم میں وہ تپتے کھٹے کو ٹھیک کہیں جلا کھتے ہیں کہ پیرس میں کو ٹھک گریں ہے بعض بٹا ڈاڑھی موڑنے کیلئے بھی ان کو گرم پانی میسر نہیں آتا، ایرانی اور فرانسسی بھی یہاں

امان اللہ خان اب یورپ میں ایک اور مشرتی بادشاہ بطرینا گریں اہل ہو گیا یعنی امان اللہ خان شاہ افغانستان اب اسی مشرتی ہندوب و قدن کی نصایب زدگی گمراہ نے اپنے جسکی وجہ سے ان کا تخت و تاج و تہ سے نکل گیا، امان اللہ خان کے آجائے سے یورپ میں چار مشرتی بادشاہوں کی پوکڑی پوری ہو چکی ہے، یہ وہ گنگے جو اپنے وطن سے نکالے گئے اور غیر ملکوں میں انکو پناہ گزین ہوتے ہیں چاروں بادشاہ

مستند بنائیں

۱۸۔ سابق سلطان ترکی

۱۹۔ سابق شاہ ایران

۲۰۔ ملک حسین ملک الحجاز

۲۱۔ امان اللہ خان شاہ افغانستان

امان اللہ خان بیٹے سے یورپ کو پہنچ گئے تھے اس لئے وہ یہ کہ نسبت دیگر چار داران کو کمزور تخت و تاج کے انکی زدگی زیادہ دفع و دست سے گزرے گی۔ ان کی مگر خرافات کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ان کو مشرتی طور طریق کا دھا بنا دیا ہے، چونکہ اب آپ کو دیکھنے کا یہیں کیفیت ایک اشتباہ کے اندگی لہر کر پاتے ہیں اس لئے آپ کو مشرتی و غریب تہذیب و قدن میں مفاد کرنے کا بہت کافی موقع ملے گا، امان اللہ خان یہ جانتے ہیں کہ مشرتی و مغرب لی نہیں کھتے، اب چونکہ شاہ موصوف کی زندگی کا جدید مہاب ضرور ہو گیا ہے اس یہ دیکھنا دلچسپی سے غالی نہ ہو گا کہ انکی سائنسرت سے ملحق یعنی ہوگی یا بے آگاہ

سابق سلطان ترکی تو یہ بلکہ کٹر ترک ہیں، ان پر یورپ کا کچھ اثر نہیں ہوا وہ پانی دینے اور فیصل کے آدمی ہیں، مگر چہ تار و دھنسن ہیں، مگر چھ

تھی کس اسم مل گئی پہلی پیش گب

شاہ ایران پیرس میں رہتے ہیں اور ابو و لب میں مستطین، اگر وہ بالکل نفس و تار دیش ہیں اگر جس قدر دولت میں پہلے کیلئے تھے اب وہ بات نہیں ہی ملک میں ہمارے جزیرہ قریب میں ساہ زندگی بسر کر رہے ہیں، بلا ہر خوش و خرم مدام ہوتے ہیں، مگر دل درگزر ہمارے وطن میں جھنسا ہوا ہے

سلطان مشرتی کی نسبت سلطان ترکی غریب الوطن ہوتے ہیں، اور ان پر غم و اہم نے

صاف خفہ اٹکا، سٹائل لاولین ہے کہہ میں نہیں ہر پہلوں کے دستوں میں، یاد رکھنا چاہیے
ہر یس محض دیوانہ نہیں ہیں، ان کا وہ ہے کہہ سبھی تعلق نہیں، امید آتش، آتش دہی، آتش
فوت میں شریعت کے نباتات سا دل کو تسلیم دی ہے، جس میں ہیں، وہ دنیا کی ٹرٹ ٹرٹ دنیا
سوچو ہیں، اچھ کر کیا ہے، خطرہ ناک، غلطی نہ ہوگی، کہ ہم ان رسوں کو خطرہ ناک سمجھنے کے لیے بھی
انہیں پیار کریں، ہم کو کثرت یعنی چاہیے، ایسی چیزوں پر جو ہم کو شکار زمانہ کے لئے لہجہ
کا کٹنا دھنا چاہتی ہیں،

فان عبد واما مگر رسم پرستی کی کردار، ہم ہندوستان سے اٹھا دی جائے تو یہ
غریب اور بھوکا ملک فاروق کے خزانے خسہ یہ کہتا ہے۔

موسیقی

۴۔ درود مذہب اسلام حب قوم محمدی کشی شاہ صاحب نغلی کا نام نامی کسی
تعارف و تفریق کا محتاج نہیں، آپ القریٰ کے قدیمی معاون ہیں اور جیش مالی
امداد سے گرویدہ احسان کرتے رہتے ہیں، حال میں آپ نے دس روپے کے عطیہ
سے القریٰ کی مالی مدد کی ہے اور درود کیا ہے کہ آئندہ اور بھی امداد کی جائے گی
آپ انجمن اور قومی اجلاس کے متعلق ہم سے کئی بار دریافت کر چکے ہیں لیکن
ہم سے کہ جواب سے اس نے تاخر یہ کہ ادھن انجمن کی طرف سے انجمن کا نام نہیں
کی میں اجازت نہیں اور خود وہ دس روپے کا کھیر کر نہیں چاہتے جب تک کہ قوم
نہیں کوئی دعوت نہ دے،

۵۔ داکٹر محمد سہیل سابع مدنی کے تحت سے مسلم ہوئے، گو انہیں فریض منع گوارانہ اور اس کے چند مہران میں کچھ تان کا جو فرنگی مسند جاری تھا، وہ خدمت بزرگ اور صلح ہو گئی، ہم اس دہشتہندی پر مہران اور امین بن مکرور مبارک باد دیتے ہیں۔ انصر

۶۔ جن بزرگانِ گوی کی خدمت میں ان کے مطالبہ اور درخواست کے مطابق القریں حضرت
عالمِ نورا ہے ان کا فرض ہے کہ وہ ہر مانی کر کے اپنے وعدہ کے کوافنی منشا خیر باد
وعدم خیربادی سے پہلے داکِ مطلع کریں، جو اعجابِ علمی مذاق کہتے جسے القریں کو
اعانت سے مغفرت کرنا چاہیں وہ ایسا پناہ ریزہ جہد بعینہ منی اور بیسویں تاکہ وہ بی بی کے
زادہ خرچ کی زیر باری سہو، خاموشی رضا مندی برخواستگی کی جاگتی اور آئندہ پریم بعینہ
وی بی ارسال مہر کا جس کا وصول کرنا ان کا اعتقادی و قومی فرض ہو گا کثر

دیکھئے یہ معنی ہیں کہ اپنے بھائی کو برا بھلا یا غارت کر دینا جانتے جس سے زمینیں باپ دادا کا نام رہنیں ہے۔ یہ تو کوئی بات نہیں جو بھائی کو بھائیوں جانتے فساد جنسی نہا گئے۔ بہانہ بنا کر بے لکڑی ہے جن گڑس لگائے۔ اور، دیکھئے بعد ازنی مصیبت میں گرفتار ہو گئے۔ جس مصیبت میں ہزار ہست اور ہزار ہی افانت تو کرا کر رہے۔ بڑے بچے کے لئے یہی آگے جو فرقت کے زمانہ میں دس ہزاروں کی جنت اور ملوثوں کے میر و ہست ہیں۔ پہر کیا یہ ایک مفکد خیر حرکت نہ ہو گی۔ کافی اور غیر جانی اصول صحت کے لئے ہمیشہ کی لذت اور جیتے دم تک پرلانی کی قربت حاصل کیے۔ یہ کہیں جن کی پرستش میں ہیں؟ آفات خریدے جاتے تھیں کیا نہیں؟ اس کے جواب میں صرف ایک ہلہ پیش کیا جاسکتا ہے :-

(۱) پیچھے دونوں ناکیاں کی طرف جیسے ضرب شدہ آئی ہیں گی ویسے کئی دھڑکنا
بہتر راحت پر چڑھنا چڑا، سنا میں باطل تیار تھے لیکن اپنی تکلیف کے سبب انہیں تریب
نہ اسے سکا اور نہ ہی کاتب کو سمجھا سکا اسے نہ اس نے نہ دفتر کا کاروبار نہ کر دیا اور محفوظ
مکتب کا جواب نہ دیا گیا۔ امید ہے کہ ناظرین کو کام میں مجھے معذرت کہیں گے،
انبار جو دونوں کو کھلے کھلی گیا ہے لیکن انہوں نے کہوں کی تریب حب و خواہ
نہیں ہو سکی تھکت و مضطرب۔ ”اللہ عز و جل ہر برس کاتب اس وقت باطل کا عہد ہو
گیا۔ اب بغیر مواضع ہے اور انہوں نے اس عہد پر جو بطریق سابق میر تریب کے
ساتھ شائع ہو گا،

۲۔ کرمی اور کرم مجاہد عالم صاحب صدیقی درسیا فنی کی مرسلت کے جواب میں
 نے دیکھ کر وہ ایک نوجوان عبدالرشید نامی کا خط بیگم کو دے کر وصول ہوا ہے اور اس
 نے اپنی تمام خدمات قلم کے لئے پیش کرنے میں سبقت کی ہے، باقی تمام احباب غاموش
 ہیں، ان کی کہوں پر قومی کاموں کھٹے جبر سرت لگی ہوئی ہے، اور وہ کسی کو توڑیں خود
 روگفتی ہی مفید کیوں نہ ہو بخارنے اور اس پر کچھ کہنے کی توفیق نہیں کہے جس قلم
 کے اسرار و اکیاں حال ہو ظاہر ہے کہ اس کا انجام کامیاب ہو گا، خدا مفضل ہے۔

۴۔ افسوس کی توسیع و امتداد کی طرف اسباب کی توجہ بالکل نہیں رہی، وہ دوسری قوتوں کی سیاسی اور جنگ و دو سے کوئی تعلق نہیں دیتے، زمانہ بڑھا مارا ہے اور یہ دوطرفہ گمراہی میں گڑھے جا رہے ہیں، اسد جانے ان بے پرواہیوں کے عواقب فتنائے آخر کیا ہوں،

مراسیت کے ادعا و قرینیت کی تاریخی حقیقت

(ضمیمہ ۱۶)

تجربہ۔ لیکن صاحب کہتے ہیں کہ باطنی میرا بنوں سے کلام نہیں ہے، مرا کہ چکر بھڑکا
اقدم کا سرورنی تجربہ خواں صاحب سے، اور راجہوت بھالوں کے علاوہ اکثر میرا بنوں ہی سے
کلام نہیں ہے، وہ بھی یہی کہتے ہیں، مکمل نہ، راجہوت، اور راجہوت، اقدام کے نزدیک میرا
ہی حقیقت رکھتا ہے۔ جو حالت راجہوت کے نزدیک۔ لیکن جیسا کہ وہ طائر کرتے ہیں، میرا بنی
تجربہ خواں کے علاوہ گویا، اور مطلب بھی ہے۔ اور چننا ہے کہ آہستہ آہستہ استعمال کرنے والے
لوگوں میں سے بہت زیادہ تعداد میرا بنوں، جو گیس اور تیرد کی ہے۔ جلد گنا کے واسطے، وانی اقدام
کی طرح میرا بنی کی معاشرتی حقیقت بدرجہ غایت اوتنے ہے۔ لیکن وہ بہا خاندانوں اور
چوتھم اور واقعات پر شہرہ خوانی کیلئے آغا مزہرتا ہے، علاوہ ازیں میرا بنوں میں بھی علاج
ہیں۔ یہ انہیں نفس ہے کہ میرا بنی کی معاشرتی حقیقت بھال کی مانند مختلف اہرام یعنی
ہے، مثلاً اس کا پیشہ، اس کا نسب، اور اس کا راجہوت، مثلاً اس کا راجہوت، اور راجہوت، اقدام
کی طرح میرا بنی کی حقیقت، اپنے ہمارے زمانہ کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہے۔ اور میرا بنی
جو مستقل طور پر کسی راجہوت کہنے کے ساتھ وابستہ ہو۔ اور اس کے زیر مروت ہو، اور میرا بنی
سے جو نفس ایک آواز دہرے گویا کسی جال کی خادیا جیسا کہ سو تو ہر دینی طائر
راہد ملے، جو۔ بالا درجہ رکھتا ہے۔ اور ہوت، اقدام کے بھی میرا بنی ہوتے ہیں۔ جو اگرچہ اپنے عزیز
درجہ لوگوں کے ساتھ کہتے ہیں، جسے اپنے راجہوت کی معاشرتی خدمت بگاہتے ہیں۔ لیکن انہیں
کے میرا بنوں کے نزدیک ناپاک خیال نہ ہاتے ہیں۔ اور ان کے مشفق یہ ہے کہ میرا بنی
یا کہ انہیں اصل میرا بنی، ان کو اپنے میں سے تسلیم نہیں کرتے۔ مثلاً، ہیک میں انہیں دوام جند
ہے۔ جو کما ہونا ہی لوگوں کے ہمارے طائر اور راجہوت بگاہتے والے کی حقیقت سے رہتا ہے
اور اس کے فرقہ گاہی ایک اور کی خانہ بیان کیا جاتا ہے۔ جن کو لوگوں کے انہیں کہا
جاتا ہے۔ اور انہیں انہیں ہیں۔ دوسرے مقامات پر انہیں کہتے ہیں کہ انہیں سادہ
سمجھا جاتا ہے۔ اور لوگوں کا ان میں وہ دے، انہیں مثلاً جیسو۔ انہیں انہیں کہتے ہیں کہ انہیں
جسہ اور انہیں سے غیرت لینے والا کہا جاتا ہے۔ اور انہیں انہیں میں انہیں انہیں کہتے ہیں کہ انہیں
ہے۔ اور انہیں کہ انہیں انہیں کہا جاتا ہے۔ اور انہیں انہیں کہتے ہیں کہ انہیں انہیں کہتے ہیں کہ انہیں

لے اگیا نہ خدمت

۴۔ دوم: اور میراثی ایک بی نسب سے ہیں۔ ۵۔ کفر اور اسلام کا سوال نہیں
نسبی حقیقت کے لحاظ سے: دوم: اور میراثی دو نوہندی اہل صل ہیں

پروں اور منہ پر کی تعقیب میں بلوچی گیت گاتا ہے۔ لنگھ بھی بلوچوں کے نسب ناموں پر کہتے ہیں۔ اور زمانہ سابق میں بلوچوں میں ایسے آقاؤں کے ساتھ بطور مطرب یا گویا کے جایا کرتے تھے۔ مٹان میں انکو دوزخ تیرو کے میرانی کہا جاتا ہے۔ اور نسب ناموں کو غرا بھی جو کہ عمر کوٹ سے آئے ہوئے ہیں۔ وہ حضرت عباسؓ کی نسل سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ علاوہ انہی ڈیرہ غازی خان کے میرانی یا قوم نسل کشی کیلئے ساتھ گہڑے رکھا کرتا تھا۔ اور اب بھی وہاں کے بزرگوں میں وہ ایسا ہی کرتا ہے۔ اسی طرح گوداموں میں میرانی ساتھ گہڑے اور نسل کشی کیلئے رکھا کرتے تھے، مگر مسلم ہوتا ہے کہ یہ پختہ نقالوں میں محدود ہو گیا۔ مہجور میں میرانیوں کی گہڑی سے محبت مشہور ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ بعض اوقات ان گہڑے خیرات میں دیے جاتے ہیں

میراثیوں کا نسب | میراثی یا زکوٰۃ میں سے بعض عربی نسب جو نے کسا
 دوئے کرتے ہیں۔ روایت اس طرح ہے کہ یہ غیر حقہ علیہ وسلم کو
 ایک دفعہ یہ کہے ایک مسلمان نکاح کیا کہ کو چاہا کہ وہ حقہ نے مرض
 الموت میں دریافت فرمایا۔ کوئی شخص جس کو چاہے کہ کوئی بیٹا پیدا ہو۔ اس کا بدلہ
 سے لے سکتا ہے۔ نکاح نے عربی کہ یہ غیر خدا پر مسلم، اپنی نسبت مبارک پر ہر
 فریادیں۔ پس کو اس نے بوسہ دیا۔ اور کوئی دیگر نہ لے لیا پھر اس نے غیر
 سے جہنم میں بھی لگا دوسری۔ دوم اور میراثی ہاؤں نام مستحق ہیں۔ اور کسان
 پر مشتمل ہیں۔ یہ متنازعہ اور غلط ہے کہ کجاندی اس میراثی کو کہ حضرت عباس کی داد
 باندھی ہے سب نے زیر ننگ جہنم کر
 سنایا کہ جو گئی ہے کہیں مال سنیل کا

[illegible]

ہوسدیا تھا۔ کہ کاشفہ صبی اللہ تعالیٰ عنہ نے، قطع نظر اسکے یہ دانشمندی کے ساتھ
جو سلسلہ بحری میں چلی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصلح پاک ستہ
بحری میں جو۔ اسلئے حضرت کاشفہ کے موجد جو سلسلہ کو جناب رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے دوران مرض ولادت سے نسبت و شاد عزت محض غلط ہے
بلکہ اس سلسلہ کی تاسیس کی تاسیس اور حیات برپائی تھی۔ وہ گزشتہ وقت کیسے
چند کھڑوں کی خاطر منہ درو جاؤں۔ اور ہر دن اور ہندی اسلئے کھانوں کی کلیان
کرتا۔ ازمنہ ما قبل سے میرا سیراں کا تہائی اور قدیمی پیشہ چلا آتا ہے میرا یہ اعتبار
نسب جیکو چڑھے اور مگر کوئے کم نسب ہیں۔ پھر ہند میں عزت حضرت کاشفہ کی جلا
سے انیس کی نسبت اور کیا واسطہ؟ اگر زمانہ حال کی روشنی میں بحث شاگوئی کریں
اور مدح و ثانی کر لیں ان میں اب بعض ہر کسی اور محسوس کرنے لگے ہیں اور کسی
زور سے کیسے کیسے معنی فریخت کا فریادوں جاسہ اور نہا اور فریاد کا بیٹا بننا جی ہدفی
خیال کرتے ہیں تو پھر یہاں عقل و دانش بیاہ گریخت
عاقبتی نظیر حسین **عاقبتی**
عاقبتی **عاقبتی**
عاقبتی **عاقبتی**

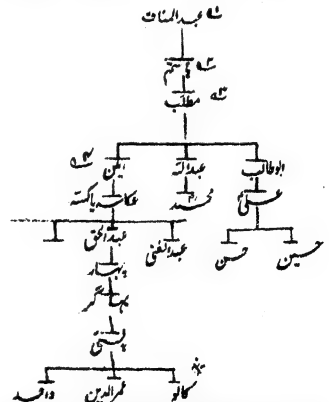
قرین کی۔ اور اسکی وہ نے اسکی تقلید میں روئی کی خاطر بادشاہوں اور امرا
کی مدح و ثانی اختیار کی

عہ من گزشتہ روایت سے تاریخ اسکی تصدیق نہیں کرتی۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ چون
آنحضرت صلوٰۃ علیہ وسلم نور است میگردو چہ بے دوست و دشمن۔ ہر سواد جن
فرقہ کہ صحابی یا بدویش طبع خوش فہم نہ گشت دوسے اور بعض پیش آمدہ خود۔ حضرت
چوہدرا بریکسندہ کے زور و زور و۔ استویا سواد۔ برابر خود راست اے سواد۔ گفت
یا رسول اللہ فرمے ہر مروجہ میں زور و زور و استویا سواد۔ عدالت و انصاف
پرست گشت۔ مرا انصاف وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جانتے خود راہ سبب
مبارک خویش و در گزرا دیند و فرمایا تفصیل گیر۔ سواد نے اقبال را زے خود را بر سبب
مبارک آنحضرت نہا و زور و استویا سواد۔ معرفت فرمود۔ چو چلیں کر دینی گفت یا رسول
اللہ۔ این آفرین تو تن است۔ دہیں سلامت گشتے غم۔ خود استم کہ در آفرین
من بیمن مبارک تو برسد۔ حضرت اورا دعا کے چر کرد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اے مبارک
دیکھو۔ مداح اثبوتہ جلد دوم بطور مذکورہ۔ ص ۵۵۵ و ۵۵۶
اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور مسلم کے سینہ مبارک کو سواد جن فرمایا

ضمیمہ نمبر ۲

فٹ نوٹ مرتبہ سطر ایچ اے۔ روز۔

ترجمہ۔ اس کار کا سہ کام مقصد دیگر روایات کے مطابق مہربوت کو دیکھنا تھا
چونکہ حضرت علیہ وسلم کی پشت مبارک پر تھی۔
ایک دفعہ تھکا کا سہ رو کا سہ کو کھلا سلسلہ شیعہ قریش میں کتابت اسطر پر



بلا و دھرم نو کا نام اوسم کی تعظیم نے ہندو دھرم کے زمانہ میں ہندو دھرم کی پرستش کی تھی۔ قاضی۔

قومی

مرآت

مہری کے "القریش" کو ہمارے چند روزہ کر دیا۔ لیکن انیس کو سن حیث انقوم ہوتی
تک کچھ نہیں ہو سکا۔

اگرچہ تاریخی نظیر حسین صاحب نادر قی کا قلم مریوں کی قرشت کا سترنگ کر رہا ہے
اگرچہ انجمن قریشیان پنجاب کے معن حساس ارکان کے دلوں میں نوم کو منظم کرنے کی
خوابیں موجود ہیں۔ اور اگرچہ "القریش" قوم کی دھنیاں کے لئے آسمانِ محاف پر دفنِ ستا
بلکچک رہے۔ لیکن آہ بچے، انیس کے ساتھ اس بات کا اظہار کرنا چاہیے کہ قوم
کی اکثریت خاموش ہے۔

مانا کہ مریوں نے ایک حد تک قرشت کا راگ الاپنا چھوڑ دیا۔ مانا کہ خرافات
وہی کا ہفتہ وار پینڈہ ادبی نیند سو گیا۔ مانا کہ قرشت کے ادا کے باطل کا دعوہ
ماریوں کے سمنہ میں غرق ہو گیا اور یہی مانا کہ باطل حق کے سامنے ٹھہر سکا۔ لیکن
سوال تو یہ ہے کہ فرزندِ ان ترین نے آئندہ کے لئے حفظِ اذہم کے طور پر کیا کارروائی
کی ہے۔ انجمن قریشیان پنجاب کے دائرہ رکنیت میں کتنے افراد قوم کا اضافہ ہوا ہے
کتنے تحتِ قوم ہی بنے۔ "القریش" کی سرپرستی اختیار کی ہے اور ایک عام قومی اجلاس
کے انعقاد کی تجویز کہاں تک عملی جامہ پہنا گیا ہے اور اگر ان حالات کا جواب نفی
میں ہے، اور جہاں تک مریاں ہیں نفی میں ہے تو یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ
عملی کام کے سلسلے میں اس وقت تک کچھ بھی نہیں ہوا۔

آخر میں برادرانِ قریش سے باادب التجا ہوں کہ انہیں اذہم سے سمن لینا
پاہیے اور میری کام کیونتر جہ ہونا چاہیے، ورنہ بچے اندیشہ ہی کہ

جو گئے نہ تم۔ اور نہ ساقی تمہارے

اگر تاؤ ڈوبی تو ڈوبیں گے سارے

(خادمِ قوم محبوب الم، دہلی نئی)

زندہ باد! اکثر محبوبِ عالمِ دینی

جن کو اصلاحاتِ دینی قوم کی مطلب ہیں وہ دناے دین و ملتِ داکٹرِ حبیب ہیں
نیکیت ہیں بلا شک اور جتنِ سدا پیر انکی مذہباتِ حمیدہ سرسیرِ محبوب ہیں

جذبہِ حُب سے ملے فیضِ وہ مجذوب ہیں

حزین کشی کی یکسر گرمیاں کیا خوب ہیں فیضِ مہمانی

شریکِ کہاں پس کرید گدھے نے سہا
گوس نقد سے کی گئی تو چوٹیوں میں
چوہیں صدی پوری کے واقعات اپنی گونا گونا بیخوں اور بطنوں دلا دیوں کے لحاظ
سے تاریخِ عالم کے صفحات پر امتیازِ شان سے لکھے جائیگے، اس صدی میں ہندوستان کی اہم
روزِ پنجہ اور جدتِ اقوام نے اقتصاد، معاشرتی، تعلیمی، فنی کے ساتھ ساتھ فنی
کی طرف توجہ دے کر دیا ہے جو قومی ترقی کے غارِ درسیان میں بادِ پانی کر رہی ہیں۔ ان میں
چنانچہ مری ضیبت کے ساتھ تان کر ہیں، ان کو ہندی اہل سے عربی اہل بنے، حکیت
کو قرشت میں چھپانے اور دولت کو قرشت میں تبدیل کرنے کی دہن ہے۔

بچے، دلوں ہی قوم کے ایک زمینی برکت ملی این تختی مری نے شہزادہ آباد کو بحرِ ماری
کا نقاب اٹھ کر شرکِ کہاں پس کر اچھوں دھوئوں کر نیرے..... کی طرح ایک عرصہ جاری بند
بن گیا اور کہا تھا کہ مری ہی مری ترقی میں باقی سب مخلوق!

اس آواز کا تلخ تہا کر جہاں سے ساحل کا ڈھلایا، عدم نے سنت و طاعت کی
جذبہِ اقوام نے منھکھرا دیا، اذہات نے مقالاتِ میری میں اپنی حیرت و تعجب کا اظہار کیا
ماریوں نے اپنی آواز کو معزوب بنانے اپنی قرشت کا ڈھول پیٹنے اور اپنی اوجھار کا راگ
الاپنے کی غرض سے ایک ہفت روزہ جھیرا دار اعلانِ پنجاب لاہور سے جاری کیا خرافات
مہلات اور خدایات کے اس پینڈے کا نصف بہن صحیح قرشتیوں کے ناموس پر
سکے کرنا انجمن قریشیان پنجاب کے معز ارکان کے خلاف غلط بیانیوں کرنا اور شرعاً کی بوجھ
اچھانے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ مریوں کی یہ اپنی پیش کی مانگ جاری رہی، بالآخر
گورخ پنجاب نے ۲۶ نومبر ۱۹۷۷ء کو مریوں کے ایک وفد کو قرشت دیا یا بیجنا اور اس تغیر
ناموس کا یکسر خاتمہ کر دیا۔ مریوں نے ترقی نہیں کی سکتے۔ "تراکی" کی پیش میں مست فر
ہو کر معین فرزندِ ان ترین کو بھی اپنی پستی اور انیاد کی بلندی کا احساس ہوا۔ کوئی قوم کو منظم
کر کرنی کو شش کرنے، کوئی دیے آبا کے ناموس کی حفاظت اور قومی حقوق کے حصول
کے لئے جدوجہد کرنے لگا۔ کوئی مری نندہ کا سر کھینچنے کیے میدان میں دٹ گیا اور کسی
کے دل میں قوم کو ایک ساک میں منسلک کرنے کا جذبہ پیدا ہو گیا۔

قومِ قریش کے واحد قومی ارگن "القریش" نے اپنی خواہیدہ قوم کو بیدار کرنے کیلئے
انتہائی جدوجہد کی، مولوی محمد علی صاحب مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوت
میں، جنہوں نے باوجود خوبصورت اور باوجود دلی پریشانیوں اور باوجود قوم کی سرد

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
ضرورت میں ایک آٹھ یومہ دیرانہ لیا جائے گا۔

5/11

کتب
 جامع لغوی
 ۱- کتب لغوی
 ۲- کتب لغوی
 ۳- کتب لغوی
 ۴- کتب لغوی
 ۵- کتب لغوی
 ۶- کتب لغوی
 ۷- کتب لغوی
 ۸- کتب لغوی
 ۹- کتب لغوی
 ۱۰- کتب لغوی
 ۱۱- کتب لغوی
 ۱۲- کتب لغوی
 ۱۳- کتب لغوی
 ۱۴- کتب لغوی
 ۱۵- کتب لغوی
 ۱۶- کتب لغوی
 ۱۷- کتب لغوی
 ۱۸- کتب لغوی
 ۱۹- کتب لغوی
 ۲۰- کتب لغوی
 ۲۱- کتب لغوی
 ۲۲- کتب لغوی
 ۲۳- کتب لغوی
 ۲۴- کتب لغوی
 ۲۵- کتب لغوی
 ۲۶- کتب لغوی
 ۲۷- کتب لغوی
 ۲۸- کتب لغوی
 ۲۹- کتب لغوی
 ۳۰- کتب لغوی
 ۳۱- کتب لغوی
 ۳۲- کتب لغوی
 ۳۳- کتب لغوی
 ۳۴- کتب لغوی
 ۳۵- کتب لغوی
 ۳۶- کتب لغوی
 ۳۷- کتب لغوی
 ۳۸- کتب لغوی
 ۳۹- کتب لغوی
 ۴۰- کتب لغوی
 ۴۱- کتب لغوی
 ۴۲- کتب لغوی
 ۴۳- کتب لغوی
 ۴۴- کتب لغوی
 ۴۵- کتب لغوی
 ۴۶- کتب لغوی
 ۴۷- کتب لغوی
 ۴۸- کتب لغوی
 ۴۹- کتب لغوی
 ۵۰- کتب لغوی
 ۵۱- کتب لغوی
 ۵۲- کتب لغوی
 ۵۳- کتب لغوی
 ۵۴- کتب لغوی
 ۵۵- کتب لغوی
 ۵۶- کتب لغوی
 ۵۷- کتب لغوی
 ۵۸- کتب لغوی
 ۵۹- کتب لغوی
 ۶۰- کتب لغوی
 ۶۱- کتب لغوی
 ۶۲- کتب لغوی
 ۶۳- کتب لغوی
 ۶۴- کتب لغوی
 ۶۵- کتب لغوی
 ۶۶- کتب لغوی
 ۶۷- کتب لغوی
 ۶۸- کتب لغوی
 ۶۹- کتب لغوی
 ۷۰- کتب لغوی
 ۷۱- کتب لغوی
 ۷۲- کتب لغوی
 ۷۳- کتب لغوی
 ۷۴- کتب لغوی
 ۷۵- کتب لغوی
 ۷۶- کتب لغوی
 ۷۷- کتب لغوی
 ۷۸- کتب لغوی
 ۷۹- کتب لغوی
 ۸۰- کتب لغوی
 ۸۱- کتب لغوی
 ۸۲- کتب لغوی
 ۸۳- کتب لغوی
 ۸۴- کتب لغوی
 ۸۵- کتب لغوی
 ۸۶- کتب لغوی
 ۸۷- کتب لغوی
 ۸۸- کتب لغوی
 ۸۹- کتب لغوی
 ۹۰- کتب لغوی
 ۹۱- کتب لغوی
 ۹۲- کتب لغوی
 ۹۳- کتب لغوی
 ۹۴- کتب لغوی
 ۹۵- کتب لغوی
 ۹۶- کتب لغوی
 ۹۷- کتب لغوی
 ۹۸- کتب لغوی
 ۹۹- کتب لغوی
 ۱۰۰- کتب لغوی

